# انمول محبت از بیا احمد

WWW.NOVELSCLUBB.COM

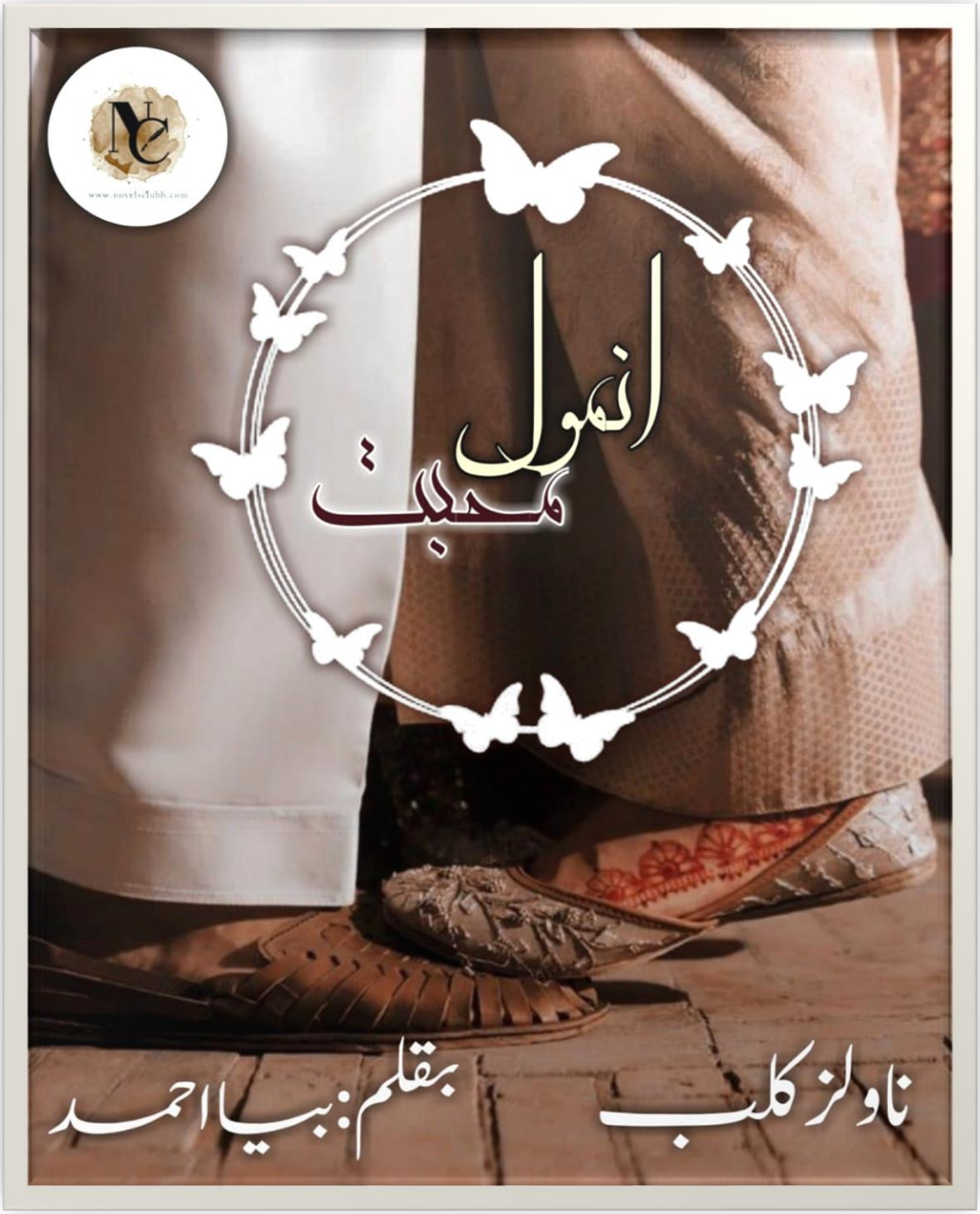

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

WWW.NOVELSCLUBB.COM

# انمول محبت

## از بیا احمد

وہ کب سے سیڑھیوں پر بیٹھی ہوئی تھی،دونوں کُہنیاں گھٹنوں پر ٹکی ہوئی تھیں اور اُنہیں پر دونوں بازو رکھے وہ گالوں پر ہاتھ رکھے جاتے سورج کو دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ثمینہ سمجھ گئیں کہ آج پھر وہ اپنے بابا کو یاد کر رہی ہے۔۔۔

مِنہا!!"۔۔۔اُنہوں نے اُس کے برابر بیٹھ کر اسے پُکارا۔۔۔"

جج جی اماں"۔۔۔اس نے ہڑ بڑا کر اپنے آنسو چُھپانے چاہے تھے۔۔۔"

میرا بچہ!!"۔۔انہوں نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔۔اُس کی آنکھوں سے" لاتعداد آنسو اُن کی گود کو بھگوتے چلے گئے تھے۔۔خود پر قابو پا کر اُنہوں نے جُھک کر اُس کا سر چوما تھا۔۔

مِنو تمہیں پتا ہے مرنے کے بعد انسان کے حق میں اس کی نیک اولاد کی دعا ضرور" قبول ہوتی ہے جب بھی تمہیں تمہارے بابا یاد آئیں ناں تو تم ان کی مغفرت کی دعا کیا کرو"۔۔ثمینہ اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، شوہر کو یاد کر کے وہ خود بھی اداس ہو گئی تھیں۔۔مِنہا کو افسوس ہوا تھا فوراً اُٹھ کر اُس نے اُن کے گال پر زور سے بوسا دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اماں آج کھیر بنا دیں اور میں آج پلاؤ بھی کھاؤں گی"۔۔اُس کے بہلانے پر ثمینہ" نے مُسکراتے ہوئے اُس کی آنکھیں صاف کی تھیں۔۔

سب بنادوں گی ابھی اپنی گڑیا کو"۔۔۔اُس کا ماتھا چوم کر وہ کھڑی ہوئی تھیں۔۔"

چلو اٹھو مغرب ہونے کو ہے نماز پڑھ لو"۔۔وہ بھی فوراً سے کھڑی ہوئی تھی۔۔"

. . . . . .

مِنہا اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی۔اکلوتی اولاد وہ بھی بیٹی اس کے باوجود عثمان احمد اس کو رب کا انعام کہتے تھے۔۔۔اس لیے اس کا نام بھی انھوں نے خود ہی رکھا تھا۔۔

مِنہا۔۔دینا،عطا کرنا۔۔وہ ہمیشہ ثمینہ سے کہتے تھے۔۔

"ثمینہ یہ ہمارے رب کا انعام ہے تحفہ ہے ہمارے لیے"

www.novelsclubb.com

وہ اکثر اس کا ماتھا چوم کر کہتے۔۔

"منو میرے دل کا ٹکڑا ہے"

وہ چاہتے تھے مِنہا بہت سارا پڑھے۔۔ان کا خواب تھا کہ وہ یونیورسٹی جائے۔۔جب تک وہ تھے وہ ہمیشہ کہتی۔۔

"ان شاءاللہ بابا میں اہم بی اے کروں گی"

لیکن تقدیر کچھ اور سوچتی ہے اس کے میٹرک کے پیپرز کہ کچھ دنوں بعد ہی عثمان احمد کو ہارٹ اٹیک ہوا۔۔پورا ہفتہ علاج ہونے کے باوجود وہ زندگی کی بازی ہار گئے۔۔۔

اور اس نے کالج میں داخلا لینے سے ہی انکار کر دیا۔۔ثمینہ کے لیئے یہ بہت بڑا صدمہ تھا۔۔لیکن اس کی ایک ہی رٹ تھی اگر پڑھوں گی تو پرائیوٹ انٹر کروں گی ورنہ نہیں۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی ذہنی حالت کو دیکھ کر اُنہوں نے بھی زیادہ ضد نہیں کی۔۔

عثمان احمد کے بعد مِنہا کا سارا اعتماد ختم ہو گیا تھا اور یہ بات ثمینہ کو پریشان کرتی تھی۔اس لیے اس کے بہت ہی شاندار نمبرز سے انٹر کلئیر کرنے کے بعد انہوں نے اس سے پوچھے بغیر بہت بڑا فیصلہ کر لیا تھا۔۔

اماں میں نے کہاناں میں یونیورسٹی نہیں جاؤں گی"۔۔اِس نے بی بی اے کے " فارم کو بنا دیکھے دور پھینکا تھا۔۔اُنہوں نے پڑوس میں سے کسی کو کہہ کر فارم منگوایا تھا۔۔

مِنہا ایک بار آنکھیں بند کر کے اپنے بابا کا چہرہ لاؤ،ان کا خواب یاد کرو"۔۔وہ" اُسے عثمان کا نام لے کر نم لہجے میں بولیں۔۔یہاں آ کر وہ ہارنے لگی تھی۔۔

اماں مجھے ڈر لگتا ہے دنیا سے"۔۔وہ بھرائی آواز میں بولی تھی۔۔"

میرا بچہ دنیا کا سامنا کرو گی تبھی تو بہادر بنو گی،جیسا تمہارے بابا تمہیں دیکھنا چاہتے " تھے"۔۔وہ اُس کا حوصلہ بڑھاتے بولی تھیں۔۔

"اماں مجھ سے نہیں۔۔"

مجھے یہ فارم شام تک بھرا ہوا چاہیئے پہلے ہی لیٹ فیس کے ساتھ جائے گا"۔۔وہ" اس کی بات سختی سے کاٹ کر اٹھ گئیں۔۔اور وہ فارم کو اٹھا کر پھاڑنے ہی لگی تھی کہ بے بسی سے اسی میں چہرا چھپا کر رو دی تھی۔۔

. . . . . .

مبارک ہو خالہ"۔۔ثناء نے اُنہیں مبارک باد دی تھی۔۔"

ہے کہاں یہ میڈم۔۔؟؟"۔۔اُس نے کمرے کی طرف دیکھا تھا۔۔"

منہا۔۔دیکھو ثناء آئی ہے"۔۔ثمینہ نے اُسے آواز دی تھی۔۔کچھ لمحے بعد وہ" پھولے پھولے چہرے کے ساتھ باہر آئی تھی۔۔اُس کی ناراضگی ہنوز برقرار تھی حالانکہ اب تو اُس کا ایڈمیشن بھی ہو گیا تھا اور کل سے اُسے جانا تھا۔۔

واہ بھئی ہماری ننھی سی میڈم اب یونیورسٹی جائیں گی"۔۔وہ اُٹھ کر اُس سے گلے ملی تھی۔۔وہ مبہم سا مُسکرائی تھی۔۔اُس کی شکل دیکھ کر ثناء کو ہنسی آئی تھی وہ جانتی تھی کہ اُسے زبردستی بھیجا جارہا ہے۔۔

تم ہی سمجھاؤ اِسے بیٹا"۔۔وہ کہہ کر اُٹھی تھیں۔۔"

"ثناء آپی میرا موڈ بہت خراب ہے۔۔آپ یاماں۔۔"

کیا ابھی بھی میڈم کا موڈ خراب رہے گا۔۔؟؟"۔۔اُس کی بات اُچک کر ثناء نے اُس کے سامنے پڑی پلیٹ اُٹھا کر ڈھکن ہٹایا تھا۔۔

اسپیگھٹی۔۔"۔۔وہ اُن کے ہاتھ سے پلیٹ لیتی چیخی تھی۔۔ثناء جانتی تھی یہ اِس کی فیورٹ چیز تھی۔۔ثمینہ کی پریشانی دیکھ کر اُس نے منہا کا موڈ ٹھیک کرنے کی اپنی طرف سے ایک چھوٹی سی کوشش کی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے مخصوص انداز میں صوفے پر دونوں ٹانگیں اوپر کر کے آلتی پالتی مارتی گود میں کُشن رکھ کر بیٹھ گئی تھی اور اب کُشن پر پلیٹ رکھی گئی تھی۔۔

منہا۔۔اب خوشی خوشی یونی جاؤ۔۔تاکہ کل کو میں اِسے بتا سکوں کہ اِس کی خالہ " بہت پڑھی لکھی ہیں "۔۔وہ پریگننٹ تھی۔۔وہ اسپگھیٹی بھرے مُنہ سے ہنسی تھی۔۔

آپ سے اور اِس سے تو کوئی ناراضگی ہی نہیں ہے آپی "۔۔وہ مُنہ بسور کر بولی " تھی۔۔

ہاں بیٹا اِس پر ظُلم صرف میں نے کیا ہے "۔۔ثمینہ چائے کا مگ لیے کچن سے " برآمد ہوئی تھیں۔۔ثناء نے ہنس کر کپ تھاما تھا۔۔اُس نے کچھ کہے بغیر ناراضگی کے طور پر اپنا پہلو بدلہ تھا۔۔لیکن کھانا ابھی بھی جاری تھا۔۔

ثناء پڑوس میں رہتی تھی۔۔ ثمینہ ایک ماں کی طرح اُس کا خیال رکھتی تھیں۔۔ تو وہ بھی اُن دونوں سے خاص اُنسیت رکھتی تھی۔۔ وہ ثمینہ سے کبھی کسی کھانے ترکیب پوچھنے تو کبھی کچھ پوچھنے دن میں ایک چکر تو ضرور لگاتی تھی۔۔

. . . . . .

آسیہ میرے لئیے اورنج جوس لاؤ"۔۔۔ وہ کرسی پر بیٹھتی بولیں۔۔"

خیریت!! یہ تم آج اتنی جلدی کیسے اُٹھ گئیں۔۔؟؟"۔۔ اِحسن اِبراہیم نے اخبار سائیڈ پر رکھ کر حیرت کا اظہار کیا۔۔"

ہاں آج میری اور شہلا کی این جی او کی میٹنگ ہے"۔۔ وہ آسیہ کے ہاتھ سے جوس لیتی بولیں۔۔"

www.novelsclubb.com

کچھ پتا ہے احد کب آئے گا۔۔؟؟"۔۔ اِحسن صاحب نے اپنے چھوٹے بیٹے کے بارے میں پوچھا تھا۔۔"

احد اپنے دوست کی بھائی کی شادی میں لاھور گیا تھا۔۔وہاں سے سب کا پرو گرام شمالی علا قاجات گھومنے کا ہو گیا۔۔حال ہی میں اُس کا بی بی اے میں ایڈ میشن ہوا تھا۔۔

آجائے گا بھئی"۔۔رعناِ احسن اُپنے مخصوص لاپرواانداز سے بولی تھیں جو اُن کی شخصیت کا خاصا تھی۔۔

آج غالباً اُس کی یونیورسٹی کا پہلا دن ہے۔۔؟"۔۔اور اُن کو اپنے بچوں کے معاملے میں رعنا کی یہ لاپروائی بلکل پسند نہیں تھی۔۔

تو آپ نے یونی کے ڈین سے بات کی تو تھی اُس کی ایک ہفتے کی لیو(چھٹی) کی۔۔" اور ویسے بھی عُمر اُسے کروادے گا سب"۔۔وہ اٹھتے ہوئے بولیں۔۔رعنا کو کون سا اس بات سے غرض تھی کہ اِحسن اِبراہیم کو کیا پسند ہے کیا نہیں۔۔

امجد ڈرائیور سے بولو گاڑی نکالے"۔۔وہ اُنہیں ایک نظر دیکھ کر آفس کے لیے اُٹھے تھے جب وہ یونیورسٹی کے لیے تیار سیڑھیاں اُترتا نیچے آیا تھا۔اُسے دیکھ کر وہ رُکے تھے وہ سُن چُکا تھا۔۔وہ مُسکرایا تھا۔۔حسبِ عادت اُس نے دونوں کو سلام کیا تھا۔۔رعنا سلام کا جواب دیتیں اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔۔

سُن رہے ہو اپنی ماں کی باتیں۔۔اُس نالائق کو بلکل ہی بچّہ بنا دیا ہے تم دونوں نے"۔۔وہ ناراضگی سے بولے تھے۔۔

بابا۔۔اب اتنا بھی نالائق نہیں ہے۔۔مجھ سے زیادہ انٹلیجنٹ (عقل مند) ہے ماشاءاللہ سے"۔۔وہ بھائی کی طرف داری کرتا ڈائننگ ٹیبل کی کُرسی پر بیٹھا تھا۔۔

اُس کی لیو دے دینا یاد سے اور ہاں آج میٹنگ ہے، تم کوشش کرنا جلدی آجاؤ"۔۔وہ سر ہلاتا ناشتہ کرنے لگا تھا۔۔

. . . . . .

یہ رشتہ اُن کے والد ابراہیم صاحب نے کیا تھا، جو احسن ابراہیم نا چاہتے ہوئے بھی پچھلے بیس سالوں سے دونوں بچوں کی وجہ سے بخوبی نبھاتے آرہے تھے۔۔

رعنا ابراہیم صاحب کے بڑے بیٹے حسن ابراہیم کی بیوی تھیں، وہ نسبتاً ایک مڈل کلاس گھرانے سے آئی تھیں، شادی کے سال بعد ہی انھوں نے ایسے اپر کلاس کے انداز اپنائے کے اُن کو دیکھ کر کسی کو یقین نہ آتا کہ پہلے کہاں سے تعلق تھا اُن کا۔۔ شادی کے پانچ سال بعد ہی حسن ابراہیم ایک کار ایکسیڈنٹ میں خالقِ حقیقی سے جا ملے۔۔تب عمر ابراہیم صرف چار سال کا تھا، بیٹے کی جُدائی کے بعد وہ پوتے کی جُدائی نہ سہہ پاتے، لیکن جوان بہو کو دیکھ کر ان کا دل کٹتا تھا۔۔

رعنا کے گھر والے عدّت کے بعد اُس کو لینے آئے، تب ابراہیم صاحب نے رعنا کے سامنے دو شرطیں رکھیں۔۔

اگر رعنا جانا چاہے تو عمران کے ساتھ نہیں جائے گا"۔۔اور دوسری شرط"

اگر رعنا اس گھر میں رہنا چاہتی ہے تو اُس کو میرے چھوٹے بیٹے احسن ابراہیم سے نکاح کرنا ہو گا"۔۔اور رعنا جو اس عیش و عشرت کی عادی ہو گئی تھیں اُن کی دوسری بات جھٹ سے مان کر نکاح پر راضی ہو گئیں۔۔

احسن نے دبے دبے لفظوں میں باپ کے سامنے احتجاج کیا تو ابراہیم صاحب نے اُن کی توجہ عمر کی طرف دلائی۔۔

"وہ یہاں سے چلی جائے گی، شادی بھی کر لے گی اور پھر دو تین سالوں میں تم بھی شادی کر کے اپنے بیوی بچوں میں مگن ہو جاؤ گے۔میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔میرا بچہ میرا عمر رُل جائے گا"۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے تھے۔۔

"میں کیا منہ دکھاؤں گا قیامت کے دن اپنے بیٹے کو"۔۔اس بات پر احسن ہار گئے۔۔انھوں نے چُپ چاپ نکاح نامے پر سائین کر دیے تھے۔۔

انھوں نے عمر ابراہیم کو اس دن سے ایسے کلیجے سے لگایا کہ وہ اُن کے دل کی دھڑکن اُن کے وجود کا حصہ بن گیا۔۔

اس کے بعد احد ابراہیم بھی آیا دنیا میں جو کہ ان کی اپنی اولاد تھی، پر وہ وہ جگہ نا لے پایا جو کہ احسن ابراہیم کے دل میں عمر کی تھی۔۔

لیکن دونوں بھائیوں میں محبت کمال کی تھی۔۔احد ابراہیم میں تو جان تھی عمر ابراہیم کی۔۔

عمر ابراہیم عقیدت رکھتا تھا احسن صاحب سے۔۔

اس کو پتہ تھا کہ اُس کے چچا نے اس کی وجہ سے اس کی ماں سے شادی کی ہے۔۔اور ان دونوں کے تعلقات کو بھی وہ بچپن سے دیکھتا آیا تھا۔۔اِس لیے وہ اُن کی کوئی بات نہیں ٹالتا تھا

عُمرِ ابراھیم کوا حسن اِبراھیم کی آنکھوں کی ٹھنڈک،اُن کا رائیٹ مین (دایاں بازو) کہا جائے تو غلط نہ ہوتا۔۔

وہ احد سے پورے سات سال بڑا تھا۔۔بی بی اے کرنے کے بعد اُس نے ایم بی اے میں ایڈمیشن لیا تھا پر اُنہی دنوں اِحسن صاحب کی خرابی طبیعت کی وجہ سے ڈاکٹر نے اُنہیں مکمل بیڈ ریسٹ تجویز کیا۔۔تب اُس نے ایم بی اے چھوڑ کر بخوبی آفس سنبھالا تھا۔۔

بعد میں احسن صاحب نے خود اُس کا ایم بی اے میں ایڈمیشن کروایا تھا۔۔

اور اب وہ ایم بی اے کے آخری سال میں تھا۔

www.novelsclubb.com.....

لائیٹ پنک گھٹنوں تک آتے انگرکھا اسٹائل فراک جس پر ڈارک پنک اور گولڈن نفیس سی کڑھائی میں اس کا گندمی رنگ دمک رہا تھا۔۔وائیٹ ٹراؤذر سر پر لائیٹ

پنک ڈوپٹہ جس کے چاروں اطراف فراک جیسی ہی کڑھائی تھی، پن اپ تھا اور پیروں میں بلیک اسنیکرز اور منہ پر جنھجھلاہٹ لیے وہ یونیورسٹی جانے کو تیار تھی۔۔

یہ سوٹ ثمینہ نے خود سیا تھا۔۔

ثمینہ نے عثمان احمد کے جانے کے بعد کپڑے سی سی کر گھر کو سنبھالا۔۔۔ سلائی تو آتی تھی لیکن رب کے کرم سے کسی کے توسط سے بوتیک کا کام ملا۔۔

کبھی رزق کی تنگی کبھی فروانی سے زندگی گزرتی رہی۔۔

مِنہا نے کبھی کسی چیز کی ضد نہیں کی تھی اُن سے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ خود ہی بوتیک کے نئے اسٹائل سے اس کے کپڑے بنا دیتی تھیں۔۔

مِنو چلو آؤ ناشتہ کر لو"۔۔ وہ کمرے میں آ کر بولیں۔۔"

مجھے نہیں کرنا ناشتہ!"۔۔اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی وہ کمرے سے نکل گئی۔یہ اس" کی طرف سے اپنی ناراضگی ظاہر کرنے کا انداز تھا۔۔

تمہیں ناشتہ کئے بغیر تو میں جانے نہیں دوں گی"۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے" صوفے پر بٹھاتی بولیں

اسی لئے تو میں ناشتہ نہیں کر رہی"۔۔وہ منہ دوسری طرف کر کے بیٹھ گئی۔۔"

لو یہ دودھ پیو"۔۔اُنہوں نے اُس کی طرف گلاس بڑھایا۔۔"

وہ ایسے ہی منہ دوسری طرف کیے بیٹھی رہی۔۔

تمہیں پتہ ہے مِنہا!!"۔۔وہ جیسے تھک سی گئیں۔۔"

www.novelsclubb.com

تمہیں اسکول بھیجنا میرے لئیے زیادہ آسان تھا"۔۔۔اُس نے ایک دم سے گلاس" اٹھا کر ایک ہی سانس میں خالی کیا۔۔اور باہر نکل گئی۔۔

مِنور کو بچے، یہ لو"۔۔اُنہوں نے اس کے ہاتھ میں کچھ پیسے پکڑائے تھے۔۔"

آیۃ الکرسی پڑھ لو تین بار"۔۔وہ ہدایتیں دیتیں اُس کے پیچھے دروازے تک چلی" آئیں۔۔وہ تیز تیز قدم اُٹھاتی بس دروازہ پار کرنے کو تھی جب وہ پیچھے سے پُکاری تھیں۔۔

ارے رکو تو!۔۔عجیب لڑکی ہے، یا تو جانا نہیں تھا، اور اب ہوا کے گھوڑے پر سوار" ہے"۔۔ثمینہ نے ٹوکا تھا

جا تو رہی ہوں اب جانے بھی دیں ناں"۔۔وہ جی بھر کر جھنجھلائی تھی۔۔"

دو منٹ صبر سے کھڑی رہو"۔۔اُس کو خاموش رہنے کا اشارہ کر کے وہ اُس پر آیۃ" الکرسی کا دم کرنے لگئیں۔۔

اس کی ویسے ضرورت نہیں ہے اب"۔۔اس کی ناراضگی ہنوز برقرار تھی۔۔"

انہوں نے اس پر پھونک مار کر حصار کیا۔۔اسے بس سے جانا تھا روٹھے لہجے میں اُن کو اللہ حافظ کہتی وہ دروازہ پار کر گئی تھی۔۔

"اے میرے رب میں نے اپنی بچی کو تیری امان میں دیا"

وہ دروازہ بند کر کے اندر آ گئیں۔۔

. . . . . .

وہ دو پیریڈز لے کر باہر آئی، آج ویسے بھی تعارفی کلاسس تھیں۔۔ سارے وقت وہ اپنے منہ پر نو لفٹ کا بورڈ سجائے بیٹھی تھی، اسی لئیے کوئی اس کے قریب ہی نہیں آیا، نا اس کا موڈ تھا کسی سے دوستی کرنے کا۔۔۔

چلو لائبریری بھی دیکھ لیتے ہیں"۔۔ وہ خود سے بولتی ادھر ادھر دیکھ کر چلتی" رہی۔۔

آس پاس کچھ بے فکرے، کچھ اسی کی طرح پریشان چہرے تھے۔۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ خود اندر سے گھبرائی ہوئی تھی۔۔ ذرا ہمت کر کے وہ پاس میں کھڑے تین لڑکیوں اور دو لڑکوں کے گروپ کے پاس آئی تھی۔۔

ایکسکیوز می"۔۔آواز بلکل ہلکی تھی۔۔"

جی فرمایئے!"۔۔ان میں سے ایک لڑکی نے کہاتوسب اُس کی طرف متوجہ"

ہوگئےاوراس کارہاسہااعتماد بھی جانے لگا تھا۔۔

اوہو فریشر!"۔۔۔ایک لڑکے نے اسے سر سے پیر تک دیکھ کراپنے ساتھیوں کو"

دیکھا۔۔مِنہا کادل غائب ہونے کو چاہا تھا۔۔

کیابد تمیزی ہے رضاوہ کچھ ہیلپ لینے آئی ہے"۔۔اُسی لڑکی نے مِنہا کودیکھ کر"

مسکراکر کہا۔۔توان میں سے بلیو جینز پر ریڈ اسٹائلش کُرتی پہنے لڑکی آگے بڑھ کر

مِنہا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کرایک ادا سے بولی۔۔

www.novelsclubb.com

"اینڈ بینگ دیئر سینئرز،اٹس آور ڈیوٹی ٹو ہیلپ دھیم"

(اوران کے سینئیرز ہونے کے ناطے ہمارافرض ہے کہ ہم ان کی مدد کریں)

وہ حونق بنی کھڑی رہی۔۔

ارے ہماری لیلیٰ اتنی ہمدرد ہے میری تو آنکھوں میں آنسو آ گئے "۔۔وہی لڑکا"

اپنے نادیدہ آنسو صاف کر کے بولا۔۔

اُف اللہ کہاں پھنس گئی "۔۔اب وہ واقعی گھبرائی تھی۔۔"

.."لائبریری۔۔وئیر از دی لائبریری۔۔؟"

(لائبریری۔۔لائبریری کہاں ہے۔۔؟)

اس کے منہ میں جملہ اٹک گیا۔۔

"گو رضا شو ہر دی لائبریری"

(جاؤ رضا اِس کو لائبریری دکھا دو)۔۔

www.novelsclubb.com

لیلیٰ رضا کو گھورتے ہوے بولی۔۔

آئیں میم "۔۔وہ اُسے اپنے پیچھے چلنے کا اشارہ کر کے آگے بڑھا۔۔دو تین منٹ"

چلنے کے بعد وہ ایک دم رکا تھا۔۔

وہ سامنے جو لیفٹ ٹرن ہے ادھر بڑی سی بلڈنگ ہو گی لائبریری کی"۔۔اُسے ہاتھ کے اشارے سے بتا کر وہ یہ جا وہ جا۔۔

شکر اللہ جان تو چھوٹی ان لوگوں سے"۔۔وہ اُس کے بتائی ہوئی جگہ کی طرف" بڑھی۔۔ موڑ مڑتے ہی وہ دھک سے رہ گئی تھی۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~

اچھا یار میں چلتا ہوں"۔۔عُمر کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔۔"

کیوں خیریت۔۔؟ سر اقبال کی کلاس نہیں لو گے۔۔؟"۔۔ارسلان نے کتاب" سے سر اُٹھا کر حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں یار آفس میں امپورٹنٹ میٹنگ ہے، مجھے جانا ہو گا بابا اکیلے ہوں گے"۔۔وہ" اپنا سامان سمیٹنے لگا تھا۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~

ارے سنو تم نے ہائی کورٹ میں اپنے جانے کی اِطلاع دی"۔۔ارسلان چہرے پر" سنجیدگی پر آنکھوں میں شرارت لئے پوچھ رہا تھا۔۔

شٹ اپ!!"۔۔وہ اُس کے کندھے پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے چلتا بنا تھا۔۔"

ارسلان اُس کا بچپن کا دوست تھا۔۔اور اُس کی زندگی کا واحد دوست۔۔دونوں اسکول کالج میں ساتھ ہوتے ہوئے بی بی اے بھی ساتھ کر گئے تھے۔۔

عُمر کے ایم بی اے نہ کرنے پر وہ بھی آگے نہ پڑھنے کا فیصلہ کر کے اپنے بھائی کے پاس لندن چلا گیا تھا۔۔

اور اب عُمر اِبراہیم کی ایک کال پر اُس کے ساتھ دوبارہ یونی جوائن کرنے پر وہ حاضر تھا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

وہ میلز واش رومز تھے۔ایک دو لڑکوں نے سر سے پیر تک اِسے گھور کر دیکھا تھا۔۔

لگتا ہے فرسٹ ائیر فول ہے"۔۔اور پھر زور کے قہقہے۔۔"

وہ فق چہرے اور بھیگی آنکھوں کے ساتھ واپس مڑی تھی۔۔

ارے سُنیے تو! یہاں تک آ ہی گئی ہیں اب تو آپ ہماری مہمان ہوئیں"۔۔کوئی ایک سیٹی بجاتا اُس کے پیچھے لپکا تھا۔۔جتنی تیزی سے وہ بھاگ سکتی تھی بھاگی تھی۔۔

یونیورسٹی کا گیٹ پار کر کے اُس نے اپنے پیچھے دیکھنا چاہا تھا، کوئی بھی نہیں تھا اور یہیں اِس سے غلطی ہوئی وہ بیچ سڑک پر رُکی تھی۔پیچھے دیکھنے کے باعث وہ سامنے سے آتی گاڑی نہیں دیکھ پائی تھی، گاڑی کے زور سے ہارن دینے پر وہ مڑی تھی اور

اُسی ایک دم سے مڑنے سے اُس کا پیر بُری طرح سے مڑا تھا اور وہ سڑک کے بیچوں بیچ گری تھی۔۔

اُف اماں!!"۔۔وہ سب بھول بھال کر وہیں سڑک پر اپنا پیر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔" آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو اِس بار وہ روک نہیں پائی۔۔گاڑی سے وہ ٹکرائی نہیں تھی اِس لیے ڈرائیور رکنے کی زحمت کیئے بغیر وہاں سے چلتا بنا تھا۔۔

. . . . . .

وہ گاڑی پارکنگ سے نکال چُکا تھا، جب اُس نے اُسے سڑک پر گرتے دیکھا تھا، وہ گاڑی سے اُتر کر اُس کی طرف بڑھا تھا۔۔

اماں اب جو کر لیں یہاں واپس تو میرے فرشتے بھی نہیں آئیں گے"۔۔۔وہ" پاؤں پکڑے زور و شور سے روتے ہوے بولے جا رہی تھی۔۔

"ایکسکیوزمی!!آر یو اوکے۔۔؟؟مے آئی ہیلپ یو"

(آپ ٹھیک تو ہیں؟ کیا میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔۔؟)

دلکش مردانہ آواز پر اُس نے سر اٹھایا تھا۔۔

بلیو جینز پر لائیٹ بلیو شرٹ پہنے، آنکھوں پر بلیک گلاسس لگائے وہ اُسی سے مخاطب تھا۔۔ نووارِد کے چہرے پر مُسکراہٹ دیکھ کر وہ سمجھ گئی کہ وہ اُس کی خود کلامی سُن چکا ہے۔۔ اوپر سے مدد کا سُن کر اُس کا دل ہی جل گیا تھا۔۔ وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تھی

"نو تھینکس!! آئی ایم فائن"

(جی نہیں! میں ٹھیک ہوں۔۔)

www.novelsclubb.com

اِسی مدد کے وجہ سے میں اپنا پاؤں تڑوا بیٹھی ہوں"۔۔ اُس کی آواز بھرا گئی تھی۔۔"

دیکھیں پلیز آپ اُٹھنے کی کوشش کیجئے"۔۔وہ اُس کے رونے کی وجہ سے پنجوں" کے بل اُس کے پاس بیٹھا تھا، گلاسس اتار کر گریبان میں اٹکاتا وہ اُس کے پاؤں کو دیکھنے لگا تھا۔۔

"!ائی ڈونٹ وانٹ یور ہلیپ، پلیز گو اوے"

(مجھے آپ کی مدد نہیں چاہئیے۔۔پلیز جایئے یہاں سے)

وہ اب کے اُس کی طرف دیکھ کر بچّوں کی طرح روتے ہوئے بولی تھی۔۔

اور عُمرِ ابراہیم کے دل نے ہارٹ بیٹ مِس کی تھی۔۔کوئی روتے ہوئے اتنا معصوم لگ سکتا ہے۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

اوکے اوکے"۔۔وہ ہاتھ اُٹھاتا ہوا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔منہا نے اُٹھنے کی کوشش کی تھی پر پیر پر وزن ڈالتے ہی درد کی ایسی تیز لہر اُٹھی تھی کہ وہ اُٹھتے ہی دوبارہ بیٹھ گئی۔۔

اُٹھیے!!" وہ اُس کے سامنے جُھکا ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا۔۔اُس نے ہاتھ نہیں"

بڑھایا۔۔

"لک وی آر اِن دی مڈل آف دی روڈ، کم آن پلیز"

(دیکھیئے ہم دونوں بیچ روڈ پر ہیں، آجائیں)

اوراب تو سامنے سے گاڑی بھی آرہی ہے"۔۔وہ سامنے دیکھ کر بولا جہاں سے"

گاڑی اوراس کے پیچھے ویگن دیکھ کراسے گھبراہٹ ہوئی تھی،اُس نے اُس کے

بڑھے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کے بجائے اُس کی کلائی سے اوپر بازو پر ہاتھ رکھ کر

کراُٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔اُس کی معصوم سی حرکت عُمرابراہیم کے دل کو بھا گئی

تھی،وہ مُسکراتے ہوئے اُس کا بیگ اپنے کندھے پر ڈال چکا تھا۔۔

آرام سے"۔۔اُس کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ کر وہ بولا تھا۔۔اُس نے"

جیسے ہی چلنے کے لئیے اپنے پیر پر وزن ڈالا تھا درد کی ایک تیز لہر اُٹھی بے اختیار وہ

دوسرے ہاتھ سے اُس کا کندھا تھام گئی تھی۔۔اُس کی پیشانی عُمر کے کندھے سے ٹکرائی تھی، عُمر ابراہیم کے دل کی دھڑکن کچھ پل کو رُکی تھی

"ممم ماں"۔۔کسی اجنبی کی اتنی قُربت پر وہ خفت سے سُرخ پڑ گئی اور اپنی بے بسی اُسے ایک بار پھر رُلا گئی تھی۔۔وہ اُس کا کندھا چھوڑ کر نیچے بیٹھنے کو تھی کہ وہ جلدی سے بولا

"تھوڑا سا بس، وہ سامنے میری گاڑی ہے شاباش"۔۔اُس نے سامنے اشارہ کیا۔۔جہاں اُس کی گاڑی کھڑی تھی۔۔

"ٹوٹ گیا ہے"۔۔وہ بچوں کی سی معصومیت سے روتے ہوئے اپنے پاؤں کو دیکھ کر بولی۔۔وہ مُسکرایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں! ابھی دیکھتا ہوں میں، کچھ نہیں ہوا، آپ یہیں رُکیں میں گاڑی یہیں لے آتا ہوں"۔۔وہ گاڑی اُس کے قریب لے آیا تھا۔۔اب کہ منہا نے بازو سے

اُس کی شرٹ کو اپنی مُٹھی میں بھینچا تھا، عُمر کو اِس بار اپنی ہنسی ضبط کرنا دُشوار ہوا تھا، بڑی مشکلوں سے وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ پائی تھی، پچھلا دروازہ کھول کر اُس کا بیگ رکھتا وہ گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی اُس کی طرف مڑا تھا۔۔

خفت سے گلابی چہرہ، بھیگی پلکیں، نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا ہوا تھا۔۔ عُمر کو لگا کہ وہ سب بھول گیا کہ وہ یہاں کیوں بیٹھا ہے۔۔ جب اُس کی آواز اُسے ہوش میں لائی۔۔

اب میں گھر کیسے جاؤں گی"۔۔ وہ جُھک کر پاؤں میں سے جوتا اُتارتے ہوئے" بولی۔۔

یہ تو پورا ریڈ ہو گیا ہے، مجھے لگتا ہے میرا پاؤں ٹوٹ گیا ہے"۔۔ وہ بھرائی ہوئی" آواز میں بولی۔۔ اُسے پھر سے رونے کو تیار دیکھ کر وہ جلدی سے بولا تھا۔۔

اچھا دکھاؤ"۔۔ عُمر کے لہجے میں نرمی تھی۔۔"

نن۔۔ نہیں!"۔۔اُس نے گھبراتے ہوئے ایک دم اپنے پاؤں پر ہاتھ رکھا تھا"

تو ٹھیک ہے پھر ہو سپٹل چلتے ہیں"۔۔وہ گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔۔"

نہیں مجھے اماں کے پاس جانا ہے، مجھے گھر جانا ہے"۔۔اماں کا خیال آتے ہی اُس"

نے زور و شور سے رونا شروع کر دیا۔۔وہ گھبرا گیا۔۔

"پلیز ڈونٹ کرائے، لیٹ می نو یور ایڈریس۔۔؟؟"

(آپ روئیں مت۔۔اپنا ایڈریس بتائیں)

وہ رسانیت سے بولا۔۔

آپ مجھے گھر چھوڑ دیں گے ناں۔۔؟"معصومیت بھری التجا۔۔عُمر ابراہیم کے"

www.novelsclubb.com

دل نے اودھم مچایا ہوا تھا

"شیور"

(بلکل)

پر پہلے مجھے اپنا پاؤں دکھاؤ"۔۔وہ بولتے ہوئے گاڑی سے اُترا اور گھوم کر اُس کی"
سائیڈ پر آ کر دروازہ کھولا۔۔
لیکن"۔۔وہ جُھجھکی تھی۔۔"

شُش!!"۔۔وہ اُسے ٹوکتا ہوا اُس کے پاس پنجوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔۔اُس نے"
نرمی سے اُس کا پاؤں تھاما تھا لیکن اُس پر نظر پڑتے ہی وہ ایک دم مُسکرا دیا تھا۔۔
وہ متوقع درد کا سوچ کر آنکھوں کو زور سے میچے ہوئے بلکل ساکت بیٹھی تھی۔۔
اور وہ اُس کا پاؤں تھامے اُس کو دیکھے گیا۔۔

ٹوٹ گیا ناں۔۔؟"۔۔وہ ایک دم سے آنکھیں کھول کر پریشانی سے پوچھ رہی"
تھی۔۔بمشکل اپنے قہقہے کو روکتے ہوئے اُس نے اپنے سر کو جھکا کر اپنی نظر اُس
کے پاؤں پر مبذول کی تھی۔۔

یعنی کہ حد ہے معصومیت کی اپنا پاؤں خود تڑوانے پر مصر ہے یہ لڑکی"۔۔۔وہ" بمشکل ہنسی روک کر بڑبڑایا تھا۔۔

نہیں ہلکی سی موچ ہے دو تین دن کے ریسٹ کے بعد ٹھیک ہو جائے گی ان شاء" اللہ"۔۔وہ اُس کا پاؤں چھوڑ کر سیدھا ہوتے ہوئے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر وہ مُسکرا کر بولا تھا۔۔

. . . . . .

سنو تم نے عُمر کو دیکھا ہے"۔۔لیلیٰ رضا، وسیم وغیرہ کے پاس آ کر بولی۔۔"

وہ تو گئے"۔۔رضا وسیم کے ہاتھ سے موبائل چھین کر بولا۔۔"

کہاں گیا"۔۔وہ جی بھر کر جھنجھلائی تھی۔۔"

پتہ نہیں میں کوئی اُن کا پی اے تھوڑی ہوں"۔۔وہ پہلے ہی وسیم پر تپا بیٹھا تھا۔۔"

اب تو بچ بیٹا"۔۔۔رضا وسیم پر جھپٹا، لیکن وسیم اُس کی گرفت سے بھاگ نکلا۔۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگے تھے۔۔

ایڈیٹس!!"۔۔وہ چیخی تھی"

کیا ہوا لیلیٰ۔۔؟"۔۔اُس کی بیسٹ فرینڈ انعم نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"واٹ ڈز ہی تھنک آف ہم سیلف۔۔؟؟"

(یہ خود کو سمجھتا کیا ہے؟؟؟)۔۔

وہ پھنکاری تھی۔۔

کون۔۔؟"۔۔انعم ٹھٹکی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ مجھے بتائے بغیر چلا گیا"۔۔وہ ابھی تک پیچ وتاب کھا رہی تھی۔۔انعم کو ایک دم" جیسے ساری بات سمجھ آئی تھی۔۔انعم تو کیا اُس کے پورے گروپ کو پتا تھا کہ وہ عُمر

اِبراہیم کو پسند کرتی ہے،اور سب کو یہ بھی پتا تھا کہ عُمر کے لیے وہ اُس کی ماں رعنا کی دوست کی بیٹی تھی بس۔۔

لیکن لیلیٰ کو اب جیسے ضد سی ہو گئی تھی،اور اِس ضد کو مزید پختہ کرنے میں اُس کی اپنی ماں شہلا اور خود رعنا کا ہاتھ بھی تھا۔۔

چھوڑو نا یار عُمر بھائی سے تمہارے فیملی ٹرمز ہیں وہ کہاں جائیں گے، چلو کینٹین چلیں"۔۔انعم نے اُس کا غصّہ دور کرنا چاہا تھا۔۔لیلیٰ نے بیگ سے اپنا موبائل نکالا تھا۔۔

"نو۔۔آئی ہیو ٹو گو ہوم"

(نہیں۔۔مجھے گھر جانا ہے)

وہ تنک کر کہتی آگے بڑھی تھی۔۔

اووو۔۔سنو مجھے ڈراپ کر دو پلیز"۔۔انعم اُس کے پیچھے لپکی تھی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

. . . . . .

گاڑی کو میڈیکل اسٹور پر روک کر وہ اُسے کچھ بھی بتائے بغیر اندر غائب ہو گیا تھا، اچانک اُسے موبائل بجنے کی آواز آئی تھی۔۔اُس نے بے اختیار ڈیش بورڈ پر پڑے موبائل کو اُٹھا کر دیکھا تھا۔۔

لیلیٰ۔۔ہمم۔۔مطلب جناب کی گرل فرینڈ بھی ہے"۔۔وہ منہ سُکیڑ کر بولی۔۔"

ویسے ہے تو اچھا خاصا اسمارٹ بندہ"۔۔وہ اُس کے موبائل اور گلاسس کو اُلٹ پُلٹ کر کے بولی۔۔دو تین منٹ کے بعد وہ اُسے آتا دکھائی دیا۔۔اُس نے جلدی سے دونوں چیزیں اپنی جگہ پر رکھی تھیں۔۔گاڑی میں بیٹھنے کے ساتھ ہی عُمر نے اُس کی طرف ایک شاپر بڑھایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا ہے۔۔؟"۔۔وہ شاپر لیتی سوالیہ انداز سے بولی۔۔"

پین کلر ٹیبلٹ اور آئینمنٹ ہے"۔۔وہ اس کی طرف مڑ کر بولا۔۔"

چلو فوراً سے آئینمنٹ لگاؤ"۔۔عُمر کا انداز حکمیہ تھا۔۔"

ابھی!!"۔۔وہ کوفت سے بولی"

جی بلکل ابھی"۔۔وہ اسٹئیر نگ پر اطمینان سے دونوں ہاتھ جما کر بولا۔۔"

لیکن!"۔۔وہ دوائی کھانے میں کتنی اچھی تھی یہ تو کوئی اِس کی اماں سے پوچھتا۔۔"

کوئی بات نہیں میں لگا دیتا ہوں"۔۔اُس نے مڑ کر دروازے کے ہینڈِل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

نہیں نہیں!! میں لگا رہی ہوں"۔۔وہ آئینمنٹ لے کر کھولنے لگی۔۔"

بلیک میل کرنے میں تو بلکل میری اماں پر گئے ہیں"۔۔وہ پیر کو اُوپر سیٹ پر رکھ کر آئینمنٹ لگاتی اور ساتھ ساتھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔۔اُس کی بڑبڑاہٹ سن کر وہ کھل کر مُسکرایا۔۔

مِنہا نے اُسے ایک نظر دیکھ کر اپنا پاؤں نیچے رکھا تھا۔۔

اب چلیں"۔۔وہ اُس پر جیسے احسان کر کے بولی تھی۔۔"

یہ لو"۔۔عُمر نے اُس کی طرف ٹیبلٹ بڑھائی تھی۔۔"

یہ۔۔میں۔۔وہ"۔۔وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگی"

پکڑو شاباش"۔۔مُنہ سے بولنے کے ساتھ ساتھ اُس نے آنکھ سے بھی اشارہ کیا" تھا۔۔

منہا نے مرے مرے انداز میں اُس کے ہاتھ سے ٹیبلٹ لی تھی لیکن اچانک اُسے جیسے کچھ یاد آیا تھا۔۔

آپ کا فون بج رہا تھا"۔۔مقصد اُس کا دھیان خود پر سے ہٹانا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

شائد آپ کی گرللل۔۔۔"۔۔اُسے کو فون اُٹھاتے دیکھ کر اُس نے زبان دانتوں" میں روکی تھی۔۔

ہر کال اِتنی امپورٹنٹ نہیں ہوتی کہ اُسے رسپونس دیا جائے"۔۔اُس نے" بے نیازی سے موبائل کو واپس ڈیش بورڈ پر رکھا تھا۔۔

"اینی وے، ہیو یو ٹیکن یور میڈیسن۔۔؟؟"

(بہر حال، آپ نے اپنی دوائی کھائی۔۔؟)

اُف"۔۔وہ جی بھر کر کوفت زدہ ہوئی تھی۔۔اب وہ اُسے کیسے بتاتی کے اُس سے" ٹیبلٹ نگلی ہی نہیں جاتی تھی، اُوپر سے منہ الگ کڑوا ہو جاتا تھا۔۔

وہ ٹیبلٹ ہاتھ پر رکھ کر اُسے گھورے جا رہی تھی۔۔

. . . . . .

www.novelsclubb.com

بابا میں ایک ہفتے بعد آجاؤں گا ناں پلیز"۔۔وہ احسن اِبراہیم سے فون پر التجا کر" کے بولا۔۔

تمہیں پتا ہے آج تمہارا یونی کا پہلا دن تھا احد"۔۔وہ اُس سے سخت خفا تھے۔۔"

بابا آپ نے ڈین انکل سے بات کر تو لی تھی، اور ویسے بھی بھایان ہیں نا میں اُن سے سب سمجھ لو نگاناں"۔۔وہ اُن کو منانے کے لیے عُمر کا حوالہ دے گیا تھا۔۔

عُمر نے ہی تو تمہیں بگاڑا ہے، اُس نے تمہاری عُمر میں مجھے کبھی تنگ نہیں کیا تھا" بلکہ جلد ہی سارا آفس سنبھال لیا تھا"۔۔اب کے اُن کے لہجے میں فخر تھا۔۔

آئی نو بابا، بھایان اِز ویری ٹیلنٹِڈ، سو ڈنٹ یو وری"۔۔"

(مجھے پتا ہے بابا، بھائی بہت ذہین ہیں تو آپ پریشان نہ ہوں)

انداز مکھن لگانے والا تھا۔۔کیونکہ احد اِبراہیم جانتا تھا کہ عُمر اِبراہیم کا نام سنتے ہی احسن اِبراہیم نرم پڑ جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

اچھا ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا"۔۔وہ اُس کی مانتے ہوئے بولے تھے"

بٹ ون ویک میز ون ویک"۔۔"

(لیکن ایک ہفتہ مطلب ایک ہفتہ)

"شیور بابا"

(بلکل بابا)

آئی لو یو بابا اللہ حافظ "۔۔وہ خوشی سے بولا تھا۔۔"

لو یو ٹو بیٹا اللہ حافظ "۔۔فون رکھ کر اُن کو کچھ یاد آیا تھا۔۔"

یہ عُمر نہیں آیا ابھی تک۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے اپنے مینیجر سے پوچھا تھا۔۔"

"نہیں سر"

اچھا تم میٹنگ کی تیاری کرو میں اُس کو کال کرتا ہوں"۔۔اُنہوں نے کال ملائی" تھی۔۔

. . . . . .

یہ گھورنے کے لئیے نہیں ہے۔۔"

"ٹیک میڈیسن امیڈیئٹلی"

(جلدی سے دوالو)

مجھے گھر جانا ہے"۔۔وہ آنکھوں میں آنسو لا کر بولی تھی۔۔"

یہ ٹیبلٹ لے لو پھر چلتے ہیں"۔۔وہ نرمی سے بولا تھا۔۔"

درد کم ہو جائے گا، گھر کے اندر تو چل کر ہی جانا ہو گا ناں"۔۔لیکن اُسے پھر سے "

رونے پر آمادہ دیکھ کر وہ نرم پڑا تھا۔۔تبھی اچانک اُس کا موبائل بجا تھا۔۔

جی بابا"۔۔اُس نے فون کان سے لگایا تھا۔۔"

کہاں ہو یار تم؟؟"۔۔وہ اُس سے ایسے ہی دوستوں کی طرح بات کرتے تھے۔۔"

www.novelsclubb.com

ائی ایم سو سوری بابا۔۔میں تھوڑا لیٹ ہو جاؤں گا"۔۔وہ تو میٹنگ کو بھول ہی گیا"

تھا، اُسے شرمندگی نے آگھیرا تھا۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا تم آرام سے آؤ"۔۔وہ اس کی بات کاٹ کر بولے۔۔"

"آئی وِل مینج"

(میں سنبھال لوں گا)۔۔

اُنہیں اللہ حافظ کہہ کر موبائل واپس ڈیش بورڈ پر رکھتا وہ اُس کی طرف مڑا تھا۔۔

اُسے اپنی طرف متوجہ ہوتا دیکھ کر اُس نے یک دم آنکھیں میچ کر ٹیبلٹ منہ میں رکھی تھی اور جلدی سے پانی کی بوتل منہ سے لگائی تھی۔۔

ویری گُڈ اب چلتے ہیں"۔۔وہ گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا تھا۔۔"

ایک دم سے اُسے اُبکائی آئی تھی۔۔۔اُس نے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"آر یو اوے۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

(کیا تم ٹھیک ہو۔۔؟)

وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔۔

وہ یہ۔۔"۔۔اُس نے ہتھیلی اُس کے سامنے پھیلائی تھی جس پر بڑی شان سے "

ٹیبلٹ پڑی تھی۔

یہ واپس آگئی"۔۔وہ مُجرمانا پر معصومانہ انداز میں اُس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔وہ"

ایک دم حیران ہوا تھا۔۔

یہ آنکھیں۔۔اُسے لگا یہ آنکھیں وہ ساری زندگی دیکھتا آیا ہو۔۔

مجھ سے نہیں کھائی جاتی ٹیبلٹ"۔۔اب کی بار وہ بے بسی سے رودی تھی۔۔"

"مجھے میری اماں کے پاس جانا ہے پلیززز"

ایڈریس بتاؤ۔۔؟"۔۔وہ گاڑی اسٹارٹ کر کے بولا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

اسے رستہ سمجھا کر سیٹ پر سر رکھ کر اُس نے آنکھیں موندلیں تھیں۔۔۔سارا

راستہ وہ بار بار غائب دماغی سے اُس کے چہرے میں کسی شبہات ٹھونڈتا رہا تھا۔۔

. . . . . .

اُنہوں نے اُس کے لیے دال چاول بنائے تھے، ساتھ کباب نکالے تھے فرائی کرنے کے لیے۔۔اب وہ شدت سے اُس کا انتظار کر رہی تھیں۔۔

"پتا نہیں کب تک آئے گی"۔۔وہ تسبیح ہاتھ میں لیے اِدھر اُدھر ٹہلتے ہوئے اُس کا انتظار کر رہی تھیں۔

عُمر نے اُس کے گھر کے سامنے گاڑی روکی تھی، وہ جلدی سے دروازہ کھول کر اُترنے لگی تھی۔۔

"رُکو تم، میں دیکھتا ہوں"۔۔اُسے اترنے سے منع کرتا وہ خود اُتر گیا تھا۔۔اماں کا سوچ کر اُسے پھر سے ڈھیر سارا رونا آیا تھا۔۔اُس کے دستک دینے پر دروازہ جن خاتون نے کھولا تھا وہ ہو بہو منہا جیسی تھیں۔۔

"وہ گاڑی میں۔۔"۔۔اُس نے گیٹ سے ہٹتے ہوئے گاڑی کی طرف اشارہ کیا تھا، اُنہوں نے جیسے ہی گاڑی کی طرف دیکھا وہ اُنہیں رُوتی ہوئی نظر آئی تھی۔۔

ہائے میرا بچہ "۔۔وہ ایک دم آگے بڑھ کر اس کی طرف آئی تھیں۔۔"

اماں میرا پاؤں ٹوٹ گیا، آپ کو کہا تھا ناں میں نے مجھے نہیں جانا۔۔کہا تھا ناں میں "

نے۔۔اب دیکھ لیں ٹوٹ گیا میرا پاؤں "۔۔وہ زور و شور سے روتے ہوئے بول

رہی تھی

کیا کہہ رہی ہو منو "۔۔وہ دھک سے رہ گئی تھیں۔۔۔"

اُف یہ لڑکی، وہی مرغی کی ایک ٹانگ "۔۔وہ ایک نظر اُوپر دیکھ کر بڑبڑاتا ہوا ایک "

دم آگے بڑھا تھا۔۔

آنٹی آپ پریشان ناں ہوں، تھوڑی سی موچ ہے، آپ اِنہیں اندر لے "

جائیں """۔۔وہ اُن کے آنسو دیکھ کر بولا۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں آجاؤ میرا بچہ"۔۔اُنہوں نے اُسے آرام سے سہارا دے کر گاڑی سے اُتارا" تھا۔۔

اماں بہت درد ہو رہا ہے، میں اب نہیں جاؤں گی یونی"۔۔ایک ہاتھ میں جوتا" اُٹھائے وہ لڑکھڑا کر چلتی بول رہی تھی۔۔عُمر کے چہرے پر مُسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔۔وہ اُس کا بیگ اٹھائے اُن دونوں کے پیچھے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔

آئینمنٹ کی وجہ سے درد میں کمی تھی۔۔ثمینہ نے اُسے صوفے پر بٹھایا تھا۔۔

دیکھیں میرا پاؤں کتنا ریڈ ہو گیا ہے"۔۔وہ منہ بسور کر بولی تھی۔۔وہ ایک بار پھر" مُسکرایا تھا۔۔اُن دونوں کو ایک دوسرے میں مگن دیکھ کر اُس نے جانے کا سوچا تھا۔۔بیگ وہ صوفے پر رکھ چکا تھا۔۔

اچھا آنٹی اب میں چلتا ہوں"۔۔اُس کی آواز پر وہ ایک دم چونکی تھیں۔۔پھر اٹھ" کر اُس کے پاس آئی تھیں۔۔

اُنہیں لگا وقت اُنیس بیس سال پیچھے چلا گیا ہو۔۔وہ یک ٹِک اُس کو دیکھے گئیں۔۔وہ تھوڑا کنفیوژ ہوا تھا۔۔

آپ پریشان نہ ہوں یہ۔۔"۔۔لیکن وہ اُس کی بات کاٹ گئی تھیں"

نام کک۔۔کیا ہے آپ کا بب۔۔بیٹے"۔۔ثمینہ عثمان کی آواز لڑکھڑائی تھی۔۔"

نظریں ابھی بھی اُس کے چہرے پر تھیں۔۔

عُمر اِبراہیم"۔۔اُن کے عجیب سے رویے سے وہ اُلجھن کا شکار ہوا تھا۔۔لیکن اگلا"

لمحہ اُس کے لئے حیران کن تھا۔۔

وہ شُشدر رہ گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

New Edition of #Anmol_Muhabbat

انمول_ محبت#

دوسری_قسط#

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

لیلیٰ کیا ہوا ڈارلنگ۔۔؟؟"۔۔وہ یونیورسٹی سے آتے ہی کمرے میں بند ہو گئی" تھی، جس پر شہلا اِفتخار کو پریشانی ہوئی تھی۔۔وہ اس کے کمرے میں داخل ہوتے بولیں، جب کسی چیز سے ٹکراتے ہوئے اُن کے قدم لڑکھڑائے تھے، دروازے کو تھام کر اُنہوں نے نیچے دیکھا تھا، وہ اُس کا کالج بیگ تھا۔۔

لیلیٰ مائی بے بی"۔۔جِسے اُٹھانے کی زحمت کیے بغیر وہ آگے بڑھی تھیں۔۔اُس" نے پیروں سے سینڈل نکال کر زور سے سامنے دیوار پر دے ماری تھی۔۔

"مام وین وِل یو ٹاک ٹو رعنا آنٹی۔۔؟؟"

(مام آپ رعنا آنٹی سے کب بات کریں گی۔۔؟؟)

وہ غصے سے چیخ کر بولی تھی۔۔اور شہلا سمجھ گئی کہ پھر عُمر نے اُن کی بیٹی کو نظر انداز کیا ہے۔۔

میری جان رعنا راضی ہے بس عُمر کو بتانا ہے"۔۔وہ اُسے پچکارتے ہوئے بولی تھیں۔۔

کب مام کب۔۔؟؟"۔۔اُس نے غصّے سے مُٹھیاں بھینچی تھیں"

آرام سے بے بی میری بات سنو"۔۔شہلا نے اُس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔۔

کچھ دِنوں میں میں اور تمہاری آنٹی دُبئی جا رہے ہیں میٹنگ کے لیے اور میں نے سوچا ہے تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔۔وہاں رعنا کی نظروں کے سامنے رہو گی تھوڑا بہت رعنا کا خیال بھی رکھ لینا"۔۔وہ چُپ چاپ اُن کی بات سُننے اور سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

عُمرِ ابراہیم اُنہوں نے زیرے لب اُس کا نام دہرایا تھا۔۔شک کی کوئی گنجائش نہیں تھی، جس چہرے کو دیکھنے کے لیے وہ سالوں تڑپی تھیں، جس وجود کو سینے سے لگانے کے لیے وہ راتوں کو بے قرار سی ہوتیں اُٹھ جاتی تھیں، وہ آج اُن کے سامنے تھا۔۔ثمینہ عثمان نے اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر اُس کے ماتھے کو چوما تھا۔۔

میرا بیٹا"۔۔وہ نم لہجے میں بڑبڑائی تھیں۔۔وہ شُشدر رہ گیا تھا۔۔اُن کی نم آنکھوں میں عجیب سی چمک، عجیب سا تاثر تھا، جسے وہ کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا۔۔

"اُف ایک تو یہ اماں بھی میرا یہ حال ہو گیا میری کوئی فکر ہی نہیں ہے، اور پانچ منٹ پہلے ملے بندے کو اپنا بیٹا بنا لیا"۔۔وہ با آواز بلند بڑبڑائی تھی، اُسے عمر سے حسد ہوا تھا۔۔

اماں"۔۔وہ چیخی تھی۔۔ایک طلسم تھا جو ٹوٹا تھا،جو دونوں کو ہوش میں لے آیا"
تھا۔۔

بیٹا تمہارا کیسے شُکریہ کروں"۔۔خود پر قابو نہ پا کر وہ رو پڑی تھیں۔۔"

اُن دونوں کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کیوں رو رہی تھیں۔۔دونوں یہی سمجھے تھے کہ وہ آج کے حادثے کی وجہ سے پریشان ہیں۔۔پر یہ تو اللہ ہی جانتا تھا کہ یہ خوشی کے آنسو تھے۔۔لیکن وہ کیسے بیان کرتیں،سالوں کی تڑپ تھی جس کو آج قرار آیا تھا۔۔

آنٹی آپ۔۔"۔۔اُسے سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔۔"

آنٹی نہیں اماں بیٹا"۔۔وہ اُس کو ٹوکتی ہوئی مُسکرا کر بولیں تھیں۔۔اُنہوں نے"
اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔

یہ اماں نے آج کون سی جذباتی فلم دیکھ لی ہے"۔۔وہ جل ہی تو گئی تھی۔۔"

جی اماں آپ پریشان نا ہوں پلیز"۔۔اب کے وہ بھی محبت سے بولا تھا۔۔"

یہ میڈیسنز ہیں اور یہ آئینمنٹ لگاتی رہیں ان شاءاللہ دو تین دن میں درد ختم"
ہو جائے گا۔۔میں چلتا ہوں اب"۔۔وہ اُن کے ہاتھ میں شاپر دیتا بولا تھا۔۔ثمینہ
کے دل کو جیسے کسی نے مُٹھی میں لیا تھا۔۔

ارے رکو ناں بیٹا"۔۔اُن کا بس چلتا اُس کو ایک پل کے لیے بھی اپنی آنکھوں سے"
دور نہ ہونے دیتیں اب۔۔لیکن۔۔وہ مجبور تھیں۔۔

مجھے آفس جانا ہو گا بابا انتظار کر رہے ہوں گے"۔۔وہ معذرتی انداز میں بولتا باہر"
آیا تھا۔۔ثمینہ کا دل ایک پل کو رُکا تھا۔۔

بابا۔۔تمہارے والد۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے عجیب حسرت سے پوچھا تھا۔۔"

جی"۔۔وہ پھر اُلجھا تھا۔۔"

ام۔۔ماں!!!"۔۔وہ اندر سے چیخی تھی۔۔"

آپ جائیں پلیز اندر، اللہ حافظ "۔۔وہ گیٹ پار کر گیا تھا۔۔"

اللہ حافظ۔۔اللہ کے امان۔۔میرا بچّہ "۔۔آنسوؤں نے پھر راہ دیکھی تھی، وہ"

زیرے لب بولتی تب تک وہاں کھڑی رہی تھیں جب تک وہ گاڑی آگے بڑھا نہیں

لے گیا تھا۔۔اُس کی گاڑی کے اوجھل ہوتے ہی وہ دروازہ بند کرتیں اندر آئی تھیں

جہاں وہ سیخ پا ہو رہی تھی۔۔اُسے عُمر پر جی بھر کر غصہ آرہا تھا۔

اماں اپنے پانچ منٹ پہلے بنائے ہوئے بیٹے کے چکر میں اپنی اُنیس سالہ بیٹی کو بھول"

گئیں آپ "۔۔وہ روہانسے انداز میں بولی تھی۔۔

تم تو میرے جِگر کا ٹکڑا ہو "۔۔اُس کی پیشانی چومتے ہوئے اُنہوں نے اُسے گلے"

سے لگایا تھا۔۔اُن کے سینے سے لگا وجود منہا عثمان کا نہیں عمر اِبراہیم کا تھا۔۔اُنہوں

نے بے تابی سے اُس کے بالوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔

اماں بہت درد ہے"۔۔وہ منہ بسورتی بولی تھی،اُنہوں نے خود کو سنبھالتے ہوئے" اپنے آنسو صاف کیے تھے، پھر اُسے خود سے الگ کر کے اُس کے پاؤں کا جائزہ لینے لگی تھیں۔۔

اور اب میں آپ کو بتا رہی ہوں میں ہر گز ہر گز یونی دوبارہ نہیں جاؤں گی۔۔آپ" کو پتا ہے میرے ساتھ کیا ہوا آج۔۔"۔۔وہ روتے ہوئے اُنہیں پورا واقعہ سنانے لگی تھی۔۔

اماں میں اب نہیں جاؤں گی"۔۔اُن کے سینے سے لگی وہ سِسک رہی تھی۔۔" اُنہوں نے اِس وقت اُس کو کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔

میں اپنے بچّے کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاؤں گی"۔۔وہ اُس کے سر سے ڈوپٹہ" اُتارتے ہوئے بولی تھیں۔۔

. . . . . .

گاڑی کو مین روڈ پر ڈال کر اُس نے احسن صاحب کو فون ملایا تھا۔۔

سوری بابا میں لیٹ ہو گیا۔۔میں ابھی آرہا ہوں"۔۔اُس کے لہجے میں شرمندگی تھی۔۔

ارے نہیں بھئی گھر آجاؤ جلدی سے،مجھے بھوک لگی ہے"۔۔اُس نے کلائی میں بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھا ڈھائی بج رہے تھے۔۔

لیکن بابا وہ میٹنگ۔۔؟؟"۔۔وہ حیران ہوتا بولا تھا"

ارے بھئی فون رکھو،سامنے بات کرتے ہیں۔۔اللہ حافظ"۔۔وہ فون کاٹ گئے۔اُس نے موبائل ڈیش بورڈ پر رکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دھیان خود بخود اُس کی طرف چلا گیا تھا،جس کا وہ نام بھی نہیں جانتا تھا۔۔

پاگل ہے بلکل۔۔کوئی اتنا بھی معصوم ہو سکتا ہے کیا"۔۔وہ کھل کر ہنسا تھا۔۔گھر آچکا تھا۔اس نے ہارن دیا تو چوکیدار نے گیٹ وا کیا تھا۔۔وہ گاڑی اندر لے آیا۔۔

گاڑی سے اُتر کر پچھلی سیٹ سے اپنا بیگ اُٹھانے لگا تھا جب نظر یونیورسٹی کے آئی ڈی کارڈ پر پڑی تھی۔۔

"یہ کس کا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ کارڈ اٹھاتے ہوئے بولا لیکن تصویر دیکھتے ہی اُس کے چہرے پر خوشگوار مُسکراہٹ اُبھری تھی۔۔

"منہا عثمان!"۔۔وہ زیرِلب بڑبڑایا تھا۔۔

"جیسی خود ڈفرنٹ (الگ) ہے نام بھی ویسا ہی پیارا سا ہے۔۔اچھا تو محترمہ میرے ہی ڈیپارٹ میں ہیں"۔۔اُس نے کارڈ کو احتیاط سے اپنے بیگ میں رکھا تھا۔۔پھر اندر کی طرف قدم بڑھائے تھے جہاں احسن صاحب اُس کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

مِنو اُٹھ جاؤ بیٹا دس بج گئے ہیں"۔۔وہ کمرے کے پردے سمیٹتے ہوئے بولیں۔۔"

پھر اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔مِنہا نے اپنا سر اُن کی گود میں رکھ دیا تھا۔۔

درد ہے پاؤں میں۔۔؟"۔۔اُنہوں نے اُس کی پیشانی چومی تھی"

ابھی ہے اماں بہت درد ہے"۔۔وہ اُن کی گود میں منہ چھپا کر بولی، مبادہ وہ اُسے"

کل سے یونیورسٹی جانے کو نا بول دیں۔۔لیکن وہ اُس کے سارے بہانوں سے

واقف تھیں اس لئے بس مُسکرا دیں۔۔

مِنو"۔۔وہ جیسے کچھ سوچ کر بولی تھیں۔۔"

ھمم"۔۔وہ ہنوز اُن کی گود میں منہ چھپائے ہوئے تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

بیٹا کل وہ بچہ آیا تھا۔۔تم اُسے جانتی ہو۔۔؟؟"۔۔وہ دل میں بہت آس لئے پوچھ"

رہی تھیں۔۔کل سے ایک پل کو چین نہیں آیا تھا۔۔

بچہ!!!"۔۔۔وہ ایک دم اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔ویسے بھی وہ کل سے عُمر پر تپی" ہوئی تھی۔۔

اماں وہ کوئی بچے نہیں تھے، قد دیکھا تھا آپ نے اُن کا۔۔؟؟"۔۔منہا نے اُس" کے لمبے قد پر چوٹ کی تھی۔۔

ماشاءاللہ بولتے ہیں، کیسے منہ پھاڑ کر بول رہی ہو"۔۔وہ دھل ہی تو گئی تھیں۔۔"

اماں یہ چیٹنگ ہے، ایک کام کریں نا آپ اُن کو گود لے لیں"۔۔اس سے بلکل" برداشت نہیں ہوا تھا اپنی اماں کا اس کی سائیڈ لینا۔۔

اچھا نیک بچہ ہے۔۔تمہاری اتنی مدد کی ہے۔۔اللہ دونوں جہانوں کی خوشیاں عطا" کرے۔۔آمین"۔۔وہ دل و جان سے اُسے دعائیں دینے لگی تھیں۔۔

ہاں تو کیا انعام میں اُن کو میں اپنی اماں دے دوں۔۔؟"۔۔وہ پھر سے جل اُٹھی" تھی۔۔

اچھا اُٹھ جاؤ میں ناشتہ بنا رہی ہوں"۔۔وہ وہاں سے اُٹھتے ہوئے بولیں۔۔"

میں بوائل انڈا اور سینڈوچ کھاؤں گی"۔۔وہ بیڈ سے اُٹھ کر آرام سے چل کر"

واش روم میں غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

بیٹا میں بھی تمہاری ہی اماں ہوں"۔۔وہ اُس کو بلکل ٹھیک چلتے دیکھ کر مُسکرا کر"

کہتی کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔

. . . . . .

آسیہ بس چائے لاؤ"۔۔وہ سیڑھیاں اُترتا بولا۔۔آسیہ جو رعنا کے اگے ناشتہ رکھ"

رہی تھی سر ہلا کر واپس کچن میں چلی گئی تھی۔۔رعنا نے ایک نظر گیارہ بجاتی گھڑی

کو دیکھ کر حیرت سے بیٹے کو دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تم آج یونیورسٹی نہیں گئے"۔۔ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا تھا کہ وہ کوئی کلاس مس" کرے جب اُسے آفس جانا ہوتا تو وہ عموماً کلاس مس کر دیتا تھا لیکن آج اُسے گھر پر دیکھ کر وہ حیرت کا شکار ہوئی تھیں اور تو اور وہ کبھی خالی پیٹ چائے نہیں پیتا تھا۔۔

جی ابھی جا رہا ہوں"۔۔اُنہیں جواب دے کر اُس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا" تھا۔۔اُنہیں اُس کی آنکھیں سُرخ سی لگی تھیں۔۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔سوئے نہیں ہو کیا رات بھر۔۔؟؟"۔۔" اُنہوں نے کپ لبوں سے لگاتے ہوئے سرسری انداز میں پوچھا تھا۔۔

ٹھیک ہوں مما۔۔بس ایسے ہی"۔۔اُس نے آسیہ کے ہاتھ سے کپ لیا تھا۔۔"

مجھے آج دیر ہو جائے گی،اپنے بابا کو بتا دینا"۔۔وہ موبائل کان سے لگاتی کھڑی" ہوئی تھیں۔۔وہ بے خیالی میں اُنہیں دیکھے گیا تھا۔۔جب چھم سے کسی اور کا خیال اُس کے دماغ میں آیا تھا۔۔سچ تو یہ تھا وہ ساری رات ڈسٹرب رہا تھا۔۔ کبھی اُن کا

انداز۔۔تو کبھی وہ معصوم چہرہ۔۔اُس کا دل نجانے کیوں بے چین سا تھا۔۔وہ خود سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔

. . . . . .

تم نے میری ناک ہی کٹوا دی۔۔اب میں اِسے کیا کہانی سُناؤں گی تمہاری خالہ پہلے " دن ہی ریگنگ کا شکار ہوتی یونیورسٹی چھوڑ بیٹھی تھی"۔۔ثناء نے اُسے شرم دلانی چاہی تھی جو کل سے ایک ہی رٹ لگائے بیٹھی تھی 'نہیں جانا اب کبھی نہیں جانا'۔۔ ثمینہ نے اب کہنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔آج تیسرا دن تھا اُسے چُھٹی کیے ہوئے۔۔ثناء دو دنوں سے میکے گئی ہوئی تھی آج آئی تھی۔۔

مجھے پتا ہے اپ کو اماں نے بھیجا ہے۔۔لیکن آپ دونوں کچھ بھی کر لیں میں نہیں " جاؤں گی تو نہیں جاؤں گی"۔۔وہ حتمی انداز میں بولی تھی۔۔ثناء نے بے بسی سے ثمینہ کو دیکھا تھا۔۔

منہا دیکھو۔۔اتنی چھوٹی سی بات پر کوئی پڑھائی چھوڑ دیتا ہے کیا۔۔؟؟"۔۔اب" کے وہ سنجیدہ ہوئی تھی۔۔

آپ دونوں کو یہ چھوٹی سی بات لگتی ہے۔۔؟؟۔۔یہ دُنیا بہت گندی ہے، مجھے ڈر" لگتا ہے لوگوں سے، آپ دونوں کو یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی"۔۔وہ اب روتے ہوئے بولتی ایک دم کھڑی ہوئی تھی۔۔

منہا"۔۔ثناء نے اُس کا ہاتھ تھامنا چاہا تھا۔۔"

آپی مجھے نہیں پڑھنا آگے"۔۔وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی کمرے میں بھاگ گئی تھی۔۔"

عثمان نے ہمیشہ چاہا تھا اُن کی بیٹی بہادر بنے، لیکن اُنہیں کیا پتا اُن کا جانا اُسے توڑ گیا" ہے"۔۔وہ رو دی تھیں۔۔وہ اُٹھ کر اُن کے پاس آئی تھی۔۔

پریشان نہ ہوں خالہ۔۔کچھ دن اِسے اِس کے حال پر چھوڑ دیں۔۔سب ٹھیک" ہو جائے گا"۔۔ثناء نے اُن کے ہاتھ تھام کر اُنہیں تسلی دی تھی۔۔

. . . . . .

آج تین دن ہو گئے، محترمہ آئی نہیں"۔۔مِنہا عثمان اُس کے ذہن سے نکلی نہیں" تھی۔۔ کتنی بار دل نے کہا اُس کے گھر چل کر دیکھنا چاہیئے لیکن وہ خود پر ضبط کیے ہوئے تھا۔۔

وہ جب اُس کے بارے میں سوچتا ایک معصوم سا انوکھا احساس اُسے چھو جاتا تھا۔۔ اُس چہرے پر ایک الوہی چمک تھی، ایک انوکھا پن۔۔ جیسے آج تک اُسے کسی نظر نے نہ دیکھا ہو۔۔ وہ ایسا چہرہ تھا جس کو دیکھ کر ایسا لگے کہ کسی معصوم سی، کسی پاک چیز کو دیکھ رہے ہوں۔۔

اور اُس کی آنکھیں۔۔

www.novelsclubb.com

عُمر کو لگا وہ اِن آنکھوں کو بچپن سے دیکھتا آ رہا ہو۔۔ وہ صبح سے تین چکر فرسٹ ائیر کلاسس کے لگا چکا تھا لیکن ہر بار اسے مایوسی ہوئی تھی۔۔

کہیں وہ واقعی پڑھائی چھوڑ تو نہیں بیٹھی۔۔؟؟"۔۔اُس کا دل ڈوبا تھا۔۔وہ اُس چہرے کو روز دیکھنے کی تمنا کر بیٹھا تھا۔۔

"سنو بھابھی آرہی ہیں"۔۔ارسلان سامنے دیکھتا بولا۔۔وہ بُری طرح چونکا تھا پر سامنے سے آتے وجود کو دیکھ کر وہ ایک دم اُس پر جھپٹا تھا۔۔

"شٹ اپ۔۔!!تو قتل ہو جائے گا میرے ہاتھوں سے"۔۔وہ اُس کا سر اپنے بازو میں دبا کر بولا۔۔

"چھوڑ یار بھابھی کے سامنے کچھ تو عزّت رکھ"۔۔وہ باز نہیں آیا تھا۔۔

"ہائے گائیز"۔۔لیلیٰ نے قریب آکر کہا۔۔وہ ارسلان کو چھوڑ چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو لیلیٰ کیسی ہو تم۔۔؟؟"۔۔ارسلان ہاتھوں سے اپنے بال درست کرتا بولا۔۔

"آئی ایم فائن"

(میں ٹھیک ہوں)

اُسے جواب دے کر وہ عمر کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔

"عُمر مجھے سر اقبال کا لیکچر دے دو کچھ مِسنگ پوائنٹس لکھنے ہیں"۔۔لیلیٰ نے اُسے نظروں کے حصار میں لیا تھا۔۔بلیک جینز پر گرے شرٹ میں ملبوس وہ ہمیشہ کی طرح اچھا لگ رہا تھا۔۔

"وہ ارسل کے پاس ہیں"۔۔اُس نے مختصراً جواب دیا تھا۔۔خود پر اُس کی نظریں وہ محسوس کر چُکا تھا اور یہ نئی بات بلکل بھی نہیں تھی عمر ابراہیم جب بھی پاس ہوتا وہ لیلیٰ افتخار کی نظروں میں ہوتا تھا۔۔

"سوری یار آج نہیں دے سکتا، کل لے لینا میری کلاس مِس ہو گئی تھی"۔۔اُس نے لیلیٰ کو ہری جھنڈی دکھائی تھی۔۔

یہ اتفاق ہی تھا کہ اُس نے جب ایڈمیشن لیا تو لیلیٰ بھی ایم بی اے میں آئی تھی۔۔اس طرح وہ دونوں بلکہ تینوں ایک ہی کلاس میں تھے۔۔لیلیٰ اُس سے چھوٹی تھی۔۔

وہ بچپن سے ہی اس سے دور دور رہتا تھا۔۔

لیکن اب ارسلان عمر کو جی بھر کر لیلیٰ کے نام سے چڑاتا تھا۔۔

چلو کافی پیتے ہیں"۔۔لیلیٰ اُن دونوں سے بولی تھی۔۔"

ارے واہ! یہ عمر مجھ سے کب سے کافی کا بول رہا تھا"۔۔وہ اس کی طرف دیکھ کر" آنکھ میچ کر بولا۔۔

کمینہ"۔۔وہ زیرے لب بڑبڑایا تھا۔۔۔"

اوہ واؤ۔۔چلو پھر"۔۔لیلیٰ خوشگوار حیرت سے بول کر آگے بڑھی تھی۔۔"

"جسٹ ویٹ اینڈ واچ بیٹا، واٹ آئی ایم گوئنگ ٹو ڈو ود یو۔۔بی پریپیئر"

www.novelsclubb.com

(اب تم انتظار کرو اور دیکھو بیٹا میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں۔۔تیار رہنا)

وہ نیچی آواز میں غرّایا تھا۔۔ارسلان قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

"آئی ایم آلویز ریڈی جانی"

(میں ہر وقت تیار رہتا ہوں جانی)

کیا ہوا۔۔؟"۔۔ارسلان کے ہنسنے پر لیلیٰ نے حیرت سے پیچھے مڑ کر پوچھا تھا۔۔"

کچھ نہیں"۔۔ارسلان ہنسی روکتا ہوا بولا۔۔۔"

یہ تو وقت بتائے گا"۔۔وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔"

. . . . . .

اب دیکھ بیٹا مجھ سے پنگا تجھے کتنا مہنگا پڑتا ہے"۔۔وہ گاڑی کی چابی ہوا میں اُچھالتا" چشمِ دید سے ارسلان کو خوار ہوتا دیکھ کر دل کھول کر ہنسا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیفے میں جسے ہی وہ آرڈر دینے گیا تھا عُمر نے کمالِ مہارت سے لیلیٰ سے چھپا کر اُس کے بیگ سے گاڑی کی چابی نکال لی تھی۔۔دورانِ کلاس وہ ایکسکیوز کر کے باہر آ گیا تھا۔۔

یہ لو"۔۔اُس نے زُبیر کے ہاتھ میں چابی پکڑائی تھی۔۔زُبیر گھر کا ڈرائیور تھا۔۔"

تم ارسلان بھائی کی گاڑی اُن کے گھر لے جاؤ ٹھیک ہے"کوئی پوچھے تو بتانا کہ"

ارسلان بھائی عُمر بھائی کے ساتھ آئیں گے۔۔۔ سمجھ گئے۔۔؟"۔۔عُمر نے اُس کے

ہاتھ میں پانچ سو کا نوٹ پکڑایا۔۔

. . . . . .

آج تیسرا دن تھا اُسے یونیورسٹی سے چُھٹی کیے ہوئے، ثمینہ نے اُسے اُس کے حال

پر چھوڑ دیا تھا۔۔اُس کو پتا تھا کہ وہ ناراض ہیں۔۔وہ خود بھی کل سے چُپ ہی

تھی۔۔وہ اُس سے بات تو کر رہی تھیں، پر صرف ضروری بات۔۔یہ بات منہا کو

تکلیف دے رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

دروازے پر بیل بجی تھی، ساتھ ہی دروازہ زور زور سے بجایا گیا تھا۔۔

اُف کون بے صبرا آ گیا"۔۔وہ کوفت سے اُٹھی تھی۔۔"

اللہ خیر دیکھو ذرا کون ہے"۔۔وہ نماز سے اُٹھ کر آئی تھیں۔۔وہ جلدی سے باہر" بھاگی تھی۔۔باہر جو کوئی بھی تھا شاید دروازہ توڑنے کی نیت سے آیا تھا،اُس نے غُصّے سے دروازہ کھولا تھا۔۔

ہٹو ذرا،کب سے دروازہ بجا رہی ہوں"۔۔وہ اُس کو ہٹاتی ہوئی آندھی طوفان کی" طرح آگے بڑھی تھیں۔۔ابھی وہ ٹھیک طرح سے اُن کے دھکے سے سنبھل بھی نہیں پائی تھی کہ اندر آنے والے دوسرے وجود کو دیکھ کر اُس کے جِسم میں چونٹیاں سی بھر گئی تھیں جیسے اُس نے فوراً سے ڈوپٹے سے سر اور جِسم کو اچھی طرح سے ڈھانپا تھا۔۔اِس سے پہلے وہ کچھ بولتا وہ اندر چلی آئی تھی۔۔

کیسی ہیں بھابھی آپ۔۔؟؟"۔۔ثمینہ نے دل ہی دل میں خیر مانگتے ہوئے اُن کی" خیریت پوچھی تھی۔۔

ارے کھڑی کیا ہو، چائے پانی لے آؤ"۔۔جواب دینے کے بجائے آنے والی نے" منہا کو ٹوکا تھا۔۔

منہا چائے لے آؤ"۔۔ثمینہ کے کہنے پر وہ سپاٹ چہرہ لیے کچن میں چلی گئی" تھی۔۔

سلام چاچی"۔۔شاہد نے لٹھ مار کر سلام کیا تھا۔۔"

وعلیکُم اسلام بیٹا"۔۔ثمینہ اُس کا انداز دیکھ کر مُضطرب ہوئی تھیں، اُن ماں بیٹے کی" آمد ویسے بھی ہمیشہ کوئی نہ کوئی نیا مسئلہ، نیا بکھیڑا لاتی تھی۔۔

پروین بیگم عثمان احمد کے چچازاد بھائی کی بیوی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

عثمان احمد کی زندگی میں بھی اُنھوں نے اِس گھر میں آنا جانا رکھا تھا۔۔وہ رشتے کا لحاظ کر کے اُن کی عزت کرتے تھے۔۔

منہا کے پندرہویں سال میں آتے ہی پروین بیگم نے صاف الفاظ میں اپنے بائیس سالہ بیٹے شاہد کے لئے منہا کا رشتہ مانگا تھا۔۔تب عثمان نے منہا کی عمر کا حوالہ دے کر اُن کو ٹالا تھا۔۔وہ ہمیشہ اُن کو ٹالتے رہے تھے۔۔پر اب عثمان احمد کے جانے کے بعد وہ اور شاہد منہا پر اپنا حق سمجھنے لگے تھے۔۔

گو کہ پروین بیگم کا گھر ان سے کافی دور تھا لیکن شاہد نے اپنے طور پر ان کے گھر پر نظر رکھوائی ہوئی تھی۔۔۔ابھی بھی اُن کو منہا کے یونیورسٹی جانے کی خبر پہنچی تھی۔۔

ناراض ہے تجھ سے"۔۔پروین بیگم نے اپنے مخصوص مغرورانہ انداز میں شاہد کا" موڈ بتایا تھا۔۔اُس سے پہلے کے وہ جواب دیتیں،اُس نے جوس کا جگ اُن کے آگے کیا تھا۔۔

جوس پیئیں چچّی"۔۔اماں کو مشکل میں دیکھ کر اُس نے گلاس میں جوس ڈال کر" اُن کی طرف بڑھایا۔۔پروین بیگم نے گلاس پکڑتے ہوئے اپنی بات میں وقفہ دیا تھا۔۔شاہد کی غلیظ نظریں برداشت نہ کرتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔لیکن پروین بیگم کی کڑک دار آواز اندر تک آرہی تھی۔۔

. . . . . .

سنو میں زراڈین کے آفس سے ہو کر آتا ہوں تم یہیں ویٹ کرو پھر گھر چلتے" ہیں"۔۔وہ اپنا بیگ اٹھاتا بولا۔۔

اوکے باس"۔۔ارسلان نے موبائل سے سر اُٹھائے بغیر کہا تھا۔۔عُمر جاتے" جاتے اُس تک واپس آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ رکھ لے"۔۔اُس نے اُس کی جیب میں پانچ سو کا نوٹ رکھا تھا۔۔"

یہ کیوں۔۔؟؟"۔۔وہ جی بھر کر حیران ہوا۔۔"

"رکھو تو۔۔بتاتا ہوں جسٹ ویٹ ہئیر"

(یہیں انتظار کرو)

وہ مڑ کر بھاگتے ہوئے بولا تھا۔۔وہ حیرانی سے کندھے اُچکاتا دوبارہ موبائل میں مصروف ہوا تھا..

. . . . . .

یہ میں کیا سُن رہی ہوں ثمینہ "۔۔وہ جُوس کے دو گلاس حلق میں اتارتی بولیں۔۔"

اب کیا سُن لیا اللہ خیر "۔۔ثمینہ کا دل پریشان ہوا تھا۔۔"

شاہد تو بہت ہی غصّے میں ہے "۔۔پروین بیگم نے خوامخواہ کا سسپینس پھیلایا تھا،"

اس کا دل بھی پریشان ہوا تھا، وہ ماں بیٹی عثمان احمد کے جانے کے بعد اُن کے دباؤ میں آگئی تھیں، اور اس میں زیادہ تر کوشش خود پروین بیگم کی تھی۔۔جِس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوئی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

جی بھابھی بولیے۔۔؟"۔۔اب کے ثمینہ سے بھی شاید اُن کی اوور ایکٹنگ" برداشت نہیں ہوئی تھی۔۔

تم نے ایک تو اِس کو یونیورسٹی لڑکوں کے ساتھ پڑھنے بھیج دیا،اور میرے شاہد یا" مجھ سے پوچھنا بھی گوارہ نہیں کیا"۔۔وہ کڑک دار آواز میں بولی تھیں۔۔

ہاں چچّی یہ آپ نے اچھا نہیں کیا"۔۔وہ مزید اکڑ گیا تھا۔۔"

بھابھی یہ تو عُثمان کی خواہش تھی،اور اِس خواہش کا اظہار تو وہ ہمیشہ سے آپ کے" سامنے بھی کرتے آئے تھے"۔۔اُنہوں نے دھڑکتے دل کے ساتھ جواب دیا۔۔

بی بی! جانے والا چلا گیا۔۔حالات بدل گئے"۔۔وہ جوس کا تیسرا گلاس بھرتی" بولیں۔۔منہا نے لب بھینچے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اور چچّی وہاں مردوں کی بھرمار ہو گی، کون اس پر نظر رکھے گا"۔۔شاہد نے اپنی" ذہنیت کی حساب سے پنچ بات کہی تھی۔۔ثمینہ نے پہلو بدلا تھا،اُس کا دل کیا پروین بیگم کے ہاتھ سے جگ لے کر شاہد کا سر توڑ دے۔۔

الحمدُللہ مجھے اپنی بچی پر پورا بھروسہ ہے، تمہیں نظر رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں" ہے"۔۔وہ تھوڑا سخت لہجے میں بولی تھیں۔۔وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا تھا،پروین بیگم کو تو پتنگے لگ گئے تھے۔۔

دیکھ لو کہیں تمہارے بھروسے کو تار تار نہ کر دے بی بی"۔۔وہ جلے دل سے بولی" تھیں۔۔

اللہ نہ کرے"۔۔ثمینہ دہل گئی تھیں۔۔اُس سے مزید برداشت نہ ہوا تو کمرے" سے باہر چلی آئی تھی۔۔

میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں"۔۔وہ بڑی ہمت کر کے بول کر ثمینہ کو حیران کر گئی" تھی۔۔

یہ میرے بابا کی خواہش ہے چچّی جی"۔۔وہ نظریں جھکا کر بولی تھی۔۔"

ارے میں بھی دیکھتی ہوں۔۔۔"۔۔پروین بیگم کو جوش آیا تھا۔۔"

کوئی بات نہیں پڑھنا اچھی بات ہے، تم جتنا مرضی پڑھو"۔۔لیکن شاید اُن کی" بات کاٹ کر پروین کو تو کیا اُن دونوں کو بھی حیران کر گیا تھا۔۔۔

اچھا چچّی چلتے ہیں"۔۔وہ ماں کا ہاتھ تھامے اُن کو سنبھلنے کا موقعہ دیے بغیر باہر کی" طرف بڑھ گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آئی ایم سوری اماں"۔۔وہ اُن کے گلے میں بانہیں ڈالتی ان کے سینے میں منہ چھپا" کر شرمندگی سے رو دی تھی۔۔

میرا سب سے اچھا بچہ"۔۔اُنہون نے فرطِ مسرّت سے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

اے اے عقل کیا گھانس چرنے گئی تھی تیری، جتنا چاہے پڑھو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔باہر نکلتے ہی پروین بیگم بیٹے پر چڑھ دوڑی تھیں

اماں تو بھی ناں۔۔زرا ہلکا ہاتھ رکھ۔۔تیری اس شوبازی سے لڑکی تو جائے گی ہی ساتھ ساتھ یہ گھر بھی جائے گا"۔۔۔وہ ماں پر برس پڑا تھا۔۔

ہاں کہتا تو تُو ٹھیک ہے"۔۔وہ بھی اُس کی مکاری سے اتفاق کر کے بولی تھیں۔۔۔"

. . . . . .

یہ کہاں رہ گیا۔۔؟؟"۔۔اُس نے چوتھی بار گھڑی دیکھی تھی۔۔پندرہ منٹ ہو گئے تھے۔۔اُسے موبائل میں پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔

کہاں ہو۔۔؟"۔۔اُس نے عُمر کو میسج کیا تھا۔۔تین چار سکینڈ میں ریپلائی آیا تھا۔۔"

"کم ٹو دی پارکنگ"

(پارکنگ میں آؤ۔۔)

وہ پارکنگ کی طرف بھاگا تھا۔۔اِدھر اُدھر دیکھنے پر اُسے عُمر کہیں نہیں دکھا، وہ جی بھر کر کوفت کا شکار ہوا تھا۔۔ حیرانی کی بات یہ تھی کہ عُمر کی گاڑی بھی نہیں تھی جگہ پر۔۔اَب کے اُس نے عُمر کا نمبر ملایا تھا، جو کہ پہلی ہی بیل پر اُٹھا لیا گیا تھا۔۔

کہاں رہ گیا ہے یار، اور تیری گاڑی کہاں ہے۔۔؟"۔۔وہ بیزاری سے بولا تھا۔۔"

میری گاڑی میرے پاس ہے، یہ سنو"۔۔اُس نے ہارن پر ہاتھ رکھا تھا۔۔"

کیا مطلب کہاں ہے تو۔۔؟"۔۔اب کے وہ آس پاس اُس کو ڈھونڈتے ہوئے"

www.novelsclubb.com

بولا۔۔پھر ایک دم چیخا تھا۔۔

اوئے عُمر میری گاڑی بھی نہیں ہے"۔۔اُس کی حالت عُمر کو مزہ دے گئی تھی۔۔"

"ایزیو سیڈ، آئی ایم آلویز ریڈی

(جیسا کہ تو نے کہا تھا، میں ہمیشہ تیار رہتا ہوں)

وہ قہقہہ لگا کر بولا تھا۔۔

گاڑی کے لئے پریشان نہ ہو گاڑی تمہارے گھر خیریت سے پہنچ گئی ہے"۔۔وہ"

مزے لے کر بولا

"واٹ ربش۔۔؟؟اینڈ وئیر آر یو۔۔؟"

(کیا بکواس ہے۔۔؟اور تو کہاں ہے۔۔؟)

میں بس گھر پہنچے والا ہوں"۔۔وہ اُس کی حالت سے حظ اُٹھا کر بولا۔۔"

اور ہاں پانچ سو دیئے تھے ناں میں نے وہ کرائے کے تھے، کیب پکڑ اور گھر جا"

www.novelsclubb.com

"ٹِٹ فار ٹیٹ

(جیسے کو تیسا)

اُس نے زور سے ہنس کر محاورہ بولا تھا۔۔

تو کل مل مجھے بیٹا"۔۔وہ دانت پیس کر چلایا تھا۔۔"

"!!..آئی وِل کل یو"

(میں تجھے قتل کر دوں گا)

"آئی لو یو ٹو"

عُمر اُسے مزید چڑتا فون رکھ چکا تھا۔۔

اوئے سنو مجھے گھر ڈراپ کر دو"۔۔اُس نے اپنے ایک جونئیر کو پکڑا تھا۔۔"

لیکن ارسل بھائی"۔۔ارسلان کا گھر اُس سے اچھا خاصا دور ہونے کے باعث وہ"

ہچکچایا تھا۔۔

اکاؤنٹس نہیں پڑھنی تو نے۔۔؟"۔۔اُس نے اس کے پیچھے بائیک پر بیٹھتے ہوئے"

کہا۔۔

چلیں بھائی"۔۔اب کے اُس نے بائیک دوڑائی تھی۔۔"

. . . . . .

تمہیں پتہ ہے مِنو میں کبھی بھی تمہاری شادی کا سوچ کر پریشان نہیں ہوئی"۔۔" ثمینہ اس کے بالوں میں اپنی اُنگلیاں پھیرتے ہوئے بولی تھیں۔۔وہ اُن کی گود میں سر رکھے آنکھیں بند کر کے چُپ چاپ اُن کو سُنتی گئی۔۔

کیوں کہ مجھے اپنے رب سے مانگی گئی ہر دعا پر یقین ہے،اور میری بیٹی کو زندگی کے " ساتھی کی صورت میں اللہ کا انعام ملے گا"۔۔اُنہوں نے جُھک کر اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

کیوں اماں، مجھ پر اللہ یہ عنایت کیوں کرے گا بھلا۔؟؟"...اُس نے پٹ سے " آنکھیں کھول کر پوچھا تھا۔۔آنکھوں میں شرارت تھی۔۔

تمہیں یاد ہے تمہارے بابا نے تمہیں ایک قرانی دعا یاد کروائی تھی بچپن میں"۔۔" وہ پیار سے بولی تھیں۔۔

ہاں یاد ہے"۔۔اب کے وہ اُٹھ کر بیٹھی تھی۔۔"

اُس کا ترجمہ سناؤ زرا"..اُنہوں نے اُس کے چہرے پر آئے بالوں کو ہٹایا تھا۔۔"

اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے بیویوں/شوہروں اور اولاد سے آنکھوں کی" ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں نیک لوگوں کا امام بنا"۔(سورۃ فُرقان، آیت 74)

اُس نے پہلے عربی میں آیت پڑھی اُس کے بعد اُس کا ترجمہ دہرایا تھا۔۔

تم نے کبھی اس آیت پر غور کیا ہے، اس ایک آیت میں تین دعائیں ہیں"۔۔وہ" بڑے غور سے اُن کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔اُسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اماں اُسے کوئی بہت بڑا سُکون دینے لگی ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

پہلی دعا ہم اپنے رب سے مانگتے ہیں کہ ہمیں ہمارے زندگی کے ساتھی کی" آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، مطلب وہ ہمیں اور ہم اُس کو جب جب دیکھیں ہمارے دل میں سُکون اُتر جائے۔۔

دوسری دعا بھی یہی ہے، پر نیک صالح اولاد کے لیے"۔۔وہ رُکی تھیں، جب اُس نے اُن کی بات کو آگے بڑھایا تھا۔۔

اور تیسری دعا، پڑھنے والے کی اپنی ذات کے لیے ہے، کہ اے ہمارے رب" ہمیں ایسا نیک اور صالح بنا کہ ہم تمہارے بندوں کو بھی سیدھی راہ دکھائیں"۔۔ اُس کے چہرے پر ایک الوہی چمک تھی۔۔

اور اماں آپ کو پتا ہے، جب سے بابا نے مجھے یہ دعا سکھائی ہے ناں میں تب سے ہر" نماز میں سلام پھیرنے سے پہلے پڑھتی ہوں کبھی تین بار کبھی ایک بار"۔۔اب کے وہ دل سے مُسکراتی اُن کی گود میں دوبارہ سر رکھ گئی تھی۔۔

اماں اس کا مطلب ہے آپ کو اس دنیا کا سب سے اچھا داماد ملے گا"۔۔۔۔وہ" شرارت سے کہتی اُن کی گود میں منہ چھپا گئی تھی۔۔ ثمینہ دل کھول کر ہنسی تھیں اُس کے چہرے پر خوشی دیکھ کر۔۔

اللہ انعام دے گا میری بیٹی کو آمین"۔۔۔وہ دل ہی دل میں اس کے لئے دونوں" جہانوں کی خوشیاں مانگنے لگی تھیں۔۔

لیکن اب اُن کی دُعاؤں میں کوئی اور بھی شامل ہو گیا تھا جو پچھلے بیس سالوں سے اُن کی دعاؤں کا حصّہ تھا لیکن اب وہ جب جب اپنی بیٹی کو دیکھتی تھیں اُنہیں وہ دکھائی دینے لگا تھا۔۔

. . . . . .

www.novelsclubb.com

لو عمُر آ گیا۔۔اب تو مسئلہ ہی حل ہو گیا"۔۔وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوا رعنا کی آواز پر سامنے دیکھا تھا جہاں رعنا کے ساتھ بیٹھی لیلیٰ اِسے دیکھ کر خوشی سے کھڑی ہوئی تھی، وہ سلام کرتا دونوں کی طرف آیا تھا۔۔

اوہ تھینک یو آنٹی"۔۔وہ خوشی سے بولتی رعنا کے گلے لگی تھی۔۔"

عمُر لیلیٰ کو یہ سینڈل ایکسچینج (بدلوانی) کروانی ہے، اِس کی سلپ نہیں مل رہی تو یہ ایکسچینج بھی نہیں ہو پا رہی"۔۔رعنا نے تفصیل بتائی تھی

اِن فیکٹ لاسٹ ویک ہی لی ہے"۔۔وہ کندھے اُچکا کر بولی تھی۔۔"

تم لیلیٰ کو لے جاؤ، چینج کروانے کے بعد اِسے گھر بھی ڈراپ کر دینا"۔۔رعنا نے اُس سے پوچھے بغیر جیسے سارا پروگرام طے کر دیا تھا۔۔اُس نے کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈال کر گہرا سانس لیا تھا۔۔وہ ابھی ابھی جم سے آیا تھا آج ارسلان کے

ساتھ سوئمنگ اور مُختلف گیمز کھیلتے ہوئے اُسے زیادہ وقت ہو گیا تھا۔۔اور اب اُسے تھکن کا احساس ہو رہا تھا لیکن وہ رعنا کو منع نہیں کر پایا تھا۔۔

"اوکے آنٹی"۔۔وہ رعنا سے گلے ملتی اُن کے گال چوم کر بولی تھی، وہ کچھ کہے بغیر باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔

سینڈل باآسانی چینج ہو گئی تھی۔۔

"کل تو اِن لوگوں نے صاف جواب دے دیا تھا"۔۔وہ بے نیازی سے بولتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔لیلیٰ کو اچانک یاد آیا تھا کہ اُسے بہت سی ضروری چیزیں چاہیئے چونکہ وہ کل دُبئ جا رہی ہے تو کل نکلنا اُس کے لیے ممکن نہیں ہو گا اور اُن ضروری چیزوں میں اُس نے سوا گھنٹہ لگایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کیسا ہے۔۔یہ لے لوں۔۔یہ کلر مجھ پر سوٹ کرے گا"۔۔پوچھ پوچھ کر لیلیٰ" افتخار نے عُمرِ ابراہیم کے ضبط کا امتحان ہی لیا تھا۔۔وہ الگ بات تھی کہ عُمر کا جواب "جو تمہیں اچھا لگے، تم دیکھ لو" ہی تھا۔۔

لیلیٰ افتخار نے اِس سوا ڈیڑھ گھنٹے میں عُمرِ ابراہیم کو جسمانی تھکن سے زیادہ ذہنی تھکن بخشی تھی۔۔

تبھی اُس کے موبائل پر احسن صاحب کی کال آئی تھی۔۔ایک دو منٹ اُن سے بات کر کے اُس نے کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی تھی جو کہ ساڑھے نو بجا رہی تھی۔۔وہ بے پناہ تھک گیا تھا۔۔

لیلیٰ میں بہت تھک گیا ہوں"۔۔اُس کے چوتھی بار بولنے پر بلآخر لیلیٰ کو اُس پر" ترس آ ہی گیا تھا۔۔

ہاں چلو لیکن پہلے تم مجھے اچھا سا ڈنر کرواؤ گے"۔۔وہ فیصلہ سُناتی لفٹ کی طرف بڑھی تھی۔۔

"ڈنر پھر کبھی لیلیٰ میں اِس۔۔"

تم بھی فریش ہو جاؤ گے اور مجھے بہت بہت بھوک لگی ہے پلیز عُمر۔۔میں نے لنچ بھی نہیں کیا"۔۔وہ لفٹ میں داخل ہوئی تھی۔۔

کیا خیال ہے چائینیز ہو جائے۔۔"۔۔پوچھنے کے ساتھ وہ خود ہی ریسٹورنٹ بھی بتانے لگی تھی۔۔وہ کیا کہتا،خاموشی سے ڈرائیو کر کے اُس نے گاڑی ریسٹورنٹ کے آگے روکی تھی۔۔

یہاں کا کھانا میرا فیورٹ ہے۔۔اور یہاں کا منچورین۔۔اومائی گاڈ۔۔آئی جسٹ لو اِٹ"۔۔دو تین ڈشز آرڈر کر کے اُس نے مینیو کارڈ عمر کی طرف بڑھایا تھا۔۔

نہیں رہنے دو"۔۔جو کہ اُس نے واپس ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔"

کیوں۔۔تم نہیں کھاؤ گے۔۔؟"۔۔وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی"

ایٹ لیسٹ (کم از کم) تم میرے ساتھ ایک ڈنر تو کر ہی سکتے ہو عُمر"۔۔اُس کے" لہجے میں ناراضگی تھی۔۔

میرے خیال میں تم نے جو آرڈر کیا ہے وہ ہم دونوں کے لیے کافی ہے لیلیٰ"۔۔وہ" رسانیت سے بولا تھا۔۔

اوہ شیور۔۔تم میچورین کھانا یہاں کا۔۔اور شاشلک۔۔"۔۔اُسی وقت اُس کا" موبائل بجا تھا،اُس نے ٹیبل پر پڑا موبائل اُٹھایا تھا۔۔

اوہ یس آنٹی"۔۔وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

عمر تو مجھے ڈنر کرواتا ہی نہیں میں نے سوچا میں ہی آج اِسے ڈنر کروا دیتی" ہوں"۔۔وہ اُسے دیکھ کر بظاہر ہنس کر بولی تھی لیکن اُس کے لہجے میں پنہاں شکوہ وہ

محسوس کر گیا تھا۔۔اُس کی بات پر عُمر نے ایک نظر اُسے دیکھ کر پھر سے فش ایکویریم پر نظر مبذول کی تھی۔۔وہ سمجھ گیا تھا رعنا کی کال ہے۔۔

"جی میری شاپنگ ہو گئی"۔۔کچھ لمحے دوسری طرف کی بات سُن کر وہ خوشگواری سے ہنسی تھی۔۔ایک دو منٹ بات کر کے اُس نے موبائل واپس ٹیبل پر رکھا تھا۔۔

کھانا آ گیا تھا۔۔وہ دونوں کھانے کی جانب مُتوجہ ہوئے تھے۔۔رعنا سے بات کرنے کے بعد عُمر کو لگا لیلیٰ کا موڈ بہت خوشگوار ہو گیا تھا۔۔

"تمہیں پتا ہے رعنا آنٹی کیا کہہ رہی تھیں۔۔"۔۔اُس کے چہرے پر حسین مُسکان تھی اُس نے سوالیہ نظروں سے لیلیٰ کو دیکھا تھا۔۔

"کہ عُمر تمہیں ڈنر ڈیٹ پر تو نہیں لے کر آیا"۔۔وہ کہہ کر خود ہی ہنسی تھی۔۔اُس کے چہرے کے تاثرات ایک دم سنجیدہ ہوئے تھے۔۔

تمہیں بھوک لگ رہی تھی لیلیٰ ہم اِس لیے یہاں آئے ہیں"۔۔وہ انتہائی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔وہ جانتا تھا رعنا کیا سوچ رہی ہیں لیکن وہ ایسا بلکل بھی نہیں چاہتا تھا اِس لیے وہ ایسی کسی بات کو بڑھاوا دینا نہیں چاہتا تھا۔۔

"آئی نو۔۔شی واز جسٹ جوکنگ"

(مجھے پتا ہے۔۔وہ صرف مذاق کر رہی تھیں)

اُس کا موڈ بھانپ کر وہ تیزی سے بولی تھی۔۔

یہ رائس لو"۔۔اُس نے عُمر کے آگے چائنیز رائس رکھے تھے۔۔"

. . . . . .

www.novelsclubb.com

رعنا نے ہنستے ہوئے کال کاٹی تھی۔۔

کیوں بیچاری بچّی کے دل میں ایسا کچھ ڈال رہی ہو۔۔؟؟"۔۔قریب بیٹھے احسن" صاحب رعنا کی ساری گفتگو سُن اور سمجھ رہے تھے۔۔

ہمم۔۔کیا مطلب۔۔؟؟"۔۔وہ جو اپنے خیال میں مُسکرا رہی تھیں چونکتی ہوئیں" اُن کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔۔

تمہیں نہیں لگتا عُمر سے بات کیے بغیر اِس طرح بچّی کے ذہن میں یہ بات ڈالنا غلط" ہے۔۔؟؟"۔۔وہ چشمہ اُتار کر سنجیدگی سے گویا ہوئے تھے۔۔

اِس وقت وہ دونوں ساتھ ڈنر کر رہے ہیں اور عُمر نے اُسے آج شاپنگ بھی کروائی" ہے"۔۔وہ تیز تیز بولتی چلی گئی تھیں

اور ظاہر سی بات ہے دونوں میں انڈرسٹینڈنگ ہے تبھی تو وہ دونوں ایک ساتھ" وقت گزار رہے ہیں ناں"۔۔آج کی ساری بات رعنا اپنے مطلب میں استعمال کر گئی تھیں یہ جانے بغیر کہ اِحسن صاحب عُمر سے بات کر چُکے تھے اور وہ اُنہیں بتا چُکا تھا کہ رعنا کے کہنے پر وہ لیلیٰ کو گھر چھوڑنے جا رہا تھا اور لیلیٰ اُسے شاپنگ پر لے آئی ہے۔۔

مزید کوئی بات سُنے بغیر رعناواشروم میں چلی گئی تھیں۔۔گہرا سانس لے کر احس صاحب نے چشمہ دوبارہ لگا کر کتاب اُٹھائی تھی۔۔

. . . . . .

وہ یلو شرٹ وائیٹ ٹراؤزر پر یلو شیفون ڈوپٹہ پن اپ کیے فق چہرے کے ساتھ کلاس میں بیٹھی تھی۔۔

ہر کوئی اسائینمنٹ کی بات کر رہا تھا۔۔بہت سے ہاتھوں میں اسائینمنٹس دیکھ کر اُس کی جان جا رہی تھی۔۔

یار میری بہن نے بتایا ہے سر ناصر اسائینمنٹس کے بارے میں بہت اسٹرکٹ" (سخت)ہیں، میں نے تو اُسی دن بنا لیا تھا"۔۔اس کی ایک کلاس فیلو اپنا اسائینمنٹ لہرا کر بولی تھی۔۔وہ چُپ چاپ بیٹھی رہی۔۔پھر ایک اور آواز آئی۔۔

اور پتہ ہے جو اسائینمنٹ نہیں لاتا اُس کی کچھ بھی سُنے بغیر کلاس سے باہر نکال" دیتے ہیں"۔۔اب کے دوسری بولی۔۔اُس کا دل کیا وہ دھاڑیں مار مار کر روئے۔۔

اُسی وقت ہی سر ناصر کلاس میں داخل ہوئے تھے۔۔اُس کا ننھا سا دل کانپ اُٹھا تھا۔۔

اوکے کلاس برِنگ یور اسائنمنٹس ود یور رول نمبرز اینڈ اِف یو ڈونٹ ہیو اسائنمنٹ" "پلیز لیو مائی کلاس ود آؤٹ آر گیوئنگ اینڈ ویسٹنگ مائی ٹائم

(اپنے اسائینمنٹس رول نمبرز کے ساتھ لاتے جائیں،اور اگر آپ کے پاس اسائینمنٹ نہیں ہے تو بحث اور وقت ضائع کئے بغیر کلاس سے نکل جائیں)۔۔

اُن کی دبنگ آواز کلاس میں گونجی تھی۔۔اُس کا دل بیٹھنے لگا تھا۔۔

رول نمبر 1۔۔۔

وہ رول نمبر زپکارنا شروع ہو گئے تھے۔۔چند ایک اسٹوڈنٹس بغیر کچھ کہے کلاس چھوڑ چکے تھے۔۔اُس کے پیروں میں جیسے جان ہی نہیں رہی تھی۔۔

اوئے چل باہر چلتے ہیں"۔۔پیچھے سے آواز آئی تھی۔۔"

یار ایک ٹرائی تو کر کے دیکھتے ہیں"۔۔دوسری پریشان سی آواز آئی۔۔"

کیا بے عزّت ہونے کی۔۔؟؟"۔۔کسی نے بے ساختہ کہا،اُس کے ساتھ ہی" کلاس میں دبی دبی ہنسی کی آواز گونجی تھی۔۔

سائلنس پلیز!"۔۔اُنھوں نے ڈپٹا تھا پوری کلاس میں ایک دم سناٹا چھایا تھا۔۔"

"رول نمبر 27"

www.novelsclubb.com

وہ پتھر کی بن گئی تھی۔۔

"رول نمبر:27۔۔۔؟؟"

پرے۔۔پریزنٹ سر"۔۔وہ ہکلائی تھی،اب کے اُنھوں نے کلاس میں نظر" دوڑائی تھی۔۔اُس کی تین دن کی غیر حاضری لگ چکی تھی۔۔

"اسٹینڈاپ پلیز"

(کھڑی ہو جائیں)

وہ کلاس پر طائرانہ نگاہ دوڑاتے بولے،وہ بمشکل کھڑی ہوئی تھی

"مِس منہا عثمان ویئر اِز یور اسائنمنٹ۔۔؟؟"

(مس منہا عثمان آپ کا اسائینمنٹ کہاں ہے۔۔؟)

کلاس مس کرنے والے اسٹوڈنٹس سے اُنھیں سخت چڑ تھی۔۔بہت سے سر اُس کی طرف گھومے تھے۔۔

"ایکچیولی سر،آئی۔۔آئی وازنٹ فیلنگ۔۔"

(دراصل سر،میری۔۔میری طبیعت۔۔)

www.novelsclubb.com

اِس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی انھوں نے بیچ میں ہی اُسے ٹوک دیا تھا۔۔

"!!لیو مائی کلاس پلیز"

(میری کلاس سے باہر جائیں۔۔)

"بٹ سر"

(لیکن سر)

لیو۔۔!!"۔۔وہ بھرائی ہوئی آواز میں کچھ کہنے کو تھی کہ اب کے وہ زرا سخت"

لہجے میں بولے تھے۔۔

بیگ کندھے پر ڈالے بھاگتی ہوئی وہ کلاس سے نکلی تھی۔۔سامنے بینچ پر بیٹھ کر اُس

نے اپنا بیگ پٹخا تھا، کب کے رکے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

. . . . . .

ارسلان اُسی شام اُس کی اچھے سے خبر لے چکا تھا اور جُرمانے کے طور پر عُمر نے اُس کو ڈنر کروایا تھا۔تب جا کر اُس نے عُمر کی جان چھوڑی تھی۔۔

اگلے دن آج اُن کا پہلا پیریڈ فری ہونے کے باعث وہ ابھی پہنچا تھا یونیورسٹی۔۔ جہاں ارسلان اُس کا انتظار کرتا اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا جب سامنے سے وہ آتا دکھائی دیا۔۔بلیک شلوار قمیض،آستینوں کو کُہنیوں تک موڑے،بائیں ہاتھ میں گھڑی، آنکھوں پر سن گلاسس لگائے وہ اپنا فون چیک کرتا آ رہا تھا۔۔

ویسے آج عید ہے یا کسی کے قتل کا ارادہ ہے۔۔۔؟؟"۔۔ارسلان نے اُس کے " شلوار قمیض پر چوٹ کی تھی۔۔

نہیں آج جمعہ ہے"۔۔اُس نے اپنے گلاسس اُتار کر جیب میں رکھے تھے۔۔"

مجھے تو جناب کا ولیمہ لگ رہا ہے"۔۔وہ اُس کی جیب سے گلاسس نکالتا بولا۔۔"

بکومت"۔۔کلائی موڑ کر اُس نے گھڑی پر نگاہ ڈالی تھی، کلاس شروع ہونے میں"

پندرہ منٹ باقی تھے۔۔

میں بک رہا ہوں اور میرا یار ڈنر زانجوائے کر رہا ہے"۔۔وہ آنکھیں گُھما کر بولا"

تھا۔۔

یہ لیلیٰ بھی"۔۔اُس نے سر جھٹکا تھا۔۔یقیناً لیلیٰ نے حسبِ عادت فیس بُک پر"

اُسے ٹیگ کر کے اسٹیٹس لگایا تھا۔۔

اُس کے ساتھ ڈیٹ کے بعد تو ایسا مت بولو یار"۔۔ارسلان نے اُسے چھیڑا تھا۔۔"

تم واقعی بکواس ہی کر رہے ہو، میں صرف اُسے گھر ڈراپ کرنے گیا تھا اور باقی کی"

کہانی تم سمجھ جاؤ۔۔یہ میرا بیگ پکڑو میں ذرا ڈین کے آفس سے ہو آیا"۔۔بیگ

سے ایک لفافہ نکال کر وہ آگے بڑھا تھا

www.novelsclubb.com

او نہیں نہیں تمہارے ارادے تو ویسے بھی مجھے آج لنچ ڈیٹ پر جانے کے لگ"
رہے ہیں۔۔کل کی طرح پھر تو مجھے چکر دے جائے گا"۔۔ارسلان نے اُس کو بازو
سے پکڑ کر روکا تھا۔۔۔

شٹ اپ۔۔!! مجھے احد کی ایپلیکیشن دینی ہے، یہ لو یہ تم میرا بیگ پکڑو۔۔اور یہ"
میری گاڑی کی چابی۔۔"۔۔اُس نے اُس کی جیب میں اپنی گاڑی کی چابی بھی رکھی
تھی۔۔

اب جا سکتا ہوں۔۔؟؟"۔۔وہ جُھکے سر سے اِجازت لے رہا تھا۔۔"

یقین تو تیرا پھر بھی نہیں ہے"۔۔عُمر نے اُسکے بالوں کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔۔"

یار ہے تو اپنا، جاؤ جاؤ"۔۔اُس کے خطرناک تیور دیکھ کر ارسلان نے پینترا بدلا"
تھا۔۔

ایڈیٹ!!"۔۔وہ زیرے لب بولتا آگے بڑھا تھا"

"آئی لو یو ٹو ڈارلنگ"

ارسلان نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔۔

. . . . . .

اُس کی ایپلیکیشن دے کر وہ واپس اپنے ڈیپارٹ کی جانب مڑا تھا۔۔اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے وہ ایک دم ٹھٹھک کر رُکا تھا۔۔

یلو ڈوپٹے میں سامنے دیوار کو بلا ٹِک گھورتی بِلا شُبہ وہ وہی تھی۔۔

عُمر کے دل نے ہارٹ بیٹ مِس کی تھی۔۔وہ لمبے لمبے قدم بھرتا اُس تک پہنچا تھا۔۔لیکن اب کے وہ ٹھٹکا تھا،اُس کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہہ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

لگتا ہے آپ کے پاس آنسوؤں کا اسٹاک ہے"۔۔وہ چُپکے سے اُس کے برابر آ کر بیٹھا تھا۔۔

منہا نے ایک دم چونک کر اُس کو دیکھا تھا۔۔اور پتا نہیں کیا ہوا اُس کو ایسے لگا جیسے بہت زیادہ دُکھ میں کسی بہت اپنے کو دیکھ کر دُکھ تازہ ہو جاتا ہے۔۔دل کرتا ہے خود پر بیتی ایک ایک داستان اُس اپنے کو سنا دیں۔۔اور اِسی طرح وہ عُمر کو دیکھ کر چہرہ ہاتھوں میں چُھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔وہ بوکھلا گیا تھا۔۔

منہا۔۔۔کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے رونے سے حد سے زیادہ پریشان ہوا" تھا۔۔

پلیز چُپ ہو جاؤ"۔۔اُسے بدستور روتے دیکھ کر عمر کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا" کرے۔۔

اچھا بتاؤ پیر میں درد ہو رہا ہے۔۔؟؟"۔۔اُس نے اُس کے پیر کو دیکھ کر پوچھا" تھا۔۔

منہا نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔چہرہ ابھی بھی ہاتھوں میں چھپائے رونے کا شغل جاری تھا۔۔

کسی نے کچھ کہا ہے منہا۔؟"۔۔وہ اُسے پریشان کر رہی تھی۔۔اب کے اُس نے" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر بولنے کی کوشش کی تھی۔۔

وہ اُنہوں نے۔۔اُنہوں نے میری بات۔۔"۔۔دکھ کیا تازہ ہوا وہ پھر رو دی" تھی۔۔

کس نے۔۔؟؟ایک منٹ رونا بند کرو شاباش"۔۔اُس نے جیب سے ٹشو نکال کر" اُسکی طرف بڑھایا تھا۔۔اُس کے ہاتھ سے تشو لے کر وہ چہرہ صاف کرنے لگی تھی

اُنھوں نے میری بہت انسلٹ کی"۔۔آنسو پھر چھلک پڑے تھے۔۔"

کس نے ڈانٹا ہے تمہیں۔۔؟؟"۔۔اب کے عُمر نے زرا سختی سے پوچھا تھا۔۔"

میں نے بتانے کی کوشش بھی کی تھی لیکن۔۔"۔۔اُس کے رونے کے باعث"
عُمر کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

اچھا رونا بند کرو پہلے، بلکہ ایک منٹ رکو، تم جب تک اپنا چہرہ صاف کرو میں ابھی"
آیا"۔۔وہ اُس کے ہاتھ میں کچھ ٹشو تھماتا بھاگتا ہوا چلا گیا تھا۔۔

. . . . . .

ہائے ارسل!!"۔۔لیلیٰ اُسے دیکھ کر خوشگواری سے بولی تھی۔۔"

اوہائے بھا۔۔۔"۔۔اُسے دیکھ کر حسبِ عادت اُس کی زبان پھسلنے کو تھی لیکن"
اُس نے بروقت زبان دانتوں میں پھنسا کر خود کو روکا تھا۔۔

صحیح بولتا ہے عُمر کسی دن پِٹوں گا میں"۔۔وہ بڑبڑایا تھا۔۔"

عُمر کہاں ہے۔۔؟؟"۔۔بلیو پرینٹڈ کُرتی پر بلیو ہی اسٹریٹ ٹراؤزر پہنے، کندھوں"
تک آتے تازہ رنگے بال، ڈوپٹے سے بے نیاز وجود۔۔وہ بِلاشُبہ خوبصورت تھی۔۔

اُس میں اسٹائل تھا۔۔اُس کے سرکل میں بہت سے لڑکے اُس سے دوستی اور کچھ شادی کے خواہاں تھے۔۔لیکن لیلیٰ افتخار کا دل بس عُمر ابرِاہیم کی خواہش کرتا تھا۔۔

عُمر یہ بات جانتا تھا،اُس نے کبھی بھی اُس کے جزبوں کو بڑھاوا نہیں دیا تھا۔۔

ارسلان کو وہ بے پناہ خوش لگی تھی اور اُسے اندازہ تھا یہ کل رات کے ڈنر کے باعث تھا۔۔

وہ آج نہیں آئے گا"۔۔وہ عُمر کے گلاسس کو پھونک مارتے ہوئے بولا۔۔"

اچھا"۔۔وہ اُس کے ہاتھ سے گلاسس لیتی بولی۔۔"

وہ اپنے ولیمے پر گیا ہے"۔۔وہ اُس کے ہاتھ سے گلاسس واپس لیتا بولا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"!!واٹ ربش۔۔"

(کیا بکواس ہے۔۔؟)

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ دانت بھینچ کر شدید ناگواری سے بولی تھی۔۔اس کی آنکھوں کے تاثرات دیکھ کر ایک پل کو توار سلان بھی ٹھٹک گیا تھا۔۔

"میرا مطلب ہے کہ وہ ڈین کے آفس گیا ہے،ابھی آتا ہی ہو گا"۔۔لیلیٰ کے چہرے پر بدستور ناگواری تھی۔۔

"عُمر ابرِاہیم یہ اتنا بھی آسان نہیں ہے"۔۔وہ لیلیٰ کے چہرے کو دیکھ کر سوچ کر رہ گیا تھا۔۔

. . . . . .

New Edition of Anmol Muhabbat

www.novelsclubb.com

#انمول_محبت

#تیسری_قسط

^^^^^^^^^

دو تین منٹ بعد اسکی واپسی ہوئی تو اُس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی۔۔وہ چہرہ صاف کر چکی تھی۔۔

لو پہلے پانی پیو"۔۔اُس نے بوتل کھول کر منہا کے ہاتھ میں تھمائی تھی۔۔ایک دو" گھونٹ پینے کے بعد منہا نے بوتل واپس اُس دی تھی۔۔

"اوکے ناؤ ٹیل می واٹ ہیپنڈ۔۔؟"

(اب مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔؟)

کس نے ڈانٹا ہے آپ کو۔۔؟؟"۔۔وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

سر نے"۔۔اُس کی آنکھیں پھر سے بھر آئی تھیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہی ہیز انسلٹڈ می آلاٹ اِنفرنٹ آف ہول کلاس، ہی سیڈ می ٹو لیو دی کلاس"

(اُنھوں نے میری بہت بے عزّتی کی، مجھے کلاس سے نکل جانے کو کہا)

وہ پھر رونے کو تیار تھی۔۔

دیکھو پلیز تم رونا بند کرو اور مجھے بتاؤ کون سے ٹیچر ہیں۔۔؟""۔۔اُس کے رونے پر عُمر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

سر ناصر"۔۔وہ بچوں کی طرح منہ بنا کر بولی۔۔اب کے وہ ہنس دیا تھا۔۔"

اسائینمنٹ نہیں دیا تھا کیا۔۔؟؟"۔۔اُس نے یقین سے پوچھا تھا۔۔۔"

نہیں ناں، میں آج ہی تو آئی ہوں اُس دن کے بعد سے، اتنی بڑی ٹریجڈی (حادثہ) ہوئی میرے ساتھ اُنھوں نے سُنے بغیر میری انسلٹ کر دی وہ بھی سب کے سامنے"۔۔اُس نے سوں سوں کرتے ہوئے کہا۔۔

محترمہ کو دکھ انسلٹ پر ہے وہ بھی سب کے سامنے"۔۔وہ سوچ کر ہنس دیا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

یہ تو کوئی پرابلم ہی نہیں ہے چلو ہم ابھی سر سے بات کر کے پوری ٹریجڈی سُنا دیتے ہیں"۔۔وہ ٹریجڈی پر زور دے کر بولا۔۔

کوئی نہیں!"۔۔وہ ایک دم بولی تھی۔۔"

"!!..ڈونٹ یو نو، ہاؤ لکی یو آر"

..(!! تمہیں پتا نہیں ہے، کتنی خوش قسمت ہو تم۔۔)

وہ آنکھوں میں شرارت لیے اُسے دیکھ کر بولا۔۔

کیوں۔۔؟؟"۔۔اُس نے استعجاب سے پوچھا۔۔"

کیوں کہ اس پورے سیمسٹر میں سر ناصر کی کلاس تو تمہاری فری رہے گی"

ناں"۔۔وہ ہاتھ جھاڑتا مزے سے بولا تھا

لیکن کیووووں۔۔۔؟؟؟"۔۔اب کے وہ حیرت سے چیخی تھی۔۔"

کیوں کہ اسائینمنٹ تو تم نے دینا نہیں، اور اُن کا رُول (اُصول) ہے اسائینمنٹ دو"

اور کلاس کا بٹینیو کرو۔۔ خیر کلاس اوور ہو گئی ہے، میں چلتا ہوں، بائے"۔۔وہ

کہہ کر آگے بڑھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ارے سنیں میری بات سنیں"۔۔وہ توقع کے عین مطابق اُس کے پیچھے آئی تھی۔۔

آآ۔۔آپ کہہ رہے تھے ناں کہ سر سے مل لیتے ہیں"۔۔۔۔وہ چہرے پر مسکینیت طاری کرتی بولی تھی۔۔اُس کی شکل دیکھ کر وہ ہنس دیا تھا۔۔

چلو!"۔۔وہ آفس کی طرف بڑھا تو وہ بھی اُس کے پیچھے ہو لی۔۔"

لے۔۔لیکن میں اُن سے کہوں گی کیا۔۔؟؟"۔۔وہ ڈر کر رُکی تھی۔۔"

ارے تم آؤ تو، میں ہوں ناں"۔۔منہا نے ایک دم اُس کی طرف دیکھا تھا۔۔یہ شخص، بابا کے بعد یہ وہ پہلا شخص تھا جس کے لہجے میں اُس کے لیے پریشانی تھی، پرواہ تھی۔۔عثمان احمد کے ساتھ اُس کا خون کا رشتہ تھا پر اس شخص کے ساتھ اس کا کیا رشتہ تھا جو وہ اُس کے لیے اتنا پریشان ہو رہا تھا، لیکن حیرانی کی بات تو یہ تھی کہ

اُس کے ساتھ چلتے ہوئے اُسے ڈھارس، تحفُظ کا احساس کیوں ہو رہا تھا یہ وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔

وہ بے دھیانی میں یک ٹک اُس کو دیکھتی ہوئی اُس کے بارے میں سوچتی، اس کے ساتھ چلتی جا رہی تھی۔۔

آنکھوں میں جمع ہوتا پانی عُمرِ ابراہیم کا عکس دھندلا رہا تھا، وہ موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔

ہاں یار میں یہ کلاس نہیں لے رہا"۔۔وہ ایک نظر گھڑی پر ڈالتا بولا۔۔"

کیوں، تو پھر بھاگ رہا ہے کیا؟؟"۔۔موبائل سے کسی کے چیخنے کی آواز باہر آئی" تھی، اُس نے موبائل کان سے ہٹایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بکو مت، میں یونی میں ہی ہوں، کچھ کام ہے، ملتا ہوں تم سے۔۔بائے"۔۔اُس" نے اُس کی سُنے بغیر فون رکھ دیا تھا۔۔

اور منہا جو ارد گرد سے بے نیاز اُس کو دیکھتی چل رہی تھی سامنے آتے اسٹیپ کو نہ دیکھ سکی تھی۔۔

"آؤچ!!!"۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ منہ کہ بل گرتی عُمر نے اُسے بازو سے سنبھالا تھا۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔؟ لگی تو نہیں؟؟"۔۔وہ اُس کے سامنے رُکتے ہوئے نرمی اور پریشانی سے استفسار کر رہا تھا۔۔

"جی!"۔۔اُس نے زور سے اثبات میں سر ہلایا تھا پھر رُخ موڑ کر چپکے سے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی تھی۔۔

سر ناصر کا آفس آ چکا تھا۔۔اُس کا دِل فُل اسپیڈ سے دوڑنے لگا تھا۔۔عُمر نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی تھی۔۔

یس۔۔!!"۔۔اندر سے اُن کی بارعب آواز آئی تھی۔۔اُس نے دروازہ تھوڑا سا" کھول کر اُجازت مانگی تھی۔۔

ارے عُمر آؤ بھئی"۔۔وہ خوشگواریت سے بولے تھے۔۔وہ ایک بریلینٹ" اسٹوڈنٹ تھا۔۔اور اُن کا فیورٹ بھی۔۔

چلو آؤ"۔۔وہ منہ گھما کر اُس سے بولا تھا۔۔لیکن وہ سر ناصر کی آواز سُن کر اتنا" گھبرائی کہ اس نے نفی میں سر ہلا کر پیچھے کی طرف قدم لیا تھا۔۔اُس کا ارادہ بھانپ کر عُمر نے بے ساختہ اُسے گھورا تھا وہ دھڑکتے دل اور جُھکے سر کے ساتھ اندر داخل ہوئی تھی۔۔

اسلام و علیکُم سر"۔۔وہ خوشدلی سے بولا تھا"

وعلیکُم اسلام کیسے ہو بھئی عُمر۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے بولے۔۔وہ بھی عمر کی ساتھ والی کُرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔

"آئی ایم فائن سر۔۔ سر شی اِز مائی کزن، شی اِز اِن فرسٹ ائیر بی بی اے"

(سر یہ میری کزن ہیں، یہ بی بی اے کے پہلے سال میں ہیں)

وہ کب سے سوچ رہی تھی کہ وہ کیا کہے گا سر کو لیکن وہ اُس کو اپنی کزن بتائے گا یہ تو اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔

ایکچیولی سر۔۔"۔۔ پھر اُس نے ساری بات بتا کر سر کو کیسے قائل کیا وہ دیکھتی رہ گئی تھی۔۔

"او کے عُمر یو نو مائی رُول، سبمٹ یور اسائنمنٹ اینڈ اٹینڈ یور کلاس"

(عُمر تم میرا اُصول جانتے ہو، اپنا اسائینمنٹ جمع کرو اور اپنی کلاس لو)

www.novelsclubb.com

"تھینک یو ویری مچ سر۔۔ ٹو مورو شی وِل سبمٹ دی اسائنمنٹ"

(بہت شکریہ سر، کل یہ آپ کو اسائینمنٹ جمع کروا دیں گی)

وہ کھڑے ہو کر بولا تھا۔ اُسے کھڑے ہوتے دیکھ کر وہ بھی کھڑی ہوئی تھی

اوکے پھر کلاس میں ملتے ہیں لیکن اسائینمنٹ کے ساتھ"۔۔۔وہ اُس کو دیکھ کر" مُسکرا کر بولے تھے۔۔وہ بے ہوش ہونے کو تھی۔۔وہ دونوں باہر آئے تھے۔۔

یہ ابھی کچھ دیر پہلے والے ہی تھے ناں۔۔؟؟"۔۔وہ حیرت سے بڑبڑائی تھی،وہ" ہنسا تھا۔۔

لیکن۔۔!!"۔۔اب کے وہ مایوسی سے رکی تھی۔۔"

کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔وہ بھی رُکا تھا۔۔"

امپوسیبل (ناممکن) میرے پاس ٹاپک ہی نہیں ہے،اسائینمنٹ کیا خاک بنے گا"۔۔اُس نے منہ لٹکایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دُنیا میں کچھ بھی امپوسیبل نہیں ہوتا مِس منہا عُثمان"۔۔وہ اُس کے چہرے کو" دیکھ کر بولا تھا۔۔

آ۔۔آپ کو میرا نام کیسے۔۔"۔۔اتنی دیر میں اُس نے شاید اب نوٹ کیا تھا۔۔"
اُس کی حیرت پر وہ مُسکرایا تھا

ایسے۔۔!!"۔۔اُس نے بڑے مزے سے جیب سے اُس کا یونیورسٹی کا آئی ڈی"
کارڈ لہرایا تھا۔۔

یہ آپ کے پاس کیسے آیا۔۔؟؟"۔۔حیرت سے پوچھتے ہوئے اُس نے کارڈ لیا"
تھا۔۔

اُس دن گاڑی میں گر گیا تھا"۔۔وہ ہنوز مُسکرا رہا تھا۔۔"

میرا کیا ہو گا۔۔؟؟"۔۔وہ مُنہ بنا کر بولی تھی"

www.novelsclubb.com

بہت اچھا ہو گا۔۔ٹرسٹ می (میرا اعتبار کرو)"۔۔وہ دلکشی سے مُسکرا کر بولا"
تھا۔۔اُس کی آواز کے یقین کو محسوس کر کے وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی
تھی۔۔

کل تمہیں مل جائے گا ان شاءاللہ۔۔اچھا اب میں چلتا ہوں۔۔کلاس لو اپنی اللہ" حافظ"۔۔وہ آگے بڑھ گیا تھا اور وہ اپنی جگہ کھڑی اُس کو جاتا دیکھتی رہی تھی۔۔

. . . . . .

مِنو تم اُس سے ملی تھی۔۔؟"۔۔وہ مغرب کی نماز پڑھ کر ابھی ٹی وی کے آگے" آکر بیٹھی تھی ڈوپٹہ ابھی تک نماز کے اسٹائل میں بندھا ہوا تھا۔۔ثمینہ کے لہجے میں بے تابی کے ساتھ محبت بھی چھلک رہی تھی

اُس سے کس سے اماں..؟"۔۔اُس نے اچھنبے سے پوچھا تھا۔۔"

وہ بچّہ! عُمر"۔۔اُن کے لہجے کی محبت اُسے پھر تپا گئی تھی"

توبہ کریں اماں! وہ کہیں سے بھی بچّے نہیں ہیں"۔۔وہ چِڑ کر بولی تھی،وہ بمشکل" اُس کے کندھے تک آتی تھی۔۔عُمر چاہے کتنا بھی اچھا ہو،اُس کی کتنی بھی مدد

کرے لیکن ثمینہ کو اُس کو میرا بچّہ بولنا اُس سے برداشت نہ ہوا تھا۔۔ثابت ہوا وہ اپنی اماں کی محبت کسی سے بھی شیئر کرنے کے ہر گز موڈ میں نہیں تھی۔۔

"ماں کے لیے اپنے سب بچّے چھوٹے سے بچّے ہی ہوتے ہیں، چاہے وہ کتنے بھی بڑے ہو جائیں"۔۔وہ اُس کو محبت سے دیکھ کر بولی تھیں۔۔

"ایک منٹ۔۔اماں ایک منٹ۔۔!!"۔۔وہ پوری کی پوری اُن کی طرف مڑی تھی۔۔

"آپ اُن کی اماں اور وہ آپ کے بچّے کب سے ہو گئے۔۔؟"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ مزید لڑتی بیل بجی تھی۔۔وہ دروازہ کھولنے اٹھ گئی تھیں۔۔

"یہ اِس وقت کون آ گیا۔۔؟؟، ضرور ثناء بھابھی ہوں گی"۔۔وہ ایسے ہی صوفے پر دونوں پاؤں اوپر کیے بیٹھی رہی تھی۔۔

ثمینہ عثمان کو دروازہ کھولتے ہی جو چہرہ نظر آیا تھا، اُنہیں لگا اللہ نے ان کے دل کی چُھپی خواہش پوری کر دی ہو۔۔

اسلام و علیکُم "۔۔وہ رُکا تھا پچھلی بار آنٹی کہنے پر اُنہوں نے ٹوکا تھا۔۔"

وعلیکُم اسلام!! میرا بچّہ آیا ہے "۔۔اُس بار بھی اُنہوں نے جِھلملاتی آنکھوں سے اُس کی پیشانی چومی تھی، وہ پھر تھوڑا کنفیوز ہوا تھا۔۔

وہ میں یہ۔۔"۔۔اپنے ہاتھوں میں تھامی کتابوں کی طرف اشارہ کرتے اُسے سمجھ نہیں آیا تھا وہ اپنے آنے کی وجہ کیسے بیان کرے۔۔سچ تو یہ تھا کہ اُس کا دل کھینچ کر اُسے یہاں لایا تھا۔۔

ارے بیٹا اندر آؤ "۔۔ثمینہ کو ڈر تھا کہ کہیں وہ دروازے سے ہی نہ چلا جائے۔۔"

وہ اُن کی معیت میں اندر کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا کہ دروازہ پھر بجا تھا اب کے واقعی سامنے ثناء تھی۔۔

بیٹا تم اندر جاؤ میں بس ابھی آتی ہوں"۔۔اُس سے کہتیں وہ ثناء کی جانب مُتوجہ" ہوئی تھیں۔۔

ثناء کوئی ریسپپی پوچھنے آئی تھی، وہ آگے بڑھا تھا، لیکن اندر کا منظر دیکھ کر وہ وہیں دہلیز پر رُک گیا تھا۔۔

وہ صوفے پر دونوں پیر رکھے، کُشن کو سینے سے لگائے ٹی وی پر لگے گانے کے ساتھ ساتھ گُنگنا بھی رہی تھی۔۔ عُمر وہیں رُک کر اُس کو مُسکراتے ہوئے دیکھنے لگا تھا۔۔

جو تو مِلا تو سجی ہے۔۔"

دنیا میری ہمدم۔۔

www.novelsclubb.com

او و آسماں ملا، زمیں کو میری۔۔

آدھے آدھے پورے ہیں ہم۔۔

تیرے نام پہ میری زندگی۔۔

لکھ دی میرے ہمدم۔۔

ہاں سیکھا میں نے جینا جینا، کیسے جینا۔۔

"ہاں سیکھا میں نے جینا، میرے ہمدم۔۔

اچھا اماں اب میں بنانے کی کوشش کرتی ہوں"۔۔۔ثناء کی آواز پر وہ ہوش میں آتے ہی جلدی سے دروازے پر ہلکی سی دستک دے گیا تھا۔۔

آ۔۔آ۔۔آپ۔۔!!!"...وہ جی بھر کر حیران ہوتی گڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔ نتیجاً گود میں رکھا کُشن اُس کے نیچے پڑا ریموٹ نیچے گرے تھے۔۔

ناسیکھا میں نے جینا جینا، کیسے جینا۔۔"

www.novelsclubb.com

"ناسیکھا جینا، تیرے بنا ہمدم

عاطف اسلم کو جیسے آج گانا پورا گانے پر نوبل پرائیز ملنے والا تھا۔۔وہ خفت اور شرمندگی سے مر جانے کو ہوئی تھی، کھیر کی خالی پیالی اور چمچہ بھی نیچے ریموٹ اور کُشن کو سلام کرنے پہنچے تھے۔۔

ارے بیٹا تم ابھی تک یہیں کھڑے ہو"۔۔وہ دلچسپی سے کھڑا اُس کی بدحواسیاں مُلاحظہ کرتا لطف اُٹھا رہا تھا جب پیچھے سے ثمینہ کی آواز آئی تھی۔۔

تمہارے گانوں کا شوق پورا ہو گیا ہو تو اب اس ڈّبے کو بند کر دو"۔۔اُنہوں نے اُسے خشمگین نظروں سے گھورا تھا۔۔

اُس نے جھٹ سے نیچے پڑے ریموٹ سے ٹی وی آف کیا تھا۔۔اُن کی نظروں میں آنے سے پہلے سب چیزیں زمین سے اٹھا کر وہ جلدی سے کچن میں چلی گئی تھی وہ اُس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔

اللہ اِن کے سامنے ہی بیستی ہونی تھی"۔۔وہ سر اٹھا کر اُوپر دیکھتی بڑبڑائی" تھی۔۔

. . . . . .

لیلیٰ بھی ہمارے ساتھ جا رہی ہے تو اب ہم دونوں بھی بہت ینگ اینڈ بیوٹی فُل" فیل کریں گے "۔۔۔رعنا ہنستے ہوئے بولی تھیں۔۔شہلا قہقہہ لگا کر ہنس دی تھیں۔۔کل صبح اُن سب کی دبئی کی فلائٹ تھی۔۔

"اوہ کم آن آنٹی، یو آر ویری پریٹی اینڈ ایور گرین"

(آنٹی آپ بہت خوبصورت اور صدا بہار ہیں)

وہ اُٹھ کر رعنا کے گال سے اپنا گال مِلا کر بولی تھی۔۔اور شہلا بیٹی کی پرفارمنس دیکھ کر عش عش کر اٹھی تھیں۔۔

یو آر سچ آ ڈارلنگ بیٹا"۔۔"

رعنا اتنے میں ہی پگھل گئی تھیں۔۔

"آنٹی از عُمر ایٹ ہوم۔۔؟؟"

(آنٹی کیا عُمر گھر پر ہے۔۔؟)

لیلیٰ نے بالوں کو ہاتھ سے سیٹ کرتے پوچھا تھا۔۔

نو ڈارلنگ ہی از نٹ ایٹ ہوم"۔۔"

(نہیں، وہ گھر پر نہیں ہے)

رعنا نے مُسکرا کر جواب دیا تھا

وہ اب ایویلیبل (دستیاب) ہی نہیں ہوتا، اُس دن ڈنر پر بھی میں زبردستی لے گئی" تھی اُسے"۔۔وہ بُرا سا منہ بنا کر بولی تھی۔۔

تو میری جان قابو کرو ناں اُسے" وہ دلکشی سے قہقہہ لگا کر بولی تھیں۔۔"

دُبئی سے آنے کے بعد میرا پہلا ٹاسک آپ کے بیٹے کو قابو کرنا ہی ہو گا"۔۔وہ" اک ادا سے بالوں کو جھٹکا دے کر بولی۔۔

آہان"۔۔رعنا نے دل و جان سے اُس کی بات کا مزہ لیا تھا۔۔"

رعنا لیلیٰ کو بہو بنانے کی خواہش دل میں رکھتی تھیں۔۔اور یہ بات لیلیٰ اور شہلا اچھے سے جانتی تھیں اور اسی وجہ سے لیلیٰ عمر پر اپنا پورا پورا حق سمجھتی تھی۔۔

رعنا دبے دبے لفظوں میں بیٹے کے کان میں کئی سالوں سے یہ بات ڈالتی آ رہی تھیں۔۔لیکن اُس نے کبھی کوئی واضح جواب نہیں دیا تھا۔۔یہی وجہ تھی وہ اب لیلیٰ سے بھی کترانا تھا۔۔

www.novelsclubb.com.....

وہ میں یہ اسائینمنٹ اور کچھ بُکس لایا تھا"۔۔۔اُس نے ٹیبل پر رکھی کتابوں کی" طرف اشارہ کیا۔۔

منہا!"ثمینہ کے پُکارنے پر وہ کچن سے برآمد ہوئی تھی۔۔"

السلام و علیکم"وہ قریب آکر ہلکی آواز میں منمنائی تھی۔۔ہاتھ میں جوس کا گلاس" تھا۔۔ابھی کچھ دیر والی سچویشن کی وجہ سے وہ شرمندگی سے نظریں جھکائے ہوئے تھی۔۔عمر نے سلام کا جواب دے کر بغور اُسے دیکھا تھا۔۔بے بی پنک گھیر والی شلوار پر بے بی پنک ہی شرٹ سفید ڈوپٹہ اچھی طرح سر اور جسم چھپائے ہوئے تھا۔۔اس کو دیکھ کر ہمیشہ کی طرح عمر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

میں ذرا کھانے کا دیکھ لوں"۔۔وہ اُٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔"

اور آج میں اپنے بیٹے کو کھانا کھائے بغیر جانے نہیں دوں گی"۔۔منہا نے گھبرا کر" اپنی ماں کو دیکھا تھا کیونکہ فریج میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جو وہ اپنے اتنی بڑی سی گاڑی والے بیٹے کو پیش کرتیں۔۔۔

نہیں اماں اس تکلف کی ضرورت نہیں ہے"۔۔وہ احتراماً منع کر گیا تھا۔۔"

شُکر اللہ کا"۔۔دل میں بولتے ہوئے اُس نے ایک نظر اوپر دیکھا تھا۔۔لیکن اُس" کا یہ اطمینان کچھ پل کا ثابت ہوا تھا۔۔

کیوں بیٹا، ہمارا سادہ کھانا تمہیں پسند نہیں آئے گا کیا۔۔؟؟"۔۔ثمینہ کی آواز میں" مایوسی در آئی تھی۔۔

یہ اماں بھی نا، کون سے بکرے مرغی کا گوشت چھپا کر رکھا ہے جو اپنے لاڈلے" کے سامنے پیش کرنے والی ہیں"۔۔وہ بڑبڑائی تھی، اُس نے کھڑے ہو کر اُن کو شانوں سے تھاما تھا۔۔

ارے آپ ناراض نہ ہوں، میں ڈنر کر کے جاؤں گا"۔۔اُنہوں نے فرطِ مسرت" سے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

جیتے رہو"۔۔وہ آنکھوں میں آئی نمی چھپاتی مڑی تھیں۔۔لیکن قریب کھڑے" ہونے کے باعث وہ اُن کی آنکھوں میں نمی دیکھ چکا تھا۔۔اس کے احساسات عجیب سے ہوئے تھے۔۔

اللہ آپ میرا آسائینمنٹ لے آئے"۔۔تبھی اچانک سے اُس کی خوشی بھری" آواز آئی تھی۔۔اُس نے گردن موڑ کر دیکھا تھا۔۔جو بچوں کی طرح اسائینمنٹ کا ایک ایک پیج اُلٹ رہی تھی۔۔

یہ میں کچھ اور نوٹس لایا ہوں،میں تمہیں ہر سبجیکٹ کی بریف سمری دے دیتا" ہوں تمہیں کل کلاسس میں کوئی پرابلم نہیں ہو گی"۔۔وہ ایک کتاب کو کھولتے ہوئے بولا۔۔عمر نے جواب نہ پا کر اُس کی طرف نگاہ اُٹھائی تو اُس کی نظریں اپنے چہرے پر پائی تھیں۔۔عمر کے دیکھنے پر بھی اُس نے نظریں نہیں ہٹائی تھیں۔۔اُس کو اُس کی آنکھوں میں نمی کے ساتھ اپنے لیے عقیدت نظر آئی تھا۔۔وہ ٹھٹکا تھا۔۔

آپ کو پتہ ہے بابا کے بعد آپ دنیا میں وہ واحد انسان ہیں جو بہت اچھے ہیں"۔۔"
اُس نے آنکھیں جھپکی تھیں دو آنسو ٹوٹ کر اُس کے رخسار پر بوسہ دے گئے
تھے۔۔وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں چُپ چاپ اُسے دیکھے گیا تھا۔۔

میں نے اُس دن سوچا تھا کہ میں اب کبھی واپس یونی نہیں جاؤں گی، آج جو ہوا اُس"
کے بعد اُس بینچ پر بیٹھے بیٹھے میں نے پکا فیصلہ کر لیا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے اب نہیں
جانا"۔۔وہ رُکی تھی۔۔عمر کا دل چاہا وہ ان آنسوؤں کو اپنے ہاتھوں سے صاف
کرے۔۔

آپ بہت اچھے ہیں"۔۔اب کے وہ مُسکرا کر بولی تھی۔۔اُس نے اِس سے پہلے"
آنسوؤں میں گھلی ہنسی کبھی نہیں دیکھی تھی وہ مبہوت رہ گیا تھا۔۔

لیکن اب بابا کے بعد"۔۔اب کے آنسو پلکوں کی باڑھ توڑ کر رُخسار بھی بھگوتے"
چلے گئے تھے۔۔

"آئی ایم افریڈ آف دِس ورلڈ ا"

(میں اس دنیا سے ڈرنے لگی ہوں)

وہ سر جُھکائے آنسو روکتے ہوئے بولی تھی۔۔

"منہا یو ہیو ٹو بی اِسٹرانگ ٹو لِوان دِس ورلڈ"

(منہا تمہیں مضبوط بننا پڑے گا اس دنیا میں جینے کے لیے)

"اینڈ آئی ایم آلویز دئیر فار یو"

(اور میں ہمیشہ تمہارے لیے حاضر ہوں)

منہا نے ایک نظر اُسے دیکھا تھا لیکن اگلے ہی پل حیران رہ گئی وہ اپنے لئے بنایا جو س اُسے پیش کر رہا تھا۔۔وہ ایک دم سے جھینپ کر ہنس دی تھی۔۔۔

یہ تو آپ کے لیے ہے"۔۔وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔"

کوئی بات نہیں میرے لیے دوسرا بنا لیجئے گا یہ آپ پی لیں"۔۔وہ گلاس اُس کے منہ کے قریب کرتا بولا،اُس نے جلدی سے گلاس تھام کر ہونٹوں سے لگا لیا تھا،دو تین گھونٹ لے کر اُس نے گلاس واپس ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔اب کی بار وہ کھل کر ہنسی تھی۔۔اور عمر اُس کے اِس دھوپ چھاؤں کی کیفیت سے خود بھی مُسکرا دیا تھا۔۔

اب اگر رونے کا سیشن ختم ہو گیا ہو تو پڑھ لیں؟"۔۔وہ جھینپ کر اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔

آدھے گھنٹے میں اُس نے اتنا سمجھا دیا تھا کہ وہ اب ارام سے سب کلاسس کمپلیٹ کر سکتی تھی۔۔اُس کے سمجھانے کا انداز بہت اچھا تھا۔۔جب ہی ثمینہ اندر آئی تھی۔۔

بیٹا تم نے جوس نہیں پیا۔۔۔؟"وہ ایک دم گھبرائی تھی۔۔"

میں دوسرا بنا دیتی ہوں، یہ تو شاید گرم ہو گیا"۔۔۔وہ گلاس تھام کر اُٹھنے کو تھی" کہ وہ اُس کے ہاتھ سے گلاس لے گیا تھا۔۔

نہیں یہی ٹھیک ہے"۔۔ بڑے آرام سے اُس نے گلاس لبوں سے لگا لیا تھا۔۔وہ" جھینپ گئی تھی۔۔

مِنو یہ سب سمیٹو کھانا بس بن گیا ہے۔۔"وہ اُس کے پاس صوفے پر آ کر بیٹھی" تھیں۔۔

بیٹا تمہارے ابو ٹھیک ہیں؟"۔۔وہ ایک دم چونکا تھا۔۔"

تمہارے ماں باپ"۔۔وہ اُس کے چونکنے پر تصحیح کر کے بولیں۔۔"

www.novelsclubb.com

جی الحمدُللہ"۔۔وہ دھیرے سے بولا تھا"

اور کتنے بہن بھائی ہو ماشاءاللہ سے"؟۔۔وہ اُسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔"

ہم دو بھائی ہیں"۔۔وہ آرام سے ان کے سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔۔"

کمال ہے یہ اماں بھی ناں اِن کا انٹرویو لینے لگ گئیں"۔۔وہ کچن کے دروازے پر" کھڑی بڑبڑائی تھی۔۔

ویسے بھی اماں اپنے لاڈ صاحب کو دیکھ کر مجھے بھی بھول جاتی ہیں"۔۔اُسے ثمینہ" کا عمر کے ساتھ رویہ الجھا رہا تھا اب۔۔اور حیرت تو عمر کو بھی ہوتی تھی۔۔ان کی نظروں میں کچھ تھا۔۔۔کیا تھا وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔لیکن اُس کے دل کو اُن کے پاس ایک عجیب سا سکون مل رہا تھا۔۔

. . . . . .

میری کل فلائٹ ہے دُبئی کی، آپ کو یاد ہے ناں"؟؟۔۔وہ دونوں اس وقت ڈنر" کر رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ہمم"۔۔احسن صاحب نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔"

مجھے کچھ پیسے چاہئیے"۔۔رعنا نے گلاس میں پانی ڈال کر اُن کی طرف بڑھایا" تھا۔۔

تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائیں گے کل"۔۔وہ پانی پیتے ہوئے بولے۔۔"

مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی"۔۔وہ بھی کھانا ختم کر چکی تھیں۔۔مُلازم کو" چائے کا بول کر وہ صوفے پر اُن کے سامنے آ بیٹھیں۔۔

عمر اب بڑا ہو گیا ہے، میں اُس کی شادی کا سوچ رہی ہوں"۔۔رعنا نے بغیر لگی پٹی" باندھے بات کا آغاز کیا تھا، احسن صاحب نے اُنہیں بولنے دیا تھا۔۔

کم از کم انگیج تو ہو جائے"۔۔وہ اُن کی طرف دیکھ کر بولی تھیں۔۔بیٹا تو وہ رعنا کا" ہی تھا پر اُنہیں پتا تھا کہ عمر ماں سے زیادہ احسن ابراہیم کی مانتا ہے۔۔

تم نے عمر سے بات کی ہے اس بارے میں۔۔؟؟"۔۔وہ سنجیدگی سے پوچھ رہے" تھے۔۔وہ جانتے تھے کہ رعنا کس کی بات کر رہی ہیں۔۔

میں واپس آکر اُس سے بات کروں گی، لیلیٰ اچھی۔۔"۔۔اُنہوں نے رعنا کی بات کاٹی تھی۔۔

"میری بات سنو، میں اپنے بیٹے کی مرضی کے خلاف تمہیں کچھ بھی کرنے کی اجازت نہیں دوں گا"۔۔اب کی بار بولے تو اُن کے لہجے میں قطعیت تھی

"وہ میرا بیٹا ہے۔۔میرا۔۔آپ یہ بات کیوں بھول جاتے ہیں"۔۔وہ اُن کی آنکھوں میں دیکھتیں چیخی تھیں۔۔

"یہ تو تم اُسی سے پوچھنا کہ وہ کس کا بیٹا ہے، بہر حال اُس سے پوچھے بنا کچھ مت کرنا، یہ نا ہو کہ تمہیں بعد میں شرمندہ ہونا پڑے"۔۔وہ ان پر طنز کے ساتھ تنبیہہ کر کے اُٹھے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"میں فیصلہ کر چکی ہوں واپس آکر اُس کی انگیجمنٹ کر دوں گی، مجھے پتہ ہے وہ میری بات نہیں ٹالے گا"۔۔وہ اٹھ کر اُن سے پہلے لاؤنج سے نکل گئی تھیں۔۔

بیٹا ہمارا سادہ کھانا پتا نہیں تمہیں پسند آئے نہ آئے"۔۔وہ اُس کی محبت میں بنا" سوچے سمجھے اُسے کھانے کا کہہ بیٹھی تھیں۔۔اس بار بوتیک سے کچھ خاص آرڈر بھی نہیں ملا تھا فریج بھی خالی تھا۔۔اُنہوں نے اللہ کا نام لے کر مونگ کی دال بنائی تھی، فریج میں صرف چار کباب پڑے تھے، جو وہ بنا کر فریز کر دیتی تھیں۔۔ساتھ میں دہی۔۔سفید چاول۔۔یہ سب کھانا اُنہوں نے اُس کے سامنے رکھ دیا تھا۔۔ ایک بار کھانے پر نظر دوڑا کر وہ عجیب سے احساسات میں گھرا تھا۔۔

ارے اماں یقین کریں دنیا میں دال چاول سے بھی بہترین چیز ہو گی کھانے کو۔۔" اور اُس کے ساتھ کباب"۔۔وہ چاولوں کے اوپر دال پھیلا کر مزے سے کھانے لگا تھا۔۔ثمینہ بہت محبت سے اُسے دیکھ رہی تھیں، جبکہ وہ حیرت سے اُسے دال چاول کھاتے دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپ دونوں مجھے دیکھیں گی یا کھانا بھی کھائیں گی؟؟"۔۔وہ کھانا روک کر بولا۔۔"

تب دونوں نے اُس کے ساتھ کھانا کھایا تھا۔۔اس سارے وقت میں منہا کی نظریں گاہے بگاہے اُس پر اٹھتی رہی تھیں۔۔وہ اس وقت بھی اُسی دوپہر والے شلوار قمیض میں تھا۔۔

آستینیں فولڈ کئے وہ کھانا کھاتے ثمینہ کے کھانے کی تعریف بھی کئے جا رہا تھا۔۔ اور وہ اپنے بیٹے پر نہال ہوتی جا رہی تھیں۔۔

آپ کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے، میں نے شاید بچپن میں ایسی دال کھائی ہو"۔۔" وہ دل سے بولا تھا۔۔ثمینہ ایک پل کو ساکت سی ہوئی تھیں۔۔اُنہوں نے نم آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اپنے دل کی بدلتی کیفیت سے گبھرا کر وہ ایک دم اُٹھی تھی۔۔ عُمر نے اُس کا ایک دم اٹھنا نوٹ کر کے اس کی طرف نظر اٹھائی تھی۔۔ وہ جو اسی کو دیکھ رہی تھی جھٹ سے نگاہیں جھکاتی برتن اٹھانے لگی تھی۔۔

اچھا اماں اب میں چلتا ہوں" وہ اُن سے دعائیں لیتا رخصت ہوا تھا۔۔ وہ اس سے " پہلے ہی کچن میں چلی گئی تھی۔۔

. . . . . .

رات تین بجے وہ اُن سب کو ائیر پورٹ چھوڑنے جا رہا تھا، اُسے اور رعنا کو پہلے شہلا اور لیلیٰ کو پِک کرنا تھا۔۔ اُس نے جیسے ہی گاڑی شہلا کے گیٹ پر روکی تھی وہ دونوں باہر نکلی تھیں، رعنا بھی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگی تھیں۔۔

آپ کیو اُتر رہی ہیں مما۔۔؟؟"۔۔ جب وہ بے ساختہ ٹوک گیا تھا۔۔"

ارے بھئی تم بچے آگے بیٹھو"۔۔وہ کہہ کر اُتر گئی تھیں عُمر نے گہرا سانس لیا" تھا۔۔

لیلی ہنستی ہوئی اُن سے گلے ملتی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔۔چوکیدار سامان ڈگی میں رکھ رہا تھا۔۔

ہائے عُمر"۔۔وہ خوشدلی سے بولی تھی۔۔

ہائے"۔۔ مبہم لہجے میں کہتا وہ شہلا اور رعنا کے بیٹھنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔اُن" دونوں کے بیٹھتے ہی وہ شہلا کو سلام کرتا گاڑی آگے بڑھا گیا تھا

وعلیکم السلام بھئی عُمر سے تو اب مُلاقات ہی نہیں ہوتی"۔۔شہلا نے بھی ہنستے" ہوئے شکوہ کیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آئی ایم سوری آنٹی ٹف شیڈول ہو گیا ہے، یونی پھر آفس پھر جم۔۔"۔۔وہ" وضاحتی انداز میں بول رہا تھا۔۔

یہ سارے کام تو چلتے ہی رہیں گے، کیوں نہ رعنا کوئی فیملی ڈنر پلین کریں، اپنے ہی بچّوں سے ملے ٹائم ہو گیا ہے"۔۔اُنہوں نے رعنا کو دیکھا تھا۔۔

ارے کیوں نہیں، ہم لوگ واپس آجائیں تب تک احد بھی آجائے گا۔۔ گرینڈ ڈنر رکھیں گے"۔۔رعنا نے جواباً کہا تھا۔۔

نیکسٹ منتھ لیلیٰ کا برتھ ڈے ہے۔۔بس پھر یہ گرینڈ ڈنر میری طرف سے"۔۔" شہلا خوشی سے بولی تھیں۔۔

اوہ نو مما میں کوئی بچّی تھوڑی ہوں جو برتھ ڈے پارٹی کروں گی"۔۔اُس نے ہنستے ہوئے کہہ کر عُمر کو دیکھا تھا۔۔

بلکل صحیح کہہ رہی ہے شہلا۔۔اور برتھ ڈے کا سارا فنکشن میں آرگنائز کروں گی"۔۔رعنا کے کہنے پر شہلا اور لیلیٰ کے چہرے پر مُسکراہٹ در آئی تھی۔۔

ارے نہیں آنٹی۔۔یہ سب۔۔"۔۔وہ بن کر بولی تھی۔۔"

نو مور آرگیومنٹس۔۔بس فائنل ہو گیا فنکشن میری طرف سے ہو گا اور فنکشن کی" ساری تیاری عُمر کروائے گا۔۔یہ ہماری طرف سے تمہارے لیے گفٹ ہو گا"۔۔ اُن کے اچانک بولنے پر وہ چونکا تھا۔۔

کیوں عُمر۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے بیٹے سے تصدیق چاہی تھی۔۔اُنہوں نے سب" کچھ طے کر کے بیٹے سے رائے لی تھی وہ کیا کہتا۔۔

یا شیور"۔۔وہ ہلکی سے مُسکان کے ساتھ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔"

واؤ۔۔تھینک یو آنٹی، تھینک یو سو مچ"۔۔وہ خوشی سے نہال ہوتی پیچھے رعنا کی" طرف مڑی تھی۔۔

گرینڈ فنکشن کا سوچ کر وہ تینوں خواتین اپنی اپنی جگہ پر اندر ہی اندر مسرور ہوئی تھیں۔۔لیکن رعنا کے دماغ میں کچھ اور چل رہا تھا۔۔ایک نظر دونوں کو دیکھ کر اُن کے چہرے پر بڑی خوبصورت مُسکراہٹ سجی تھی۔۔

. . . . . .

جلدی کریں اماں، میں لیٹ ہو جاؤں گی"۔۔آج اُسے یونیورسٹی جانے کی جلدی ہو رہی تھی۔۔

آ گئی۔۔یہ لو۔۔"۔۔اُنہوں نے اُس کی مُٹھی میں کچھ پیسے دیئے تھے پھر حسبِ عادت آیۃ الکرسی کا حصار کر کے اُس کے ساتھ باہر دروازے تک آئی تھیں۔۔

کوئی تنگ کرے یا کوئی اور مسئلہ ہو بیٹھ کر رونے مت لگ جانا۔۔عُمر بیٹے سے کہنا" وہ تمہاری مدد کر دے گا"۔۔اُن کی نئی ہدایت پر دروازہ پار کرتے کرتے وہ رُکی تھی۔۔

جی اماں، وہ میرے لیے تو ہونی آتے ہیں۔۔اماں آپ بھی ناں زبردستی کا بیٹا بنا لیا" اُنہیں"۔۔وہ پھر خفا ہوئی تھی۔۔

اچھا نیک بچّہ ہے اور۔۔"۔۔اُنہیں عُمر نامہ شروع کرتے دیکھ کر وہ جلدی سے" اُنہیں ٹوک گئی تھی۔۔

اماں مجھے دیر ہو جائے گی آپ کے بیٹے کے چکر میں، اللہ حافظ"۔۔وہ عجلت میں" اُن کا گال چومتی تیز تیز قدموں سے آگے بڑھ گئی تھی۔۔ثمینہ نے زیرِ لب اللہ حافظ کہہ کر دروازہ بند کیا تھا۔۔

. . . . . .

صبح سے اُس کی نظریں بے اختیار اُسے ڈھونڈ رہی تھیں۔۔وہ دل کو بہت بار ڈپٹ بھی چکی تھی۔۔جب سامنے سے وہ آتا دکھائی دیا تھا۔۔دل پر پھر اختیار نا رہا تھا۔۔ اس کے قدم بے اختیار اس کی جانب اُٹھے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

بیٹا تو پورا پورا پلاٹ ترتیب دے رہا ہے کہ رعنا آنٹی تیرے ہاتھ میں لیلیٰ کا ہاتھ" تھما دیں اور تُو اُسے رِنگ۔۔"۔۔ حسبِ عادت لیلیٰ افتخار اُسے ٹیگ کر کے اسٹیٹس لگا چُکی تھی۔۔

ہمیشہ بکواس ہی کرنا"۔۔ارسلان پورا خاکہ تیار کرتے ہوئے بیان کرتا جا رہا تھا" جب وہ اُس کے شانے پر تھپڑ مارتا اُسے چُپ کروا گیا تھا۔۔اُس کا موڈ خراب ہوا تھا۔۔

اور تُو جو رات کو تین بجے اُسے ائیر پورٹ ڈراپ کرنے جا رہا ہے تو کبھی ڈنر" "ڈیٹ۔۔

تُو لکھ لے بیٹا تیرا قتل میرے ہی ہاتھوں سے ہو گا"۔۔ماتھے پر آئے بالوں کو ہاتھ" سے پیچھے کرتے ہوئے وہ سنجیدگی سے کہتا رُکا تھا۔۔

لیکن میں یقین سے کہہ سکتا ہوں، تیری اور لیلیٰ کی انگیجمنٹ اٹینڈ کرنے کے بعد" ہو گا کیونکہ جتنی تیزی سے تو اُسے پِک اینڈ ڈراپ دے رہا ہے رعنا آنٹی۔۔"۔۔وہ اِس بار بھی اُس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔

میں مما کو ڈراپ کرنے گیا تھا ائیر پورٹ۔۔اینڈ آئی جسٹ ڈونٹ کیئر وہ کسے پِک" اینڈ ڈراپ دیتی ہیں"۔۔لیکن اِس بار اُس کا انتہائی سنجیدہ لہجہ ارسلان کو چُپ کروا گیا تھا۔۔

اسلام و علیکم"۔۔اچانک سے آتی آواز پر عُمر نے چونک کر دائیں جانب دیکھا" تھا۔۔اُس کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کو رُکی تھی۔۔

میں نے اسائینمنٹ سبمٹ (جمع) کروا دیا۔۔تھینک یو ویری مچ،اگر کل آپ" میری ہلیپ (مدد) نہ کرتے تو نجانے میرا کیا ہوتا"۔۔وہ جوش اور خوشی کی ملی جُلی کیفیت میں بولتی جا رہی تھی۔۔وہ مُسکرایا تھا۔۔ہلکے سبز رنگ کے ڈوپٹے کے

ہالے میں اُس کا پُر نور چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا۔۔ عُمر کو وہ صبح کے اجالوں کا حصّہ لگی تھی۔۔

وعلیکم السلام۔۔! ہو گیا ناں کام۔۔؟۔۔"۔۔وہ اُس کے خوشی سے چمکتے چہرے" کو نظروں کی گرفت میں لے کر بولا تھا اور منہا عثمان پر اچانک انکشاف ہوا تھا کہ عُمر اِبراہیم کی آنکھوں کو بھی بولنے کا ہنر آتا تھا۔۔ وہ اپنی نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔

ارسلان کبھی اُس کو تو کبھی منہا کو دیکھ رہا تھا۔۔

اچھا تو جناب کل یہاں مصروف تھے"۔۔وہ دل ہی دل میں اُس کی خبر لینے کے" منصوبے بنا چُکا تھا۔۔

آپ کی بُکس۔۔"۔۔ جھکی نگاہوں سے اُس نے کتابیں آگے بڑھائی تھیں۔۔" اپنے پاس رکھو کام آئیں گی"۔۔وہ نرمی سے بولا تھا وہ سر ہلا گئی تھی۔۔"

میری کلاس ہے میں جاؤں۔۔؟"۔۔وہ نگاہیں اٹھا کر معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔۔۔اُس کے انداز پر عُمر بے ساختہ مُسکرایا تھا جبکہ ارسلان نے بمشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا تھا۔۔

جی بلکل جاؤاور اگر کوئی کام ہو تو میں یہاں ایم بی اے ڈیپارٹمنٹ میں ہوں"۔۔" اُسے ثمینہ کی بات یاد آئی تھی وہ ایک لمحے کو ساکت ہوئی تھی۔۔

اماں نے بھی تو یہی کہا تھا۔۔لیکن اماں کو کیسے پتا تھی یہ بات"۔۔وہ دل ہی دل" میں خود سے کہتی گُم سُم سی پلٹی تھی۔۔

تو یہ وجہ تھی آپ کی کلاس چھوڑنے کی۔۔؟؟"۔۔ارسلان اُس کو بغور گھورتا ہوا" بولا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بکومت اور چلو"۔۔وہ اس کی طرف دیکھے بغیر آگے بڑھا تھا۔۔"

سنو تو!!"۔۔ارسلان نے اُسے بازو سے پکڑ کر روکا تھا۔۔"

تمہاری کلاس مس کرنے کی وجہ بہت پیاری سی، گڑیا سی اور بہت معصوم سی"

ہے"۔۔ارسلان کے لہجے میں منہا کے لئے احترام اور اپنے دوست کے لئے محبت

تھی۔۔

چلو اب"۔۔عمر ہنس کر آگے بڑھا تھا۔۔۔"

. . . . . .

ابے نکال پیسے"۔۔فرحان جو کے کلاس کا سی آر تھا سب سے سو سو لے رہا تھا"

یہ والی بُک کا ایڈیشن صرف سر کے پاس ہے اور سر نے کہا ہے آج کی کلاس میں"

سب کے پاس یہ ٹاپک ہونا چاہیئے"۔۔اُس نے روسٹرم کے آگے کھڑے ہو کر

اعلان کیا تھا۔۔سب ہی مُتوجہ ہوئے تھے۔۔

غریب بندہ ہوں یار"۔۔کسی نے دہائی دی تھی۔۔"

میں کسی کے پیسے نہیں دوں گا، سُن لو سب"۔۔وہ زور سے بولا تھا۔۔منہا نے" جھٹ سے اسے سوُ روپیہ پکڑایا تھا۔۔

. . . . . .

چل یار میں نکلتا ہوں"۔۔آج ارسلان کے گھر میں دعوت تھی وہ جلدی چلا گیا" تھا وہ بھی کلاس لے کر نکلنے ہی لگا تھا جب رضا نے اُسے ٹاپک سمجھانے کے لیے درخواست کی تھی، وہ کسی کو بھی پڑھانے سے منع نہیں کر پاتا تھا اِس لیے دوبارہ بیٹھ گیا تھا۔۔اُس کے سمجھانے کا طریقہ بہت آسان بہت اچھا ہوتا تھا کہ اکثر کلاس کے اسٹوڈنٹس اُس کے پاس لیکچر سمجھنے کے لیے آجاتے تھے۔۔اِس وقت بھی کلاس کے دو چار اور اسٹوڈنٹس بھی رضا کے ساتھ بیٹھ گئے تھے۔۔اُن کو پڑھاتے پڑھاتے دو بیس ہو گئے تھے، ڈھائی بجے وہ یونیورسٹی سے نکل گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

ڈھائی بجے تھے،اب کوئی کلاس نہ تھی،اُس نے واپسی کا سوچا تھا۔۔کرائے کے پیسے نکالنے کے لیے اُس نے جیسے ہی بیگ میں ہاتھ ڈالا تھا وہ دھک سے رہ گئی تھی۔۔ پیسے نہیں تھے، صبح اماں نے اُسے دو سو دیئے تھے۔۔بس کا کرایا اور کچھ کھانے کے بعد ایک سو ہی بچّے تھے جو اُس نے فرحان کو دے دیئے تھے۔۔۔

"اب میں واپس کیسے جاؤں گی۔۔؟؟"۔۔اُس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے۔۔پندرہ منٹ ہو گئے تھے اُسے چُپ چاپ روتے ہوئے۔۔وہ اُس کو ہر جگہ ڈھونڈ آئی تھی،جو کہ اُس کی آخری اُمید تھا۔۔نہ اُس کے پاس موبائل فون تھا اور نہ ہی اُس کا نمبر۔۔پونے تین ہونے کو تھے۔۔یونی میں اب اِکا دُکا اسٹوڈنٹس ہی تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"اللہ مجھے گھر جانا ہے"۔۔اُس نے نیچے گھاس پر بیگ پھینکا تھا،منہ پر ہاتھ رکھتی وہ خود بھی نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔

. . . . . .

#انمول_محبت

#چوتھی_قسط

^^^^^^

اُسے ابھی یونیورسٹی سے نکلے بمشکل کچھ ہی منٹ ہوئے تھے جب اُس کا فون بجا تھا۔۔دوسری طرف ارسلان تھا۔۔

ہاں بولو"۔۔وہ گاڑی کی اسپیڈ ہلکی کرتا بولا"

یار نکلا تو نہیں ہے نا۔۔؟؟"۔۔اُس نے بے تابی سے پوچھا تھا"

www.novelsclubb.com

نکل گیا ہوں، کیوں۔۔؟؟"۔۔وہ جواباً بولا تھا۔۔"

ارے یار میرا اسائینمنٹ، میری دو دن کی محنت کلاس میں رہ گئی ہے، میں لُٹ" جاؤں گا، برباد ہو جاؤں گا"۔۔وہ دُہائی دینے لگا تھا

کاش تو سامنے ہوتا، میں تیری گردن مروڑ دیتا"۔۔اُس نے گاڑی کو واپس موڑا" تھا۔۔

پلیز یار'۔۔وہ منت بھرے انداز میں بولا تھا۔۔"

جا رہا ہوں۔۔فون بند کر"۔۔وہ مصنوعی غصّے سے بولا تھا۔۔"

"!!مائی پلیشر سر"

(میری خوش قسمتی ہے سر)

ارسلان نے ہنستے ہوئے فون رکھ دیا تھا۔۔اسائینمنٹ مل جانے پر اس نے ارسلان کو ٹیکسٹ کیا تھا، موبائل واپس جیب میں رکھتے اُس نے بِلا ارادہ ہی سامنے دیکھا تھا، بے اختیار وہ ٹھٹکتا ہوا رُکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سامنے گھاس پر بیٹھی تھی۔۔اور آج بھی رونے کا شغل جاری تھا۔۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اُس تک پہنچا تھا۔۔

اُس کے پاس آکر خاموشی سے ایک گھٹنہ زمین پر بچھا کر اُس کو پکارا۔۔

"مِنہا۔۔!!"۔۔یہ آواز۔۔مِنہا کے دل نے ایک دم زور زور سے شور مچایا تھا اِسی آواز کا منتظر تو تھا اُس کا دل۔۔

اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔۔اُس کو اپنے روبرو پا کر اس کو ایسا لگا جیسے مرنے والے کو اچانک زندگی کی نوید مل جائے۔۔آنسو تسبیح کے دانوں کی مانند اس کے رخسار پر ٹوٹ ٹوٹ کر بکھرنے لگے۔۔وہ بے اختیار اُس کے شانے سے لگی تھی۔۔

کسی انہونی کے خیال سے عمر کا دل رکنے لگا۔۔

"منہا! من۔۔کیا ہوا ہے۔۔؟"۔۔اُس نے بے قراری سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔کچھ پل رونے کے بعد بھی جب اس نے رونا بند نا کیا تو وہ اُس کو شانوں سے تھام کر جھنجھوڑ گیا۔۔

"!!فار گاڈ سیک مِنہا اسپیک اپ۔۔"

www.novelsclubb.com

(!!اللہ کا واسطہ ہے منہا بولو۔۔)

مم۔۔میرے پاس پیس۔۔پیسے نہیں ہیں، واپسی کا کر۔۔کرایا"۔۔وہ ہچکیاں لیتی" بے ربط جملے بولتی گئی تھی۔۔

میں نے آ۔۔آپ کو بہت ڈھونڈا، آ۔۔آپ نن۔۔نہیں ملے"۔۔اُس کے نہ" ملنے کی تکلیف یاد کر کے وہ پھر اُس کے شانے سے لگ کر رونے لگی تھی۔۔اُس کی ساری بات سمجھ کر عُمر نے آنکھیں بند کر کے سانس اندر کھینچ کر خود پر ضبط کیا تھا۔۔پھر اچانک اُسے خود سے الگ کیا تھا

اٹھو تم!"۔۔وہ اس کا بیگ اٹھاتے زمین سے اٹھا تھا۔۔دوسرا ہاتھ اس کی طرف" بڑھایا تھا، اُسے نجانے کیوں بہت غصہ آیا تھا۔۔کچھ خود پر کچھ اُس پر۔۔

وہ اُس کے تیور دیکھ کر خائف ہو گئی تھی۔۔

جلدی سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر وہ کھڑی ہوئی تھی۔۔

چلو"۔۔وہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر بنا اس کی طرف دیکھے لمبے لمبے ڈگ بھرتا آگے "

بڑھا گیا تھا۔۔اُس کا ساتھ دینے کے لیے اُسے تقریباً بھاگنا پڑ رہا تھا۔۔

عُمر نے اس کا بیگ پچھلی سیٹ پر پھینکا تھا، وہ اس کے تیور دیکھ کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی، اُس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر دروازہ زور سے بند کرتے ہوئے گاڑی جس طرح آگے بڑھائی تھی اس کو دیکھ کر وہ رونا دھونا سب بھول گئی تھی وہ اس وقت صرف اس کا غصہ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

فون دو مجھے اپنا۔۔؟؟"۔۔گاڑی کو روڈ پر ڈال کر اُس نے اپنا ہاتھ اُس کی طرف "

پھیلایا تھا۔۔لہجے میں ابھی بھی غصّہ چھلک رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ہمارے پاس فون نہیں ہے"۔۔وہ اُس کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔یہ بھی غنیمت تھا" کہ وہ سامنے دیکھ رہا تھا اور وہ بڑے آرام سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔عمر نے سانس لے کر اپنا ہاتھ ہٹایا۔۔

تم نے ایڈمیشن ڈاکیومنٹس میں اپنا کوئی کانٹیکٹ نمبر تو دیا ہوگا ناں۔۔؟؟"۔۔۔" نگاہیں بدستور سامنے تھیں۔۔

جی، ثناء بھابھی کا وہ ہماری نیبر ہیں"۔۔وہ اُسے دیکھتی اس کے سوالوں کا جواب" دے رہی تھی۔۔

یہ سائیڈ پوز سے زیادہ اچھے لگتے ہیں یا سامنے سے۔۔؟"۔۔وہ اُس کے چہرے کو" تکتی سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

نمبر نہیں تھا تمہارے پاس اُن کا۔۔؟"۔۔۔وہ ضبط سے کام لے رہا تھا، آج کے " واقعے کے بعد وہ ڈر گیا تھا اس کی بیوقوفی سے۔۔ کیا وہ اتنی معصوم ہے، کیا واقعی اِس نے دنیا نہیں دیکھی۔۔؟؟

ہے ناں، میری نوٹ بُک میں لکھا ہے"۔۔وہ بیگ اٹھانے کے لیے پیچھے کو مڑی" تھی۔۔

"آر یو اسٹوپِڈ آر واٹ۔۔؟؟، وائے ڈنٹ یو کال ہر۔۔؟؟"

(تم بیوقوف ہو یا کیا ہو۔۔؟؟، تم نے اُن کو کال کیوں نہیں کی تھی۔۔؟؟)

اب کے وہ اس کی طرف دیکھ کر دھاڑا تھا۔۔وہ ایک پل کو ڈر گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تمہیں کچھ پتا ہے کیسے کیسے انسیڈنس (واقعات) ہوتے ہیں یونی میں۔۔؟، میں نہ" آتا تو تم وہیں بیٹھی رہتی"۔۔وہ چِلا رہا تھا۔۔مِنہا کا دل جیسے کسی نے مُٹھی میں لیا ہو۔۔

میرے پاس فون نہیں تھا"۔۔اب کے وہ اُس کے چلانے پر رو پڑی تھی۔۔"

نمبر تو تھا ناں..؟"۔۔ابھی بھی وہ تیز لہجے میں بولا تھا۔۔ "

مجھے یاد نہیں رہا تھا اُن کو کال کرنا" وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔"

تمہیں وہ واحد انسان یاد نہیں رہا تھا جو تمہیں اس مشکل سے نکال سکتا تھا"۔۔۔وہ" اُس کی مزید بیوقوفی پر تپا تھا۔۔

وہ واحد انسان ہی یاد آیا تھا مجھے اُس وقت"۔۔۔اب کے وہ بھی روتے روتے چلا" کر بولی تھی۔۔

میں نے پاگلوں کی طرح آپ کو پورے ڈیپارٹ میں ڈھونڈا تھا، شدّت سے اُپ" کے آنے کی دعا کی تھی"۔۔وہ ہچکیاں لیتی بولتی عمر ابرہیم کی زبان کو تالا لگا چکی تھی، اُس کا سارا غصّہ سارے لفظ جیسے ختم ہو گئے تھے۔۔

وہ روتے روتے خود ہی چُپ ہو گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپ نہیں تھے، آپ کہیں بھی نہیں تھے"۔۔وہ بے بسی سے بولی تھی اب کی بار" عمر کا دل جیسے کسی نے مُٹھی میں لیا ہو۔۔ باقی کا پورا راستہ خاموشی میں گزرا تھا۔۔

میں شام میں آؤں گا موبائل لے کر"۔۔۔گاڑی اُس کے گھر کے سامنے روکتے" ہوئے وہ بولا تھا۔۔دروازہ کھولتے مِنہا کے ہاتھ ٹھٹک کر رکے تھے۔۔

نہیں آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے"۔۔وہ قطعیت سے بولتی گاڑی سے اُتر گئی" تھی۔۔وہ جواباً خاموش رہا تھا جیسے ہی گیٹ کھلا وہ ثمینہ سے ملے بنا گاڑی آگے بڑھا گیا تھا۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

آئی مِس یو یار، جلدی سے آجاؤ اب"۔۔وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب" احد کی کال آئی تھی۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

وہی تو بھایان!!۔۔آئی مِس یو ٹو،اسی لئے تو فون کیا ہے"۔۔جواباً وہ شرارت"
سے بولا۔۔عمر ابراہیم احد ابراہیم کی رگ رگ سے واقف تھا

کتنے چاہئیے۔۔؟"۔۔عُمر نے فائل مینجر کو دیتے ہوئے لاپروائی سے پوچھا تھا۔۔"

زیادہ نہیں بھایان،آنلی ٹوئینٹی تھاؤزنڈز(صرف بیس ہزار)۔۔وہ لہجے کو ہلکا پھلکا بنا"
کر بولا تھا۔۔

احد۔۔!!!ابھی چار دن پہلے میں تمہیں بیس ہزار بجھوا چکا ہوں"۔۔اُس کے"
لہجے میں سختی تھی۔۔

بھایان یہاں روز ہی کوئی نا کوئی پلان بنتے ہیں،پلیز بھایان لاسٹ ٹائم"۔۔وہ"
لجاجت سے بولا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہائے ہیر و یہ لو"۔۔۔تب ہی ارسلان اندر آیا تھا اور اُس کی طرف موبائل اور سم" بڑھائی تھی۔۔اس نے اسے بیٹھنے کے ساتھ سم کو موبائل میں ڈالنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

تم اپنی اس ایک ہفتے کی ٹرپ پر کوئی پچاس ساٹھ ہزار لگا چکے ہو احد"

"آئی ایم سینڈنگ یو بٹ ناٹ موردین ٹین تھاؤزنڈز

(میں بھیج رہا ہوں لیکن دس ہزار سے زیادہ نہیں)

وہ سختی سے بولا تھا۔۔وہ اس عمر کے لڑکوں کو زیادہ پیسے دینے کے حق میں نہیں تھا۔۔اس لئیے وہ احد پر ایک حد کے بعد سختی رکھتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن بھایان۔۔"۔۔۔وہ روہانسا ہوا۔۔"

اِنف احد، اللہ حافظ"۔۔۔وہ قطعیت سے بولا تھا، مرے مرے لہجے میں اللہ" حافظ کہہ کر احد نے کال کاٹی تھی، وہ ارسلان کی طرف مڑا جو کہ سم ڈال چکا تھا۔۔

کہیں ڈاکہ ڈالنے کا ارادہ ہے نیا سیل، نیا نمبر۔۔؟؟"۔۔وہ ایک ہاتھ ٹھوڑی پر" رکھ کر اُس کو بغور دیکھ کر بولا۔۔

بس دعا کرو تم میرے حال پر"۔۔وہ مصنوعی مایوسی سے بولا تھا۔۔پھر آج کا سارا" واقعہ اُس کے گوش گزار کیا تھا۔۔۔

محترمہ سے اتنا نہیں ہوا کہ رکشہ کروا کر گھر ہی چلی جاتیں"۔۔۔ارسلان قہقہہ" لگا کر ہنس دیا تھا۔۔

کچھ بھی کہو یار، وہ بہت معصوم سی ہے، گڑیا سی، میں اُس کو پانچ منٹ میں ہی سمجھ" گیا تھا"۔۔ارسلان مُسکرا کر بولا تھا

اچھا اماؤنٹ (قیمت) بتاؤ کتنے کا ہے سیل۔۔؟؟"۔۔وہ موبائل کو اُلٹ پلٹ کر" کے دیکھتے بولا۔۔اچھا، اسٹائلش موبائل تھا عُمر کو پسند آیا تھا۔۔

یہ میری طرف سے بھابھی کے لئیے گفٹ"۔۔وہ اطمینان سے کُرسی کی بیک سے ٹیک لگاتا سگریٹ سلگانے لگا تھا۔۔

"جب تیری بھابھی بن جائے گی تب میں بول کر لے لوں گا تجھ سے،ابھی وہ مجھ سے لے لے یہ بھی غنیمت ہے"۔۔وہ اُس کا اترتے وقت کا غصہ یاد کر کے بولا تھا۔۔ارسلان نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"یہ عشق نہیں آسان بس اتنا سمجھ لیجیئے"

"آپ اپنی بکواس بند کیجیئے"۔۔۔عمر کا جواب برجستہ تھا۔۔۔وہ ایک اور قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اب شرافت سے اماؤنٹ بتا"۔۔وہ لیپ ٹاپ اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا۔۔"

ارسلان کے بتانے پر اُس نے اُسی وقت لیپ ٹاپ سے احد اور اس کے اکاؤنٹ میں مطلوبہ رقم ٹرانسفر کی تھی۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اُس نے گاڑی گیٹ پر روکی تو شام کے سات بج رہے تھے۔۔

گاڑی سائیڈ پر پارک کرتا وہ گاڑی سے اُترا تھا۔۔گھر کا گیٹ کھلا ہوا تھا۔۔اُسے حیرت ہوئی تھی۔۔وہ گیٹ کے قریب آیا ہی تھا کہ اُسے کسی کی آواز آئی تھی۔۔

خالہ بھابھی بات کریں گی لیں فون، میرا موبائل خراب ہے تو اسپیکر آن کرنا" پڑے گا، اچھا خالہ، میں باہر کھڑا ہوں"۔۔پندرہ سولہ سال کا لڑکا باہر نکل گیا تھا۔۔۔اندر سے آتی آواز پر اُس کے قدم دروازے پر رُکے تھے۔۔

خالہ میں بہت شرمندہ ہوں، اصل میں طارق کو ابھی تک تنخواہ نہیں ملی"۔۔" اسپیکر سے ثناء کی شرمندگی سے بھرپور آواز اُبھری تھی۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا، کل تک مجھے بوتیک کا آرڈر مل جائے گا تو میں ایڈوانس لے" لوں گی"۔۔وہ اُس کی شرمندگی مٹانے کو بولی تھیں۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

نہیں خالہ آپ نے ہمیشہ ماں کی طرح میرا خیال رکھا ہے، آج جب آپ کو پیسوں" کی ضرورت ہے تو میں آپ کی مدد۔۔"۔۔اب کے وہ رونے لگی تھی۔۔

بھلا مائیں بچّوں کے لیے کبھی کچھ بدلے کے لیے کرتی ہیں کیا۔۔؟، چلو اب رونا" بند کرو، اس حالت میں روتے نہیں ہیں، شاباش"۔۔۔وہ اُس کو چپ کراتے بولی تھیں۔۔

اللہ مالک ہے بچّے، اپنا خیال رکھنا"۔۔۔وہ فون بند کر کے آنکھوں میں آئی نمی" صاف کرتیں جیسے ہی پلٹی تھیں اُسے دیکھ کر گنگ رہ گئی تھیں۔۔وہ سب سُن چکا تھا، اُن کی گیلی آنکھیں دیکھ چکا تھا، اس میں کوئی شک نہیں تھا کیونکہ وہ بلکل ساکت کھڑا ان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارے میرا بیٹا آیا ہے، اندر آؤ ناں"۔۔آج مُسکراہٹ اُن کا ساتھ نہیں دے رہی" تھی۔۔وہ بھی آج پہلی بار اُن کو دیکھ کر مسکرایا نہیں تھا۔۔

خالہ موبائل فارغ ہے۔۔؟؟"۔۔جبھی ٹیپو نے اندر جھانکا تھا۔اُنہوں نے چُپ"
چاپ موبائل اُس کی طرف بڑھایا تھا،وہ دروازہ بند کر کے چلتا بنا تھا۔۔

آجاؤ بیٹا"۔۔۔وہ اس کو کہتیں اندر کو بڑھی تھیں۔۔وہ بھی چُپ چاپ ان کے"
پیچھے ہو لیا تھا۔۔

بیٹھو بیٹا میں ابھی آئی"۔۔اُس کو بیٹھنے کا کہہ کر وہ تیزی سے آگے بڑھنے کو تھیں"
کہ اُس نے اُن کو بازو سے پکڑ کر روکا تھا۔۔

اماں ادھر بیٹھیں"۔۔اُن کو صوفے پر بٹھا کر وہ خود ان کے قدموں میں گھٹنوں"
کے بل بیٹھ گیا۔۔ہاتھ میں تھاما موبائل اُس نے ٹیبل پر رکھا تھا۔۔

کچھ بھی کہوں گا آپ کو شاید بُرا لگے،کیونکہ مجھے بھی سمجھ نہیں آرہا کہ کیسے"
کہوں"۔۔وہ اُن کے دونوں ہاتھ ہاتھوں میں لے کر تمہید باندھنے لگا تھا۔۔ثمینہ
بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھے گئی تھیں۔۔

لیکن آج جو ہوا یونی میں کیا آپ کو سب معلوم ہے۔۔؟"۔۔وہ تصدیق کر رہا تھا۔۔وہ نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلا گئی تھیں۔۔

یہ فون رکھ لیں اماں!! منع مت کیجئیے گا پلیز"۔۔وہ ان کے ہاتھ میں فون پکڑاتے ہوئے بولا تھا۔۔وہ ہچکچائی تھیں۔۔

اپنا بیٹا مانتی ہیں ناں۔۔؟"۔۔وہ اُن کی آنکھوں میں دیکھتا سوال کر رہا تھا۔۔"

تمہیں میں کیسے بتاؤں، تم میرے لیے کیا ہو"۔۔ثمینہ کا دل تڑپا تھا، خود پر ضبط کر کے اُنہوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔لیکن اُن کی آنکھوں کا ضبط ٹوٹا تھا، اُس کی بات اُنہیں دل کو تڑپا گئی تھی۔۔آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر رخسار پر آ گرے تھے۔۔

عُمر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اُن کے آنسو صاف کیے تھے۔۔

مجھے آپ سے جو محبت محسوس ہوتی ہے وہ کبھی اپنی سگی ماں سے بھی محسوس نہیں ہوئی"۔۔نم آنکھوں سے اُن کو دیکھ کر اُس نے اُن کے ہاتھوں کو عقیدت سے چوما

تھا۔۔اب کی بار وہ بے اختیار رو دی تھیں،اُن کی آنکھوں سے نکلتے آنسو اُس کے ہاتھوں پر گرنے لگے تھے۔۔

اماں آپ یہ فون ہر گز نہیں لیں گی"۔۔وہ اچانک کمرے سے بر آمد ہوئی تھی۔۔" عمر نے سر اٹھا کر اس کو ایک نظر دیکھا۔۔مِنہا کا چہرہ مارے ضبط اور غصّے سے لال ہو رہا تھا،وہ اپنی جگہ سے اُٹھا تھا،اُس نے آگے بڑھ کر ثمینہ کے ہاتھ سے موبائل تقریباً جھپٹا تھا۔۔

بہت بہت شکریہ،آپ کی اس عنایت کا لیکن ہمیں نہیں چاہیئے"۔۔وہ موبائل" اُس کی طرف بڑھا کر بولی تھی۔۔آواز میں غصّے کے ساتھ نمی بھی تھی وہ بغیر کچھ کہے اُسے دیکھے گیا تھا،وہ بھی آنکھوں میں غصّہ لیے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

منہا تمیز سے،کیا بد تمیزی ہے"۔۔۔ثمینہ نے کھڑے ہو کر اُسے ڈپٹا تھا۔۔"

میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ آپ ہمارے گھر نہیں آیئے گا۔۔؟؟"۔۔وہ ثمینہ کو" نظر انداز کرتی ہنوز اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی۔۔ لیکن وہ اُسے نظر انداز کرتا ثمینہ کی جانب مُتوجہ ہوا تھا۔۔

میں نے آپ کو اپنی ماں سے بڑھ کر محسوس کیا ہے، میں آپ کی دل سے عزت" کرتا ہوں، میرا مقصد نہ آپ کی بے عزّتی کرنا تھا نہ ہی آپ کو دکھ دینا تھا میں نے آپ کے لئیے وہی سب کیا جو ایک بیٹا اپنی ماں کے لیے کرتا ہے"۔۔وہ رکا تھا۔۔

اور ان شاءاللہ کرتا رہوں گا"۔۔اُس نے جیب سے والٹ نکال کر بغیر گنے پانچ" ہزار کے پتا نہیں کتنے نوٹ ٹیبل پر رکھے تھے پھر بغیر کسی سے نگاہیں ملائے وہ باہر نکل گیا تھا۔۔اُس نے ایک شکایتی نظر ثمینہ پر ڈالی تھی، آنسوؤں سے تر چہرہ اُن کے دل کو جیسے کسی نے مُٹھی میں لیا ہو۔۔اُس نے ہاتھ میں تھاما موبائل صوفے پر پھینکا تھا۔۔

مِن۔۔مِنو۔۔"۔۔ثمینہ نے اپنے دونوں بازو اُس کی جانب بڑھائے تھے، لیکن" وہ نفی میں سر ہلاتی دوڑتی ہوئی کمرے میں چلی گئی تھی، اُس نے خود کو بیڈ پر گرایا تھا، ضبط کی طنابیں ٹوٹی تھیں، مارے دُکھ کے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کہاں ہو یار۔۔؟۔میں گھر میں اکیلا بیٹھا ہوں، تمہاری ماں دبئی چلی گئی ہے، آجاؤ" کھانا ساتھ کھاتے ہیں"۔۔وہ شکایتی انداز سے بولے تھے۔۔

بابا میں بس راستے میں ہوں"۔۔وہ ہاتھ میں بندھی گھڑی سے ٹائم دیکھتا ہوا" بولا۔۔

اچھا ایک کام کرو ارسل کو بھی فون کر دو کھانا ہمارے ساتھ کھائے، بہت دن" ہوئے اُس سے ملے ہوئے بھی"۔۔ارسلان عمر کا بچپن کا دوست تھا تو سب ہی اس کو جانتے تھے، دونوں گھرانوں کا بھی اتنا ہی پرانا ساتھ تھا۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

جی بابا، میں اُس کو کال کر لیتا ہوں"۔۔کال کاٹ کر اُس نے اُس کا نمبر ملایا تھا، "
اُسے گھر آنے کا کہہ کر فون بند کیا تو دھیان دوبارہ اس کی طرف چلا گیا تھا۔۔وہ
ناراض ہو گی پر اتنا شدید ردِ عمل اس کا اسے اندازہ نہیں تھا۔۔

. . . . . .

مِنو!"۔۔وہ بیڈ پر گری تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی۔۔وہ تیزی سے اُس کے پاس"
آ بیٹھی تھیں۔۔

مِنو میری بات تو سنو"۔۔وہ بے بسی سے بولی۔۔اس کے آنسو ان کے دل پر"
گر رہے تھے۔۔

آ۔۔آپ نے کچھ بھی نہیں کہا اُن کو، وہ کیا ہمیں بھکاری سمجھ۔۔"۔۔جملہ رونے"
کی شدت کی وجہ سے پورا نہیں ہوا تھا۔۔

ناں میرا بچہ"۔۔انہوں نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔۔"

مجھے تو لگتا ہے، وہ آپ کو مجھ سے زیادہ عزیز ہیں"۔۔وہ روتے ہوئے شکوہ کر گئی تھی۔۔

میں تمہیں کیسے بتاؤں منو وہ میرے لیے کیا ہے، وہ میرے وجود کا حصّہ ہے"۔۔" انہوں نے سوچتے ہوئے سسکی لی تھی۔۔

منو! بوتیک کا کام نہیں ملا اس بار، بجلی کا بل پچھلے مہینے کا بھی، سب سے بڑی بات" راشن، گھر میں کچھ بھی نہیں ہے تھوڑے سے آٹے، دال اور چاول کے علاوہ۔۔"۔۔انہوں نے آج تک اس کو یہ سب نہیں بتایا تھا۔۔اور اب وہ ساکت رہ گئی تھی کہ اماں نے اُسے ان مشکلوں سے بچائے رکھا تھا۔۔

یہ مت سمجھنا کہ تمہاری ماں لوگوں سے بھیک مانگ کر تمہیں پالتی رہی ہے، اللہ" کبھی کبھی آزماتا ہے بیٹا" وہ رکی تھیں۔۔

یہ پہلی بار ہے میری بچّی اپنی اماں کو معاف کر دو"۔۔اب کے وہ بھی رو دی"
تھیں۔۔

نہیں اماں ایسا نہ کہیں، سوری اماں سو سوری"۔۔وہ بھی اُن کی گود میں منہ چھپا کر"
شدتوں سے رو دی تھی۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

تمہارے انتظار میں کب سے بابا اور میں بھوکے بیٹھے ہیں"۔۔۔ارسلان اس سے"
پہلے پہنچا ہوا تھا۔۔وہ دونوں ٹاک شوز دیکھتے ملکی حلات پر بحث کر رہے تھے۔۔

بابا آپ نے کبھی اس سے پوچھا نہیں کہ یہ کہاں غائب رہتا ہے، کہیں کوئی چکر تو"
نہیں ہے"۔۔ارسلان کی رگِ شرارت پھڑک اٹھی تھی۔۔

کمینے!"۔۔اُن سے نظر بچا کر دانت پیس کر وہ زیرے لب بولا تھا اور ساتھ ہی"
کشن اس پر پھینکا تھا۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

آج کل کے بچّے اپنے بوڑھے ماں باپ کو کچھ بتاتے تھوڑی ہیں"۔۔اُنہوں نے" بھی شرارت سے کہتے ہوئے بیٹے کو دیکھا تھا۔۔ارسلان کا قہقہہ اونچا تھا۔۔

کیا بابا آپ بھی کس کی باتوں میں آرہے ہیں"۔۔وہ ارسلان کو گھور کر بولا تھا۔۔" وہ بھی ہنسے تھے۔۔

میں چینج کر کے آتا ہوں آپ لوگ جب تک کھانا لگوائیں"۔۔وہ بول کر" سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔

چھ سات منٹ بعد وہ آرام دہ بلیک ٹراؤزر اور وائیٹ شرٹ میں اُن کے ساتھ ڈائینگ ٹیبل پر آبیٹھا تھا۔۔

بابا عُمر کی شادی کروا دیتے ہیں، کیا خیال ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اس کے بیٹھتے ہی" ایسے بولا جیسے کوئی چھوٹی بہن اپنے بڑے بھائی کی شادی کے خواب دیکھتی ہے۔۔

عمر کا نوالہ گلے میں پھنسا تھا۔۔اُس نے پانی کا گلاس مُنہ سے لگایا تھا۔۔

بڑا ہی نیک خیال ہے"۔۔احسن صاحب ہنستے ہوئے بولے تھے۔۔"

ایک منٹ ایک منٹ!"۔۔۔وہ ہاتھ اٹھا کر بولا تھا۔۔"

تم کیا رشتے والی خالہ بنے ہوئے ہو"۔۔وہ ارسلان کی طرف مڑ کر دانت کچکچا کر"

بولا تھا۔۔اب کے احسن صاحب بھی اپنا قہقہہ روک نہ پائے تھے۔۔ارسلان کا

موڈ آج اُس کو کو مروانے کا تھا شاید۔۔!!

ویسے تمہاری نظر میں ہے کیا کوئی معصوم سی، پیاری سی، گڑ۔۔"۔۔۔وہ باز نہیں"

آیا تھا۔۔

تم اپنی فکر کرو تم تو ویسے بھی مجھ سے ایک سال بڑے ہو"۔۔عمر نے اس کے منہ"

میں بڑا سا نوالہ ٹھوس کر اُس کی بات کا گلا گھونٹا تھا۔۔احسن صاحب مستقل ہنستے

رہے تھے اس سارے وقت میں۔۔

مجھے جب کوئی پسند ہو گی میں آپ لوگوں کو بتادوں گا"۔۔وہ اب اطمینان سے"
پانی پیتے ہوئے بولا تھا۔۔۔احسن صاحب نے اب کہ بغور بیٹے کو دیکھا تھا۔۔اُن
کے ذہن میں رعنا کی بات آئی تھی۔۔اپنے بیٹے کو وہ کسی جذباتی بیلک میلنگ میں
نہیں آنے دیں گے۔۔انہوں نے اُسی وقت خود سے وعدہ کیا تھا۔۔

بابا۔۔۔"ارسلان کچھ بولنے کو تھا کہ عمر اس کی طرف جُھکا تھا۔۔"

اب اگر تو نے ایک لفظ بھی بکواس کی تو میں بابا کے سامنے تیری موجودہ اور سابقہ"
سب گرل فرینڈز کی پکچرز کھول کے رکھ دوں گا"۔۔عمر سیدھا ہوا تھا۔۔

کھانا اچھا بنا ہے ناں"۔۔اُس نے بات مکمل کی اب کے احسن صاحب کے ساتھ"
عمر نے بھی قہقہہ لگایا تھا۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

آج اتوار تھا، ہر ہفتے کی رات کو وہ اُس کے سر میں تیل کی مالش کر دیتیں تھیں صبح وہ بالوں میں شیمپو کر دیتی تھی۔۔وہ اُن سے ناراض نہیں تھی بس چپ تھی۔۔

موبائل کی طرف اُس نے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔رات کو اس نے بنا کچھ کہے تیل لگوالیا تھا اور اب وہ نہا کر بیٹھی بالوں کو کنگھی سے سلجھا رہی تھی۔۔

دھیان کہیں اور تھا، عصر کا وقت تھا وہ نماز پڑھ کر بیٹھی تھی۔۔اماں نماز کے بعد دعا وتسبیحات میں مصروف تھیں۔۔۔

جب بیل بجی تھی۔۔وہ جیسے ہوش میں آئی تھی، اُس نے ڈوپٹہ سر پر لیا تھا، پیروں میں چپل ڈالتی وہ باہر آئی تھی۔۔اب کے دروازہ زور سے بجایا گیا تھا۔۔

کون"۔۔اس نے ہلکی آواز میں پوچھا تھا"

www.novelsclubb.com

دروازہ کھول کون کی بچّی"۔۔پروین بیگم دھاڑی تھیں۔۔منہا کا دل کانپا تھا۔۔"

اُس نے تیزی سے دروازہ کھولا تھا۔۔پروین بیگم نے حسبِ عادت اُسے دھکے سے اپنے آگے سے ہٹایا تھا، لیکن اِس بار دھکا شدید تھا۔۔

سی"۔۔وہ بڑی زور سے دروازے سے لگی تھی۔۔"

وہ ابھی سنبھل بھی نہیں پائی تھی کہ شاہد اس کے قریب پھنکارا تھا۔۔

اندر چل تجھے تیرے کرتوت بتاتا ہوں"۔۔وہ اندر کی طرف بھاگی تھی۔۔جہاں" پروین بیگم ثمینہ پر گرج رہی تھیں۔۔وہ بے اختیار ثمینہ کے پیچھے چھپی تھی۔۔

اس لئیے بھیجا تھا بیٹی کو پڑھنے کے لیے کہ وہاں سے یار ڈھونڈ آئے!!"۔۔اُن"

www.novelsclubb.com

کے الفاظ مِنہا کا دل چیر گئے تھے۔۔

بھابھی۔۔!!!"۔۔وہ حیرت سے چیخ پڑی تھیں۔۔"

چاچی تو خود بیٹی کے یار کو اندر بلا کر بٹھاتی ہے"۔۔اب کے شاہد زہر خند لہجے میں" بولا تھا۔۔اُن کو لگا وقت بیس سال پیچھے چلا گیا ہو۔۔

وہ جو آتا ہے ناں بڑی سی گاڑی میں تیری بیٹی کا یار ہڈیاں تڑواں دوں گا اس کی میں" اب کے آیا تو"۔۔۔ثمینہ نے بے اختیار اپنے دل میں اٹھنے والے درد کو ہاتھ رکھ کر دبایا تھا۔۔

اماں تو سہی کہتی تھی،اس لڑکی کو ڈھیل دینا ٹھیک نہیں ہے"۔۔وہ اس کو دیکھ کر" بولا تھا۔۔جو ساکت سی کھڑی تھی۔۔

چاچی نکاح کی تیاری کر،آتا ہوں ابھی ایک دو گھنٹوں میں برات لے کر"۔۔وہ" ہنوز اس کو دیکھتا خباثت سے مسکرایا تھا۔۔

ماں بیٹے ان دونوں کو موت کی نوید سنا کر چلتے بنے تھے۔۔وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔جب اُس کی نظر اُن پر پڑی تھی جو جاءِ نماز پر لڑھک گئی تھیں۔۔۔

ام۔۔ماں اماں"۔۔اُس کی دلدوز چیخ نکلی تھی۔۔اُس نے روتے ہوئے اُنہیں کو"
سیدھا کیا تھا،اُن کی بند آنکھوں کو دیکھ کر اُسے لگا جیسے زندگی ختم ہونے کو ہے۔۔
آنکھیں کھولیں ناں اماں"۔۔وہ کبھی اُن کے گال تھپ تھپا رہی تھی تو کبھی ان"
کے ہاتھ سہلا رہی تھی۔۔

کیا کروں اللہ!"۔۔اوپر دیکھ کر وہ بے بسی سے رو دی تھی، تبھی اُس کی نظر"
موبائل پر پڑی تھی۔۔

اس نے اُن کا سر احتیاط سے زمین پر رکھ کر جلدی سے موبائل اُٹھایا تھا۔۔اُس نے
موبائل میں سیو واحد نمبر ملایا تھا۔۔لیکن فون دوسری لائن پر بزی تھا۔۔

فون اٹھائیں پلیز"۔۔وہ بار بار ثمینہ کو دیکھتی دوبارہ سے نمبر ملانے لگی تھی۔۔"

. . . . . .

سوچ رہا ہوں جم چلا جاؤں سوئمنگ کیے دن ہو گئے ہیں"۔۔وہ ارسلان سے بات کر رہا تھا۔۔

وہ ابھی نیند سے اٹھ کر فریش ہو کر آیا تھا لان میں۔۔رضیہ نے اُس کے سامنے چائے کا کپ رکھا تھا۔۔

ہاں جاؤ وہاں بھی تمہاری جاں نثاروں کی لائن لگی ہوتی ہے، جا دیدار کروا کر آ جا"۔۔۔ارسلان نے اسے چیڑا تھا۔۔جب اُسے محسوس ہوا کہ کال ویٹنگ پر کال ہے۔۔اس نے موبائل کو کان سے ہٹایا تھا۔۔سکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ کر بے اختیار ایک دلکش مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی تھی۔۔

کال آ رہی ہے، میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں"۔۔۔اس نے عجلت میں فون رکھا تھا۔۔تب تک دوسری طرف آتا فون کٹ چکا تھا۔۔

لگتا ہے ختم ہو گئی ناراضگی میڈم کی"۔۔۔وہ مُسکراتا ہوا نمبر ملانے لگا تھا۔۔"

. . . . . .

وہ موبائل پٹخ کر پھر اُن کے پاس آئی تھی۔۔

اماں اٹھیں ناں، مجھے بابا کی طرح چھوڑ کر مت جانا اماں"۔۔وہ ان کو جھنجھوڑتی وہ" زور سے چیخی تھی۔۔

ثمینہ اُس کی چیخوں سے بے نیاز آنکھیں موندیں پڑی تھیں۔۔

دیوار سے ثناء اور ٹیپو کو پکار پکار کر وہ بے بسی سے وہیں زمین پر بیٹھ گئی تھی۔۔وہ شاید گھر پر نہیں تھے۔۔ تبھی اندر سے فون بجنے کی آواز اُس کے اندر نئی روح پھونک گئی تھی۔۔دیوانہ وار اندر کی جانب بھاگتے ہوئے اُس نے موبائل اُٹھا کر کان سے لگایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکُم!!!"۔۔اُس نے شرارت سے سلامتی بھیجی تھی۔۔"

میری اماں کو بچا لیں پلیز"۔۔۔وہ روتے ہوئے التجا کر گئی۔۔"

منہا۔۔"۔۔وہ ٹھٹک کر سیدھا ہوا تھا۔۔۔"

اماں آنکھیں نہیں کھول رہیں، وہ کوئی جواب نہیں دے رہیں۔۔میں کیا" کروں۔۔"۔۔وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

کیا ہوا منہا۔۔؟؟"۔۔اُس کی بات، اُس کا رونا وہ حد درجہ پریشان ہو کر کھڑا ہوا" تھا۔۔۔

آُپ آجائیں پلیز، آپ آجائیں"۔۔وہ بے تحاشہ رو رہی تھی۔۔"

میں آرہا ہوں تم پریشان مت ہو"۔۔اُس نے کال کاٹی تھی، چوکیدار کو گیٹ" کھولنے کا کہہ کر وہ تیزی سے اپنے کمرے سے والٹ اور گاڑی کی چابی لینے بھاگا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

اماں۔۔اماں اُٹھیں ناں اماں"۔۔وہ ہلکی آواز میں اُنہیں پکارے جا رہی تھی۔۔"

تبھی گیٹ پر بیل ہوئی تھی۔۔وہ بے اختیار دروازے کی طرف بھاگی تھی۔۔اُسے اپنے سامنے دیکھ کر وہ خود پر قابو نہ رکھ سکی تھی،اس کے شانے سے لگی وہ رودی تھی۔۔

میری اماں کو بچالیں،میرے پاس اُن کے سوا کوئی نہیں ہے"۔۔وہ اس کو اپنے" شانے سے ہٹاتا تیزی سے اندر کی طرف بھاگا تھا۔۔وہ ایک طرف بے ہوش پڑی تھیں۔۔اس نے بے اختیار ان کی نبض ٹٹولی،جو کہ بہت دھیمی چل رہی تھی۔۔ عُمر کا دل دھڑکا تھا۔۔

"ہری اپ وی ہیو ٹو گو ٹو ہاسپٹل"

(جلدی کرو ہمیں ہاسپٹل جانا ہوگا)۔۔

وہ اُنہیں اٹھانے لگا تھا۔۔

چلیں پلیز جلدی چلیں"۔۔وہ جانے کو تیار تھی۔۔عمر کی نظر بلا ارادہ اُس کی" طرف اٹھی تھی، وہ ایک دم ٹھٹک گیا تھا۔۔وہ آج تک اس کے سامنے بغیر ڈوپٹے نہیں آئی تھی۔۔لیکن اِس وقت وہ کھلے بالوں کے ساتھ، بغیر ڈوپٹے ہاسپٹل جانے کو تیار تھی۔۔وہ یقیناً ہوش میں نہیں تھی۔۔

پاس ہی زمین پر پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر اس نے اس کے سر پر اوڑھایا تھا۔۔ثمینہ کو اٹھا کر اُس کے قدم تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھے تھے۔۔

. . . . . .

ثمینہ عثمان"۔۔فارم بھرتے کرتے وقت منہا کے نام بتانے پر وہ ٹھٹکا تھا۔۔" یہ وہی ہیں"۔۔اُس کے دل نے سرگوشی کی تھی۔۔اُس کا دل ماننے کو تیار ہی" نہیں تھا، بیس سال پہلے وہ رنگوں میں نہائی، روشن آنکھوں والی حسین سی لڑکی

تھی۔۔ابھی جو عورت اُس کے سامنے تھیں، سفید ڈوپٹے میں ہم وقت اداس آنکھیں۔۔

اور جس طرح اُسے دیکھ کر وہ ہمیشہ جذباتی ہو جاتی تھیں۔۔اُس کے دل نے گواہی دی یہ وہیں ہیں۔۔وہ عورت جن سے اُس نے اِس دنیا میں سب سے زیادہ محبت کی تھی، آج وہ اِس حال میں وہ رو دیا تھا۔۔

دس منٹ سے وہ ہاسپٹل کے بینچ پر ساکت بیٹھی تھی۔۔سب کچھ وہی کر رہا تھا۔۔ جب وہ سامنے سے اُس کو اپنے پاس آتا دکھائی دیا تھا۔۔وہ ایک دم سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔اُس کے قریب آنے پر وہ نفی میں سر ہلاتے دھیرے دھیرے اُلٹے قدم دور ہونے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

منہا"۔۔وہ جلدی سے اُس کے قریب آیا تھا جب وہ آنکھیں بند کر کے دونوں" ہاتھ کانوں پر رکھے بڑبڑائی تھی۔۔

نہیں اماں نہیں۔۔میری اماں نہیں"۔۔وہ اپنے آپ میں نہیں تھی۔۔"

مِنہا لِسن ٹو می"۔۔"

(منہا میری بات سنو)

اس نے ہلکے سے اس کا بازو پکڑا تھا، لیکن وہ بازو چھڑاتی دیوار سے جا لگی تھی۔۔

بابا بھی ایسے ہی مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے، ایسے ہی ڈاکٹر میرے پاس آئے تھے،"

اب اماں نہیں"۔۔ نفی میں سر ہلاتی عمر کو وہ ہوش میں نہیں لگی تھی۔۔بکھرے

بال، ڈوپٹہ سر سے سرک کر کندھوں سے نیچے جا رہا تھا۔۔عمر کے دل کو کچھ ہوا۔۔

اب تو وہ اور بھی عزیز ہو گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مِنہا آنکھیں کھولو۔۔مِنہا"۔۔عُمر نے ہلکے سے اُسے جھنجھوڑا تھا۔۔اُس نے"

جھٹ سے دونوں آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا تھا۔۔

اماں۔۔"۔۔اُس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ آس سے پوچھ رہی تھی۔۔"

آؤ اِدھر بیٹھو"۔۔عُمر نے بیچ کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔"

مجھے میری اماں لادیں پلیز، وہ بابا کے پاس تو نہیں چلی جائیں گی ناں۔۔؟"۔۔وہ"
اب اُس کی شرٹ تھامے پوچھ رہی تھی۔۔

پیشنٹ کی حالت سیریس ہے، دعا کریں اِنہیں ہوش آجائے، جب تک آئی سی یو"
میں رکھیں گے"۔۔اُس کے کانوں میں ڈاکٹر کی آواز گونجی تھی۔۔

میں رات کو اکیلے نہیں سو سکتی، مجھے ڈر لگتا ہے، میں اکیلی کیسے رہوں"
گی۔۔"؟؟۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھے سوال پر سوال کئے جا رہی تھی۔۔جن
کے جواب اس کے پاس بھی نہیں تھے۔۔

تم دعا کرو ناں منہا"۔۔۔وہ اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے چُھڑا کر اُس کو خود"
سے لگا گیا تھا۔۔

اماں۔۔اللہ میری اماں"۔۔اس کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر روتی یہی دُہرا" رہی تھی۔۔

وہ ٹھیک ہیں، بس۔۔پلیز رونا بند کرو"۔۔عمر کی آنکھوں سے بہتے آنسو منہا کے" بالوں میں گم ہوئے تھے۔۔۔

لیکن اگر انہوں نے تمہیں اس حال میں دیکھا تو اُن کو تکلیف ہو گی"۔۔وہ اُس کو" خود سے ہٹاتا ضبط کرتے ہوئے بولا تھا۔۔اُس نے اُسے بینچ پر بٹھایا تھا۔۔آس پاس گزرتے لوگوں کی نظریں اُس پر پڑتے دیکھ کر عُمر نے ایک نظر اُسے دیکھا تھا، اس کی نگاہیں جیسے مِنہا پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔وہ خوبصورت تھی یہ بات اُسے معلوم تھی، پر اس وقت ریڈ ڈوپٹے اور شرٹ، بکھرے بلکل سیدھے بال جو اس وقت کھلے ہونے کے سبب کچھ پشت پر کچھ آگے کو پڑے تھے، اُس پر اس کی رونے کے باعث سُرخ آنکھیں، بھیگی پلکیں۔۔شدتِ غم سے سرخ چہرہ۔۔اُس پر سے

بمشکل نظریں ہٹاتا وہ اُٹھا تھا۔۔سامنے بنے نرسنگ کاؤنٹر کے پاس سے ہو کر ڈسپینسر سے پانی لا کر اُس نے زبردستی اُسے پلایا تھا۔۔

یہ لو"۔۔گلاس اُس کے ہاتھ سے لے کر اُس نے اُس کی جانب سیفٹی پن اور ربر بینڈ بڑھایا تھا۔۔مِنہا نے دونوں چیزوں کو دیکھ کر حیرت سے سوالیہ انداز میں پلکیں اٹھائی تھیں۔۔

بال باندھ کر ڈوپٹہ پن اپ کر لو"۔۔عُمر نے اُس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا" تھا۔۔اسے ایک دم اپنی حالت کا احساس ہوا تھا۔۔ڈوپٹے کو سر پر ٹکاتے ہوئے وہ اُس کے ہاتھ سے دونوں چیزیں لیتی کھڑی ہوئی تھی۔۔

وہ رہا واشروم، تم جاؤ میں یہیں بیٹھا ہوں"۔۔وہ اشارہ کر کے وہیں بیٹھ گیا تھا۔۔" وہ کچھ بھی بولے بغیر آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

چار پانچ منٹ بعد وہ اسے آتی دکھائی دی تھی۔۔ڈوپٹہ سلیقے سے سر پر تھا۔۔وہ اس کے پاس آئی تھی۔۔وہ مبہم سا مسکرایا تھا

"مجھے نماز پڑھنی ہے"۔۔وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔مغرب کی اذان ہوئے کچھ وقت ہوا تھا۔۔

"یہ سامنے پریئر روم (نماز کا کمرا) ہے"۔۔پاس سے گزرتی نرس نے اس کی بات سن کر مسکرا کر جواب دیا تھا۔۔

"میں بھی پڑھ لیتا ہوں، یہیں آجانا"۔۔وہ اُس کو کہتا مردوں کی سائیڈ چلا گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com .....

"یااللہ۔۔میرے مالک۔۔اتنے سالوں بعد میں اُن سے مِلا ہوں، مجھے اب اُن سے جُدا نہ کرنا میرے مالک"۔۔وہ سجدے میں گرا رب سے التجا کر رہا تھا۔۔

"اُنہیں صحت اور زندگی کے ساتھ واپس لوٹا دے یارب۔۔ مجھ سے اب اُن کی جُدائی برداشت نہیں ہو گی یارب۔۔اب ہمیں اِس، آزمائش سے بچا مولا۔۔ میں نے، بابا نے بہت یاد کیا ہے ہم نے اُنہیں۔۔ میرے مالک کرم کر دے۔۔ یارب"۔۔ بہت دیر تک وہ رب سے اُن کی زندگی مانگتا رہا تھا۔۔ کچھ پل بعد اُس کا خیال آتے ہی اپنی نم آنکھیں صاف کرتا وہ وہاں سے اُٹھ کر باہر آیا تھا۔۔

. . . . . .

"امجد عُمر گھر پر نہیں ہے کیا۔۔۔؟"۔۔۔اُسے گھر میں ناپا کر اُنہوں نے امجد سے پوچھا تھا۔۔

"نہیں صاحب، شام میں اچانک بھاگتے ہوئے کہیں چلے گئے تھے جلدی میں تھے، اور کچھ پریشان بھی لگ رہے تھے"۔۔۔امجد نے تفصیلاً بتایا تھا۔۔

کیا بات ہو سکتی ہے"۔۔وہ ابھی حیرت سے سوچ رہے تھے،جب پاس پڑا اُن کا"
فون بج اٹھا تھا۔۔اسکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ کر وہ تھوڑا حیران ہوئے تھے۔۔

اسلام و علیکم!!ڈاکٹر صاحب کہیے کیسے مزاج ہیں۔۔؟؟آج ہم مریضوں کو آپ"
نے کیسے یاد کر لیا۔۔؟؟؟"۔۔وہ خوش

دلی سے بولے تھے۔۔

و علیکم اسلام بھئی ہماری تو خواہش ہوتی ہے کہ ہم کسی مریض کو یاد ہی نہ"
کریں"۔۔وہ بھی جواباً ویسی ہی گرمجوشی سے بولے تھے۔۔احسن صاحب ہنسے
تھے۔۔

ہم نے تو اپنے دوست کو فون کیا ہے،ایک بات کرنی تھی"۔۔ڈاکٹر نوید کا لہجہ"
اب کے سیریس ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا نوید سب ٹھیک تو ہے نا۔۔؟؟"۔۔وہ تھوڑا سا پریشان ہوئے تھے۔۔"

ہاں سب ٹھیک ہے تم پریشان نہیں ہو، میرے پاس ایک پیشنٹ آئی ہے، کسی" گہرے صدمے کی وجہ سے نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے ساتھ اُن کی بیٹی بھی ہے" وہ تفصیل بتاتے ہوئے اصل بات کی طرف آنے لگے تھے۔۔

اوہ! اللہ رحم کرے"۔۔وہ بے اختیار دعا دے گئے تھے۔۔"

اصل بات یہ ہے کہ اُس پیشنٹ کو عمر لایا ہے" ڈاکٹر نوید کی بات پر وہ حیرت کا" شکار ہوئے تھے۔۔

کیا۔۔کون ہے وہ۔۔؟؟"۔۔اُن کی پریشانی میں اضافہ ہوا تھا۔۔"

ہاں میرے لیے بھی یہی بات حیران کن ہے، وہ شام سے یہیں ہے اس لڑکی کے" ساتھ اور وہ اُتنا ہی پریشان ہے جتنا وہ لڑکی، بلکہ ڈاکٹرز سے بات بھی وہی کر رہا ہے، پیشنٹ کو کھونے کا ڈر اس کے چہرے پر صاف لکھا ہے کیونکہ مریضہ کی حالت تسلی

www.novelsclubb.com

بخش نہیں ہے"۔۔ڈاکٹر نوید عمر کی پریشانی دیکھ کر حیران تھے کہ اگر پیشنٹ کوئی اپنی تھی تو احسن کہاں ہے۔۔انہوں نے احسن کو ساری صورتِ حال بتائی تھی۔۔

. . . . . .

وہ دور سے ہی اُن کو دکھائی دیا تھا۔۔ بینچ پر آگے کو بیٹھا دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اُس نے سر کو تھاما ہوا تھا۔۔۔ برابر میں ایک لڑکی بیٹھی کچھ پڑھ رہی تھی۔۔ پھر اُنھوں نے لڑکی کو اُٹھتے ہوئے دیکھا اس نے سر اٹھایا تھا، لڑکی اُس کو اپنے ہاتھ میں تھامی چیز کی طرف اشارہ کر کے آگے بڑھ گئی۔۔اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اُس نے دونوں ہاتھوں سے سر کے بالوں کو پیچھے کر کے سر کو دیوار سے لگایا تھا۔۔ آنکھیں بند تھیں۔۔اُنہوں نے قریب آکر اس کو پکارا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

عمر!!"۔۔۔اُس نے بے دھیانی میں آنکھیں کھولی تھیں، لیکن سامنے کھڑی" ہستی کو دیکھ کر وہ جو کب سے ضبط سے بیٹھا تھا بے ساختہ کھڑا ہوتا ان کے گلے لگ کر رو دیا تھا۔۔احسن صاحب ششدر رہ گئے تھے۔۔

کیا ہوا ہے بیٹا سب ٹھیک ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے رونے پر پریشان"
ہوئے تھے۔۔۔

بابا آنی، بابا وہ وہی ہیں وہ اِس حال میں، آنی"۔۔وہ اُن کے سینے سے لگا روتے"
ہوئے بولتا جا رہا تھا۔۔اُس کی بات کو سمجھتے ہوئے وہ بُری طرح ٹھٹکے تھے۔۔اور وہ
جو پریئر روم سے ابھی آئی تھی اُسے اِس طرح روتے دیکھ کر اپنی جگہ ساکت ہوئی
تھی۔۔

کیا کہہ رہے ہو یار۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کی باتوں سے جو کچھ سمجھے تھے، اُن کا دل"
بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔۔

بابا وہ آنی ہیں بابا وہ سو فیصد میری آنی ہیں"۔۔وہ اب اُن سے الگ ہو کر خود کو"
سنبھال کر بولا تھا۔۔

ثمی"۔۔وہ نم آنکھوں سے بڑبڑائے تھے۔۔"

میری ثمی۔۔میری بہن۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے اب کے تصدیق چاہی تھی۔۔"

جی بابا۔۔میری آنی۔۔وہ میری آنی ہیں"۔۔وہ بھی بھیگے لہجے میں بول کر مُسکرایا"

تھا

کیسی ہے وہ، کہاں ہے عمر مجھے اُس کے پاس لے چلو، میں نے بیس سالوں سے"

اپنی بہن کو نہیں دیکھا"۔۔وہ جیسے تڑپ کر بولے تھے، پھر نظر اُس پر پڑی تھی جو

حیرت و نا سمجھی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

وہی آنکھیں، وہی چہرہ، کوئی کسی سے اتنی بھی مشابہت رکھ سکتا ہے بھلا۔۔

یہ منہا، آنی کی بیٹی"۔۔وہ اپنی آنکھیں صاف کرتا ہوا مُسکرایا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

میری ثمی کی بیٹی، میری بہن کی بیٹی"۔۔وہ اُس کے ماموں تھے، اُس کی آنکھیں"

بھیگی تھیں لیکن جیسے ہی انہوں نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا، وہ اُن کے سینے سے

لگی شدت سے رودی تھی۔۔

# New Edition of Anmol Muhabbat

انمول_ محبت#

پانچویں_ قسط#

^^^^^^

"آنٹی دِس کلر وِل ڈیفینیٹلی سوٹس یو"

(آنٹی، یہ کلر آپ پر بہت جچے گا)

لیلیٰ نے رعنا کے ہاتھ میں رسٹ کلر کی شرٹ دیکھ کر کہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"رئیلی۔۔؟؟"

(سچ میں۔۔؟)

وہ شرٹ کو خود سے لگاتیں اُس کی طرف گھومی تھیں۔۔

ارے رعنا اگر میری بیٹی نے کہا ہے تو آنکھیں بند کر کے لے لو،اس کا فیشن" سینس ہم دونوں سے بہت آگے ہے"۔۔شہلا نے بیٹی کی خوبیوں میں اضافہ کیا تھا۔۔لیلیٰ ایک ادا سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتی مُسکرائی تھی۔۔

عمر شہلا کو بھی پسند تھا۔۔

"آئی ایگری وِدیو"

(میں تم سے اتفاق ہے)

لیلیٰ کو سراہتی نظر سے دیکھ کر رعنا نے مسکرا کر اُس کا گال چھوا تھا۔۔جب اچانک لیلیٰ کا فون بجا تھا۔۔اس نے اسکرین پر نظر ڈالی تو ہونٹ دلکشی سے مسکرا اٹھے تھے۔۔شہلا نے بغور بیٹی کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سوری لیڈیز، آئی وونٹ بی ایبل ٹو جوائن یو ایز آئی ہیو ٹو گو آؤٹ فار ڈِنر وِد مائی فرینڈ"

(مجھے دوست کے ساتھ ڈنر پر جانا ہے، سوری آپ دونوں کے ساتھ نہیں ہوں گی)

وہ عجلت میں کہہ کر دونوں کے گال چومتی چلی گئی تھی۔۔

"ارے لیلیٰ! بات سنو"۔۔شہلا پیچھے سے چلائی تھی، لیکن تب تک وہ سیڑھیاں اتر چکی تھی۔۔

"شی اِز لائیک دیٹ"

(یہ ایسی ہی ہے)۔۔

www.novelsclubb.com

"تم یہ دیکھو"۔۔شہلا نے رعنا کا دھیان ہٹاتے ہوئے اُن کو بیگ کی طرف متوجہ کیا تھا پر خود سوچ میں پڑ گئی تھیں۔۔

. . . . . .

ڈاکٹر نوید کی وجہ سے اُنہیں آئی سی یو میں جانے کی اجازت ملی تھی، وہ بھی کچھ منٹ کے لیے۔۔

سب سے پہلے ڈاکٹر نوید اندر داخل ہوئے تھے، اُن کے پیچھے مِنہا اور عُمر تھے۔۔

سب سے آخر میں احسن ابراہیم۔۔

منہا کے قدم دروازے پر ہی جکڑ گئے تھے۔۔اُس نے گردن موڑ کر بے بسی سے اپنے پیچھے آتے عمر کی طرف ڈُبڈبائی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔

"بی بریو"

(بہادر بنو)

www.novelsclubb.com

اُس کے سر کو تھپتھپاتے ہوئے عُمر نے اُس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔وہ دل کڑا کر کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔اُن کو اتنی مشینوں میں دیکھ کر اُس نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر سِسکی روکی تھی۔۔

میں اِن کو ایسے کیسے دیکھوں۔۔؟؟"۔۔ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر وہ بے آواز رو دی" تھی۔۔

ڈاکٹر نوید نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اُسے حوصلہ دیا تھا، تبھی اُن کی نظر دروازے پر پڑی تھی۔۔

وہ دروازے پر کھڑے اپنی زندگی بھر کی ہمت جمع کر رہے تھے۔۔

اندر آؤ اِحسن"۔۔ڈاکٹر نوید کی آواز پر وہ چونک کر آہستہ سے آگے بڑھے" تھے۔۔عُمر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔

اُن پر نظر پڑتے ہی اُن کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ خوش ہوں یا اُن کو اس کمرے میں دیکھ کر ماتم کریں۔۔وہ وہی تھی۔۔ہاں اس وقت لاتعداد مشینوں کے سہارے سانس لے کر اُن کی سانس نکال رہی تھیں۔۔

ثم۔۔ ثمینہ "..وہ لڑکھڑائے تھے۔۔ پچھلے بیس سالوں کا پچھتاوا آج اُن کی ساری" طاقت چھین کر لے جانے لگا تھا۔۔

ثمی "۔۔ بیس سالوں کا ضبط ٹوٹا تھا، وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے تھے۔۔ عمر نے" بروقت اُنہیں سنبھالا تھا۔۔

. . . . . .

ریڈ اسٹائلش ٹاپ، بلیک جینز، ہائی ہیل کے نازک سے سینڈلز، جن میں مُقید پاؤں نے اُن کی قیمت اور بڑھادی تھی۔۔ بائیں ہاتھ میں برانڈڈ گھڑی جو آج ہی رعنا نے اُسے گفٹ کی تھی اور دائیں ہاتھ میں وائیٹ گولڈ کا نفیس سا بریسلٹ، یہ دونوں چیزیں اس کے بازوؤں کی خوبصورتی کو بڑھا رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

سامنے بیٹھے شخص کی خود پر اٹھنے والی ہر نظر لیلیٰ کے اندر عجیب سا نشہ پیدا کر رہی تھی۔۔

"آئی مسٹ سے، یو آر گیٹنگ پریٹیئر"

(مجھے کہنا پڑے گا، تم خوبصورت ہوتی جا رہی ہو)۔۔

وہ ایک ادا سے ہنس دی تھی، عورت تو پیدا ہی تعریف سُننے کے لیے ہوئی ہے۔۔

عدیل ہمدانی جو اُس سے دو تین بار مل کر ہی اُس کا دیوانہ ہو گیا تھا۔۔دوسری ہی ملاقات میں شادی کی آفر کر بیٹھا تھا۔۔پر لیلیٰ نے اُس کو 'ہم اچھے دوست ہیں' کہہ کر ٹال دیا تھا۔۔

وہ خوش شکل تھا، اپنا پھیلا ہوا بزنس تھا۔۔دُبئی اس کا سیکنڈ ہوم تھا۔۔وہ ہر طرح سے کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا تھا۔۔

جب اُسے پتا چلا کہ لیلیٰ دبئی میں ہے تو اُسے ڈنر کی آفر کی جو لیلیٰ نے خوشی سے قبول کر لی تھی۔۔

پر لیلیٰ اپنے دل کا کیا کرتی جس میں عمر محبت نہیں ضد بن کر بیٹھا تھا۔۔

لیلیٰ افتخار کو بس ایک بات سمجھ نہیں آتی تھی اُس کی طرف اٹھنے والی ہر مرد کی نظر میں اس کے لیے ستائش ہوتی تھی، پر وہ اُس پر نگاہ ڈالتا تھا تو بھی ایک عام سی نظر۔۔ عمر ابراہیم کو خوبصورتی مُتوجہ نہیں کرتی تھی۔۔ کیونکہ جو چیز عمر ابراہیم کو مُتوجہ کرتی تھی وہ سرے سے لیلیٰ افتخار کے پاس تھی ہی نہیں۔۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ عمر ابراہیم کے دل میں ایک معصوم سی کشش گھر کر کے تالا لگا چکی تھی۔۔ اور دل نے چابی دل کے تہہ خانوں میں پھینک دی تھی۔۔ جواب کسی کو شاید ہی ملتی۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کتنا بدنصیب بھائی ہوں میں، اُنیس بیس سال کے انتظار کے بعد بہن ملی بھی تو کس "حال میں"۔۔ وہ ابھی ابھی بے حساب رو رہے تھے۔۔ عمر نے اُن کو بینچ پر بٹھایا اور خود پانی لینے بھاگا تھا۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

حوصلہ رکھ یار، بچّے پریشان ہو رہے ہیں"۔۔نوید نے اُن کے کندھے پر ہاتھ رکھ" کر اُن کو تسلّی دینی چاہی تھی۔۔

ایک دم چونک کر اُنہوں نے اپنے دائیں جانب دیکھا تھا، جہاں وہ یک ٹک بڑے پیار سے، ایک آس سے اُن کے دوبارہ کھو جانے کے ڈر سے بنا پلکیں جھپکائے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔آنسو موتیوں کی صورت ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہے تھے۔۔ماں باپ کے بعد وہ پہلا قیمتی رشتہ تھا جو آج اسے ملا تھا۔۔اُن آنکھوں کی کسی سے حد درجہ مشابہت اُنہیں چونکا گئی تھی۔۔اُنہوں نے ہاتھ بڑھا کر اُسے خود سے لگایا تھا۔۔

میرا بچّہ"۔۔لب اُس کے سر پر رکھتے ہوئے وہ بڑبڑائے تھے، اب کے وہ دونوں" رو دیئے تھے۔۔

آپ مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے ناں۔۔؟"آواز میں ڈر تھا۔۔"

نہیں میرے بچّے"۔۔اُنہوں نے اس کے سر کو چوما تھا۔۔"

پھر اماں کو بھی کہیں ناں ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں"۔۔اُس نے التجا کی تھی۔۔"

ہم اُس کو کہیں نہیں جانے دیں گے،ان شاءاللہ "وہ اُس کے آنسو صاف کر کے "

اُمید سے بولے تھے۔۔

آنی میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں،اللہ تعالیٰ پلیز"۔۔وہ دور سے ماموں"

بھانجی کو دیکھ رہا تھا،جو سر جوڑے آپس میں نجانے کیا راز و نیاز کرتے کبھی رو دیتے

تو کبھی بے اختیار ہنس دیتے تھے۔۔

اور آپ تو اپنے عُمّی کو پہلی نظر میں ہی پہچان گئی تھیں"۔۔اُس کی آنکھوں میں وہ"

سارے لمحے گھوم گئے تھے۔۔وہ اپنی آنکھوں میں آئی صاف کر کے اُن دونوں کی

طرف بڑھ گیا۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ابراہیم حیات اور عائشہ ابراہیم کے تین بچے تھے۔۔سب سے بڑے حسن ابراہیم، ان سے پانچ سال چھوٹے احسن ابراہیم اور ان سے ایک سال چھوٹی ثمینہ ابراہیم۔۔عائشہ زیادہ عرصہ زندگی کی دوڑ میں ابراہیم حیات کا ساتھ نہ نبھا سکیں۔۔سو ئیں تو صبح اُٹھی ہی نہیں۔۔

حسن ابراہیم کی شادی بیس برس کی عمر میں ہی مُتوسط طبقے کے گھرانے سے تعلق رکھتی رعنا سے کر دی گئی۔۔ایک سال بعد ان کے گھر میں عمر ابرہیم کی صورت ایک انوکھی خوشی آئی۔۔رعنا سوسائیٹی کے نئے طریقے سیکھنے میں مصروف رہتی تھیں۔۔عمر کو پندرہ سال کی ثمینہ نے سینے سے لگالیا۔۔وہ اتنی سی عمر میں بھتیجے کی ماں بن گئی۔۔راتوں کو جاگتیں۔۔اُسے کھلاتی پلاتی۔۔

www.novelsclubb.com

رعنا نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔

لیکن شاید قدرت کو کچھ اور منظور تھا، ابھی عمر صرف چار سال کا تھا کہ حسن ابراہیم ایک ایکسیڈنٹ میں خالقِ حقیقی سے جا ملے۔۔ ابراہیم حیات جوان بیٹے کی موت کے بعد ڈھے سے گئے تھے۔۔ عمر کا واسطہ دے کر احسن ابراہیم کو رعنا سے نکاح کے لئے راضی کیا گیا۔۔

بمشکل ایک سال بعد خود بھی اپنے رب سے جا ملے۔۔

اب سارے گھر کی بھاگ ڈور رعنا احسن کے ہاتھ میں آئی تھی۔۔ ثمینہ ابراہیم نے خود کو چار سال کے عمر میں گم کر لیا تھا۔۔ وہ جب اپنی چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اُن کے آنسو صاف کر کے آنی کہہ کر اُن کے ماتھے کو چومتا تو وہ بے اختیار اُس کے گالوں پر بوسہ دے کر اُسے اپنے سینے میں چھپا لیتی تھیں۔۔

احسن ابرہیم کی دل کی دھڑکن تھا عمر ابرہیم۔۔ جس کے لئے انہوں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی قربانی دی تھی۔۔ عمر بچپن سے اپنی ماں کو رویہ اپنے جان سے

پیارے چچا کے ساتھ دیکھتا آیا تھا۔۔وہ خود بخود اپنے چچا کا بیٹا بن گیا،ماں سے زیادہ اُن کو ماننے لگا۔۔حالانکہ احسن اور رعنا کی زندگی میں احد ابراہیم کے آنے کے بعد بھی احسن ابراہیم کے دل اور زندگی میں عمر ابراہیم کی جگہ احد ابراہیم نہ لے سکا۔۔ لیکن احد ابراہیم کے دنیا میں آنے سے پہلے کچھ ایسا ہوا جو ثمینہ ابراہیم کی زندگی بدل گیا تھا۔۔

. . . . . .

سیٹھ حامد کی جب پہلی نظر ثمینہ ابراہیم پر پڑی وہ اپنا دل ہار بیٹھے تھے۔۔سیٹھ حامد احسن صاحب کے کاروباری دوست تھے ان سے کئی گنا امیر۔۔شہلا جو کہ رعنا کی دوست تھیں دل و جان سے چاہتی تھی کہ اس کی شادی سیٹھ حامد سے ہو جائے۔۔ وہ تین سال سیٹھ حامد کے پیچھے پڑی رہی لیکن اُن کو شاید شہلا شادی کے لیئے موزوں نہیں لگی تھیں۔۔شہلا نے مایوس ہو کر افتخار سے شادی کر لی،جن سے ایک بیٹی لیلیٰ تھی۔۔سیٹھ حامد نے ثمینہ کے لیے رشتہ بھیج دیا تھا۔۔احسن صاحب

نے کچھ وقت لیا تھا سوچنے کے لئے، سیٹھ حامد کا ارادہ شادی کے بعد امریکہ شفٹ ہونے کا تھا۔۔

رعنا اور شہلا کے سینے پر سانپ لوٹ گئے تھے۔۔ لیکن ثمینہ سیٹھ حامد سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔

عثمان احمد جو کہ ابراہیم حیات کے بھائی کے بیٹے تھے۔۔ رعنا نے ان کی آنکھوں میں ثمینہ کے لیے پسندیدگی کے رنگ محسوس کر لیے تھے۔۔ اُنہوں نے احسن صاحب سے کہہ دیا کہ

ثمینہ کچھ بولتی نہیں ہے، شاید آپ سے ڈرتی ہے، لیکن میں آپ کو بتا دوں کہ وہ" عثمان کو پسند کرتی ہیں، عثمان اکثر گھر آتا رہتا ہے"۔۔ احسن صاحب جو سیٹھ حامد کو مثبت جواب دینے لگے تھے رعنا کے جھوٹ کو سچ مان کر چپ ہو کر رہ گئے تھے۔۔

جوان بہنوں کی پسند کو ہلکا نہیں لینا چاہیئے، وہ مجھے باتوں باتوں میں حامد کے لئے منع کر چکی ہے"۔۔۔انہیں اپنی بہن پر پورا بھروسہ تھا لیکن واقعی وہ سیٹھ حامد کے رشتے پر خوش نہیں تھی۔۔اُس کی وجہ تھی ثمینہ کے پاس اور وجہ جانے بغیر انہوں نے آناً فاناً عثمان احمد سے اُن کا نکاح طے کر دیا۔۔اور وہ اپنے بھائی کے بدلتے رویے کی وجہ بھی ناجان پائی تھیں۔۔نکاح کے بعد جان سے پیارے بھائی نے اسے اور اس کے شوہر کو کہا بھی تو کیا۔۔

مجھے بہت افسوس رہے گا ثمی، ہم دوست تھے، لیکن جو بات میں تمہارے منہ سے سنتا وہ کسی اور نے بتائی، کسی کو پسند کرنا کوئی بُری بات تو نہیں تھی"۔۔وہ ششدر رہ گئی تھیں دکھ سے مرنے کو تھیں، عثمان احمد اُن کو نیم بے ہوشی میں رخصت کروا کر لے گئے تھے۔۔وہ کوئی اتنے امیر نہیں تھے دوسرے شہر میں اکیلے رہتے تھے، گھر اپنا تھا۔۔کالج میں انگلش کے پروفیسر تھے۔۔

. . . . . .

سیٹھ حامد ایسے دل برداشتہ ہوئے کہ وہ ہمیشہ کے لئے امریکہ شفٹ ہو گئے تھے۔۔شہلا اور رعنا آج تک ثمینہ کو معاف نہیں کر پائی تھیں۔۔

ثمینہ عثمان اپنے باپ کے گھر صرف ایک دو بار ہی آئی تھیں،دل کے ہاتھوں مجبور تھیں اور وجہ صرف اور صرف عمر ابراہیم تھا۔۔وہ بھی جب بھائی گھر پر نہ ہوتا۔۔

ایک سال بعد ان کی گود میں منہا عثمان آئی لیکن اُس سے دو مہینے پہلے احسن اور رعنا کے گھر احد ابراہیم آ چکا تھا۔۔اور وہ دل کے ہاتھوں مجبور بھتیجوں کو دیکھنے آج پھر دو ماہ کی منہا کو اٹھائے عثمان احمد کے ساتھ باپ کے گھر آئی تھیں۔۔

بچّے کے چیخ چیخ کر رونے کی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"بے بی کیوں رو رہا ہے۔۔؟"۔۔عمر بھائی کو روتا دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔۔"

"پتا نہیں بیٹا یہ فیڈر بھی نہیں لے رہا"۔۔آیا بچّے کو کندھے پر لگائے ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی پر وہ سنبھلنے میں ہی نہیں آ رہا تھا۔۔

ادھر مجھے دو اس کو"۔۔ ثمینہ نے منہا کو عثمان کی طرف بڑھا کر احد کو آیا کی گود سے لیا تھا۔۔

بھابھی کہاں ہیں۔۔؟؟"۔۔ وہ احد کا چیخ چیخ کر رونا برداشت نہیں کر پائی تھیں، اُسے لئے بچّوں کے کمرے میں آئی تھیں۔۔

وہ گھر پر نہیں ہے، اپنا دودھ چھڑا دیا ہے لیکن یہ فیڈر لیتا ہی نہیں ہے، ابھی بھی دو گھنٹوں سے بھوکا ہے"۔۔ وہ تڑپ گئی تھیں اس لئے احد کو سینے سے لگا کر اپنا دودھ پلانے بیٹھ گئی تھیں۔۔ جب عمر بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔

آنی یہ بیوٹی فُل ڈول میں لے لوں۔۔؟"۔۔ وہ باہر اشارہ کر کے اتنی معصومیت سے بولا کہ ثمینہ نے ہنستے ہوئے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

کیوں نہیں جب آپ بڑے ہو جاؤ تو آ کر لے جانا"۔۔ وہ اُس کی ٹھوڑی پکڑ کر مسکرا کر بولی تھیں۔۔ باہر سے ایک دم سے رعنا کی آواز آئی تھی، جب عمر جوش

میں باہر کی طرف بھاگا تھا، لیکن رعنا دروازے پر ہی مل گئی تھیں۔۔آیا نے رعنا کو سب کچھ بتا دیا تھا۔۔

تم، تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے کو اپنا گندا دودھ پلانے کی"۔۔تیر کی" طرح جھپٹ کر بچّے کو ان کی گود سے جھپٹا تھا۔۔وہ جو دودھ پی کی سکون سے ابھی سویا تھا کہ اس افتاد پر پھر سے چیخ چیخ کر رو دیا تھا۔۔

بھابھی، وہ رو رہا تھا، میں۔۔"۔۔وہ ایک دم اٹھی تھیں۔۔"

بکواس بند کرو، اور تم"۔۔اب کے وہ آیا کی طرف مڑی تھیں۔۔"

سامان باندھو اپنا، حساب پورا کرو اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے"۔۔وہ انگلی اٹھا کر" بولی۔۔

امجد، رضیہ!!"۔۔وہ جاہلوں کی طرح چِلا رہی تھیں۔۔"

www.novelsclubb.com

جج۔۔جی بی بی جی"۔۔دونوں جو وہیں کھڑے تھے آگے پیچھے حاضر ہوئے" تھے۔۔

ڈاکٹر کو فون کرو، میں اپنے بیٹے کا فلی چیک اپ کرواؤں گی"۔۔امجد کو کہہ کر وہ" اُن کی طرف مڑی تھی۔۔

تمہاری بیٹی کا جھوٹا پی کر میرا بیٹا بیمار ہو جائے گا"۔۔اس سارے عرصے میں وہ " خاموش کھڑی رعنا کی دل چیرتی باتیں سنتی رہی تھیں۔۔اُن کی آنکھوں سے نکلتے آنسو عُمر کو تڑپا گئے تھے وہ بھاگتا ہوا ان سے لپٹ کر رونے لگا تھا

بس بھابھی بس، آپ اِس طرح سے میری بیوی کی بے عزتی نہیں کر سکتی"۔۔" عثمان احمد جو شور کی آواز سن کر کمرے میں آئے تھے ایک دم دھاڑے تھے۔۔

تو لے جاؤ اپنی بیوی کو، اور آئندہ میرے گھر میں تم دونوں قدم نہیں رکھنا"۔۔وہ" چِلائی تھیں۔۔

"مماڈونٹ ڈودِس، آنی اِز کرائنگ مما، ڈونٹ ڈودِس"

(ایسا نہیں کریں ماما، آنی رو رہی ہیں، ماما ایسا نہیں کریں)

وہ تڑپ کر روتے ہوئے ثمینہ سے لپٹا اپنی ماں کو روک رہا تھا۔۔

تم ہٹو، دور رہو اس سے"۔۔وہ اُس کو ثمینہ سے چھینتے ہوئے بولی تھیں۔۔"

"نو مما، پلیز مما"

(نہیں ماما، پلیز مما)

وہ چھ سال کا بچّہ تڑپ تڑپ کر روتا اُن کے ہاتھوں سے مچلتا ثمینہ سے لپٹ رہا تھا۔۔

ثمینہ کا دل پھٹنے لگا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اب کیا تمہیں بھی جانا ہے کیا۔۔؟؟۔۔اٹھاؤ اِسے اور کمرے میں بند کر دو"۔۔وہ"

رضیہ کی طرف مڑی تھیں، جو حیرت اور دُکھ سے زبردستی عمر کو اٹھا کر کمرے سے

لے جانے لگی تھی۔۔

"آئی لو یو آنی"

وہ ننھا بچّہ جاتے جاتے اُن کا دل چیر گیا۔۔آسیہ اُسے کمرے سے باہر لے گئی تھیں۔۔

آنی۔۔ مما میری آنی"۔۔پورے گھر میں اُس کی چیخیں گونج رہی تھیں"

اور تم دونوں"۔۔اُس سے پہلے کہ وہ ان دونوں کو اور بے عزت کرتیں عثمان"

احمد ثمینہ کا ہاتھ پکڑتے نکلتے چلے گئے۔۔اس دن کے بعد سے اس گھر کی گلی کی طرف جانا بھی دونوں میاں بیوی پر حرام ہو گیا تھا جیسے۔۔

. . . . . .

بابا آنی، بابا آنی"۔۔ڈاکٹر نے اُسے انجکشن دیا تھا کچھ ہی دیر میں وہ سو گیا تھا۔۔وہ"

جب گھر آئے تو عمر کو بخار تھا۔۔اُنہوں نے بیٹے کی پیشانی چومی تھی۔۔لیکن اُس کی بڑبڑاہٹ سن کر وہ پریشان ہوئے تھے۔۔

رعنا حسبِ توقعہ گھر پر نہیں تھیں۔۔

امجد ثمی آئی تھی۔۔؟؟"۔۔وہ عمر کی حالت کے پیشِ نظر امجد سے پوچھ بیٹھے" تھے۔۔

نہیں صاحب"۔۔وہ آنکھیں چُراتے بولے تھے،رعنا نے سختی سے اُن دونوں کو" زبان بند رکھنے کا حکم دیا تھا۔۔

آنی آنی مت جائیں، مما آنی رو رہی ہیں، آنی کو مت ڈانٹیں، میری آنی۔۔"۔۔وہ" نیند میں سِسک رہا تھا۔۔

اب بھی تم یہی کہو گے۔۔؟؟"۔۔وہ امجد کی انکھوں میں دیکھ کر بولے۔۔"

www.novelsclubb.com

نہیں صاحب، آپ لوگوں کے ساتھ میرا بھی بچپن گزرا ہے، چھوٹی بی بی"۔۔وہ" بھیگے لہجے میں سارا واقعہ کہہ گیا۔۔احسن ابراہیم کا خون بیوی کی اس گھٹیا حرکت پر

کھول کر رہ گیا تھا۔۔رعنا حسب عادت رات آٹھ بجے گھر آئی تھیں۔۔جب وہ بیوی سے استفسار کر بیٹھے۔۔

آپ کی بہن کی ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے کو دودھ پلانے کی۔۔؟؟"۔۔گندے" کا لفظ زبان پر آنے سے بمشکل روکا۔۔

عمر اور احد اُس کا خون ہیں"۔۔وہ غصہ روک کر تحمل سے بولے تھے۔۔"

لیکن وہ میرے بیٹے ہیں"۔۔وہ اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھیں۔۔"

اُس وقت تو وہ چُپ کر گئے تھے۔۔

لیکن دو دن بعد ان کے آفس میں عثمان احمد کا فون آیا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے ثمینہ پسند تھی، تو ماں کو بھیجا تھا، لیکن رعنا بھابھی نے آپ کے علم میں لائے" بغیر میری ماں کو منع کر دیا تھا، بس میری طرف سے خاموشی ہوئی تھی۔۔اور دوسری بات" وہ رکے تھے، احسن صاحب دم سادھے بیٹھے رہے۔۔

سیٹھ حامد کے رشتے سے خوش نہ ہونے کی وجہ میں نہیں تھا، بلکہ آپ کا بیٹا عمر" ابراہیم تھا، وہ اس سے دور امریکہ نہیں جانا چاہتی تھی"۔۔اب کے احسن نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا تھا۔۔

نکاح والے دن آپ نے اپنی بہن کا مان توڑا تھا اور دو دن پہلے آپ کی بیوی نے" اُسے توڑ دیا تھا، وہ کہتی ہے کہ میرے بھائی کو کہنا تم اور بچّے میرے وجود کا حصہ ہو پر کبھی اس گھر میں نہیں آؤں گی، جو کہ میرے باپ کا ہے"۔۔فون بند ہو گیا تھا، اور ان کی بہن دنیا میں نجانے کس کونے میں جا چھپی جوان کو بیس سال تک نہ دکھی تھی۔۔اور یہ پچھتاوا بیس سال سے اُن کو کھا رہا تھا۔۔

رعنا سے شاید زندگی میں پہلی بار بہت بڑا جھگڑا ہوا تھا، لیکن عمر کی حالت ان دونوں کو جھگڑتے دیکھ کر مزید بگڑ گئی تھی۔۔احسن ابراہیم بیٹے کی وجہ سے بلکل چپ ہو گئے۔۔اور رعنا نے بیٹے سے کہہ دیا تھا کہ،

آپ اپنے بابا کے سامنے اپنی آنی کا نام لیتے ہیں اُن کو دکھ ہوتا ہے، کیا آپ اپنے بابا"

"کو سیڈ (اُداس) دیکھنا چاہتے ہو۔۔؟؟

نہیں ماما"۔۔وہ اتنے سے بچّے کے بھی دل سے کھیل گئی تھیں جو اپنے جان سے"

پیارے بابا کی خاطر جان سے پیاری آنی کو ہمیشہ کے لیے اپنے دل میں رکھ گیا تھا۔۔

اور احسن ابراہیم نے بھی اپنے جان سے عزیز بیٹے کو تکلیف سے بچانے کے لیے

کبھی اُس کا نام نہ لیا تھا۔۔

اُسی ایک ہستی کو دل میں بسا کر دونوں باپ بیٹے اپنی زبان پر تالا لگا گئے۔۔

اور آج بیس سال بعد اس ہستی کو اس حال میں دیکھ کر دونوں ہی اپنا درد چھپا نہ سکے

تھے۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

صبح فجر کے وقت ڈاکٹر نے اُنہیں زندگی کی نوید سنائی کہ وہ اب خطرے سے باہر ہیں کچھ دیر بعد اُنہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔تینوں نے سجدہ شکر ادا کیا تھا۔۔

بھائی سے مل کر وہ بہت روئی تھیں۔۔

"ثمی تم تو ایسے ناراض ہوئی کہ بیس سال سے شکل بھی نہیں دکھائی، بڑی سخت سزا سنائی تم نے"۔۔کہتے کہتے وہ بھی رو پڑے تھے۔۔

"سزا تو خود میں نے اپنے لئے چُنی تھی اپنے جگر کے ٹکڑے کو خود سے دور کر کے دل پر پتھر رکھ لیا تھا"۔۔وہ عمر کی طرف دونوں ہاتھ بڑھا کر بولی تھیں۔جب وہ آ کر اُن کے پاس بیٹھا تھا، بچپن کی طرح اُس نے اُن کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کر کے اُن کی پیشانی چومی تھی۔۔

"آنی میں آپ کو کبھی بھولا نہیں تھا"۔۔وہ اُن کے ہاتھوں کو چومتا بولا۔۔آواز میں نمی تھی۔۔

جب سے آپ سے ملا تھا، دل آپ کے گھر کی طرف کھنچتا رہتا تھا"۔۔وہ اپنی آنکھیں صاف کرتا بولا

میرا بچّہ "۔۔اُنہوں نے دونوں ہاتھوں میں اُس کا چہرہ تھام کر اُس کی پیشانی چومی" تھی۔۔اماں کو وہ یاد ہی نہیں تھی، اُس کا دل دُکھ سے بھر گیا تھا، ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُس نے اپنی سسکی روکی تھی لیکن سب ہی اُس کی طرف مُتوجہ ہوئے تھے۔۔ثمینہ نے اپنا بازو پھیلاتے ہوئے اُسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔عُمر اُن کے پاس سے اُٹھا تھا۔۔وہ دوڑتی ہوئی اُن کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

آ۔۔آپ نے ایک بار بھی ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچا اماں"۔۔" اُن کے سینے میں مُنہ چُھپائے وہ روئے گئی تھی۔۔جب احسن صاحب آگے بڑھے تھے۔۔

میرا بچّہ میرے جگر کا ٹکڑا"۔۔ثمینہ نے روتے ہوئے اُس کے ماتھے کو آنکھوں" کو چوما تھا۔۔

منہا بیٹا۔۔ ثمی اب ٹھیک ہے،اللہ نے کرم کیا ہے،اِس طرح نہیں روتے"۔۔" اُنہوں نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔وہ خود کو سنبھالتی ثمینہ سے الگ ہوئی تھی۔۔

اور میرا دوسرا بیٹا بلکہ میری بیٹی کا بھائی کہاں ہے احسن۔۔؟؟"۔۔وہ اُن کی" طرف دیکھ کر پوچھ رہی تھیں،عمر اور احسن صاحب کے چہرے پر مُسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔۔

وہ گدھا گھومنے پھرنے مری اسکردو وغیرہ گیا ہے"۔۔احسن صاحب نے ہنستے" ہوئے بتایا تھا۔۔

میرا بھائی۔۔اماں۔۔؟؟"۔۔اُس نے حیرت سے احسن صاحب اور ثمینہ کو دیکھا" تھا۔۔

ہاں احد میرا چھوٹا بیٹا، وہ گدھا دودھ شریک بھائی ہے تمہارا"۔۔احسن صاحب" نے ہنستے ہوئے بتایا تھا۔۔

میرا بھائی"۔۔فرطِ مسرت سے اُس نے دہرایا تھا۔۔اُسے جیسے ہفتِ کلیم کی" دولت مل گئی تھی۔۔کتنی خواہش تھی اُسے بھائی بہن کی۔۔

واہ محترمہ کی اپنے ان دیکھے بھائی کے لیے محبت جاگ گئی پر میرا اپنے کزن ہونے" پر کوئی خاص ری-ایکشن (ردِ عمل) نہیں دیا"۔۔عُمر نے اُس کے خوشی سے جگمگاتے چہرے کو اپنی نظروں میں فوکس کیا تھا۔۔اب تو وہ دل کو اور بھی پیاری ہو گئی تھی۔۔۔

بلکل تمہارے جیسا ہے،اور یہ بات ایسے ہی نہیں کہہ رہا بلکہ تمہاری آنکھیں ہو" بہو احد جیسی ہیں"۔۔وہ اس کو ساتھ لگا کر بولے تھے۔۔عمر کے ذہن میں جھماکا ہوا۔۔تو اس لیے یہ آنکھیں اتنی اپنی سے لگی تھیں۔۔

اِس کی آنکھیں بلکل اماں جیسی ہیں احسن"۔۔ثمینہ نے مُسکراتے ہوئے بتایا تھا"

ہاں وہی میں سوچ رہا ہوں احد کی آنکھیں بھی اماں پر ہیں بلکل"۔۔احسن" صاحب بولے تھے۔۔احسن اور ثمینہ اپنے پُرانے وقت کی باتیں دُہرا رہے تھے۔۔

وہ دونوں اس پورے عرصے میں خاموش ہی رہے تھے۔۔بلکہ وہ وقفے وقفے سے اُس کی خود پر اٹھتی نظریں محسوس کر رہا تھا۔۔

پتہ نہیں کیا سوچ رہی ہیں میڈم۔۔؟؟"۔۔اُس نے سوچا تھا، عُمر کو وہ کچھ" بے چین سی لگی تھی، تبھی نرس اندر آئی تھی۔۔

پیشنٹ کو اب آرام کرنے دیں۔۔آپ لوگوں میں سے کوئی ایک یہاں رُک کے باقی پلیز باہر جائیں"۔۔نرس ڈرپ دیکھنے کے بعد ہدایت کرتی چلی گئی تھی۔۔"

عُمر جاؤ مِنہا کو کچھ کھلا دو، میں ہوں ثمینہ کے پاس"۔۔احسن صاحب اُس سے بولے تھے، اُسی وقت وارڈ بوائے ناشتے کی ٹرے اُٹھائے اندر آیا تھا۔۔"

سر یہ ناشتہ۔۔ڈاکٹر نوید نے بھیجا ہے"۔۔اُس نے ٹرے ٹیبل پر رکھی تھی۔۔وہ مِنہا کو لے کر باہر آگیا تھا۔۔"

. . . . . .

کیا کھاؤ گی۔۔؟؟"۔۔وہ اُسے لیے سیدھا کینٹین آیا تھا۔۔جہاں کچھ لوگ ناشتے میں مصروف تھے۔۔صبح کے سات بج رہے تھے۔۔"

کچھ بھی نہیں"۔۔وہ سر جُھکا کر نفی میں ہلاتی بولی تھی۔۔"

تم نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا"۔۔وہ نرمی سے بولا تھا۔۔"

مجھ سے کچھ کھایا نہیں جائے گا"۔۔وہ نم بھیگے لہجے میں بولی تھی، لیکن اگلے ہی پل اُس کی آنکھوں سے نکلتے آنسو ٹپ ٹپ کرتے ٹیبل پر گرنے لگے تھے۔۔

مِنہا"۔۔وہ اُٹھ کر اُس کے پاس رکھی کُرسی پر آ بیٹھا تھا۔۔"

اگر۔۔اگر اماں کو کچھ ہو جاتا تو۔۔"۔۔آگے وہ سوچ ہی نہیں سکتی تھی تو بولتی" کیا۔۔

شش۔۔چُپ۔۔ایسا نہیں سوچو۔۔آنی اب بلکل ٹھیک ہیں"۔۔عُمر نے اُس کا" سر تھپتھپایا تھا۔۔

رونا بند کرو شاباش"۔۔وہ ڈوپٹے کے کونے سے اپنی آنکھیں صاف کرنے لگی" تھی۔۔

www.novelsclubb.com

چچی نے مجھ۔۔مجھے بہت بُرا کہا۔۔اماں کو کہا کہ اُنہوں نے مجھے یونی غلط کام۔۔" کرنے کے لیے بھیجا ہے"۔۔نم لہجے میں بولتے اُس کے حلق میں پھر سے آنسوؤں کا گولا پھنسا تھا۔۔

تبھی ایک لڑکا ٹیبل صاف کرنے آیا تھا، عُمر نے اُسے ٹشو لانے کو کہا تھا۔۔کچھ سیکنڈ بعد وہ ٹشو لے آیا تھا۔۔اُس نے شکریہ کہہ کر اُس کے ہاتھ سے ٹشو لے کر مِنہا کی طرف بڑھائے تھے۔۔

وہ بہت گندے لوگ ہیں۔۔اُنہوں نے۔۔اُنہوں نے آ۔۔آپ کے بارے میں" بھی بہت بُرا بھلا کہا"۔۔اب کی بار وہ عُمر کو حیران کر گئی تھی۔۔وہ کس کی بات کر رہی تھی جو اُسے بھی جانتے تھے۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

چچی نے آپ کے اور میرے۔۔میرے بارے میں بہت بُری بُری باتیں" کہیں"۔۔وہ ٹشو سے بہتی آنکھیں صاف کرتی بولی تھی۔۔لیکن آنسو تھے کہ بہتے ہی چلے جارہے تھے۔۔عُمر نے لب بھینچے تھے۔۔

چچی کی باتوں کی وجہ سے اماں کی طبعیت خراب ہو گئی۔۔وہ پھر آئیں گے۔۔مجھے" بہت ڈر لگ رہا ہے"۔۔اب کہ اُس کی آنکھوں میں واضح خوف تھا۔۔

کوئی کچھ نہیں کر سکے گا اب مِنہا میرا یقین کرو"۔۔عُمر کے پُر یقین لہجے پر اُس نے" سر اُٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔اُس کی آنکھوں کا یقین مِنہا کو یک گونا سکون دے گیا تھا لیکن اگلے ہی پل ایک خیال اُس کا سکون برباد کر گیا تھا۔۔

لیکن چچی نے دھمکی دی تھی کہ۔۔وہ زبردستی میرا نِک۔۔نِکاح شاہد سے کر دیں" گی"۔۔اُس کا خوف واپس عود آیا تھا۔۔مارے خوف کہ وہ پھر سے رو دی تھی۔۔

عُمر کا چہرہ ضبط سے سُرخ ہوا تھا، مِنہا کی کچھ دیر پہلے کی بے چینی کی وجہ یہی تھی وہ جان گیا تھا۔۔

وہ پھر آئیں گے، وہ بہت گندے لوگ ہیں، اماں۔۔اماں کچھ نہیں کر سکیں " گی۔۔وہ مجھے۔۔"۔۔وہ روتے ہوئے بولتی چلی گئی تھی جب وہ اُس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔

شش۔۔چُپ۔۔مِنہا۔۔مِنہا میری بات سنو۔۔وہ اب کچھ نہیں کر سکیں" گے "۔۔اُس کے لہجے کی مضبوطی مِنہا کے دل کو ڈھارس دے گئی تھی۔۔

تمہیں مجھ پر یقین ہے ناں۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھتا بڑے " مان سے پوچھ رہا تھا۔۔وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اب کچھ نہیں کر سکیں گی، تمہارے اور آنی کی طرف کوئی دیکھنے کی ہمت بھی نہیں کر سکے گا ٹرسٹ می"۔۔ عُمر نے پُر یقین لہجے میں کہتے ہوئے اپنی پوروں پر اُس کے آنسو چُنے تھے۔۔

. . . . . .

احسن وہ لوگ میری بیٹی کو لے جائیں گے، میں کیا کروں گی کیسے گھر جاؤں گی"۔۔ وہ پریشانی سے رو دی تھیں۔۔

اُنہوں نے پروین بیگم اور شاہد کی دھمکیوں اور ارادوں سے بھائی کو آگاہ کیا تھا۔۔

تم ڈسچارج ہو کر میرے گھر چلو گی بلکہ اپنے باپ کے گھر"۔۔ وہ حق سے بولے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں احسن میں وہاں نہیں جاؤں گی"۔۔ جواباً وہ قطعیت سے بولی تھیں۔۔ احسن صاحب ایک پل کو چپ ہو کر رہ گئے تھے۔۔

تم نے شاید مجھے معاف نہیں کیا، پر ایک بات سُن لو اب سے تم دونوں میری ذمہ" داری ہو، تم اِس گھر میں نہیں آنا چاہتی مت آؤ، لیکن میں جلد ہی تمہارے لیے دوسرے گھر کا انتظام کرتا ہوں"۔۔وہ ہچکچائی تھیں۔۔

دیکھو ثمینہ وہ کمینے لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں"۔۔وہ ہاتھ اٹھا کر بولے تھے۔۔"

مجھے منہا کی فکر ہو رہی ہے احسن، میں کیسے اس کو دنیا سے بچاؤں گی"۔۔وہ" نڈھال ہونے لگی تھیں۔۔

اُن کے لیے ٹینشن لینا ٹھیک نہیں تھا۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اُن کے پاس آئے تھے۔۔اُن کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ کر اُنہوں نے اُن کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

www.novelsclubb.com

پریشان نہیں ہو۔۔میں اور عمر ہیں ناں تمہارے ساتھ، مِنہا میری بیٹی ہے، اور" میں اپنی بیٹی کی حفاظت اچھے سے کر سکتا ہوں، چلو اب تم آرام کرو"۔۔اُنہوں نے اُن کا ہاتھ تھپتھپایا تھا۔۔

تم بھی گھر جاؤ عمر کو لے کر، مِنہا ہے میرے پاس"۔۔اُن سے کہہ کر ثمینہ نے" سکون سے آنکھیں موندی تھیں۔۔

. . . . . .

وہ اُسے صرف چائے کے ساتھ کچھ بسکٹ کھانے پر آمادہ کر پایا تھا۔۔خود وہ چائے کا کپ تھامے سامنے پڑی ٹیبل کو دیکھ رہا تھا۔۔مِنہا نے دو تین بار اُسے دیکھا تھا لیکن ہر بار وہ اُسے کسی گہری سوچ میں ڈوبا نظر آیا تھا۔۔

چلیں"۔۔کچھ دیر بعد وہ مِنہا سے بولا تھا۔۔"

ہمم۔۔جی"۔۔وہ جو اپنے دھیان میں تھی، ایک دم چونک کر اُسے دیکھا تھا، اُسے" اُٹھتے دیکھ کر وہ خود بھی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

ریسپشن پر آ کر عُمر نے احسن صاحب کا نمبر ملایا تھا۔۔

بابا آپ نیچے آجائیں، جی جی ہم نے ناشتہ کر لیا ہے"۔۔وہ بات کرتا مِنہا سے" تھوڑا سا دور ہوا تھا۔۔

بابا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے، آپ پلیز نیچے آجائیں"۔۔وہ سنجیدگی سے" بولا تھا۔۔فون رکھ کر وہ اُس کے پاس آیا تھا۔۔ایک دو منٹ بعد احسن صاحب نیچے آتے دکھائی دیئے تھے، مِنہا اوپر ثمینہ کے پاس چلی گئی تھی۔۔

ثمینہ آرام کر رہی ہے ابھی، ہاسپٹل میں تو ایک ہی بندہ رہ سکتا ہے، ہم گھر چلتے" ہیں، کچھ دیر بعد آجائیں گے"۔۔وہ ٹائم دیکھ کر بولے تھے۔۔

میں مِنہا سے نکاح کرنا چاہتا ہوں بابا"۔۔احسن صاحب نے حیرت سے اُسے" دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی اور اِسی وقت۔۔!!"۔۔وہ مضبوط لہجے میں بولتا احسن صاحب کو حیران" کر گیا تھا۔۔

New Edition of Anmol Muhabbat

انمول_ محبت#

چھٹی_ قسط#

^^^^^^

یہ فیصلے ایسے جذبات میں نہیں کیے جاتے عُمر"۔۔ حیرت کے جھٹکے سے نکلتے" ہوئے وہ اُسے بغور دیکھ کر بولے تھے، جس کے چہرے پر چھائی ارادے کی مضبوطی دیکھ کر اُنہیں ہمیشہ کی طرح اُس پر فخر محسوس ہوا تھا۔۔ لیکن اِس طرح بلکل اچانک وہ یہ فیصلہ کیسے کر سکتے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

بابا اتنا عرصہ میں نے آپ کا آفس سنبھالا ہے آپ کو لگتا ہے میں جذبات میں " فیصلے کرتا ہوں۔۔؟؟"۔۔وہ اپنے بارے میں اُن کی رائے جاننا چاہتا تھا،اُس کے لہجے میں اپنی ذات کے بارے میں چھلکتا اعتماد ہی تو احسن اِبراہیم کا حوصلہ تھا۔۔

اچھا یار تم گھر چلو، ہم گھر چل کر بات کرتے ہیں"۔۔لیکن وہ اپنی جگہ سے ایک " انچ نہیں ہلا تھا۔۔

میں کہیں نہیں جاؤں گا، آپ آنی سے بات کریں بابا"۔۔وہ اُسی قطعی پن سے " بولا تھا۔۔

عُمر تم۔۔"۔۔اُنہوں نے اُسے سمجھانا چاہا تھا۔۔"

آپ کو کیا لگتا ہے بابا، میں آنی کی وجہ سے یہ نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔؟؟"۔۔اُن " کی بات کاٹ کر وہ اُن سے سوال کر گیا تھا۔۔احسن صاحب نے اُسے دیکھا تھا۔۔

تواور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔۔؟؟۔۔میرے خیال میں تم ثمینہ کی پریشانی دیکھ کر ایسا" جذباتی فیصلہ کر رہے ہو"۔۔اُنہوں نے صاف گوئی سے کہا تھا۔۔

میں مِنہا کو پسند کرتا ہوں بابا"۔۔اب کی بار وہ بھی بلکل صاف گوئی سے بولا تھا،" ایک لمحے کو وہ چُپ ہوئے تھے۔۔وہ سمجھ گئے تھے کہ مِنہا نے اُسے کل کے واقعے کے بارے میں بتا دیا ہے اِسی لیے وہ اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ بلکل اچانک کرنے کو تیار ہو گیا تھا۔۔

آپ ابھی آنی سے بات کریں۔۔میں نہیں چاہتا کہ کوئی اور اُس کا نام بھی" لے"۔۔وہ لب بھینچ کر بولا تھا۔۔اُس کی بات اور چہرے پر چھائی سُرخی دیکھ کر وہ ہنسے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

آپ ہنس کیوں رہے ہیں بابا۔۔؟؟"۔۔وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

دیکھ رہا ہوں اپنے بیٹے کو"۔۔اُنہوں نے بیٹے کو چھیڑا تھا، عُمر نے اب کہ خفگی سے" اُنہیں دیکھا تھا

اچھا یار کینٹین چل کر بات کرتے ہیں۔۔نکاح کا فیصلہ تو تم نے راستے میں" کھڑے کھڑے کر لیا ہے"۔۔ہنستے ہوئے اُنہوں نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔اُنہیں نجانے کیوں اُس کی حالت لطف دے گئی تھی۔۔

. . . . . .

برسوں پہلے تم سے پوچھے بغیر ایک فیصلہ کیا تھا، جو تمہارا دل، مان توڑ گیا تھا، آج" تمہارا ٹوٹا ہوا مان جوڑنے کے لیے ایک اور رشتہ تمہارے سامنے رکھتا ہوں"۔۔ احسن صاحب سنجیدگی سے بولے تھے۔۔ثمینہ اور مِنہا نے حیرت و نا سمجھی سے اُنہیں دیکھا تھا۔۔وہ کمرے میں نہیں تھا۔۔

میں اپنے بیٹے عمر کے لئے اپنی بیٹی کا رشتہ تم سے مانگتا ہوں، منظور"
ہے۔۔؟؟"۔۔۔وہ ان دونوں کو دیکھ کر ہلکے پھلکے انداز میں اپنی بات مکمل کر گئے
تھے۔۔وہ گھبراہٹ میں اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔ثمینہ نے ایک نظر اپنی بیٹی کے چہرے
پر گھبراہٹ اور پل میں بدلتے حسین رنگوں کو دیکھا تھا اور درد سے آنکھیں موند کر
جو کہا وہ اُس کا معصوم سا دل توڑ گیا تھا۔۔

نہیں۔۔!!!!"۔۔بند آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرے تھے، آنکھیں ہنوز"
بند تھیں۔۔احسن ابراہیم نے تڑپ کر اُنہیں دیکھا تھا۔۔ تبھی وہ کمرے میں داخل
ہوا تھا۔۔وہ سُن چُکا تھا۔۔احسن صاحب نے اُس کے چہرے کو دیکھا تھا، زندگی میں
پہلی بار اُس نے اُن سے کچھ مانگا تھا، اپنے بیٹے کا کیس وہ اتنی آسانی سے کیسے طرح ہار
سکتے تھے۔۔

ثمی۔۔!!مانا کہ اِس کی پرورش میں نے کی ہے لیکن اِس کی تربیت کی بُنیاد تم نے"
رکھی تھی ثمی۔۔اور میرا بیٹا اپنی بُنیاد سے پروان چڑھا ہے"۔۔وہ اُن کا ہاتھ تھام کر

یقین سے بولے تھے۔۔ لیکن ثمینہ ہمت ہارنے لگی تھیں۔۔ عُمر نے ایک نظر اُسے دیکھا تھا جو چُپ چاپ سر جُھکائے آنکھوں میں آئی نمی روک رہی تھی۔۔ ثمینہ نے آنکھیں کھول کر ایک نظر بیٹی کو دیکھ کر اُسے دیکھا تھا۔۔

"یہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔۔ لیکن میں نہیں چاہتی کہ بھابھی مجھے۔۔"۔۔ وہ رُکی تھیں، آنسو اب شدّت سے بہہ نکلے تھے۔۔

"خود پر تو میں سہہ گئی احسن۔۔ لیکن میں نہیں چاہتی میری بیٹی کے ساتھ وہ ہو جو میرے ساتھ ہوا"۔۔ وہ اُن کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی رو دی تھیں۔۔۔۔ جانے کیا کیا یاد آ گیا تھا اُنہیں۔۔ آج بھی اُن کا دل اُس اذیت کو بُھلا نہیں پایا تھا۔۔

"اگر صرف رعنا کا ڈر ہے تو ایک بات سن لو یہ میرا بیٹا ہے، تمہارے جانے کے بعد یہ بکھر گیا تھا، میں نے اپنے بچّے کو کیسے سنبھالا یہ میں جانتا ہوں، یا میرا اللہ!"۔۔

اب کے وہ بھی نم لہجے میں بولے تھے،اُس نے آگے بڑھ کر احسن صاحب کے کندھوں کو تھاما تھا۔۔

اِس کی ماں کو بھی یہ بات پتا ہے کہ عمر ابراہیم رعنا کا نہیں احسن ابراہیم کا بیٹا" ہے"۔۔احسن صاحب نے اپنے کندھے پر رکھے عمر کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھاما تھا۔۔

میری بیٹی مجھ پر بوجھ نہیں ہے احسن،میں نہیں چاہتی کہ تم انجانے میں مجھ سے" کی گئی زیادتی کے پچھتاوے کا ازالہ میری بیٹی کے ذریعے کرو"۔۔وہ اُن کی بیٹی تھی، وہ اُسے اِس طرح ازالے کی طرح استعمال کیسے ہونے دے سکتی تھیں۔۔چاہے سامنے اُن کے وجود کا حصّہ ہی کیوں نہ ہو۔اُنہوں نے ایک نظر اُسے دیکھا تھا،وہ چلتا ہوا اُن تک آیا تھا۔۔

تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو ثمی۔۔مِنہا میری بیٹی ہے"۔۔وہ بے بسی سے بولے" تھے۔۔

ثمینہ نے بھیگی آنکھوں سے اُسے اپنے پاس آتا دیکھا تھا۔۔وہ زور زور سے دھڑکتے دل کے ساتھ اُس کے ایک ایک قدم کو دیکھ رہی تھی۔۔وہ اُن کے پاس پڑی کرسی پر آکر بیٹھا تھا۔۔ثمینہ نے اُس پر سے اپنی نگاہیں نہیں ہٹائی تھیں۔۔

یہ میری خواہش ہے آنی"۔۔وہ اُن کے ہاتھ تھامتا بولا تھا۔۔مِنہا کا دل ایک لمحے" کو رُکا تھا۔۔وہ اِس شخص کی چاہت تھی جسے اُس کا دل پہلے ہی اپنا مان چُکا تھا۔۔ثمینہ نے احسن صاحب کو دیکھا تھا،وہ مُسکرائے تھے

یہ تمہارے بیٹے کی ہی خواہش ہے"۔۔اُنہوں نے تائید کی تھی۔۔"

آپ کو یاد ہے میں نے آپ سے کہا تھا کہ یہ ڈول مجھے دے دیں"۔۔اُنہوں نے" بھیگی آنکھوں سے مُسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

پھر تو آپ کو اپنا جواب بھی یاد ہو گا ناں آنی"۔۔وہ بڑے مان سے پوچھ رہا تھا۔۔"

وہ جو بہتی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھیں اچانک اُن کی نظر کچھ دور کھڑی بیٹی پر پڑی تھی۔۔جس کی نم آنکھیں بھیگے رُخسار اُن کے دل کو تڑپا گئے تھے۔۔

جب بڑے ہو جاؤ تو آ کر لے جانا"۔۔وہ روتے روتے ہنسی تھیں۔۔"

ثمی ماشاءاللہ سے میرا بیٹا اب بڑا ہو گیا ہے"۔۔احسن صاحب شرارت سے بولے" تھے،اُس کی جگمگاتی آنکھوں میں اپنی بیٹی کا عکس دیکھ کر وہ اُس کی پیشانی چوم گئی تھیں۔۔

احسن اب کے میں تمہارے سامنے رشتہ رکھتی ہوں،کیا تمہیں اپنی بیٹی کے لیے" میرے ہینڈسم بیٹے کا رشتہ منظور ہے۔۔؟؟"۔۔ان کی بات پر احسن اور عمر کا زبردست قہقہہ پڑا تھا۔۔جب کہ وہ سٹپٹاتی ہوئی رُخ موڑ گئی تھی،احسن صاحب ہنستے ہوئے اُٹھے تھے۔۔

بیٹی کا معاملہ ہے سوچ کر بتاؤں گا"۔۔اُنہوں نے مِنہا کو اپنے بازو کے حلقے میں" لیا تھا۔۔ عُمر نے دلچسپی سے اُسے دیکھا تھا جو رُخ موڑے کھڑی تھی۔۔

ہاں بھئی تم اچھی طرح سے اپنی بیٹی کی مرضی معلوم کر لو، میرا بیٹا لاکھوں میں" ایک ہے"۔۔ ثمینہ نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا وہ ہنسا تھا۔۔

کیوں بیٹا تمہیں یہ لڑکا پسند ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اُن کے شانے میں منہ چھپا گئی" تھی۔۔ باقی سب زور سے ہنس پڑے تھے۔۔

. . . . . .

موبائل پر بجتی بیل کی آواز نے اس کی نیند خراب کر تو دی تھی پر وہ بھی ڈھیٹ بنا تکیے کو سر پر رکھے پڑا رہا تھا۔ فون کرنے والے نے تیسری بار اُس کا نمبر ملا کر ثبوت دیا تھا کہ وہ اُس سے بڑا ڈھیٹ ہے۔۔

کون کمینہ ہے"۔۔وہ تکیہ پھینک کر نیم دراز ہوا تھا۔۔سامنے گھڑی ساڑھے سات بجا رہی تھی،اس کا موڈ اور خراب ہوا تھا،موبائل ابھی بھی بج رہا تھا۔۔

واقعی کمینہ ہے"۔۔نام دیکھ کر وہ بڑبڑایا تھا۔۔"

کمینے انسان،شرم نہیں آتی تجھے صبح کے ساڑھے سات بجے کسی شریف انسان کو۔۔"۔۔فون اُٹھاتا وہ شروع ہوا تھا۔۔"

شریف انسان تمہارے پاس صرف آدھا گھنٹہ ہے،مولوی صاحب کو لے کر ہاسپٹل پہنچ جاؤ"۔۔اُس نے ہاسپٹل کا نام بتایا تھا۔۔

لیکن سنو مولوی مسجد میں کیا کرے گا۔۔؟،نہیں تُو ہاسپٹل میں کیا کر رہا ہے۔۔؟؟"۔۔اس کے خاک پلے نہ پڑا تھا۔"ٹوئنٹی فائیو منٹس،یو ہیو ویسٹڈ یور فائیو منٹس"

(پچیس منٹ،تم اپنے پانچ منٹ برباد کر چکے ہو)

وہ اس کی بکواس سے اکتا کر بولا۔۔

"تیری یہ پہیلیاں مجھے نہیں آرہی سمجھ، میں سونے لگا ہوں"۔۔اب کے وہ جھنجھلا کر بولتا سر کو واپس تکیے پر رکھ گیا تھا۔۔

"مسٹر ارسلان علی، آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ، ابھی آدھے گھنٹے میں آپ کے دوست عمر ابراہیم کا نکاح ہے، آپ آدھے گھنٹے میں مولوی کو لے کر حاضر ہو کر اپنی شرکت یقینی بنائیں" وہ رکا تھا۔ارسلان ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھا تھا۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو، نیند میں ہو کیا؟"۔۔۔ارسلان کو لگا وہ واقعی نیند میں ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"تیرے پاس صرف بیس منٹ ہے، ورنہ بعد میں اپنی شکل دکھائی تو تیرا منہ سلامت نہیں رہے گا"۔۔وہ بعد پر زور دے کر لائن کاٹ گیا تھا۔۔۔

اوراب کہ وہ کمبل پھینک کر واش روم کی طرف بھاگا تھا۔۔

. . . . . .

کہہ دیاارسل کو؟"۔۔احسن صاحب اس کے پاس آئے تھے۔۔"

جی بابا، آرہاہے وہ"۔۔احسن صاحب نے بغور اُس کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔"

کیاہوا۔۔؟؟"۔۔اُنہیں وہ تھوڑاپریشان لگا تھا۔۔"

بابا، مما"۔۔وہ بے چین ہوا تھا۔۔وہ جانتے تھے اُسے ماں سے لگاؤ تھا۔۔اوراتنا"

بڑافیصلہ اُن کے علم میں لائے بغیر کرنااُس کے دل کو بے چین کیے ہوئے تھا۔۔

یار تیری ماں کو میں سنبھال لوں گا، ویسے بھی ابھی ہم اُسے کچھ نہیں بتارہے، ثمی"

کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے"۔۔احسن صاحب اُسے دیکھ کر ایک لمحے کو چُپ ہوئے

تھے۔۔وہ نچلا لب دانتوں میں دبائے نیچے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

عُمر تم کچھ غلط نہیں کر رہے، میرا یقین کرو، اِس سر کو جُھکنے مت دو"۔۔اُنہوں" نے اپنے دونوں ہاتھ اُس کے کندھوں پر رکھے تھے۔۔اُس نے سر اُٹھا کر اُن کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔عُمر کو اُن کی آنکھوں میں درد نظر آیا تھا۔۔

کبھی کبھی ماں باپ کے فیصلے فرمانبردار اولاد کے لیے آزمائش بن جاتے ہیں، اور" میں نہیں چاہتا کہ میرے بیٹے کو اِس آزمائش سے گزرنا پڑے۔۔"۔۔وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولے تھے۔۔

آئی لو یو بابا"۔۔وہ بے اختیار اُن کے گلے لگا تھا، یہ اُس سے بہتر کون جانتا تھا کہ" اِحسن اِبراہیم پچھلے بیس سالوں سے ایک کرب سے گزر رہے تھے۔۔وہ بھی اُس کی خاطر۔۔

www.novelsclubb.com

تم بس خوشی خوشی اپنی نئی زندگی کا آغاز کرو"۔۔اُسے خود سے الگ کر کے اُنہوں"
نے اُس کا کندھا تھتھپایا تھا، لہجہ نم تھا۔۔ عُمر نے خود پر قابو پاتے ہوئے اثبات میں
سر ہلایا تھا۔۔

عمر میری بیٹی کو کبھی کوئی دکھ مت دینا، اُس کی ماں کو میں نے بہت تکلیف دی"
ہے"۔۔اُن کی زندگی کا پچھتاوا ثمینہ کو سامنے دیکھ کر اب اُنہیں اذیت دے رہا
تھا۔۔

بابا آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے کیا۔۔؟"۔۔وہ اُن کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں"
میں لیتا پوچھ رہا تھا۔۔

خود سے زیادہ"۔۔وہ مُسکرائے تھے"

میں آپ کی بیٹی کو دل سے خوش رکھوں گا ان شاءاللہ"۔۔وہ ان کی آنکھوں میں"
دیکھ کر مسکرا کر بولا تھا۔۔

ان شاءاللہ آمین"۔۔اُنہوں نے دونوں کی دائمی خوشیوں کی دعا مانگی تھی۔۔"

. . . . . .

ایک گھنٹے کے اندر اس کے سارے جملہ حقوق اُس شخص کے نام ہو گئے تھے جو اُس کے دل میں بسنے لگا تھا۔۔اُس نے نظر اُٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا تھا جو بہت محبت سے اُس کی ماں کی پیشانی چوم رہا تھا۔۔خوشی اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔اپنے ہی دل کے دھڑکنے کی رفتار سے گھبرا کر اُس نے فوراً نگاہیں جُھکائی تھیں۔۔

ارے دیکھیں دیکھیں آپ ہی کا ہے اب وہ پورے کا پورا"۔۔آواز پر اُس نے" سٹپٹا کر نظر گھمائی تھی، سامنے ارسلان کو دیکھ کر چہرہ سُرخ ہوا تھا۔۔

لیکن ہے بہت پیارا انسان"۔۔اب کے اُس کے لہجے میں دوست کے لیے پیار" تھا۔۔ تبھی عمر نے اُن دونوں کی طرف دیکھا تھا، وہ اُن دونوں کی طرف آیا تھا۔۔

اُس نے ایک نظر اُسے اپنی طرف آتے دیکھا تھا اور اسے اپنی ہتھیلیاں بھیگتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔

"کیا پٹیاں پڑھا رہے ہو تم میرے خلاف۔۔؟؟"۔۔ایک نظر اس کے جھکے سر کو دیکھ کر اُس نے ارسلان سے پوچھا تھا۔۔وہ جو کرسی پر بیٹھی تھی نظریں اُس کے چپل میں مقید پیروں پر تھیں۔۔وائیٹ ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر پہنے،اس ساری بھاگ دوڑ کی وجہ سے بکھرے بال جو سلکی ہونے کے باعث بار بار ماتھے پر گر کر شرارت پر آمادہ ہوتے تھے،عمر کا ان کو ہاتھ سے پیچھے کرنا بھی منہا کو اُس کی ایک پیاری سی ادا ہی لگتی تھی۔۔

"میں اپنی گڑیا سی معصوم سی بھابھی کو بتا رہا تھا کہ تم کتنے کم۔۔"۔۔عمر نے ایک دم اپنا پیر زور سے اس کے پیر پر مارا تھا۔۔منہا نے حیرت سے دونوں کو دیکھا تھا۔۔

اوف"۔۔وہ اپنی ٹانگ پکڑ کر کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ عمر اسے بازو سے کھینچ کر" دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔

بابا ارسل جا رہا ہے کہہ رہا ہے پھر آئے گا"۔۔وہ زور سے بولا تھا۔۔احسن" صاحب اُن کی طرف مُتوجہ ہوئے تھے۔۔

اللہ حافظ بابا"۔۔اس کی بات پوری ہوئے بغیر وہ اُسے باہر لے آیا تھا۔۔"

چھوڑ یار دوست کہتے ہو خود کو"۔۔اُس نے ایک جھٹکے سے عُمر کی گرفت سے اپنا" بازو چھڑایا تھا۔۔وہ واقعی ناراض نظر آ رہا تھا۔۔عمر نے ساری بات بتا کر، لنچ اور ڈنر کے وعدے کے ساتھ اپنے نوٹس اور اسائنمنٹ دینے کے وعدے پر اپنے جان سے پیارے دوست کو منایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ثابت ہوا"۔۔وہ ہاتھ جھاڑتا بولا تھا۔۔"

کیا۔۔؟"۔۔ارسلان کو تجسس ہوا تھا۔۔"

یہی کہ صرف تو ہی کمینہ ہے"۔۔عمر کی بات مکمل کرنے پر ارسلان نے اُس پر مکا تانہ تھا لیکن اُس نے ہنستے ہوئے اُس کا ہاتھ روک کر اُسے گلے سے لگایا تھا۔۔

. . . . . .

عمر تم گھر جاؤ گے ابھی۔۔؟"۔۔وہ اُس سے پوچھ رہے تھے۔۔جو کرسی پر ٹانگیں سیدھی کیے بیٹھا موبائل پر مصروف تھا۔۔ڈاکٹر نوید کی وجہ سے اُنہیں نکاح کی خصوصی اجازت مل گئی تھی لیکن اب صرف ایک بندے کو رُکنے کی اجازت تھی۔۔

سوچ رہا ہوں احد کو ائیر پورٹ سے پک کر تا گھر جاؤں، آپ چلیں گے کیا" گھر۔۔؟؟"۔۔وہ جواب دیتا اُن سے سوال بھی کر گیا تھا۔۔

فلائیٹ کب ہے اُس کی۔۔؟"۔۔اُنہوں نے گھڑی دیکھ کر پوچھا تھا۔۔"

بارہ بجے"۔۔اُس نے ایک نظر موبائل پر ٹائم دیکھا، ساڑھے نو بج رہے تھے۔۔"

ایک کام کرو یار، تم منہا کو گھر لے جاؤ، یہ تھوڑا فریش ہو کر ہمارا ناشتہ لے آئے گی، اور تم بھی ناشتہ کر لینا"۔۔اُن کے فرمان پر وہ گھبرا کر اٹھی تھی۔۔

نن۔۔ نہیں بابا، میں یہیں ٹھیک ہوں"۔۔اُس کے ساتھ جانے کا سُن کر ہی دل نے اپنی ریس پھر سے شروع کر دی تھی۔۔ عمر نے نظر اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا جو گھبرائی لجائی سیدھی دل میں اُتر رہی تھی۔۔وہ اُس کو دیکھنے سے گریز کر رہا تھا کونکہ اُس کو اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اُس کے دیکھنے پر کنفیوژ ہو رہی تھی۔۔

لو جی ہماری بیٹی کا تو موڈ ہی نہیں ہے ہمیں ناشتہ کروانے کا ثمی"۔۔وہ ثمینہ کو دیکھ کر مصنوعی حیرت سے بولے تھے، عمر اور ثمینہ دونوں ہنس دیئے تھے۔۔

آپ ناشتے میں کیا لیں گے بابا۔؟؟"۔۔وہ سر جھکا کر ان کی طرف آئی تھی، عمر اُس کی معصومیت پر ہنس دیا تھا۔۔

منہا سوپ بنا کر لے آؤ بیٹا، تمہارے بابا بھی پی لیں گے "۔۔جواب ثمینہ کی" طرف سے آیا تھا، اُس نے تصدیقی نگاہوں سے احسن صاحب کی طرف دیکھا تھا۔۔

بلکل، اور اس بیچارے کو بھی کچھ کھلا دینا بیچارا کل شام سے ایسے ہی ہے "۔۔وہ" اُسے بازو کے حلقے میں لیے شرارت سے بولے تھے، نظر بے اختیار اُس کی طرف اٹھی ہی تھی کہ جھک گئی، کیونکہ وہ ہنوز کرسی پر ڈھیلے سے انداز میں بیٹھا اُن دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔اپنی جگہ سے اُٹھ کر وہ ثمینہ کی طرف آیا تھا۔۔

آنی اپنا خیال رکھیے گا۔۔میں شام میں آؤں گا آپ کے بیٹے کو لے کر ان" شاءاللہ۔۔اللہ حافظ "۔۔اُس نے جُھک کر ثمینہ کی پیشانی چومی تھی۔۔

ان شاءاللہ۔۔اللہ کے امان"۔۔زیرِلب بول کر اُنہوں نے مِنہا کو اشارے سے"

اپنے پاس بلایا تھا۔۔

وہ ٹیبل پر پڑی گاڑی کی چابی اٹھاتا دروازے سے نکل گیا تھا۔۔اُنہوں نے مِنہا کی پیشانی چومی تھی۔۔

وہ بھی اللہ حافظ کہتی اُس کے پیچھے کوریڈور میں آئی تھی۔۔

بہت بہت مبارک ہو آپ دونوں کو"۔۔راستے میں تقریباً پورے اسٹاف نے ان"

دونوں کو مبارک دی تھی۔۔جو کہ وہ ہنستے ہوے وصول کر رہا تھا۔۔وہ اس کے پیچھے چلتی اسی کو دیکھتی سوچ رہی تھی کہ کیا قسمت اس طرح بھی مہربان ہوتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"یو ٹو میک آ بیوٹیفل کپل"

(آپ دونوں کی جوڑی بہت خوبصورت ہے)

وہ ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر تھی۔۔وہ اُس کی بات پر خوبصورتی سے مسکرایا تھا، منہا کے دل کی دھڑکن ایک پل کو تھمی تھی۔۔

. . . . . .

منہا۔۔!!"۔۔گاڑی روڈ پر ڈال کر وہ اُس کو دیکھ کر پکار بیٹھا تھا۔۔اُس کا دل" متوجہ ہوا تھا۔۔وہ ہاتھوں کو مسلتی چپ ہی رہی تھی۔۔وہ اس کی حالت دیکھ کر مبہم سا مسکرا دیا تھا۔۔

تم خوش ہو۔۔؟؟"۔۔وہ اُس سے اپنی بھاری دلکش آواز میں پوچھ رہا تھا۔۔منہا" کے دل نے اب کی بار اچھل اچھل کر شور مچا دیا تھا۔۔اُسے لگا کہ وہ اُس کے دل کی دھک دھک سن لے لگا بے اختیار وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔عمر نے پہلے حیرت سے پھر محظوظ ہوتے ہوئے اُس کی طرف دیکھا تھا۔۔اُس کے دیکھنے پر وہ اپنی بے اختیار حرکت پر سٹپٹاتی ہوئی دل پر رکھے ہاتھ کی مُٹھی بنا کر بند کر گئی تھی۔۔جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔۔پھر دھیرے سے ہاتھ کو گود میں رکھا تھا۔۔

کیا کہہ رہا تھا۔۔؟"۔۔اُس نے موڑ کاٹتے ہوئے مسکراہٹ دباتے سنجیدگی سے" پوچھا تھا۔۔

کون۔۔؟؟"۔۔وہ حیرت سے اُس کی طرف دیکھ کر بے ساختہ پوچھ بیٹھی" تھی۔۔اُس کی معصومیت پر عمر نے بمشکل اپنے قہقہے کو روکا تھا۔۔

تمہارا دل"۔۔وہ برجستہ بولا تھا ہونٹوں پر پھر مسکراہٹ تھی۔۔وہ سرخ چہرہ" لیے بیٹھی رہی تھی۔۔

لگتا ہے تمہارے دل کو میں پسند نہیں آیا"۔۔۔وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔وہ اُس کا" سنجیدہ چہرا دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔۔

ایسا کب کہا میں نے"۔۔وہ بے ساختہ بول گئی تھی لیکن اس کے جان سی بھرپور" قہقہے پر زبان دانتوں میں پھنسالی تھی۔۔اب کہ وہ سُرخ چہرہ لیے رخ ہی موڑ گئی تھی۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے احسن"۔۔وہ منہا کو عمر کے نکاح میں دے کر سکون میں" تھیں۔۔عمران کی معصوم سی بیٹی کے لیے سب سے بڑھ کر تھا۔وہ اس کے چہرے پر خوشی بھی دیکھ چکی تھیں لیکن اُس کے باوجود اپنے ڈر کو زبان پر آنے سے نہ روک سکیں۔۔

تمہیں عمر پر بھروسہ نہیں ہے کیا ثمی۔۔؟؟"۔۔وہ اُن کو پریشان دیکھ کر پوچھ" بیٹھے تھے۔۔

چھ سال کا تھا ناں جب وہ تب ہی اُس کے مانگنے پر میں نے اپنی گڑیا اُس کو دے دی" تھی"۔۔وہ چشمِ تصور سے وہ منظر یاد کر کے مسکرا دی تھیں۔۔احسن بھی مسکرائے تھے۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

پھر کیا پریشانی ہے۔۔؟؟ کیا پروین۔۔؟؟۔۔میں دو تین دن میں اپنے آس پاس"
ہی تم دونوں کے لیے فلیٹ کا انتظام کرتا ہوں"۔۔وہ ان کا ہاتھ تھام کر بولے
تھے۔۔

نہیں احسن عثمان نے ہمیں گھر دیا ہے"۔۔وہ بولی تھیں"

ثمی میں تم پر کوئی احسان نہیں کر رہا، ہمارے باپ کے گھر میں، جائیداد میں تمہارا"
دین کے لحاظ سے بابا جان حصہ دے کر گئے تھے جو کہ میرے پاس لکھا ہوا
ہے"۔۔وہ رکے تھے۔۔

اور اب سے تمہاری ساری زمہ داری مجھ پر اور منہا کی ساری زمہ داری عمر پر"
ہے"۔۔ثمینہ کے لیے پریشان ہونا ٹھیک نہیں تھا۔۔

مجھے ڈر بھابھی کا ہے، وہ بہت غصہ ہوں گی، میری منہا کو اگر انہوں نے قبول نہیں کیا تو۔۔؟؟"۔۔اپنا خدشہ وہ زبان پر لائی تھیں۔۔احسن صاحب کے چہرے کے تاثرات ایک دم سخت ہوئے تھے۔۔

منہا میری بیٹی اور میرے بیٹے کی بیوی ہے، میں تمہیں پھر کہتا ہوں عمر میرا بیٹا ہے، اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا رعناب کیا کرتی ہے"۔۔وہ پیچھے ہو کر بیٹھے تھے۔۔

میں نے اُس کے ساتھ بس بچّوں کی وجہ سے نبھا کیا ہے"۔۔اُن کے لہجے میں دکھ ہلکورے لے رہا تھا۔۔وہ چُپ چاپ اپنے بھائی کے دُکھ کو اپنے دل پر محسوس کر کے بے آواز رو دی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

میں اپنے بچوں کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہونے دوں گا اس عورت کے ہاتھوں،"
بس اس بار اپنے بھائی کا یقین کر لو"۔۔۔وہ مضبوط لہجے میں کہہ کر ان کو یقین
دلانے لگے تھے۔۔

اب تم آرام کر لو ثمی"۔۔اُنہوں نے اُس کا سر تھپتھپایا تھا اثبات میں سر ہلاتے"
ہوئے اُنہوں نے آنکھیں بند کی تھیں۔۔

. . . . . .

وہ صوفے پر ٹانگے سیدھے کیئے بیٹھا تھا چہرے پر بے حساب تھکن تھی۔۔جب
لائیٹ بلیو ٹراؤزر شرٹ، جس پر فیروزی ہلکی سی کڑھائی کی ہوئی تھی، فیروزی ڈوپٹہ
اوڑھے وہ لاؤنج میں آئی تھی۔۔اُس کے تروتازہ روپ کو دیکھ کر عُمر کو اپنی تھکن کم
ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔

ناشتے میں کیا لیں گے آپ۔۔؟؟"۔۔ نظریں بدستور جُھکی ہوئی تھیں۔۔ عمر" نے سیدھا ہوتے سر تا پیر اُس کا جائزہ لیا تھا۔۔ڈوپٹہ اس بار پن اپ نہیں تھا، ہاں حسبِ عادت سر پر تھا۔۔

اُس کا خالص بیویوں والا انداز دیکھ کر وہ ہنس دیا تھا، مِنہا کا سر اور نیچے چلا گیا تھا۔۔ اسے لگا کہ اب اگر تھوڑا سا اور اسے تنگ کیا تو یا تو وہ رو دے گی یا بے ہوش ہو جائے گی۔۔

کچھ بھی کھلا دو یار بہت بھوک لگ رہی ہے"۔۔اب کہ اُسے تنگ کرنے کا ارادہ" مؤخر کر کے اُس نے خود کو ڈھیلا چھوڑا تھا، دونوں ہاتھوں سے سر کے بالوں کو پیچھے کرتا اُس نے سر صوفے کی پُشت سے لگایا تھا، منہا نے ایک نظر اُس کی طرف دیکھا تھا۔۔ تھکن اس کے چہرے پر رقم تھی۔۔

انڈا پراٹھا بنا دوں۔۔؟؟"۔۔وہ اتنے پیار سے پوچھ رہی تھی کہ عمر کو اپنا دل" ہاتھوں سے نکالتا محسوس ہوا۔۔اُس نے اُسے دیکھ کر اثبات میں ہلایا تھا۔۔

آپ فریش ہو جائیں پلیز"۔۔وہ سامنے کمرے کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی۔۔"

اوکے"۔۔اثبات میں سر ہلاتا وہ ایک دم اُٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا،وہ" کچن میں چلی گئی تھی۔۔۔

. . . . . .

سوپ چڑھا کر وہ پراٹھوں کے لیے آٹا گوندھنے لگی تھی۔۔دو پراٹھے بنا کر اُس نے ہاٹ پاٹ میں رکھے تھے۔۔سوپ کی آنچ ہلکی کر کے وہ اس سے آملیٹ کا پوچھنے باہر آئی تھی۔۔وہ لاؤنج میں نہیں تھا۔۔وہ کمرے میں آئی تو ایک پیاری سی مُسکان اس کے لبوں کو چھو گئی تھی۔۔

وہ اس کے بیڈ پر بے خود سو رہا تھا کشن سینے سے لگائے دونوں ہاتھ دائیں بائیں سے کشن کو تھامے ہوئے تھے۔۔ شرارتی بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے، پنکھے کی ہوا سے اِدھر اُدھر اٹکھیلیاں کر رہے تھے۔ شرٹ اتار کر سائیڈ پر رکھی تھی، جسم پر بنیان موجود تھی۔۔ بے ساختہ نظریں چراتی وہ آگے بڑھی تھی۔۔ اُس کی نیند کھل جانے کے ڈر سے آہستہ سے پردے برابر کیے تھے۔۔ کمرے میں اب ملگجا سا اندھیرا ہو گیا تھا۔۔

بیڈ سے اُس کی شرٹ اٹھاتی وہ ٹھٹک گئی تھی، غیر ارادی طور پر اُس نے شرٹ کو ناک کے قریب کر کے گہرا سانس لیا تھا۔۔ اُس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا تھا۔۔ کل سے وہ اِس دل موہ لینے والی خوشبو کے حصار میں تھی۔۔ اور آج ابھی اُس پر ادراک ہوا تھا یہ خوشبو اُس کے دل میں رچ بس چکی تھی۔۔ دل کے پھر سے لے بدلنے پر وہ شرٹ کو جلدی سے دروازے پر پھیلا کر باہر آ گئی تھی۔۔ دس بج رہے تھے، سوپ بن گیا تھا اُس نے چولہا بند کیا اور باہر صوفے پر دونوں ٹانگیں اوپر کر

کے آرام دہ حالت میں نیم دراز ہو گئی تھی۔۔ نظریں ٹیبل پر رکھے اُس کے موبائل، والٹ اور گاڑی کی چابی اور نکاح نامے پر پڑی تھیں۔۔ کچھ سوچ کر اُس نے موبائل اٹھایا تھا، فون پر پاس ورڈ نہیں تھا۔۔

نہیں یہ غلط بات ہے"۔۔ دل کے سرزنش کرنے پر وہ موبائل کو سینے پر رکھے" آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔

. . . . . .

ابھی سوئے ہوئے بیس منٹ ہی ہوئے تھے کہ اچانک موبائل بجنے پر وہ ہڑبڑا کر اُٹھی تھی۔۔ موبائل نیچے گرا تھا۔۔ مزید گڑبڑاتے ہوئے اُس نے موبائل اُٹھایا تھا، شکر تھا اُس کی چپلوں پر گرا تھا۔۔ اسکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ کر وہ بے اختیار فون کو کان سے لگا گئی تھی۔۔

اسلام و علیکم بابا۔۔"۔۔ اُس کی آواز میں خود بخود ہی جوش آیا تھا۔۔"

وعلیکم اسلام!! بابا کی جان ارے واہ آج پہلی بار بیٹے کو فون کر کے انوکھی خوشی ہوئی ہے"۔۔وہ خوشگواری سے بولے تھے۔۔وہ جھینپی تھی۔۔

بابا وہ تو آتے ہی سو گئے تھے"۔۔وہ دھیرے سے بولی تھی۔۔"

چلو کوئی بات نہیں سونے دو اُسے، آرام سے آنا تم دونوں، ہم دونوں نے ناشتہ کر لیا ہے، اللہ حافظ بیٹا"۔۔وہ خوش دلی سے بولے۔۔

جی، اللہ حافظ"۔۔۔وہ فون ٹیبل پر رکھ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔تبھی باہر کی بیل بجی تھی۔۔اُس کی نیند کھلنے کے خیال سے وہ جلدی سے ڈوپٹہ سر پر ڈالے باہر کو بھاگی تھی۔۔بیل پھر بجی تھی، اُس نے بغیر سوچے سمجھے جلدی سے دروازہ کھول دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اندر چل بے حیا"۔۔پروین بیگم نے اُس کی گردن دبوچ کر اُسے اندر کی طرف دھکیلا تھا۔۔اُن کی بے رحم گرفت میں وہ درد سے دہری ہو رہی تھی۔۔

کہاں چھپایا ہے اپنے یار کو بول۔۔؟؟"۔۔شاہد اِدھر اُدھر دیکھتا دھاڑا تھا۔۔پھر" نظر ٹیبل پر دھری اُس کی چیزوں پر پڑی تھی۔۔

واہ اماں دیکھ۔۔!! بڑا امیر بندہ پھنسایا ہے"۔۔وہ اُس کے قیمتی موبائل کو الٹ" پلٹ کر کے بولا تھا

بے غیرت بول کہاں چھپایا ہے اپنے یار کو،ماں کو مرنے ہسپتال چھوڑا ہے اور یہ" یہاں رنگ رلیلیاں منا رہی ہے"۔۔وہ اُس کی گردن کو جھٹکا دیتی بولی تھیں۔۔

آہ۔۔چچ۔۔چی۔۔"۔۔وہ درد سے کراہتی اپنا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر رکھ گئی تھی۔۔"

چھوڑا ماں اس کو میں اپنے طریقے سے دیکھتا ہوں"۔۔وہ آگے بڑھا تھا"

www.novelsclubb.com

چچی چھوڑیں مجھ۔۔مجھے درد۔۔درد"۔۔وہ جملہ مکمل نہیں کر پائی تھی جب پروین" بیگم نے اُسے زور سے دھکا دیا تھا۔۔

ذلیل لڑکی!!"۔۔اُس کی آنکھوں کے آگے زمین آسمان گھوم گئے تھے۔۔وہ" آنکھیں میچ گئی تھی دھکا اتنا شدید تھا کہ اُسے اپنی موت نظر آئی تھی۔۔ تبھی وہ کسی کے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔اُس نے ڈُبڈبائی آنکھیں آٹھائی تھیں وہ اُس کے مہربان بازوؤں میں تھی۔۔اُسے لگا وہ تپتی دھوپ سے ایک دم چھاؤں میں آگئی ہو۔۔اُس کے سینے سے لگتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔

یہ۔۔یہ لوگ۔اماں کل۔۔مجھے۔۔"۔۔وہ بے ربط جملے بولے جارہی تھی جب" ایک دم اس نے اسے بازو سے پکڑ کر خود سے الگ کر کے سائیڈ پر کیا تھا۔۔وہ ششدر رہ گئی۔۔اُس کی آنکھیں غصّے اور طیش سے سُرخ ہو رہی تھیں۔۔دانت پر دانت جمائے وہ آگے بڑھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

لو اماں آگیا اِس کا یار، واہ ہمارے سامنے تو پاک باز بنتی ہے اور اس کے ساتھ۔۔۔" آہ"۔۔اس سے پہلے کے وہ جملہ پورا کرتا عمر کا ایک زناٹے دار تھپڑ اُس کی بتیسی ہلا گیا تھا۔۔

بکواس بند"۔۔اُس کا گریبان پکڑتا وہ دھاڑا تھا۔۔"

اب اگر ایک لفظ اور نکلا تمہارے منہ سے تو۔۔"۔۔۔انگلی اٹھا کر پہلے اس کو باور کرایا پھر

اس کی لاش اٹھا کر جائیں گی آپ"۔۔اُسے پروین بیگم کی طرف دھکا دیا تھا۔۔وہ لڑکھڑاتا ہوا ماں سے ٹکرایا تھا۔۔

خود تم لوگ بے حیائی کرو اور ہم پر ہاتھ اٹھاتے ہو،ارے ابھی سارا محلّہ اکٹھا کروں گی۔۔میں پولیس کو بلاؤں گی میرے بیٹے کی منگیتر کے ساتھ۔۔"۔۔وہ اپنے بیٹے کا منہ دیکھتی واویلا کرنے لگی تھیں۔۔

ایک منٹ"۔۔اُن کی بکواس پر ضبط کرتا وہ ہاتھ اُٹھا کر ایک دم بولا تھا۔۔"

یہ دیکھو"۔۔پھر سامنے ٹیبل پر پڑے کاغذات شاہد کی طرف بڑھائے تھے۔۔"

اُس نے کاغذات اُس کے ہاتھ سے لیے تھے۔۔

ارے کیا ہے۔۔؟؟۔۔ کہیں اِس گھر کے کاغذات تو نہیں ہیں، اِس کلموہی ثمینہ " نے اِس کے نام تو گھر نہیں کر دیا"۔۔پروین بیگم کو نیا وسوسہ ستایا تھا۔۔کاغذات پر نظر ڈالتے شاہد کا سوجا مُنہ مزید سوجا تھا۔۔

ارے بک ناں۔۔میرا دل بیٹھا جا رہا ہے"۔۔پروین بیگم نے اُسے ٹھوکا دیا تھا۔۔" عُمر نے اُس کے ہاتھ سے کاغذات چھینے تھے۔۔

ہو گئی تسلی۔۔اب چلتے نظر آؤ، تم دونوں"۔۔وہ تحکم بھرے انداز میں بولا" تھا۔۔

نکاح نامہ ہے اماں دونوں کا"۔۔وہ غصّے سے بولا تھا۔۔"

ارے کون سا نکاح۔۔یہ جھوٹا نکاح نامہ اپنے پاس رکھ۔۔ایسا جعلی نکاح نامہ تو" میرا شاہد بھی بنوا سکتا ہے، ماں اِس کی ہسپتال میں پڑی ہے اور تو یہاں جھوٹا نکاح نام۔۔"۔۔پروین بیگم بیٹے کی خوبی گنواتی پھر سے شروع ہونے لگی تھیں۔۔

تم دونوں بیٹھو میں پولیس کو بلا لیتا ہوں مل کر جانا"۔۔وہ اطمینان سے بولا تھا۔۔"

شاہد جانتا تھا یہ نکاح نامہ جھوٹا نہیں ہے اور اگر واقعی پولیس آگئی تو وہ تو لمبا جائے گا کیونکہ کہ وہ پہلے ہی موبائل چھیننے کی وارداتوں میں ملوث تھا۔۔

دیکھ لوں گا میں تم دونوں کو، یہ میری منگیتر۔۔"۔۔اُس سے پہلے کہ وہ جملہ پورا کرتا ایک اور زناٹے دار تھپڑ اس کے پہلے سے سوجے ہوئے منہ کی مزاج پُرسی کر گیا تھا۔۔عُمر نے اُسے گریبان سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا۔۔

آئندہ تمہاری زبان پر میری بیوی کا نام نہیں آئے۔۔آوٹ۔۔!!"۔۔وہ اُسے دروازے کی طرف دھکا دیتا دھاڑا تھا۔۔منہا کا ننھا سا دل کانپا تھا۔۔

وہ دونوں ماں بیٹا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھے تھے، جب عمر کا موبائل زور سے بجا تھا۔۔شاہد گھبرا کر جیب پر ہاتھ رکھ گیا تھا اس نے ٹیبل پر نظر دوڑائی

تھی۔۔اس کا موبائل اور والٹ غائب تھا۔۔موبائل ہنوز بج رہا تھا۔۔آواز دروازے کے پاس سے ہی آ رہی تھی۔۔

ادھر واپس آؤ اور یہ دونوں چیزیں یہاں رکھو ٹیبل پر"۔۔آواز میں سختی تھی۔۔"

کون سی چیزیں۔۔؟ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے"۔۔پروین بیگم چلائی تھیں۔۔"

لیکن وہ اب تیسرے تھپڑ کے ڈر سے موبائل اور والٹ ٹیبل پر پھینکتا دوڑ کر ماں سے بھی پہلے لاونج سے باہر نکل گیا تھا، پروین بیگم اُس کے پیچھے لپکی تھیں۔۔

دروازہ دھاڑ سے بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔

اُس نے اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ بغیر سوچے سمجھے بلکل بھی نہیں کیا تھا۔۔اِسی ڈر کی وجہ سے وہ آج اُسی وقت نکاح کا فیصلہ کر گیا تھا۔۔

وہ سر کے بالوں کو دونوں ہاتھوں میں جکڑتا گہری سانس لیتا پلٹا تھا، نظر اُس پر پڑی تھی، جو دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی دونوں ہاتھ چہرے پر تھے، بال جوڑے سے

کب کے کھل کر دائیں بائیں بکھر چکے تھے۔۔اُس نے اپنے اندر غصّے کی ایک شدید لہر محسوس کی تھی، ویسا ہی غصّہ جو اس کی یونیورسٹی کی حرکت پر آیا تھا۔۔

وہ ایک جست میں اُس تک پہنچا تھا، اُسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اپنے سامنے لا کھڑا کیا تھا، وہ جو اِس افتاد کے لیے بلکل بھی تیار نہیں تھی، حق دق رہ گئی تھی۔۔

"سو گیا تھا مر تو نہیں گیا تھا، جو آواز نہیں دی، اٹھا کر لے جاتے وہ تمہیں تو۔۔؟"۔۔وہ اُس کے بازو کو جھنجوڑتا تقریباً چیخا تھا۔اُس کے چیخنے پر وہ پھر شدّت سے رو دی تھی۔۔

"سب ک۔۔کچھ اتنا اچ۔۔اچانک ہوا چچی نے اتنی زو۔۔زور سے میرے بال پکڑے"۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اُس کے سینے سے لگی تھی، وہ ساکت ہوا تھا۔۔

میں اپنے بابا کو کھو چکی ہوں، ام۔۔اماں اس حال میں ہیں، میں آپ کو نہیں کھونا" چاہتی پلیز زمجھے چھوڑ جانے کی بات پھر مت کیجیئے گا، آپ سے پہلے میں مر جاؤں گی"۔۔وہ عثمان احمد کی موت سے ابھی تک نہیں سنبھلی تھی یہ بات کل وہ جان گیا تھا، پھر کل ثمینہ کی حالت پر اُس کی حالت بھی دیکھ چکا تھا، اب اُس نے اپنے مرنے کی بات کی تو وہ ہمت ہار گئی تھی۔۔اُسے افسوس ہوا تھا۔۔

منہا، میری بات سنو"۔۔وہ اُس کے بال سہلاتا بولا تھا۔۔اُس کے ہاتھوں کے" نیچے اُس کے لمبے سلکی بالوں کا آبشار تھا۔۔

کہیں نہیں جا رہا میں، جب تک اللہ کا حکم نہیں ہو گا میں تمہیں چھوڑ کر کبھی نہیں" جاؤں گا"۔۔وہ اُس کے کان میں دھیرے دھیرے بولنے لگا۔۔

کوئی اپنی زندگی کو بھی چھوڑ کر زندہ رہا ہے کیا کبھی۔۔؟؟"وہ چُپ چاپ سنتی" رہی، رونا بند ہو گیا تھا

میں زندگی کے ہر معاملے میں تمہیں اسٹرانگ دیکھنا چاہتا ہوں، زندگی میں کبھی" کوئی مشکل ہو ہمت ہارنے کے بجائے پہلے خود لڑو"۔۔اُس کو خود سے ہٹاتے ہوئے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر اُس نے نرمی سے اُس کے چہرے پے آئی لٹوں کو پیچھے کیا تھا۔۔

پھر مجھے آواز دو دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو ادوڑ کر تمہارے پاس آؤں گا، آزما " لینا"۔۔۔جھک کر اُس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔وہ حیا سے نظریں جھکا گئی تھی۔۔وہ مُسکرایا تھا

یو ہیو سچ آ بیوٹیفل ہئیر "۔۔"

(تمہارے بال بہت ہی خوبصورت ہیں)

وہ اُس کے لمبے اسٹریٹ سلکی بالوں کو چھوتا بولا۔۔چہرہ مزید سُرخ ہوا تھا،وہ جھجھک کر پیچھے ہوئی تھی۔۔قدموں کے پاس پڑا ڈوپٹہ اُٹھا کر سر پر ڈالا تھا۔۔وہ اُس کی ساری گھبراہٹ دیکھ کر دھیرے سے ہنسا تھا۔۔

"میں ناشتہ بنادوں"۔۔جُھکی نظروں سے کہتی،وہ سرعت سے کچن کی طرف بڑھی تھی۔۔اُس کے بھاگنے پر وہ بے ساختہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔اُس کے جان سے بھرپور قہقہے نے کچن تک اُس کا پیچھا کیا تھا۔۔

"ہاف فرائی بنانا"۔۔باہر سے اُس کی آواز آئی تھی۔۔دل کی دھک دھک سے تنگ ہو کر اُس نے دل پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔

گہرے گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کرتی وہ سنک پر جُھکی تھی،چہرے پر پانی کے دو چار جھپاکے مار کر اُس نے ڈوپٹے سے چہرہ صاف کیا تھا۔۔

. . . . . .

وہ فریش ہو گیا تھا،اُس وقت کال ارسلان کی تھی۔۔وہ اُسے کال کرتا صوفے پر آ بیٹھا۔۔

"تم کیا اپنے ہنی مون پر چلے گئے ہو جو آج نہیں آئے ہو۔۔؟؟"۔۔ارسلان کی اپنی ہی باتیں ہوتی تھیں۔۔جبھی وہ ناشتہ لے کر آئی تھی لیکن اُس کی بات پر سٹپٹائی تھی

"آئی وِل شیور لی اِنفارم یو بیفور گوئنگ ٹو ہنی مون، سو ڈونٹ وری"

(میں تمہیں ضرور بتاؤں گا، ہنی مون پر جانے سے پہلے، پریشان نہیں ہو)

وہ سٹپٹاتی ہوئی پلٹنے کو تھی جب اُس کا ہاتھ عمر کی گرفت میں آیا تھا،اُس کا دل رُکا تھا۔۔وہ واپس مڑی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"پڑھو شاباش میں کل آؤں گا،اللہ حافظ"۔۔فون رکھتے ساتھ ہی عُمر نے اُسے ہاتھ سے ہلکے دباؤ سے سامنے سنگل صوفے پر بٹھایا تھا۔۔

ناشتہ کرو"۔۔وہ ناشتے کی طرف اشارہ کر کے بولا۔۔"

میں نے کر لیا تھا"۔۔وہ دھیرے سے بولی تھی۔۔"

وہ چڑیا جتنا ناشتہ میں نے بھی دیکھا تھا اور ویسے بھی میں اکیلا ناشتہ نہیں کرتا"۔۔"

وہ نوالا بنا کر اُس کے منہ کے پاس لایا۔۔وہ جھینپ کر مجبوراً منہ کھول گئی تھی۔۔

دوسرا نوالا اُس نے اپنے منہ میں ڈالا تھا۔۔اُس کا دھیان اپنے موبائل پر تھا۔۔اور وہ اُسے دیکھے گئی تھی۔۔

اب تم چاہتی ہو کہ میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں کھلاؤں تو بول دو، ساری عمر یہ کام" کرنے کو دل و جان سے تیار ہوں"۔۔وہ نوالہ بنا کر اُس کے منہ میں ڈال گیا تھا، وہ ہڑبڑاتی ہوئی ہوش میں آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کیا تھا یہ شخص، اُس کا حوصلہ، اُس کا تحفُظ، اُس کی زندگی۔۔اور ابھی ابھی اُس پر ادراک ہوا تھا کہ یہ پیارا سا شخص اُس کے دل، رگ وجاں کا مکین بن گیا تھا۔۔ آنکھیں جھپک کر اُس نے آنسوؤں کو روکا تھا۔۔

میں خود کھاتی ہوں"۔۔وہ جھینپ کر بولی تھی۔۔"

یہ لو اپنی بھائی سے ملو، نہیں ایکچیولی ہم دونوں کے مشترکہ بھائی سے ملو"۔۔وہ" ایک دم اُس کے آگے موبائل کرتا بولا، اُس نے بڑے اشتیاق سے موبائل تھاما تھا۔۔اسکرین پر ایک خوبصورت نوعمر لڑکے کی تصویر تھی، جو گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا ایک ادا سے ابرو اچکائے مُسکرا رہا تھا۔۔منہا کے ہونٹوں پر بڑی پیاری سی مُسکان بکھر گئی تھی۔۔وہ اُسے بہت پیارا دل کے قریب لگا تھا، وجہ اُن دونوں کے بیچ رشتہ تھا۔۔احد ابراہیم اُس کا دودھ شریک بھائی۔۔وہ بغور اُس کے چہرے کے انوکھے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔۔جو اسکرین کو محبت سے دیکھتی نم آنکھوں سے مُسکرا رہی تھی۔۔

اب نیچے کومنٹس بھی پڑھو ذرا"۔۔وہ پراٹھے سے انصاف کرتا بولا۔۔تصویر کے "

نیچے عمر کا کومنٹ تھا۔۔۔

مائی کیوٹ بے بی برو"۔۔"

(میرا پیارا ننھا بھائی)

اور ساتھ میں کس کی اسمائلی تھی اور نیچے احد کا رپلائی تھا جسے پڑھ کر وہ بے ساختہ ہنس دی تھی۔۔

"نو بھایان، یور کول اینڈ ہینڈسم بروجسٹ لائیک یو"

(نہیں بھایان، آپ کا ہنیڈسم بھائی، بلکل آپ جیسا)

www.novelsclubb.com

اُس نے بھائی کی تصحیح کی تھی کہ اب وہ بچّہ نہیں ہے بڑا ہو گیا ہے۔۔اور نیچے بہت ساری لڑکیوں کے کومنٹس تھے۔۔اُس نے ہنستے ہوئے موبائل واپس عُمر کو پکڑایا تھا۔۔

اب بس تم اپنی خیر منانا، بہت شرارتی ہے یہ"۔۔وہ ہنس کر بولا تھا۔۔۔"

جب تک اُس نے دو تین نوالے لیے تھے وہ ایک پراٹھا کھا چکا تھا۔۔

یہ بلکل ختم کرو، پھر چلیں گے، مجھے پتا ہے کہ تم نے صبح بھی ٹھیک سے نہیں کھایا تھا"۔۔۔وہ کہتا ہوا کمرے میں چلا گیا تھا، تاکہ وہ آرام سے کھا سکے اُسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی، واقعی بھوک اتنی لگی تھی کہ وہ اُس کا بچایا ہوا سب ختم کر گئی تھی۔۔

کچھ دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوئی تو ہاتھ میں چائے کا کپ تھا۔۔اُس نے چُپ چاپ کپ اُس کی طرف بڑھایا تھا۔۔

ارے واہ! تمہیں کیسے پتا چلا مجھے چائے کی ضرورت تھی"۔۔وہ اس کے ہاتھ سے کپ لیتا بولا تو وہ مسکرا دی۔۔

میں پانچ منٹ میں آئی پھر چلتے ہیں"۔۔وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔۔اُسے اپنے" رب کا شُکر بھی تو ادا کرنا تھا،اتنا پیارا سا تھی بن مانگے عطا کیا تھا اُس نے۔۔سجدہ شُکر تو بنتا تھا۔۔لیکن اُسے یہ یاد نہیں تھا کہ بن مانگے تو وہ بے شک دیتا ہے پر عُمر ابراہیم اُس کی ہر نماز میں مانگی جانے والی دعاؤں کا حاصل تھا۔۔

اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے جوڑوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا" فرما اور ہمیں نیک لوگوں کا امام بنا"۔۔(سورۃ فرقان،آیت۔۔۷۴)

. . . . . .

عُمر گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔۔وہ دروازہ لاک کرنے لگی تھی جب پیچھے سے آتی آواز پر پلٹی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مِنہا۔۔ کہاں ہو تم لوگ۔۔؟؟ میں کل شام سے دروازہ بجا بجا کر تھک گئی" ہوں۔۔ صبح بھی میں آئی تھی۔۔ سب ٹھیک تو ہے ناں۔۔؟؟"۔۔ ثناء از حد پریشانی سے پوچھ رہی تھی۔۔

ثناء آپی"۔۔ وہ ایک دم اُس کے گلے سے لگتی رو دی تھی۔۔"

مِنہا۔۔ کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔ ثناء کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔"

آپی۔۔ اماں۔۔ اماں ہاسپٹل میں ہیں"۔۔ وہ روتے ہوئے بولی تھی، وہ گاڑی میں" بیٹھتے بیٹھتے رُکا تھا۔۔

کیا ہوا خالہ کو۔۔ بتاؤ مجھے۔۔ وہ ٹھیک ہیں ناں۔۔؟؟"۔۔ ثناء نے اُسے خود سے" الگ کرتے ہوئے پوچھا تھا وہ آگے بڑھا تھا۔۔

آنی اب ٹھیک ہیں اللہ کا شکر ہے"۔۔ وہ مِنہا کو دیکھتا بولا تھا، جو خود کو سنبھالتی" آنسو صاف کر رہی تھی۔۔

لیکن اُنہیں ہوا کیا ہے۔۔؟؟اور آپ لوگ ابھی کیا ہاسپٹل جا رہے"

ہیں۔۔؟؟"۔۔اُس نے عُمر سے پوچھا تھا۔۔

جی"۔۔وہ مُختصراً بولا تھا۔۔"

ایک ایک منٹ پلیز میں بھی چلتی ہوں، میں ذرا اپنی چادر لے آؤں۔۔ٹیپو۔۔"

ٹیپو"۔۔وہ ٹیپو کو پُکارتی اپنے گھر چلی گئی تھی۔۔اُنہیں ہاسپٹل چھوڑ کر اُسے احد کو

ائیر پورٹ سے پِک کرنا تھا۔۔

تم بیٹھو۔۔وہ آ رہی ہیں"۔۔کلائی موڑ کر گھڑی پر نگاہ ڈالتا وہ ڈرائیونگ سیٹ کی

طرف بڑھا تھا..

www.novelsclubb.com.....

"واٹ۔۔؟؟"

(کیا۔۔۔؟؟)

وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا پوری قوت سے چیخا تھا۔۔اُن دونوں کو ہاسپٹل چھوڑ کر وہ اُسے لے کر راستے میں تھا۔۔

کیا کر رہے ہو گدھے۔۔؟؟۔کان پھاڑنے ہیں کیا میرے"۔۔کان پر ہاتھ رکھتے" ہوئے عُمر نے اُسے گھورا تھا۔۔

"!!یو آر ٹیلنگ می دیٹ یو گوٹ میرڈ ٹو ڈے اینڈ دیٹ ٹو وِد آؤٹ می"

(!!آپ مجھے بتا رہے ہیں کہ آپ شادی کر چکے ہیں اور وہ بھی میرے بغیر)

اُسے شدید قسم کا صدمہ لگا تھا۔۔

ناٹ شادی او نلی نکاح، شادی تمہارے بغیر تھوڑی کروں گا"۔۔وہ اُس کو بہلاتا" بولا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نو پرابلم بھائی، آپ کل اپنی مسز کو گھر لے آیئے گا اور مجھے بتا دینا کہ لو بھئی احد یہ " ہے تمہاری بھابھی کر لی میں نے رخصتی بھی"۔۔وہ اپنی بات کو ہلکا لینے پر اور تپا تھا۔۔عُمر کو ہنسی آئی تھی۔۔

بھابھی نہیں بہن، میں بولوں گا، یہ ہے تمہاری بہن اور مزے کی بات یہ ہے کہ تو" میرا سالا"۔۔وہ اپنی ہی بات کو انجوائے کرتا قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

ایکسکیوزمی بھایان، میری بہن۔۔؟؟"۔۔وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا تھا، عمر زور سے ہنسا تھا۔۔

بھایان آپ کی طبعیت تو ٹھیک ہے نا۔۔؟"۔۔اب کہ اُس نے بھائی کو مشکوک " نگاہوں سے دیکھ کر اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"اوکے، ناؤ لِسن ٹو دی ہول اسٹوری"

(اچھا ٹھیک ہے، اب پوری کہانی سنو)

وہ اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ بند کر کے اُسے پوری بات بتا گیا تھا۔۔

"یو مین بھایان۔۔"

(آپ کا مطلب ہے بھایان۔۔)

اُس سے بولا ہی نہیں گیا تھا، وہ خوش تھا یا حیرت زدہ اُسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

اُس کا جگمگاتا چہرہ دیکھ کر اُس نے مُسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

ہماری پھپھو بھی ہیں، بابا کی رئیل سِسٹر (سگی بہن)۔۔؟"۔۔۔وہ آنکھیں پٹپٹاتا" ہوا پوچھ رہا تھا، وہ ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔

اینڈ ہر ڈاٹر از مائی فوسٹر سِسٹر۔۔؟؟"۔۔"

www.novelsclubb.com

(اور اُن کی بیٹی میری رضاعی بہن/دودھ شریک بہن ہے۔۔؟)

وہ اُس کے ہر سوال پر ہنستا ہوا اثبات میں سر ہلاتا جا رہا تھا۔۔

"یو مین مائی سِسٹر۔۔اوہ مائی گاڈ"

(آپ کا مطلب ہے میری بہن۔۔اوہ میرے اللہ)

اب کے وہ خوش گوار حیرت سے بولا کم چیخا زیادہ تھا۔۔ عُمر نے ہنستے ہوئے دائیں بائیں سر ہلایا تھا

بھایان، ہم ابھی ہاسپٹل جا رہے ہیں ناں۔۔؟؟۔۔وہ خوشی سے بولا تھا۔۔"

ناٹ ایٹ آل، وی آر گوئنگ ٹو ہوم"۔۔"

(بلکل بھی نہیں، ہم گھر جا رہے ہیں)

وہ قطعیت سے بولا تھا۔۔

بھایان، آئی وانٹ ٹو میٹ مائی کیوٹ سِسٹر، پلیز بھایان"۔۔"

www.novelsclubb.com

(بھایان میں اپنی پیاری سی بہن سے ملنا چاہتا ہوں، پلیز بھایان)

وہ دہائی دیتا بولا تھا۔۔

اوبھائی مجھ پر رحم کرو، میں بہت تھکا ہوا ہوں، کل سے نہایا بھی نہیں ہوں"۔۔وہ منہ بنا کر بولا تھا۔۔بھائی کے چہرے پر واضح تھکن دیکھ کر وہ چپ ہو گیا تھا۔۔

بابا بھی گھر آ چکے ہیں، شام کو ان شاءاللہ لے چلوں گا، تمہیں تمہاری بھابھی سے ملوانے"۔۔وہ اُس کا اداس چہرہ دیکھ کر شرارت سے بولا تھا۔۔

بھابھی نہیں، بہن سے، بہنوئی جی"۔۔وہ بھی شرارت سے کالر کھڑا کر کے بولا تھا۔۔

مطلب پارٹی چینج؟۔۔اُس نے بے ساختہ ہنستے ہوئے پوچھا تھا۔۔"

پوری طرح تو نہیں، کبھی آپ کا بھائی بن جاؤں گا اور کبھی آپ کا سالا"۔۔اور" اِس بار وہ دونوں ہی اپنا قہقہہ نہ روک پائے تھے۔۔۔

. . . . . .

انمول_ محبت#

ساتویں_ قسط#

^^^^^^

مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا"۔۔وہ جب سے آیا تھا منہا کو بازو کے حلقے میں لیے بیٹھا" پچاس کے قریب یہ جُملہ دہرا چُکا تھا۔۔سب ہی اُس کی بے تابی پر ہنس رہے تھے۔۔وہ سب اُس کے لیے ڈھیروں چیزیں لائے تھے۔۔

اسٹائلش سوٹ، گھر کے پہننے کے لیے سلے ہوئے سوٹ، نازک سی سینڈلز۔۔ پرفیومز، باڈی اسپرے، نازک سے ڈائل والی گولڈن قیمتی گھڑی، کاسمیٹکس۔۔ جن کا استعمال تو کیا اُسے تو ان کے نام بھی نہیں آتے تھے۔۔غرض ہر وہ چیز جو ایک لڑکی کی ضرورت ہو سکتی تھی، ثمینہ کے لیے بھی سوٹ، آرام دہ چپل، پرفیوم،

ایک بہت ہی خوبصورت شال۔۔وہ آنکھوں میں ستاروں سی چمک لیے سب دیکھ رہی تھی۔۔

دیکھو منو یہ سب میں لایا ہوں تمہارے لیے، تمہیں پسند آیا ناں سب"۔۔اُسے خوش ہوتا دیکھ کر اُس نے سارا کریڈٹ لینا چاہا تھا۔۔عمر ہنس دیا تھا۔۔

بیٹا اس گدھے کی باتوں میں بلکل بھی نہیں آنا، یہ سب عمر لایا ہے تمہارے لیے"۔۔بے اختیار اُس کی نگاہیں اٹھی تھیں لیکن سامنے والے کی نگاہ میں اپنے لیے استحقاق دیکھ کر پھر سے جھک گئی تھیں۔۔

تمہارے سُسر اور شوہر دونوں میری بہت عزّت کرتے ہیں، تم پریشان مت ہونا"۔۔وہ اُس کے کان میں بڑبڑایا تھا، وہ ہنس دی تھی، عمر کی نظر اسی پر تھی۔۔

اِس کی کیا ضرورت تھی احسن۔۔؟؟"۔۔ثمینہ اتنا سب دیکھ کر بولی تھیں۔۔"

بھئی ثمی اب منہا عمر کی ذمہ داری ہے"۔۔اس کا سر مزید جھکا تھا۔۔"

آج سے میری بیٹی کا سارا خرچہ یہ اٹھائے گا"۔۔وہ اُس کے کندھے کو تھپتھپا کر" بولے تھے،وہ ہنسا تھا۔۔

اور میرا بھی"۔۔احد نے اچانک کہا تو سب ہی زور سے ہنسے تھے۔۔"

بیٹا جی،اب تک تمہاری پاکٹ منی کے علاوہ تمہارا سارا خرچہ تمہارا بھائی ہی اٹھاتا" ہے مجھ سے چھپاتے ہو پر میں بھی تم لوگوں کا باپ ہوں"۔۔احسن صاحب نے اُسے شرم دلانی چاہی تھی۔۔لیکن شرم کو بھی احد ابراہیم کے پاس آتے شرم آجاتی تھی۔۔

ہاں تو بھایان ہیں نا میرے"۔۔وہ اُس کے پاس آکر اُس کے گلے میں بازو ڈالتا بولا" تھا۔۔آنکھوں میں واضح شرارت تھی۔۔

اچھا اب بھائی ہوں میں، تھوڑی دیر پہلے بہنوئی تھا۔۔؟"۔۔عمر نے اپنے گلے" میں ڈلے اُس کے بازو کو ٹیڑھی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔

آئی ٹولڈ یو بیفور، کبھی بھائی بن جاؤں گا"۔۔اُس نے عمر کو گلے لگایا تھا۔"

اور کبھی سالا"۔۔پھر پلٹ کر منہا کو بازو کے حلقے میں لیا تھا۔۔اُس کی بات پر"

زبردست قہقہہ پڑا تھا۔۔وہ بھی دھیرے سے ہنسی تھی۔۔

آخر بہن کا بھائی ہوں اب میں، آپ کو کیا پتا بہن کتنی بڑی ذمہ داری ہوتی"

ہے"۔۔وہ عُمر کو دیکھ کر مصنوعی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

اوہ آئی سی"۔۔عُمر نے سر ہلایا تھا۔۔ثمینہ اور احسن مستقل ہنس رہے تھے۔۔"

اِدھر آؤ ذرا"۔۔ثمینہ نے ہنستے ہوئے اُسے اپنے پاس بُلایا تھا۔۔"

حکم کریں اماں"۔۔وہ بھاگتا ہوا اُن کے پاس آتا بیڈ پر جا بیٹھا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

بھائی، بھیا، بھائی جان تو سُنا ہے یہ بھایان کیا ہے۔۔؟؟"۔۔ثمینہ نے محبت سے"

اُس کے بال سنوارے تھے، عُمر کے ساتھ احسن صاحب کی ہنسی بھی چھوٹی تھی۔۔

یہ تمہارا صاحبزادہ جتنا ابھی بول رہا ہے ناں ڈھائی سال کی عُمر میں اِس سے بھی" زیادہ پٹاپٹ بولنا شروع کر دیا تھا اِس نے۔۔امجد نے اِسے عُمر کے لیے بھائی جان سکھایا تھا، بس پھر کیا تھا۔۔سارا دن بھایان بھایان کہہ کر یہ طوطا عُمر کے پیچھے ہوتا تھا"۔۔احسن صاحب ہنستے ہوئے بتا رہے تھے۔۔ثمینہ اور عُمر کے ساتھ وہ بھی ہنسی تھی۔۔

شُکر کرو تم یہاں نہیں تھی ہمارے ساتھ، ورنہ تم بھی سارا دن اِن کے پیچھے" بھایان بھایان کہتی پھرتی"۔۔وہ اُسے گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔اُس کی بات پر عُمر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔جبکہ احسن صاحب اور ثمینہ ہنسے تھے۔۔اُس کا چہرہ سُرخ ہوا تھا

بد تمیز"۔۔وہ مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑاتی ہوئی ایک دم کھڑی ہوئی تھی۔۔"

میں نماز پڑھ لوں"۔۔اُس کا بچھڑا ہوا بھائی مزید پتا نہیں کیا گل افشانی کرتا وہ کہہ" کر سرعت سے کمرے سے ہی نکل گئی تھی۔۔حالانکہ وہ نماز پڑھ چُکی تھی۔۔

ارے اِسے کیا ہوا۔۔مِنو۔۔مِنہا۔۔ارے بات تو سُنو"۔۔وہ بھی تیزی سے اُس" کے پیچھے بھاگا تھا۔۔

بہت شریر ہے"۔۔ثمینہ دروازے کو دیکھتی ہنستے ہوئے بولی تھیں۔۔"

ابھی کہاں۔۔ابھی رُکیں آنی۔۔ابھی آپ کو اِس سے ملے ہوئے پندرہ بیس منٹ" ہی ہوئے ہیں"۔۔وہ بھی ہنستا ہوا صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔

. . . . . .

اگلے دن وہ لوگ ثمینہ کو لے کر گھر آ گئے تھے۔۔اب احد اُس کے سر تھا کے وہ عمر کے لائے ہوئے ڈریسز میں سے ایک پہن کر تیار ہو اور وہ اُس کی بے وقت کی فرمائش پر گھبرا اُٹھی تھی۔۔

بابا آپ بولیں ناں بھئی اس سے،ایک تو آپ لوگوں نے نکاح میرے بغیر کر دیا،" اب میری اتنی سی بات نہیں مان رہے"۔۔وہ جزباتی بلیک میلنگ کرتا منہ پُھلا کر بیٹھ گیا تھا۔۔عمر اس سارے عرصے میں اُس کا گریز محسوس کرتا چُپ چاپ بیٹھا مُسکرا رہا تھا۔۔

منہا جاؤ تیار ہو کر آؤ،بھائی اتنے پیار سے کہہ رہا ہے"۔۔ثمینہ سے احد کا پُھولا ہوا" منہ نہیں دیکھا گیا۔۔

تھینک یو اماں"۔۔وہ ثمینہ کے گلے لگتا اُس کے پاس آیا تھا"

چلو چلو اٹھو،اب تو اماں نے بھی کہہ دیا ہے جلدی کرو"۔۔وہ اُسے ہاتھ سے کھینچتا" ہوا کمرے سے باہر لے گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

افففف"۔۔دوسرے کمرے میں آکر مِنہا نے اُس سے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا۔۔"

فضول کی ضد،اب میں تیار ہو کر سب کے سامنے باہر کیسے جاؤں گی۔۔؟؟"۔۔"

وہ حد سے زیادہ جھنجھلائی ہوئی تھی۔۔

یار ساری عمر پڑی ہے بھایان سے شرمانے کے لیے"۔۔وہ اُس کے ڈریسز دیکھتا"

بولا تھا۔۔وہ واقعی شرم سے تپ اُٹھی تھی۔۔

تم بہت ہی کوئی بد تمیز ہو، نکلو یہاں سے"۔۔اُس نے اُسے دروازے کی طرف"

دھکیلا تھا۔۔

تمیز سے لڑکی، پورے دو مہینے بڑا ہوں تم سے"۔۔وہ اُسے جھڑک کر بولا تھا۔۔"

اچھا دو مہینے بڑے بھائی صاحب، آپ باہر تشریف لے جائیں گے تب ہی تو میں"

کچھ کر پاؤں گی ناں"۔۔وہ چبا چبا کر بولی تھی۔۔

اچھا اچھا جا رہا ہوں"۔۔وہ بادل ناخواستہ کمرے سے باہر نکلا تھا لیکن پھر سر"

دروازے سے نکالا تھا۔۔

"ناؤواٹ۔۔؟؟"

(اب کیا۔۔؟؟)

وہ تپی تھی،ایک تو اتنی عجیب صورتحال میں اُسے پھنسایا تھا،اب جناب کو اٹکھیلیاں سُوجھ رہی تھیں۔۔

"دِس ڈے وِل بی اسپیشل فار بوتھ آف یو"

(یہ دن تم دونوں کے لیے خاص ہو گا)

کہہ کر اُس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔

اللہ،اب پتا نہیں کیا کرنے والا ہے"۔۔اُس کے ہونٹوں پر ایک خُوبصورت" مُسکراہٹ در آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

چار ڈریسز تھے،ایک ریڈ،شربتی کلر کی خوبصورت سلک شرٹ تھی جس کے ساتھ کِریم کڑھائی والا ٹراؤزر تھا،دوسرا بیلک کلر کا شیفون کا ہلکے سے اے لائن گھٹنوں

تک آتی فراک تھی جس کے گلے اور آستنوں پر نفیس سی سلور اور ریڈ کلر کی کڑھائی تھی۔۔اور ساری شرٹ پر کہیں کہیں سلور مُکیش تھی۔۔تیسرا ٹیل کلر کا ٹخنوں تک چھوتا شیفون کا فراک تھا۔۔اور چوتھا آف وائیٹ کلر کا ان تینوں سے قدرے سمپل تھا،اُس نے وہی نکالا تھا پہیننے کے لیے۔۔

. . . . . .

احسن یہ ہار تو اماں بی کا ہے ناں"۔۔وہ نم آنکھوں سے ہار کو دیکھتی بولیں۔۔"

گولڈن خوبصورت ہار جس پر ننھے سے وائیٹ،ریڈ اور بوٹل گرین نگ جُڑے تھے اور ساتھ میں درمیانی سائز کے اُسی ڈیزائن کے جھمکے تھے۔۔

اور یہ جھمکے بھی"۔۔اُن کو کیا کیا ناں یاد آگیا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

سچ کہا ہے کسی نے ماں جب یاد آتی ہے تو آپ پھر سے بچّہ بن جاتے ہیں چاہے آپ خود جوان بچّوں کی ماں ہوں۔۔وہ بڑے پیار سے اُن چیزوں کو چھو کر اپنی ماں کا لمس محسوس کر رہی تھیں۔۔

یہ جس کی امانت ہے اُسی کو دینے آیا ہوں، یہ دیکھو"۔۔نفیس و نازک سی" اسٹائلش سُونے کی چھ چوڑیاں اور چھوٹا سا پیارا سا ٹیکا جس کے بیچ میں ریڈ نسبتاً بڑا نگ تھا اور گول میں ننھے ننھے بوٹل گرین نگ تھے۔۔اور نازک سی بہت ہی پیاری گولڈ کی رنگ، جس کے بیچ میں ڈیپ ریڈ رُوبی اُس کے اطراف میں گول ننھے ننھے وائیٹ نگ، رِنگ کے دونوں سائیڈ پر ویسے ہی ننھے ننھے وائیٹ نگ جُڑے تھے۔۔ہر چیز بلاشبہ بہت ہی خوبصورت تھی۔۔ثمینہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

یہ باقی کی ساری چیزیں چوڑیاں، ٹیکا رِنگ یہ سب عمر اپنی پسند سے لایا ہے"۔۔" بابا کی بات پر وہ دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔

یہ سب بہت زیادہ ہے"۔۔وہ اِس سے زیادہ کچھ بول ہی نہیں سکی تھیں۔۔"
آنکھیں جھلملا رہی تھیں۔۔

آنی"۔۔وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُن کے پاس بیٹھ گیا اُن کے ہاتھوں کو چوما اور پھر"
ان کی پیشانی چوم کر عقیدت سے بولا تھا

آپ نے میرے ایک بار کہنے پر اپنی اتنی پیاری ڈول مجھے دے دی، یہ تو اُس کے"
سامنے کچھ بھی نہیں ہے، کیوں بابا۔۔؟؟"۔۔اُس نے احسن صاحب سے اپنی
بات کی تصدیق چاہی تھی آخر میں لہجہ شرارتی تھا۔۔

بلکل، آخر کو میں نے اِس نالائق کو بیٹی دی ہے، بہت سارے خرچے کرواؤں گا"
اس سے"۔۔وہ بھی شرارتی انداز میں بولے تو سب ہنس دیئے۔۔

بلکل اور میں نے اپنی بہن دی ہے اِنہیں، میں بھی اِن سے بہت سارے خرچے "
کرواؤں گا"۔۔ تبھی وہ کمرے میں داخل ہوتا اچانک بولا تھا۔۔احسن صاحب اور
ثمینہ ہنسے تھے جبکہ اُس نے کھڑے ہو کر اُس کا کان پکڑا تھا۔۔

تھوڑی سے عزت کر لیں میری سالا ہوں آپ کا"۔۔وہ آواز میں رعب پیدا"
کرتے بولا۔۔

کیا ہو۔۔؟؟"۔۔ عُمر نے اُس کے کان کو کھینچا تھا۔۔"

آؤچ بھایان۔۔بھائی ہوں میں آپ کا"۔۔وہ اپنا کان چھڑواتا چیخا تھا۔۔اُس"
کے بات بدلنے پر عُمر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اُس کا کان چھوڑا تھا۔۔

جاؤ احد یہ سب بہن کو دے آؤ"۔۔احسن صاحب نے ہنستے ہوئے جیولری کی"
طرف اشارہ کیا تھا۔۔ساری چیزیں اُٹھا کر وہ کمرے ست باہر نکل گیا تھا لیکن اُس
کے دروازے کے پاس رکا تھا، اُس کے دماغ میں ایک اور آئیڈیا آیا تھا۔۔کچھ

چیزیں اُس نے ٹیبل پر رکھی تھیں۔۔پھر اُس کے دروازے پر دستک دیتا دروازہ کھول کر اندر سر گُھسایا تھا۔۔

تم ابھی تک ایسے ہی بیٹھی ہو"۔۔وہ موبائل کان سے لگائے جھنجھلائی ہوئی سی" بیٹھی تھی۔۔

یار آپی جلدی آجائیں۔۔اِس بدتمیز نے مجھے بہت بُرا پھنسایا ہے"۔۔وہ اُسے گھور" کر بولی تھی۔۔

جلدی کرو۔۔میرے بھایان کو زیادہ انتظار نہیں کروانا"۔۔اُس نے سامان بیڈ پر" رکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تم۔۔"۔۔مِنہا نے پاس پڑا برش اُٹھایا تھا۔۔"

ادب کرنا سیکھو بڑے بھائی کا"۔۔لیکن اُسے برش ہوا میں لہراتے دیکھ کر وہ" جلدی سے کمرے سے ہی نکل گیا تھا۔۔

آپی۔۔یہ اب جیولری بھی لے آیا ہے۔۔پلیز جلدی آئیں ناں"۔۔وہ رہانسی ہوئی تھی۔۔

تم شروع تو کرو۔۔میں راستے میں ہوں"۔۔ثناء نے ہنستے ہوئے فون رکھا تھا۔۔"

گہرا سانس لے کر وہ ڈریس اُٹھاتی کھڑی ہوئی تھی۔۔

. . . . . .

اُس کے کمرے سے نکل کر وہ تیزی سے دوسرے کمرے میں آیا تھا۔۔

بھایان، کم وِد می، کوئیکلی۔۔!!"۔۔"

(بھایان، میرے ساتھ آئیں، جلدی)

وہ ثمینہ سے اپنے بچپن کے قصّے سُن رہا تھا کہ وہ کسی اُفتاد کی طرح نازل ہوا تھا۔۔

ارے کہاں بھئی۔۔؟؟"۔۔وہ حیران ہوا تھا۔۔"

"کم آن بھایان، آئی وِل ٹیل یو ایوری تھنگ آن دی وے"

(آپ آئیں تو، میں آپ کو راستے میں سب بتادوں گا)

احد نے اُسے ہاتھ سے کھینچ کر اُٹھایا تھا۔۔

"وی وِل بی بیک بائے دی ٹائم اور پرنسس از ریڈی"

(ہم لوگ واپس آجائیں گے جب تک ہماری پرنسس تیار ہوتی ہے)

وہ اُس کی گاڑی کی چابی اٹھا کر اطلاعی انداز میں بولتا باہر نکلا تھا۔۔

جلدی آنا اور کھانا لے کر آنا"۔۔احسن صاحب نے اُن دونوں سے کہا۔۔"

اللہ کے امان"۔۔ثمینہ نے دونوں کو دعا دی تھی۔۔"

. . . . . .

www.novelsclubb.com

اب کچھ بولو گے بھی، کہاں جانا ہے۔۔؟"۔۔وہ گاڑی روڈ پر ڈال کر اُس سے بولا"

تھا۔۔

سب سے پہلے تو چلیں کھانے کا آرڈر دیتے ہیں"۔۔وہ آرام سے بولا تھا۔۔"

سب سے پہلے، مطلب تمہاری لسٹ میں اور کتنے کام ہیں۔۔؟؟"۔۔گاڑی ایک " ریسٹورنٹ کے سامنے روکتے ہوئے اُس نے پوچھا تھا۔۔

اُتریئے تو بتاتا ہوں"۔۔بتاتا ہوں"۔۔کھانے کا آرڈر دے کر وہ دونوں گاڑی میں " آکر بیٹھے تھے، کھانے میں ٹائم لگنا تھا۔۔

اب ذرا کسی اچھی سی سویٹ شاپ چلیں"۔۔وہ اپنی جیب سے موبائل نکالتا بولا " تھا۔۔

یار تم آخر کیا کرنے کا سوچ رہے ہو۔۔؟"۔۔وہ دوبارہ سے پوچھ بیٹھا تھا۔۔"

"ٹرسٹ می بھایان، اِٹ وِل بی آمیمورییبل ڈے فار بوتھ آف یوان شاءاللہ"

www.novelsclubb.com

(مجھ پر بھروسہ کریں بھایان، یہ آپ دونوں کے لیے یادگار دن ہوگا ان شاءاللہ)

وہ اُس کو دیکھ کر مُسکرا کر بولا۔۔پھر موبائل میں سے کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا تھا۔۔

اپنے چھوٹے بھائی کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت بھری چمک دیکھ کر وہ بھی دھیرے سے مُسکرایا تھا۔۔

اُس نے لبوں پر انگلی رکھ کر بھائی کو چُپ رہنے کا اشارہ کیا تھا، پھر موبائل کا اسپیکر آن کر کے اپنے منہ کے پاس کیا تھا۔۔تین چار بیلز کے بعد فون اٹھا لیا گیا تھا۔۔

"کیا ہے، کیوں فون کیا ہے، اب کچھ باقی رہ گیا ہے کیا۔۔؟" وہ غصّے میں پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی۔۔عمر بے ساختہ بے آواز ہنسا تھا۔۔

"ہاں ایک دو چیزیں رہ گئی ہیں وہ سرپرائز ہے"۔۔اُس نے بھائی کو آنکھ ماری تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"اللہ کا واسطہ ہے تمہیں احد، مجھے اب مزید کوئی سرپرائز نہیں چاہیئے، پہلے ہی ثناء آپی بھی نہیں آئیں ابھی تک"۔۔اب کے وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔

اوپر سے تم مجھے ٹیکا دے گئے ہو، دل تو کر رہا ہے تمہارا گلا دبا دوں"۔۔وہ شدید جھنجھلاہٹ میں بولے ہی گئی تھی۔۔

اور ہیلز، میں نے کبھی ہیلز نہیں پہنیں، اگر میں گر گئی ناں تو تمہاری خیر نہیں"۔۔اب کے آواز میں پریشانی کے ساتھ دھمکی بھی تھی۔۔

کوئی بات نہیں، بھایان ہیں ناں، اُٹھا لیں گے تمہیں"۔۔اب اُسے اندازہ ہوا تھا کہ عُمر نے کیوں کہا تھا اپنی خیر منانا۔۔ سُرخ چہرہ لیے وہ چُپ ہی رہی تھی۔۔ جبکہ عُمر نے منہ دوسری طرف کر کے قہقہے کو مُنہ پر ہاتھ رکھ کر روکا تھا

"آئی ایم شیور، مائی سسٹر وِل لک لائک آپر نسس"

www.novelsclubb.com

(مجھے یقین ہے میری بہن شہزادی لگے گی)

اُس کی خاموشی محسوس کر کے اب کے وہ پوری سچائی سے بولا تھا۔۔ عُمر مُسکرایا تھا۔۔

لیکن احد، میں سب کے سامنے باہر کیسے آؤں گی۔۔؟؟"۔۔آخر کار اصل مسئلہ " سامنے آیا تھا۔۔وہ بے آواز کھل کر ہنسا تھا

سب کے سامنے یا بھایان کے سامنے۔۔؟؟؟"۔۔اگلی طرف پھر خاموشی چھا گئی " تھی۔۔

لِسن ڈونٹ ٹیل می، تم بھایان سے شرما رہی ہو"۔۔بھائی کو آنکھ کا اشارہ کرتے " ہوئے شرارت سے پوچھا تھا۔۔عُمر کے چہرے کی ہنسی دلکش مُسکان میں بدلی تھی، اُس نے گاڑی مٹھائی کی شاپ پر روکی تھی۔۔

کوئی نہیں"۔۔وہ دھیمے سے بولی تھا۔۔"

وہ تو ابھی کچھ دیر میں دیکھ لیں گے"۔۔دونوں ہنسے تھے۔۔"

تم واپس آؤ بیٹا، میں تمہیں بتاتی ہوں میں کوئی نہیں شرما رہی اُن سے"۔۔وہ بے " ساختہ خفت سے بولی تھی۔۔

اوہو اُن سے "۔۔وہ پھر چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔"

بد تمیز، ایڈیٹ "۔۔وہ غصّے سے بول کر فون کاٹ گئی تھی۔۔"

اب کے حال یہ تھا کہ دونوں ہی اپنے قہقہے پر قابو نا پا سکے عمر جلدی سے ہنستے ہوئے گاڑی سے ہی نکل گیا تھا۔۔

دیکھیں ذرا اصل بات تو پوچھنا بھول ہی گیا"۔۔وہ بھی گاڑی سے نکلتا بولا"

احد۔۔"۔۔اُس کا انداز سرزنش کرنے والا تھا"

ارے بھایان بس ایک چیز"۔۔وہ لجاجت سے بولا تھا۔۔"

یار بس کرو بہت تنگ کر لیا تم نے اُسے"۔۔عمر نے مٹھائی کا آرڈر دیا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

"آئی نو بھایان شی از ویری انوسینٹ اینڈ سینسیٹو گرل"

(مجھے پتا ہے بھایان، وہ بہت معصوم اور حساس لڑکی ہے)

وہ اب کہ محبت سے بولا تھا۔۔

اس بار سیریس بات کروں گا"۔۔فون پھر سے ملا کر اسپیکر پر ڈالا تھا۔۔کتنی ہی" بیلز بجیں،پر سامنے سے فون نہیں اٹھایا گیا تھا۔۔۔

ناراض ہو گئی ہے شاید"۔۔اُسے پریشانی نے گھیرا تھا۔۔اُس نے دوبارہ فون" ملایا۔۔دوسری بار فون آخری بیلز پر اٹھا لیا گیا تھا۔۔۔البتہ اگلی طرف چھائی خاموشی ناراضگی کی نشاندہی کر رہی تھی۔۔۔۔

سنو چاکلیٹ کھاؤ گی۔۔؟؟"۔۔صلح جو انداز میں پوچھا گیا۔۔"

ہاں،چاکلیٹ کو کون منع کر سکتا ہے بھلا"۔۔انداز ہنوز ناراضگی والا تھا۔۔ " دونوں پھر مُسکرا دیے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا بتاؤ کون سے والی۔۔؟"۔۔اُس نے پیار سے پوچھا تھا۔۔"

ڈئیری ملک، کٹ کیٹ، گیلکسی، اور ایک دو سے کام نہیں چلے گا بہت سارے"

لانا"۔۔وہ معصومیت سے دھونس جماتی بولی۔۔عمر بدستور مُسکرا رہا تھا

میرا کیا ہے تمہارے شوہر کی جیب سے لاؤں گا"۔۔وہ بھی معصومیت سے بولا"

تھا۔۔۔۔

ہاں تو جیسی بھی ہوں برداشت تو کرنا پڑے گا اُن کو"۔۔"

اب کے عمر اپنا قہقہہ روک نہیں پایا تھا۔۔

یہ تمہارے ساتھ کون ہے۔۔؟؟"۔۔وہ ٹھٹھکی تھی۔۔"

تمہارے شوہر نامدار"۔۔وہ آرام سے بولا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

اُففف"۔۔اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا اور پھر فون کٹ گیا۔۔دونوں ہنس"

دیئے تھے۔۔

اب ہم نے چاکلیٹس لینی ہیں، بُوکے اور گجرے لینے ہیں ہے، اور کھانا لے کر گھر جانا ہے"۔۔وہ اُس کو اپنی لسٹ گنواتا بولا۔۔

تم اپنی بہن کو کچھ ذیادہ ہی سر نہیں چڑھا رہے ہے؟؟"۔۔۔وہ ابرو اچکاتا پوچھ رہا تھا۔۔

بہن کو نہیں بھابھی کو، کیونکہ یہ سب آپ کے پیسوں سے آئے گا"۔۔وہ شانِ بے نیازی سے بولا۔۔

بس میں چاہتا ہوں کہ میرا بھائی میری بہن کے ایسے ناز اٹھائے کہ لوگ اپنی گرل فرینڈز کے اٹھاتے ہیں"۔۔اُس کی اپنی ہی منطق تھی، ابھی بہن ابھی بھابھی۔۔عُمر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سوچ لو پھر تمہاری شرمیلی بہن نے تم سے میری شکایت کر دی تو۔۔؟؟"۔۔" اُس نے احد کی بات کو انجوائے کرتے پوچھا۔۔

پھر تو میں افسوس ہی کروں گا اپنے بھایان پر"۔۔احد نے افسوس سے دائیں بائیں"

سر ہلایا۔۔

وہ کیوں بھلا۔۔؟"۔۔اُس نے حیرت اور اشتیاق سے پوچھا۔۔"

احد ابراہیم کا بھائی اپنی جائز گرل فرینڈ کو ہینڈل (قابو) نہ کر پائے تو احد ابراہیم"

کے لیے افسوس کا مقام ہے"۔۔وہ دائیں بائیں سر کو ہلا کر تاسف سے بولا

جائز گرل فرینڈ۔۔؟"۔۔عُمر نے اب کے پوری آنکھیں کھول کر پوچھا تھا۔۔"

بیوی کو تو جائز گرل فرینڈ کہہ ہی سکتے ہیں بھایان"۔۔وہ معصومیت سے بولا تھا عمر"

کا قہقہہ اس بار جاندار تھا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

وہ دونوں بہت سارے سامان کے ساتھ گھر پہنچے تو ساڑھے آٹھ بج رہے تھے۔۔

کہاں رہ گئے تھے تم دونوں یار"۔۔احسن اِن دونوں کو دیکھ کر بولے۔۔احد کچن"

میں کھانا رکھنے چلا گیا جبکہ وہ اُن دونوں کے پاس صوفے پر آکر بیٹھ گیا تھا۔۔

اور وہ تمہاری بہن کب سے اندر بیٹھی ہے اُس کو بھی بُلا کر لاؤ"۔۔اُسے کچن سے"

واپس آتا دیکھ کر احسن صاحب بولے تھے۔۔

دو منٹ پلیز"۔۔وہ ٹیبل پر مٹھائی، پلیٹیں اور چمچے رکھتا بولا۔۔ساتھ میں بُوکے"

اور چاکیٹس بھی تھے۔۔تینوں چُپ چاپ اُس کی ساری کاروائی دیکھ رہے تھے۔۔

بھایان آپ یہاں بیٹھیں"۔۔وہ اُس کو تھری سیٹر صوفے پر بیٹھنے کو بولا۔۔"

بابا آپ یہاں اماں کے پاس پلیز"۔۔احسن صاحب کو ٹو سیٹر صوفے پر اماں کے"

www.novelsclubb.com

پاس بٹھایا۔۔

احد یہ رِنگ اور چوڑیاں کیوں نہیں دی منہا کو۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب نے"

ٹیبل پر رکھے ڈبے دیکھ کر پوچھا۔۔

اِسے ابھی آپ اپنے پاس رکھیں، میں ابھی آیا"۔۔وہ اُس کے کمرے میں چلا گیا" تھا۔۔اور عمر ابراہیم کے دل کی دھڑکن بھی اُس کی منتظر ہو گئی تھی۔۔

وہ دروازہ کھول کر اندر آیا جہاں وہ شرمائی، گھبرائی پریشان بیٹھی تھی۔۔اُسے دیکھتے ہی وہ کھڑی ہو گئی تھی۔۔وہ اُسے دیکھ کر ایک پل کو ٹھٹھکا تھا، پر پھر خود کو نارمل ظاہر کرتا اُس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

چلو آؤ، سب ویٹ (انتظار) کر رہے ہیں"۔۔اُس کا ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈا" ہو رہا تھا۔۔

مائی گاڈ منو۔۔!! بھایان تمہیں رُخصت کروا کر نہیں لے کر جا رہے"۔۔وہ اُس" کی گھبراہٹ پر ہنسا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بکومت"۔۔وہ جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑاتی دوبارہ بیٹھ گئی تھی۔۔جیسے واقعی وہ اُسے" لے ہی جائے گا۔۔اُسے مستقل ہنستے دیکھ کر مِنہا نے اُسے خفگی سے گھورا تھا۔۔ تبھی گھر کی بیل بجی تھی۔۔

ثناء آپ آئی ہیں"۔۔وہ بڑبڑائی تھی۔۔"

میں ہوں ناں ساتھ، چلو"۔۔وہ اُس کا ہاتھ تھامے کمرے سے باہر آیا تھا، لیکن" اُسے جان بوجھ کر اپنے پیچھے اس طرح رکھا کہ وہ لاؤنج میں موجود افراد کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔

لیڈی اینڈ جینٹل مین، پریزینٹنگ دی موسٹ بیوٹیفل اینڈ پریٹی برائیڈ آف دی" "موسٹ چارمنگ اینڈ ہینڈسم گروم

خاتون اور حضرات، پیش کرتے ہیں سب سے دلکش اور خوبصورت دُولہے کی) (سب سے خوبصورت اور پیاری دلہن

وہ اُس کو ہاتھ سے پکڑ کر سامنے لاتا بولا تھا۔۔

آف وائیٹ ٹخنوں سے کچھ اونچا نیٹ کا فراک۔۔ جس کے دامن اور آستینوں پر نازک سا گولڈن کام تھا۔۔ پورے فراک پر گولڈن چھن تھے، ساتھ میں غرارہ جس کے باڈر پر فراک والا گولڈن کام تھا۔۔ اور آف وائیٹ شیفون کا گولڈن چھن سے بھرا ڈوپٹہ۔۔ ڈوپٹہ سر پر اس طرح لیا تھا کہ ایک پلو بائیں طرف سے آگے تھا اور دوسرا پلو پیچھے، بالوں کو سائیڈ کی مانگ نکال کر آگے کی لٹوں کو پن اپ کیا تھا، باقی کے سارے بال پیچھے سے لا کر آگے کو دائیں طرف رکھے تھے، ماتھے پر ننھا سا ٹیکا، کانوں میں بڑے سے جھمکے اُس کے چہرے کی بہار کو بڑھا رہے تھے اور گلے میں گولڈن ہار اُس کی صراحی دار گردن کو مزید نمایاں کر رہا تھا۔۔ کاجل اور مسکارا اُس کی آنکھوں کی گہرائی کو مزید اُجاگر کر رہے تھے۔۔ ہلکا سا بلش آن۔۔ ہونٹوں پر پنک شربتی شیڈ کی لپس اسٹک۔۔ اور پیروں میں نازک سی گولڈن ہیلز کے سینڈلز جو غرارہ ہونے کے باعث نظر نہیں آ رہے تھے۔۔

اُس کا من موہنا روپ عُمر ابراہیم کے دل میں گھر کر گیا تھا۔۔

بہت بہت مُبارک ہو۔۔ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو"۔۔ثناء نے اُس کا" ڈوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔مِنہا نے خفگی سے اُسے دیکھا تھا۔۔

سوری یار میں ڈاکٹر کے پاس گئی تھی۔۔ویسے ابھی تو تم کسی اور کا خیال کر لو"۔۔" وہ ایک نظر عُمر کو دیکھتی اُس کے کان میں سرگوشی کرتی بولی،مِنہا کی ساری خفگی اُڑن چھو ہوئی تھی۔۔اُس کی اُٹھی نگاہیں جُھکی تھیں۔۔ثناء جا کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔

احد نے سامنے آ کر اُس کے شرمائے گھبرائے روپ کو کیمرے میں قید کیا۔۔اس بات سے بے خبر کے کسی اور نے بھی اس کے دلکش روپ کو اپنے موبائل میں کیپچر کیا تھا۔۔

سٹپٹائی، گھبرائی شرمائی دُلہن سیدھے بیچارے دُلہا کی دھڑکن رُکوا رہی تھی۔۔اور چپ چاپ بیٹھا دلکش سا دُلہا نازک سی دُلہن کو نظروں کے حصار میں لیے اُس کی دھڑکنیں بے ترتیب کروا رہا تھا۔۔۔

ارے اوپر دیکھو مِنو"۔۔احد نے موبائل نیچے کرتے ہوئے کہا تھا، لیکن وہ بلکل سامنے بیٹھا تھا اور اُس کے دل نے گواہی دی تھی کہ وہ عُمر ابراہیم کی بے خود نگاہوں کے حصار میں تھی، اُس سے نگاہیں اُٹھانا دوبھر ہوئی تھیں۔۔

ماشاءاللہ!! میری بچّی چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے"۔۔ثمینہ احسن صاحب کا ہاتھ تھامے اُٹھتیں اُس تک آئی تھیں۔۔اُنہوں نے جھلملاتی آنکھوں سے اُس کا ماتھا چوما تھا۔۔ نجانے کیوں اُس کی آنکھیں بھی بھیگی تھیں۔۔

ماشاءاللہ"۔۔احسن صاحب نے بھی اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔خود پر ضبط کرتی وہ اُنگلی کی پُشت سے آنکھ کا کونا صاف کرنے لگی تھی۔۔

مِنو بھایان تمہیں ابھی بلکل بھی نہیں لے جا رہے، رونا بلکل بھی نہیں ہے"۔۔" احد نے آگے بڑھ کر اُسے اپنے بازو کے حصار میں لیا تھا۔۔وہ سر جُھکا کر مُسکرایا تھا۔۔

احد اِسے بٹھاؤ"۔۔ثمینہ کو بیٹی کی حالت پر ترس آیا تھا، اُن کے کہنے پر ثناء اپنی" جگہ سے اُٹھ کر اُس کے پاس آئی تھی۔۔

وہ سہج سہج کے نظریں جُھکائے احد کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی تھی۔۔دوسری طرف سے ثناء اُس کے ساتھ تھی، وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔عُمر کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کو بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔احد نے اُسے عُمر کے برابر والی جگہ پر بٹھایا تھا۔۔ثناء اُس کا غرارہ ٹھیک کرتی واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی۔۔

بیٹھیں بھایان، آپ ہی کی ہیں، اپنی ذاتی"۔۔وہ شرارتی انداز میں بولا تھا، وہ دلکشی" سے مُسکرایا چونکی تو تب جب وہ اس کے بلکل برابر استحقاق سے بیٹھا تھا، مخصوص

دلفریب خوشبو نے اُسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔اُس کی ہتھیلیاں بھیگی تھیں، دھڑکنوں کا الگ شور مچا ہوا تھا۔۔احد نے تصویر کھینچ ڈالی تھیں۔۔

"آج کل ٹرینڈ ہے نا دُلہا دُلہن میچنگ ڈریسنگ کرتے ہیں، تو ہماری منو نے بھی بھایان کی میچنگ کی ہے"۔۔اُس نے بے ساختہ عمر کی طرف دیکھا تھا، اور عمر نے اُس کی طرف۔۔عمر کے ساتھ سب ہی ہنس دیئے تھے اور اس پیارے سے لمحے کو احد نے ہمیشہ کے لیے کیمرہ میں مُقید کر لیا تھا۔۔

اور دُلہا صاحب اِس وقت ہلکی ہلکی شیو میں کریم کلر کے شلوار قمیض میں ملبوث تھے، آستینوں کو حسبِ عادت کُہنیوں تک فولڈ کیا ہوا تھا، بائیں ہاتھ میں وائیٹ روز گولڈ ڈائل اور ڈارک براؤن اسٹیریپ والی گھڑی اُس کے ہلکے روئیں والے بازو میں پھنس رہی تھی۔۔ڈارک براؤن بے انتہا سلکی بال مخصوص دلرُبا انداز میں ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے، جنہیں وہ بار بار ہاتھ سے پیچھے کرتا پیروں میں

اسائلش لیکن آرام دہ مردانہ چپل تھے۔۔وہ بغیر کوئی خاص تیاری کے بھی دلکش لگ رہا تھا۔۔

چلیں بھایان اب میری پیاری سی بہن کو رِنگ پہنائیں"۔۔اُس نے رِنگ کا باکس" عمر کے آگے کیا تھا،اب یہ تھا اصل سرپرائز۔۔وہ اپنے مخصوص دلکش انداز میں ہنسا تھا، جبکہ اُس نے بے اختیار گود میں پڑے اپنے ہاتھوں کو بند کیا تھا۔۔اُس کی یہ حرکت عمر کی آنکھوں سے مخفی نہیں رہ سکی تھی۔۔اُس کا شرمایا، گھبرایا روپ اُس کے دل میں گھر کر گیا تھا۔۔اُس نے ایک ہاتھ سے باکس سے رِنگ اٹھائی اور دوسرے ہاتھ کی چوڑی ہتھیلی اُس کے سامنے پھیلائی تھی۔۔منہا کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کو رُکی تھی۔۔لیکن اُس نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔۔سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔۔

بھابھی جی میرے بھائی ویٹ کر رہے ہیں"۔۔احد کے شرارت سے کہنے پر سب" ہی ہنس دیئے تھے۔۔

آنی اجازت ہے۔۔؟؟"۔۔ تھوڑا سا مڑ کر اُس نے ثمینہ سے اجازت لینی چاہی" تھی۔۔

بلکل، ساری اجازتیں آپ کو دیں میری جان"۔۔وہ بھی خوشدلی اور شرارت" سے بولی تھیں۔۔ بڑے استحقاق سے گود میں پڑا اُس کا ٹھنڈا نم ہاتھ تھام کر وہ اُسے رنگ پہنا گیا تھا۔۔اور منہا نے اُس کی اِس درجہ دلیری پر جھکا سر اٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھنے کی غلطی کی تھی۔۔وہ اُسی کو دیکھ رہا تھا، اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت، چاہت اور استحقاق کے رنگ دیکھ کر منہا نے اِس بار اپنی پلکوں کو بند کر کے بڑی عقیدت، محبت اور پیاری سی مُسکان سے مُقابل کی بے تحاشہ بولتی آنکھوں کے سارے رنگوں کو قبول کیا تھا۔۔۔لمحوں کی بات تھی۔۔اِس سے زیادہ وہ اِن جادو گر، سحر انگیز آنکھوں میں نہ دیکھ پائی تھی۔۔اُس نے نگاہیں جُھکائی تھیں۔۔ منہا کو یہ تو ماننا پڑا تھا کہ وہ زیادہ نہیں بولتا تھا پر اِس کی آنکھیں بولتی تھیں۔۔

اور عُمر ابرِاہیم اُسی ایک لمحے میں مِنہا عُمر پر جی جان سے قُربان ہوا تھا۔۔

بھایان ابھی ہاتھ مت چھوڑیے گا، میری بہن نے بڑی مُشکلوں سے ہاتھ دیا ہے" آپ کو، یہ لیں"۔۔وہ اُسے چوڑیاں اور گجرے پکڑاتا بولا۔۔احسن صاحب نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

اُففف، یہ احد کا بچہ، سوچ لے ذرا جو کچھ کرنے اور بولنے سے پہلے"۔۔وہ خیالوں میں اُس کے بال نوچ چکی تھی۔۔

عُمر کے ہاتھ میں اُس کا نازک سا ہاتھ لرزا تھا، اُس سے پہلے کہ وہ اپنا ہاتھ کھینچتی، اُس نے اُس کے ہاتھ پر اپنی گرفت تھوڑی سی سخت کی تھی۔۔اپنی گرفت کو نرم کرتا وہ اُس کے ہاتھوں میں گجرے اور چوڑیاں پہنا گیا تھا۔۔تبھی اُس کا موبائل بجا تھا، عُمر نے اُس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔اسکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ کر وہ کھل کر مُسکرا دیا تھا۔۔مِنہا نے بغور اُس کی مُسکراہٹ کو دیکھا تھا۔۔

اسلام و علیکم مما"۔۔وہ خوشگواری سے بولا تھا۔۔"

وعلیکم اسلام میری جان، کیسا ہے میرا بیٹا۔۔؟؟"۔۔وہ پیار سے بولی تھیں۔۔"

رعنا احسن عُمر سے بہت محبت کرتی تھیں۔۔

"آئی ایم مِسنگ یو مما، آئی وِش یو ور ہیئر وِد می رائٹ ناؤ"

(میں آپ کو یاد کر رہا ہوں مما، کاش آپ میرے ساتھ ہوتیں اس وقت)

وہ جذبات سے مغلوب ہو کر بولا۔۔اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت موقع پر اُس نے شدّت سے ماں کی کمی محسوس کی تھی۔۔مِنہا نے بے اختیار ثمینہ کو دیکھا تھا، اُس کی نظروں میں انجانا ڈر دیکھ کر اُنہوں نے نظریں چُرائی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"آئی مِس بوتھ آف یو ایز ویل میری جان"

(میں بھی تم دونوں کو یاد کر رہی ہوں میری جان)

وہ سر جھکا کر فون کان سے لگائے بلکل چُپ بیٹھا تھا، جب احد نے اُس کے ہاتھ سے موبائل لیا تھا۔۔

"مما آئی لو یو ٹو"

اُس کی بات پر سب ہی ہنس دیئے تھے دو تین منٹ بات کر کے اُس نے فون رکھا تو ماحول کو سنجیدہ پایا تھا۔۔

بھایان اور بہنا ایک سیلفی ہو جائے"۔۔وہ زبردستی آکر ان دونوں کو دائیں بائیں" کر کے بیچ میں آکر بیٹھا، عمر نے اُسے گھورا تھا۔۔پھر تینوں ہی ہنسے دیئے۔۔احد نے دو تین سیلفیز لی تھیں۔۔اُن دونوں کو مٹھائی کھلاتے ہنسی مذاق میں ساڑھے نو بج گئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ثمی اب اندر چل کر تھوڑی دیر لیٹ جاؤ، اور بچوں اب کھانا لگاؤ جلدی"۔۔" احسن صاحب کہتے ہوئے ثمینہ کو اندر کمرے میں لے گئے۔۔

میں کھانا نکالتی ہوں"۔۔ثناء اُٹھ کر کچن میں چلی گئی تھی۔۔"

مجھے بہت بھوک لگی ہے"۔۔احد بولتا ہوا ثناء کے پیچھے چلا گیا تھا،اُس کی شرارت" سمجھ کر وہ ہنسا تھا۔۔وہ دھڑکتے دل اور جھکے سر کے ساتھ چُپ چاپ بیٹھی رہی۔۔ ایک دو منٹ تک بھی جب بلکل خاموشی رہی تو اُس نے اپنا جھکا سر اٹھا کر اُس کی طرف دیکھا۔۔وہ بڑی خاموشی سے بند مُٹھی ٹھوڑی پر رکھے بڑے انہماک سے اُس کے دل موہ لینے والے رُوپ کو اپنی آنکھوں میں بسانے میں مصروف تھا،اُن بولتی آنکھوں کے سحر سے نظریں چُرا کر وہ ایک دم اُٹھی تھی۔۔

میں کچن میں،وہ احد۔۔"وہ گھبرا کر بولتی آگے بڑھنے کو تھی لیکن ہیلز کی وجہ" سے لڑکھڑا کر ٹیبل سے اٹکی تھی۔۔وہ بھی مُسکراہٹ دبا کر اُٹھا تھا،اب کہ وہ سنبھل کر آگے بڑھی تھی لیکن منحوس ہیلز اُس کے غرارے میں ایسی الجھی کہ وہ گھٹنوں کے بل گرنے کو تھی جب پیچھے سے وہ اُس کا بازو کو تھام گیا تھا۔۔

آرام سے"۔۔وہ اُس کی طرف جھک کر اُس کا بازو چھوڑتا بولا۔۔ مخصوص خوشبو" کا حصار،اس نے گہرا سانس لیا تھا،دو قدم چل کر وہ رُکی تھی پھر جُھک کر اپنے پیر ہیلز سے آزاد کیے تھے،سینڈلز کو وہیں کونے میں رکھ کر وہ دونوں ہاتھوں سے غرارے کو ہلکے سے اٹھا کر کمرے میں بھاگی تھی،اُس کی اِس حرکت پر وہ دل کھول کر ہنسا تھا

. . . . . .

تم دونوں جاؤ،میں یہاں ثمینی کے پاس رُک جاتا ہوں"۔۔احسن صاحب اُن" دونوں سے مخاطب تھے۔۔عُمر سر ہلاتا ثمینہ کی طرف مڑا تھا۔۔گیارہ بج رہے تھے،ثناء اپنے گھر چلی گئی تھی،وہ سب ثمینہ کے پاس بیٹھے تھے،وہ کپڑے بدل چُکی تھی۔۔سر پر ڈوپٹہ لیے وہ چُپ چاپ بیٹھی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

چلیں آنی۔۔کل مُلاقات ہو گی ان شاءاللہ،اپنا خیال رکھیے گا"۔۔وہ اُن کی پیشانی" چومتا سیدھا ہوا تھا۔۔نظریں خود کو دیکھتی اُس سے ٹکرائی تھیں،وہ مُسکرایا تھا،اُس نے گڑبڑا کر نظریں جُھکائی تھیں۔۔

اللہ کے امان میرا بچّہ "۔۔ثمینہ نے حسبِ عادت دعا دی تھی۔۔"

اور بیٹا تم یونیورسٹی جانے کی فکر نہیں کرنا،عُمر تمہیں پِک اینڈ ڈراپ دے دے گا" روز"۔۔احسن صاحب کے بولنے پر وہ ایک دم چونکی تھی۔۔وہ مُبہم سا مُسکرایا تھا۔۔

نن۔۔نہیں بابا میں کل یونی نہیں جاؤں گی"۔۔وہ اچانک بولی تھی۔۔"

تو بیٹا پرسوں سے تو جانا ہو گا ناں۔۔؟؟عُمر تم روز صبح اِسے۔۔"۔۔احسن صاحب" نے بولنا چاہا تھا لیکن۔۔

بابا میں۔۔میں احد کے ساتھ۔۔"۔۔تیزی سے بولتی وہ جُملہ ادھورا چھوڑ گئی" تھی۔۔سب ہی اُس کی جھجک محسوس کرتے ہنسے تھے۔۔

ٹھیک ہے ناں بابا۔۔بھایان کے ساتھ جا کر بیچاری خوار ہو جائے گی"۔۔وہ" اچانک بولا تھا، عُمر نے اُسے گھورا تھا۔۔وہ سر جھکائے اپنی ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔۔

میرا مطلب ہے آپ کے اور ہمارے ٹائمنگز ڈیفرنٹ (مُختلف اوقات) ہیں" ناں"۔۔اُس کے گھورنے پر وہ جلدی سے بولا تھا

میں ہوں ناں اپنی بہن کے لیے، اب سے یہ ڈیوٹی میری"۔۔وہ سینے پر ہاتھ رکھتا" جُھکا تھا ثمینہ ہنسی تھیں۔۔اُس نے شُکر کا سانس لیا تھا۔۔

ہاں جس دن میرا یونی جانے کا موڈ نہ ہوا اُس دن بھایان اپنی ڈیوٹی نبھائیں"
گے"۔۔وہ بڑے آرام سے بولتا ثمینہ کے گلے لگا تھا۔۔اُس نے تیزی سے سر اُٹھایا
تھا۔۔ نظر پھر اُسی سے ٹکرائی تھی جو کہ کھل کر ہنسا تھا۔۔

یہ احد کا بچّہ، بد تمیز"۔۔دل ہی دل میں بولتی سب کو ہنستے دیکھ کر اُس نے سر"
جُھکایا تھا، وہ جان گئی تھی سب ہی اُس کے ساتھ جانے پر اُس کی جھجک محسوس
کر چکے تھے، اُس کا چہرہ سُرخ ہوا تھا۔۔اُس کے سُرخ چہرے کو بغور دیکھتا وہ
مُسکرایا تھا۔۔

چلتے ہیں ہم، آ جاؤ احد۔۔اللہ حافظ"۔۔وہ باآواز بلند کہتا کمرے سے نکل گیا"
تھا۔۔وہ بھی اللہ حافظ کہتا اُس کے پیچھے چلا گیا تھا۔۔

. . . . . .

"سینڈ می آل دی پکچرز"

(مجھے ساری تصوریں بھیجو)

"میں نماز پڑھ کر آتا ہوں

وہ سیڑھیاں چڑھتا اُس سے بولا تھا۔۔احد وہیں لاؤنج کے صوفے پر لیٹنے کے انداز میں گر گیا تھا۔۔

وہ دونوں گھر آئے تو ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔۔

"وِچ پکچرز۔۔؟؟"

(کون سی تصویریں۔۔۔؟)

وہ منہ پر کُشن رکھتا بے نیازی سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

تمہاری یاداشت میں آکر ٹھکانے لگاتا ہوں، فوراً سے اٹھ کر نماز پڑھو پہلے "۔۔وہ" اوپر سے بولتا کمرے میں غائب ہو گیا تھا۔۔بیس منٹ بعد نماز پڑھ کر آرام دہ ٹراؤزر شرٹ میں جب وہ لاونج میں آیا تو ٹی وی پر فُل والیوم میں فُٹ بال میچ چل

رہا تھا۔۔اور وہ صوفے پر منہ پر کُشن رکھے سویا ہوا تھا۔۔ عمر نے دائیں بائیں سر ہلایا تھا، سب سے پہلے ٹی وی کو میوٹ کیا اور پھر آگے بڑھ کر جھٹکے سے اُس کے چہرے سے کُشن ہٹایا تھا۔۔وہ جو کچی نیند میں تھا ہڑ بڑا کر اُٹھا تھا۔۔ہاتھ میں تھاما موبائل نیچے گرا تھا۔۔

"کیا بھایان"۔۔وہ ناراض ہوا تھا، جھک کر موبائل اٹھا کر اُلٹ پُلٹ کر دیکھا۔۔ سر پر ہاتھ مار کر بکھرے بالوں کو سمیٹ کر اپنے شاندار بھائی کو دیکھا جو اِس ٹائم پر بھی نہا کر فریش ہو کر آیا تھا۔۔

"ویسے بھایان، کیسے کر لیتے ہیں آپ۔۔؟؟"۔۔اب کہ سیدھا ہو کر بیٹھنے کے بعد کشن کو سینے سے لگائے نہائے دھوئے بھائی کو سر تا پیر گھور کر دیکھا گیا تھا۔۔

"بی کاز اَن لائک یو، آئی ڈونٹ لائک بینگ لیزی"

(جی، کیونکہ مجھے آپ کی طرح سُست ہونا پسند نہیں ہے)

اُس نے ٹی وی کا والیم کم کیا تھا۔۔

میں کافی بنا رہا ہوں، جب تک تم ساری پِکس مجھے واٹس ایپ کرو"۔۔وہ ریموٹ" اُس کی گود میں پھینکتا اُٹھا تھا۔۔رُخ کچن کی طرف تھا۔۔

کون سی پِکس۔میں کسی پِکس کو نہیں جانتا"۔۔وہ لہجے میں حد درجہ معصومیت سمو" کر بولا تھا۔۔

وہ پِکس جن کے بدلے میں میں تمہیں اس پورے ہفتے کے لیکچرز کور کروانے والا" ہوں"۔۔وہ پلٹے بغیر بولتا کچن میں چلا گیا تھا۔۔وہ بھی اُس کے پیچھے چلا آیا تھا۔۔

قسم سے بھایان، آپ کی دوستی کسی بلیک میلر سے تو نہیں رہی کبھی۔۔؟؟"۔۔وہ" جھنجھلا کر پوچھتا کچن کاؤنٹر پر بیٹھ گیا تھا۔۔ساتھ ہی موبائل سے اُسے اور منہا دونوں کو پِکس سینڈ کرنے لگا۔۔

"نو الحمد اللہ، دِس اِز مائی اون ایبیلٹی ٹو نو وین اینڈ ہاؤ ٹو ڈیل وِد اینی ون"

نہیں الحمدللہ یہ میری اپنی صلاحیت ہے کہ کس شخص سے کب اور کیسے نمٹنا ہے)

)

وہ کافی کو پھینٹتا بولا تھا۔۔احد کاؤنٹر سے اُترا تھا، پھر سینے پر ایک ہاتھ رکھتا اُس کے سامنے ہلکے سے سر کو نیچے کیے اِک ادا سے جُھکا تھا۔۔

"آئی ٹُرولی اپریشیٹ دِس ایبیلٹی آف یورز سر"

(میں واقعی میں آپ کی اِس قابلیت کو دل سے سراہتا ہوں سر)

تھینک یو"۔۔وہ گردن کو خم دیتا بولا، کپ اُس کے ہاتھ سے لیتا وہ اُس کے ساتھ" چلتا باہر لاؤنج میں پڑے صوفے پر جا بیٹھا تھا، دونوں ٹانگیں سامنے ٹیبل پر رکھتا وہ آرام دہ حالت میں آیا تھا۔۔عُمر نے انگلش مووی لگا کر صوفے سے ٹیک لگائی تھی۔۔

ویسے بھایان"۔۔عُمر نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔"

میں سوچ رہا ہوں مما کا ری ایکشن کیا ہو گا۔۔؟؟"۔۔وہ پُر سوچ انداز میں بولا تھا۔۔اُس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

پتا نہیں۔۔بابا سنبھال لیں گے"۔۔کہہ تو اُس نے دیا تھا لیکن اُسے پتا تھا اُسے بہت بڑی آزمائش سے گزرنا تھا۔۔

آپ پریشان نہ ہوں۔۔میں ہوں ناں میں سنبھال لوں گا۔۔"۔۔وہ بھائی کو تسلی دیتا بولا تھا۔۔

لیلیٰ کو۔۔"۔۔اُسے چھیڑتے ہوئے شرارت سے جُملہ مکمل کیا گیا تھا۔۔"

جسٹ شٹ اپ۔۔!!!"۔۔عُمر نے اُسے کُشن دے مارا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

قسم سے بھایان پتا نہیں کیا ہو گا آپ کا،ایک طرف مما،دوسری طرف لیلیٰ اور بیچ میں آپ کی شرمیلی محترمہ"۔۔وہ بھائی سے ہمدردی کرتا دائیں بائیں سر ہلا گیا تھا۔۔

شٹ اپ احد۔۔"۔۔اُس کی بات پر وہ ہنسی ضبط نہیں کر پایا تھا۔۔"

"کم آن۔۔!! گیٹ اپ! اٹس ٹو لیٹ"

(چلو اُٹھو، بہت دیر ہو گئی ہے)

او کے باس"۔۔وہ بولتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔۔"

ادھر واپس آؤ، یہ ٹی وی اور لائٹس آف کرو"۔۔وہ منہ بناتا واپس آیا تھا جبکہ وہ"

دونوں کپ اٹھا کر کچن میں رکھتا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔

"اینڈ یس دیئر از آ سیڈ نیوز فار یو"

(اور ہاں، آپ کے لیئے ایک بُری خبر ہے)

www.novelsclubb.com

وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اُس کے کندھے پر بازو رکھتا بولا، عُمر نے گردن گھما کر

ابرو اچکاتے ہوئے سوالیہ انداز میں اُسے دیکھا تھا۔۔

مِنوا ایک دو دن یونی نہیں آئے گی، اماں کی وجہ سے یونو"۔۔احد نے کمرے کے سامنے رُک کر افسوس سے اُس کا کندھا تھپتھپایا تھا

"اوہ رئیلی۔۔! واؤ گریٹ"

(اوہ واقعی، بہت اچھے)

وہ مُسکراہٹ دبا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔

رہنے دیں بھایان مجھے سب پتا ہے کتنا گریٹ فیل کر رہے ہیں آپ یہ نیوز سن کر"۔۔وہ جل کر بولا تھا، اُس نے جاندار قہقہہ لگا کر دروازہ بند کیا تھا۔۔

. . . . . .

www.novelsclubb.com

بیڈ پر لیٹتے ہی اُس کا سُہانا روپ عُمر کی آنکھوں میں آسمایا تھا۔۔ایک دلکش مُسکراہٹ نے اُس کے لبوں کو چھوا تھا۔۔اُس نے سائیڈ پر پڑا موبائل اُٹھایا، گیلری میں جا کر آج کے فنکشن کی واحد کیپچر پِک کو کلک کیا تھا۔۔تصویر کو زُوم کر کے اُس کے

چہرے کو فوکس کیا تھا، آف وائیٹ ڈوپٹے میں لبوں پر شرمیلی سی مُسکان سجائے وہ نگاہیں جُھکائے ہوئے تھی۔۔

کچھ سوچ کر اُس نے ٹائم دیکھا تھا سوا بارہ بج رہے تھے، واٹس ایپ میں جا کر اُس نے اُس کی چیٹ وِنڈو کھولی تھی۔۔اوپر آن لائن لکھا دیکھ کر وہ مُسکرا دیا۔۔۔ایک پل کو سوچ کر اُس نے وہ اِکلوتی پکچر اُس کو سینڈ کر دی اور پھر کچھ ٹائپ کرنے لگا۔۔

کچھ اِس ادا سے آج وہ پہلو نشین رہے

جب تک ہمارے رہے، ہم نہیں رہے

مُسکراتے ہوئے اُس نے سینڈ کے آپشن کو کلک کیا تھا، دو گرے ٹِکس مطلب میسجز اُس کو مل چکے تھے، اچانک سے ٹِکس گرے سے بلیو ہوئے تھے، عُمر نے دو تین منٹ ریپلائی کا ویٹ کیا تھا، لیکن اُسے جیسے یقین تھا کہ وہ ریپلائی نہیں کرے گی، اُس نے ہنستے ہوئے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا، پھر اپنے مخصوص انداز میں کُشن کو

سینے سے لگائے کروٹ لیتے سونے کی کوشش کی تھی۔۔بند آنکھوں کے پیچھے بھی اُس کا شرمایا گھبرایا روپ تھا اور آج عمر ابراہیم کو نیند مشکل سے ہی آنی تھی۔۔

. . . . . .

وہ صوفے پر دونوں پاؤں اوپر کیے بیٹھی تھی، کھلے بالوں کو حسبِ عادت پیچھے سے سمیٹ کر آگے کر کے دائیں کندھے پر رکھا تھا جس سے اُس کی صحرائی دار گردن اور نمایاں لگ رہی تھی۔۔

پچھلے بیس منٹس سے وہ احد کی بھیجی گئی تصویریں دیکھ رہی تھی۔۔آج پہلی بار اُس نے اُسے غور سے دیکھا تھا۔۔اور وہ ایک تصویر جس میں وہ کیمرے میں دیکھ رہا تھا، تصویر میں بھی اُس بندے کی روشن، سحر انگیز بولتی آنکھیں اُس کا دل دھڑکا گئی تھیں۔۔

کیا میں کبھی ان آنکھوں سے آنکھیں ملا کر بات کر سکوں گی۔۔؟؟"۔۔اُس نے " خود سے سوال کیا تھا پر جواب لیئے بغیر بڑی شانِ بے نیازی سے وہ اپنی اور اُس کی دوسری تصویر پر کلک کر گئی تھی۔۔ جس میں وہ اُس کا ہاتھ تھامے اُس کی طرف استحقاق سے دیکھتا دلکشی سے مُسکرا رہا تھا۔۔ تبھی اُس کے واٹس ایپ پر دو میسجز آئے تھے۔۔

کچھ اِس ادا سے آج وہ پہلو نشین رہے

جب تک ہمارے رہے، ہم نہیں رہے

اور اب وہ پچھلے پانچ منٹ سے اِس شعر کو پڑھے جا رہی تھی، ہر بار پڑھنے پر دل عجب سے انداز میں دھڑکنے لگتا۔۔اور وہ تصویر، احد کی بھیجی گئی تصاویر میں یہ تصویر نہیں تھی، مطلب وہ اُس نے لی تھی۔۔

بہت ہی چھپے رُستم ہیں، چُپ چُپ رہتے ہیں پر ایسا لگتا ہے بہت بولتے ہیں، ہاں" ان کی آنکھیں جو بولتی ہیں"۔۔۔وہ اُس کی واٹس ایپ کی ڈی پی کو اِس سارے وقت میں کوئی سو بار زُوم کر کر کے دیکھ چکی تھی۔۔

اُس کی تصویر سمندر پر نکالی ہوئی تھی، سائیڈ پوز تھا۔۔ سَن گلاسس لگائے وہ سامنے دیکھ رہا تھا۔۔ بال ہوا کے دوش پر اِدھر اُدھر اُڑ رہے تھے۔۔ڈوبتے سورج کا حسین منظر نمایاں ہونے کی وجہ سے تصویر میں اندھیرا سا تھا۔۔۔اُس نے وہ تصویر اپنے دل اور موبائل میں محفوظ کر لی تھی۔۔

باقی کی ساری تصویریں کوئی پچاس بار دیکھ کر اُس نے ٹائم دیکھا ساڑھے بارہ بج رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اُففف اگر اماں اٹھ گئیں تو میری خیر نہیں"۔۔وہ سونے کے ارادے سے دبے" پاؤں کمرے میں داخل ہوئی۔۔

. . . . . .

New Edition of Anmol Muhabbat

آٹھویں_قسط#

انمول_محبت#

^^^^^^

سُنو، کیسا لگ رہا ہے بیوی والے ہو گئے ہو اب تو"۔۔ارسلان نے خاصے بڑے بوڑھوں والا تھا، وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔ساری کلاسس وہ لے ہی چُکے تھے

www.novelsclubb.com

یہ سوال تم مجھ بچارے سے ایک دو مہینے بعد پوچھنا"۔۔وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔"

اب ایسا بھی نہیں ہے اتنی معصوم سی تو میری بھابھی ہیں"۔۔وہ سگریٹ سلگاتا" بولا۔۔

کبھی کبھی بیوی کی حد سے زیادہ معصومیت بھی بندے کا کام کر جاتی ہے"۔۔وہ" اُس کا معصوم روپ نگاہوں میں لاتا مزے سے بولا تھا۔۔

اور تو کم از کم یونی میں تو اس سے باز رہا کر"۔۔اُس نے ناگواری سے اُس کے منہ" سے سگریٹ نکال کر زمین پر پھینک کر جوتے سے بُجھایا تھا۔۔

چلو میری بھابھی اِس بات میں تو لکی ہیں کہ تو سِگریٹ نہیں پیتا"۔۔وہ ہنسا تھا"

لیکن یار ایک بات کا مجھے بہت ڈر ہے"۔۔ارسلان نے اُسے دیکھا تھا"

وہ کیا۔۔؟؟"۔۔اُس نے اپنے مخصوص انداز میں بھنوؤں کو سوالیہ انداز میں اٹھا" کر پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

یار لیلیٰ مسئلہ کرے گی میرے خیال میں"۔۔یہ بات اُن کا پورا گروپ ہی جانتا تھا" کہ لیلیٰ اُس میں دلچسپی رکھتی ہے۔۔

"سو۔۔؟آئی ڈونٹ کیئر، آئی ہیونیور میڈ اینی کمٹمنٹ وِدھر اینڈ شی نوز دیٹ"

تو۔۔؟؟ مجھے پروا نہیں ہے، میں نے کبھی بھی اُس سے کوئی وعدہ نہیں کیا اور وہ یہ)

(بات جانتی ہے

وہ تھوڑا تلخ ہوا تھا۔۔

پتہ ہے مجھے، مجھے کیا سب ہی جانتے ہیں کہ یونیورہیڈ انٹرسٹ اِن ہر پیار رعنا"

آنٹی نے ہمیشہ تمہارے بارے میں اُسے پازیٹو رسپانس دیا ہے"۔۔وہ اُس کی

آنکھوں میں تلخی دیکھ کر تحمل سے بولا تھا۔۔

دیٹس ناٹ مائی کنسرن"۔۔"

(یہ میرا مسئلہ نہیں ہے)

www.novelsclubb.com

اب کہ وہ لاپروائی سے بولا تھا

ٹوڈے اِز مائی میٹنگ، آئی ہیو ٹو لیو"۔۔"

(میری آج میٹنگ ہے، مجھے جانا ہوگا)۔۔

وہ کلائی پر بندھی گھڑی دیکھتا کھڑا ہوا تھا۔۔

ہاں چلو، میں بھی یہاں پر چوکیدار اپائنٹ نہیں ہوا جو یہاں بیٹھا رہوں گا"۔۔وہ" بھی چِڑ کر کہہ گیا تھا۔۔

"ہونوز۔۔؟؟"

(کسے پتا..؟)

وہ مُسکراہٹ دبا کر بولا تھا، آنکھوں پر سن گلاسس لگا کر وہ آگے بڑھا تھا۔۔

ہنس لے بیٹا، بینڈ تو تیری لیلیٰ آکر بجائے گی"۔۔۔وہ اس کے ہم قدم ہوتا اُسے" چھیڑتا ہوا بولا۔۔

www.novelsclubb.com

"لیٹس سی"

(چلو دیکھتے ہیں)

اب کی بار وہ بھی ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔

لو بن گیا تمہارا فیس بُک "۔۔وہ یونی سے سیدھا یہیں آ گیا تھا۔۔ثمینہ کے ہاتھ کا" مزیدار کھانا کھا کر تھوڑی دیر سو کر ابھی اُٹھا تھا۔۔اب وہ اُسے فیس بُک کی مختلف چیزیں سکھا رہا تھا۔۔

یہ دیکھو میں نے خود کو تو ایڈ کر دیا ہے اور بھایان کو فرینڈ ریکوئسٹ بھیج دی" ہے "۔۔اُس نے عُمر ابراہیم کی پروفائل کھولی تھی۔۔وہ بے اختیار موبائل کی طرف ذرا سا جُھکی تھی۔

لو لو تم تسلّی سے دیکھ لو، کیا کرتے ہیں، کہاں جاتے ہیں، کس کے ساتھ جاتے ہیں،" فیس بُک سے کم از کم بندے کی آدھی زندگی کا تو پتا چل ہی جاتا ہے "۔۔وہ موبائل اس کے ہاتھ میں دے کر خود چائے کا کپ اٹھا کر پینے لگا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اپنا سیل چیک کرنے لگا۔۔

جی نہیں مجھے نہیں دیکھنا"۔۔وہ جھینپ کر موبائل ہی بند کر کے سائیڈ پر رکھ گئی" تھی۔۔

"آئی بیٹ مسز عمر، یو وِل بی اِسٹاکنگ ہم آن ایف بی آل دی ٹائم"

(میں شرطیہ کہہ سکتا ہوں مسزِ عمر کہ تم اُن کا پیچھا کرو گی فیس بک پر ہر وقت)

"آئی ایم ناٹ جسٹ لائک یو"

(میں تمہارے جیسی نہیں ہوں)

وہ اُسے منہ چِڑا کر بولی تھی، تبھی بیل بجی تھی۔۔

جاؤ دیکھو اب"۔۔احد نے مزید ٹانگیں پھلائی تھیں۔۔"

www.novelsclubb.com

تم نہیں اُٹھ سکتے۔۔؟؟"۔۔مِنہا نے اُسے گھورا تھا لیکن وہ کتاب منہ پر رکھ گیا" تھا۔۔

تمہیں بھی کام پڑے گا"۔۔۔وہ دھمکی آمیز لہجے میں کہتی باہر نکل گئی۔۔"

کون۔۔؟؟"۔۔پروین بیگم نے اُس کو اتنا ڈرا دیا تھا کی وہ اب دروازہ کھولنے سے "
ہی ڈرنے لگی تھی۔۔اُس نے دروازے سے تین چار قدم دور سے ہی پوچھا۔۔
عُمر"۔۔باہر سے بھاری آواز آئی تھی۔۔اُس کا دل ایک پل کو بے ترتیب ہوا"
تھا۔۔اُس نے ایک نظر اپنے حُلیے کو دیکھا تھا،ریڈ اور بلیک لان کی گھٹنوں تک آتی
شرٹ،بلیک ٹراؤزر اور اُس پر ریڈ اور وائیٹ شیفون کا ڈوپٹہ،ادھ کھلے بال جو
آدھے کیچر میں جکڑے ہوئے تھے۔۔اب کہ دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی
تھی۔۔اُس نے ڈوپٹہ جلدی سے سر پر ڈالا،جو کہ شرارتاً دوبارہ کندھوں پر آگیا۔۔
آگے بڑھ کر جُھکی نظروں سے دروازہ کھولا تھا۔۔
السلام وعلیکم"۔۔ایک بھرپور نظر اس پر ڈال کر وہ دروازہ بند کرتا اندر آیا تھا۔۔"
وعلیکم السلام"۔۔وہ ہلکے سے بولی تھی۔۔نظریں بدستور نیچی تھی۔۔"

کیا دروازہ کھولنے کا ارادہ نہیں تھا۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کی طرف جُھک کر دھیرے سے بولا تھا،اُس نے سٹپٹاتے ہوئے پلکیں اُٹھائی تھیں نظریں سیدھی اُس کی شرارت بھری نظروں سے ٹکرائی تھیں،وہ پھر سے نظریں جُھکا گئی تھی۔۔

کیسی ہو۔۔؟؟"۔۔وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔مِنہا نے پلکیں اُٹھائی تھیں۔۔" لیکن اُسے خود کو دیکھتا پا کر پھر سے جُھکا بھی دی تھیں۔۔وہ مُسکرایا تھا۔

ٹھیک ہوں"۔۔وہ ہلکے سے بولی تھی۔۔"

مجھ سے نہیں پوچھو گی۔۔؟؟"۔۔انداز میں شرارت تھی۔۔اُس کی فرمائش پر وہ" عجیب مشکل میں پھنسی تھی۔۔

آپ کیسے ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ منمنائی تھی۔۔وہ زور سے ہنسا تھا۔۔"

اتنے پیار سے پوچھو گی تو کسی کام کا نہیں رہوں گا"۔۔وہ سر جُھکا کر اُسے دیکھتا بولا" تھا۔۔مِنہا کا چہرہ سُرخ ہوا تھا،دھڑکنوں نے شور مچایا تھا۔۔اُس کی حالت پر ترس کھاتا وہ مُسکراتا ہوا سیدھا ہوا تھا۔۔

آنی کہاں ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ دلکشی سے مُسکراتا اندر بڑھ گیا تھا۔۔"

اُففففف۔۔!!"۔۔وہ دل پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔"

وہ نماز پڑھ رہی ہیں"۔۔پھر جواب دیتی وہ بھی اُس کے پیچھے گئی تھی۔۔

السلام و علیکم"۔۔وہ زوردار سلام کرتا اندر داخل ہوا تھا۔۔"

" !!..وعلیکم السلام بھایان!!واٹ آ پلزینٹ سرپرائز"

www.novelsclubb.com

(کیا خوشگوار سرپرائز ہے)۔۔

ایک نظر اُس کے پیچھے آتی مؤدب بنی منہا کو دیکھتا ہنستے ہوئے اُٹھ کر بھائی کے گلے لگا تھا جیسے بہت دنوں کے بعد دیکھ رہا ہو۔۔

خیریت ہے ناں بیٹا، ہم یونی میں مل چُکے تھے ریمیمبر (یاد ہے)۔۔؟"۔۔عُمر نے اُسے خود سے ہٹایا تھا۔۔ہاتھ میں پکڑا لیپ ٹاپ، گاڑی کی چابی، سن گلاسس ٹیبل پر رکھ کر ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا، پھر جیب سے موبائل نکال کر وہ بھی ٹیبل پر رکھ کر وہ مزید آرام دہ حالت میں آیا تھا۔۔وہ کچن میں پانی لانے گئی تھی۔۔

میں تو کسی کو سِکھا رہا تھا کہ جب کوئی آئے تو اُسے ویلکم کیسے کیا جاتا ہے"۔۔وہ بھائی" کے پاس بیٹھ کر اُس کے کندھے پر سر رکھ کر پانی لاتی منہا کو دیکھتا شرارت سے بولا تھا۔۔عمر کا قہقہہ جاندار تھا۔۔ٹرے میں رکھا گلاس لرزا تھا۔۔ٹرے کو ٹیبل پر رکھ کر وہ احد کو دانت کچکچا کر دیکھتی اندر کمرے میں چلی گئی تھی۔۔اُس نے ہنستے ہوئے گلاس اُٹھایا تھا۔۔

"سوری بھایان، بٹ یور گرل فرینڈ ڈزنٹ نو اینی تھنگ"

(معذرت بھایان پر آپ کی گرل فرینڈ کچھ نہیں جانتی)

وہ افسوس سے سر ہلانے لگا تھا۔۔

بٹ ڈونٹ یو وری میں اِسے سب سکھادوں گا"۔۔وہ اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ" کر مدبرانہ انداز میں بولا تھا۔۔

دیٹس سو سویٹ آف یو مائی بے بی برو، لیکن آپ یہ احسان کرنے سے گریز کیجیئے" گا"۔۔عُمر نے اُس کا گال تھپتھپایا۔۔اُس کے طنزیہ انداز پر احد نے منہ بنا کر اُس کے کندھے سے ہاتھ ہٹایا تھا۔۔ تبھی ثمینہ کمرے سے نکلی تھیں۔۔اُن کے پیچھے وہ بھی آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

السلام و علیکم آنی"۔۔انہیں دیکھ کر وہ فوراً اُٹھا تھا"

وعلیکم السلام آنی کی جان، ماشاءاللہ میرا بچہ آیا ہے"۔۔وہ خوشدلی سے اُس کی" پیشانی چومتی بولیں۔۔

آفس سے سیدھا یہاں آئے ہو۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے اُس کے حلیے کو دیکھ کر" پوچھا۔۔بلیک ڈریس پینٹ پر وائیٹ شرٹ، جس کی آستینیں حسبِ عادت کہنیوں تک موڑی ہوئی تھیں۔۔گرے اور بلیک اسٹرائیپس والی ٹائی، جس کو قدرے ڈھیلا کیا ہوا تھا۔۔گریبان کے اوپری دو بٹن کھولے ہوئے تھے۔۔ماتھے پر بکھرے بال، ہلکی شیو۔۔وہ اِس تھکن زدہ حالت میں بھی بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔ثمینہ نے اپنے دونوں بھتیجوں کی دل ہی دل میں نظر اتاری تھی۔۔

جی آنی،ان دونوں کو پڑھا بھی دوں گا اور آپ سے ایک ضروری بات کرنے کا" بھی کہا ہے بابا نے"۔۔اُس نے تفصیلاً جواب دیا تھا۔۔

کیا بات بیٹا۔۔؟؟"۔۔وہ چونکی تھیں۔۔"

میں ابھی فریش ہو کر آتا ہوں، پھر بتاتا ہوں اور تم دونوں بُکس نکالو جب" تک"۔۔وہ ثمینہ کو جواب دے کر اُن دونوں کو ہدایت دیتا دوسرے کمرے میں

چلا گیا تھا۔۔اور وہ جو اُس سے پڑھنے کو جی جان سے تیار تھی آ کر احد کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔ثمینہ عُمر کے لیے چائے کا انتظام کرنے کچن میں چلی گئی تھیں۔۔

لو جی سیاں بنے ٹیچر"۔۔۔وہ اُس کو ٹھوکا مار کر بولا تھا۔۔"

شٹ اپ"۔۔وہ جھینپ کر بولی تھی۔۔"

. . . . . .

میرے خیال میں احد اب تمہیں کوئی پرابلم نہیں ہو گی"۔۔احد کو مختصراً سمجھا کر" وہ ٹانگیں سیدھی کرتا صوفے پر ٹیک لگا گیا تھا۔۔

جی بھایان"۔۔وہ اپنی نوٹ بُک پر کچھ لکھتے ہوئے بولا۔۔"

www.novelsclubb.com

سر کو صوفے کی بیک پر رکھتے ہوئے عُمر کی نگاہیں سیدھی اُس پر گئی تھیں اپنی آوارہ لٹوں کو بار بار کان کے پیچھے اڑس رہی تھی۔۔دھیان احد کی نوٹ بُک پر تھا۔۔

یہ والا پوائنٹ ایکسپلین (بیان) کرو ذرا، آج دوسری بار سمجھایا ہے"۔۔اچانک" کچھ سوچ کر وہ آگے کی طرف جُھکا تھا، بُک پر ایک جگہ انگلی رکھ کر اُس سے پوچھا وہ ایک دم گڑبڑاتی ہوئی سیدھی ہوئی تھی۔۔

بُک عمر کے پاس پڑی ہونے کے سبب اُس کے بتائے پوائنٹ کو دیکھنے کے لیے وہ قدرے جُھک کر آگے کو ہوئی تھی۔۔اُس کی اُنگلی ہنوز بُک پر تھی۔۔لیکن بھلا ہو اِن لمبے ادھ کُھلے بالوں کا جو اِس چکر میں دائیں طرف سے سارے کے سارے بُک پر آ گرے تھے اور اُس کے ساتھ بُک پر رکھے اُس کے ہاتھ پر۔۔عمر نے ان بالوں کی نرماہٹیں اپنے ہاتھ پر محسوس کی تھیں، اُس نے بے اختیار اُس کی طرف دیکھا۔۔ تپا تپا خجالت سے بھرپور چہرہ سامنے تھا۔۔خفت اور سُرخ چہرے کے ساتھ بالوں کو سمیٹتی وہ اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔وہ مبہم سا مُسکرایا تھا۔۔

تبھی ثمینہ چائے کے ساتھ کباب لیے کچن سے نکلی تھیں۔۔

آنی ادھر آئیں بیٹھیں، تم بھی بیٹھو، مجھے آپ دونوں سے بات کرنی ہے"۔۔وہ" اُن دونوں سے بول کر سیدھا ہو بیٹھا تھا۔۔

ہاں بولو بیٹا ایسی کیا بات ہے۔۔؟؟"۔۔انہوں نے بے چینی سے پوچھا تھا۔۔" منہا نے بھی اُلجھن سے اُس کی طرف دیکھا تھا۔۔

آنی آپ کے فلیٹ کا سارا انتظام ہو گیا ہے، بابا سے بھی میری بات ہوئی ہے، آپ" دونوں نئے فلیٹ میں شفٹ ہو جائیں"۔۔اُس نے ابھی اپنی بات مکمل کی ہی تھی کہ وہ بول پڑی تھی۔۔

ایسے کیسے، ہم اپنا گھر نہیں چھوڑیں گے"۔۔۔اُس کی آواز بھرا گئی تھی۔۔عمر نے" ایک نظر اُسے دیکھا۔۔احد جو اپنے نوٹ بُک میں مصروف تھا ایک دم چونک کر اُسے دیکھنے لگا تھا۔۔

میرا بچّہ یہ گھر۔۔منو کے بابا"۔۔ثمینہ بھی جذباتی ہوئی تھیں۔۔عمر نے بے بسی" سے اُن دونوں کو دیکھا۔۔پھر ذرا سا جُھک کر اُن کے دونوں ہاتھوں کو تھاما تھا۔۔

آنی میں سمجھ سکتا ہوں آپ دونوں کے لیے بہت مشکل ہو گا، لیکن ہم اب کوئی" رسک نہیں لے سکتے، آنی شاہد آپ دونوں پر نظر رکھے ہوئے ہے"۔۔وہ رُکا تھا

آنی بابا بہت ڈر گئے ہیں، اُنہوں نے فوراً سے فلیٹ کا بندوبست کیا ہے، اور انہوں" نے مجھے سختی سے بولا ہے کہ آپ دونوں کی کوئی بات نہیں سننی اور کل صبح فجر کے وقت میں آپ دونوں کو وہاں چھوڑ آؤں"۔۔وہ بات پوری کرتا اُسے دیکھنے لگا تھا۔۔اُس کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔۔

اتنی جلدی، بیٹا اتنی جلدی، احسن آئے گا میں خود اُس سے بات کروں گی"۔۔وہ" بے چین ہوئی تھیں۔۔

میں آپ کی بات کروادیتا ہوں بابا سے"۔۔وہ موبائل اُٹھاتا باپ کا نمبر ملانے لگا" تھا۔۔

السلام وعلیکم بابا، لیں آنی سے بات کریں"۔۔اُس نے موبائل اُن کی طرف" بڑھایا تھا۔۔

احسن"۔۔۔وہ رودی تھیں۔۔احسن صاحب نے اُن کو منہا کا بول کر سمجھایا اور" ویسے بھی اب تو عمر بھی راضی نہیں تھا اُن دونوں کے وہاں رہنے پر۔۔عمر کا نام سُن کر وہ چُپ ہو گئی تھیں۔۔انہوں نے بڑی مشکلوں سے منہا کو منایا تھا۔۔۔

. . . . . .

منہا ناشتہ کر لو"۔۔وہ اُسے آواز دینے لگی تھیں تبھی بیل بجی تھی۔۔"

آہا انڈہ پراٹھا"۔۔وہ اندر داخل ہوتا زور سے بولا تھا۔۔آج وہ نکاح کے بعد پہلی بار" یونیورسٹی جارہی تھی۔۔

تم شروع کرو بیٹا میں دوسرا بنا کر لے آتی ہوں"۔۔وہ کچن کی طرف جانے لگی ہی" تھیں کہ وہ جلدی سے اندر سے آئی تھی۔۔

نہیں نہیں اماں، میں اِسی کے ساتھ شئیر کر لوں گی"۔۔وہ احد کے ساتھ بیٹھ کر" جلدی جلدی نوالے لینے لگی تھی۔۔

آرام سے لڑکی میں اتنا نہیں کھاتا"۔۔وہ اُس کے جلدی جلدی کھانے پر چوٹ" کرتا بولا۔۔

ہمارے پاس بلکل بھی ٹائم نہیں ہے اور تم بھی جلدی کرو"۔۔وہ اٹھ کر اندر گئی" تھی، دو منٹ میں واپس آئی تو وہ دروازے کے پاس کھڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا اماں اللہ حافظ"۔۔وہ اُن کے گلے لگی تھی، اُنہوں نے دونوں کی پیشانی چُوم" کر آیۃ الکرسی کے حصار سے رخصت کیا تھی۔۔آج پہلی بار مِنہا کو باہر بھیجتے ہوئے اُنہیں کوئی پریشانی نہیں تھی۔۔

دروازہ بند کر کے اُنہوں نے ایک نظر اس فرنشڈ فلیٹ کو دیکھا تھا، ایک دن ہوا تھا اُنہیں یہاں شفٹ ہوئے۔۔ چھوٹا سا لاؤنج، وہیں ٹیرس تھا۔۔اور دو کمرے، جو ایک ان ماں بیٹی کے لیے اور دوسرا احسن صاحب، عمر اور احد میں سے کوئی بھی کبھی رُکتا ان کے لیے مُختص تھا۔۔

یہ فلیٹ احسن صاحب کے گھر سے پندرہ منٹ کے فاصلے پر تھا۔۔افسوس تو تھا اپنا گھر چھوڑنے پر لیکن منہا کی وجہ سے اب وہ سکون میں بھی تھیں۔۔۔ایک چھوٹا سا بٹن والا موبائل بھی عمر نے اُن کے حوالے کیا تھا۔۔

طبعیت اب کافی بہتر تھی پر اُن سب کی کڑی نظر تھی کہ وہ زیادہ سے زیادہ آرام کریں، اِس لیے اپنے کمرے میں چل کر وہ لیٹ گئی تھیں۔۔۔

. . . . . .

لو جی تمہارے شوہر نامدار ہم سے پہلے ہی پہنچے ہوئے ہیں"۔۔وہ گاڑی یونیورسٹی کی پارکنگ میں لگاتا بولا۔۔

کیا ہے ڈھنگ سے نام نہیں لے سکتے"۔۔وہ جُز بُز ہوئی تھی۔۔۔پر وہ احد ابِراہیم ہی کیا جس پر کسی بات کا اثر ہو۔۔

وہ دیکھو تمہاری گاڑی"۔۔اُس نے عمر کی گاڑی کی طرف اشارہ کیا تھا، جہاں بیلک کلر کی سِوک کھڑی تھی۔۔اور منہا کو پہلے تو لگا تھا وہ شخص دل و جاں سے پیارا ہو گیا ہے، اور آج ابھی پتا چلا کہ اُس کی تو ہر چیز ہی اپنے رنگ، ڈیزائن، سائز سمیت دل پر نقش تھی۔۔اُس کی گھڑی، لیپ ٹاپ، موبائل حتیٰ کہ اُس کی گاڑی کی چابی بھی اچھی لگتی تھی اور اب اُس کی گاڑی۔۔اُس نے ایک پیار بھری نظر گاڑی پر ڈالی اور احد کے پیچھے آگے بڑھی تھی۔۔

ابھی کلاس میں دس منٹ ہیں، آجاؤ پہلے ذرا بھایان سے سلام دعا کر لیں"۔۔احد" بولتے دوسری طرف مڑا جہاں وہ ارسلان کے ساتھ کھڑا کسی بات پر ہنس رہا تھا۔۔

وائیٹ جینز پر سکائی بلیو ٹی شرٹ اور پیروں میں وائیٹ جوگرز۔۔ کبھی ٹوپیس میں ٹائی لگائے کبھی بلکل اسپورٹی لک۔۔ہر انداز اِس پر جچتا تھا۔۔۔منہا نے سامنے کھڑے شخص کو آنکھوں سے دل میں اُتارا تھا۔۔

لیں بھایان آپ کی امانت لے آیا ہوں"۔۔وہ ایک دم چونک کر اِن کی طرف" مُتوجہ ہوا تھا۔۔

السلام وعلیکم"۔۔اُس نے نظر اُٹھا کر اُسے دیکھ کر کہا۔۔پلکیں پھر جُھکی تھیں" وعلیکُم السلام، کیسی ہو۔۔؟؟"۔۔عمر نے ایک بھُرپور نظر اُس پر ڈالی۔۔ہرے" اور لال رنگ کے امتزاج کا انگرکھا اسٹائل گھٹنوں تک آتا فراک، کُہنیوں سے نیچے

اور کلائی سی ذرا سی اوپر آستینیں، بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں اُس کی پہنائی گئی رنگ تھی۔۔لال شیفون کا ڈوپٹہ اپنے مخصوص انداز میں سر پر پن اپ تھا۔۔

ٹھیک ہوں"۔۔وہ منمنائی، اُس کے دھیرے سے بولنے پر وہ کوئی بات یاد کرتا" بے آواز مُسکرایا تھا، اُسی وقت مِنہا کے دماغ میں بھی وہی بات آئی تھی اُس نے بے اختیار پلکیں آٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں"۔۔اُس کے بولنے پر وہ جھینپی تھی۔۔"

میری کیوٹ سی بھابھی، ہم بھی یہاں ہے، ویسے عُمر میں تو آپ مجھ سے بہت ہی" چھوٹی ہیں، بلکل گڑیا سی"۔۔ارسلان نے اُس کے سامنے جُھک کر کہا تھا، وہ تینوں ہی اُس سے قد میں کافی اُونچے تھے، وہ عمر کے بمُشکل کندھے تک آتی تھی۔۔اُس نے گھبرا کر پہلے ارسلان کو پھر عمر کو دیکھا جو بدستور مُسکرا رہا تھا۔۔

اور بھایان کیا ہیں، گُڈا"۔۔احد کے برجستہ کہنے پر ان تینوں کا مشترکہ قہقہہ بُلند ہوا تھا۔۔سب سے بلند ارسلان کا قہقہہ تھا۔۔وہ ایک قدم پیچھے ہٹی تھی

ارسل بھائی آہستہ بھئی ڈرا دیا میری بہن کو"۔۔احد نے اُس کے کندھے پر بازو پھیلا کر کہا تھا۔۔احد کے محبت بھرے اِس مظاہرے پر وہ اور کنفیوژ ہوئی تھی۔۔

چلوناں کلاس ہے"۔۔وہ اپنے کندھے پر اُس کا بازو ہٹاتے بولی تھی۔۔"

"اوکے گائیز سی یا"

(ملتے ہیں پھر)

وہ دونوں سے مُٹھی سے مُٹھی ملاتا اُسے لیے جانے کے لیے مڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے یار یہ احد تو ابھی سے تیرا سالا سالا لگ رہا ہے"۔۔ارسلان اُسے جاتا دیکھتے ہوئے ہنس کر بولا تھا۔۔

ایسا ویسا بہن کا بھائی بن گیا ہے پورا"۔۔وہ بھی ہنسا تھا۔۔"

. . . . . .

آج اُس کے ساتھ احد کا پہلا دن تھا۔۔وہ وقفے وقفے سے اُسے بیگ پکڑاتا غائب ہو جاتا تھا۔۔وہ اُسے ٹوکنا نہیں چاہ رہی تھی کیونکہ وہ سمجھ سکتی تھی کہ ظاہر سی بات ہے کہ وہ لڑکا ہے اُسے اپنے نئے دوست بھی بنانے تھے۔۔

لیکن احد نے اُس کا بہت خیال رکھا تھا،اُسے لنچ کروانے کے بعد تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد 'کچھ کھاؤ گی 'پوچھتا رہا تھا۔۔

احد کے ساتھ نے اُسے آج ایک انوکھے احساس سے روشناس کروایا تھا اُس کا بھائی اُس کا محافظ تھا۔۔وہ بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھی جو اُس سے کچھ فاصلے پر کلاس کے دو لڑکوں کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھا۔۔

. . . . . .

آئی مِس یو مما"۔۔احد اُن کے گلے لگا تھا۔۔"

مِس یو ٹو میری جان..؟"۔۔رعنا نے پیار سے اُس کا گال چھوا تھا۔۔آج ڈنر ٹیبل پر سب ہی موجود تھے،اُنہیں دیکھ کر ایک لمحے کو عُمر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

"یہ ہفتہ کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا"۔۔وہ اپنی پلیٹ میں بریانی نکالتی بولیں۔۔اُن کی بات پر احد نے ایک نظر اُنہیں دیکھ کر عُمر کو دیکھا تھا

"بھایان کو بھی"۔۔وہ اچانک بولا تھا۔۔

"ہمم۔۔کیا۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے چونک کر احد کو دیکھ کر عُمر کو دیکھا تھا۔۔عُمر نے اُسے گھورا تھا۔۔احسن صاحب نے بھی خشمگین نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"یہ بریانی۔۔بھایان کو بھی چاہیئے"۔۔وہ اُن کے ہاتھ سے ڈش لیتا مُسکرایا تھا۔۔

"ہاں لو۔۔میں تو جہاں بھی جاؤں اپنے پاکستانی کھانوں کو مِس کرتی ہوں،وہ تو لیلیٰ نے ہمیں پاکستانی ریسٹورنٹس سے لنچ اور ڈنر کروا کر ہمیں بور نہیں ہونے دیا"۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سارے وقت میں اپنی ٹرپ کی باتیں کرتی گئی تھیں۔۔اور ان کی ساری باتوں میں اسّی فیصد باتیں لیلیٰ کی ہی تھیں۔۔لیلیٰ یہ۔۔لیلیٰ وہ۔۔

احد کی شرارت بھری نظریں سامنے بیٹھے بھائی پر ہی تھیں۔۔جسے وہ نظر انداز کیے ہوئے تھا۔۔

ارے ہاں یاد آیا نیکسٹ منتھ لیلیٰ کا برتھ ڈے ہے یاد ہے ناں عُمر، پارٹی کا سارا ایریینجمنٹ تم نے کرنا ہے"۔۔وہ بیٹے کو ایک نظر دیکھتی بولی تھیں،ایک لمحے کو اُس کے ہاتھ رُکے تھے،احسن اور احد کی بے اختیار نظریں اُس پر اُٹھی تھیں، چہرے کے تاثرات کو نارمل رکھتے ہوئے اُس نے ضبط سے گہرا سانس اندر کو کھینچا تھا۔۔پہلے وہ مارے باندھے ماں کے کہنے پر یہ کام کر بھی دیتا لیکن اب۔۔رعنا جس مقصد کے لیے لیے پارٹی رکھنا چاہتی تھیں اُسے اندازہ تھا۔۔

کیسی پارٹی۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب نے اچھنبے سے پوچھا تھا۔۔"

لیلیٰ کی برتھ پارٹی ہم ارینج کریں گے اِس بار"۔۔وہ مُسکرا کر بولی تھیں۔۔احسن صاحب نے ایک نظر بیٹے کے چہرے کے سنجیدہ تاثرات کو نوٹ کیا تھا۔۔

ہم ہیپی برتھ ڈے گائیں گے اور مِس لیلیٰ سر پر برتھ ڈے کیپ پہن کر کیک کاٹیں گی۔۔واؤ"۔۔احد مزے سے بولا تھا لیکن عُمر کی خشمگیں نظریں خود پر اُٹھتی دیکھ کر لبوں پر اُنگلی رکھ گیا تھا۔۔

سوری مما فِلحال میں بہت بزی ہوں، یونی، آفس۔۔میرے لیے مینج کرنا مشکل ہو جائے گا"۔۔وہ معذرت خواہ انداز میں تحمل سے بولا تھا۔۔

عُمر میں شہلا اور لیلیٰ سے کمٹمنٹ کر چکی ہوں"۔۔رعنا کا لہجہ تیز ہوا تھا۔۔"

تو مما آپ اُن دونوں کو کہیں باہر اِنوائیٹ کر لیں"۔۔وہ پانی کا گھونٹ پیتے بولا۔۔" رعنا کا موڈ بگڑنے میں دیر نہیں لگی تھی۔۔

میں نے اُس سے گرینڈ پارٹی کا کہا ہے اور اب میں ایک ڈنر پر۔۔"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتیں پاس پڑا عُمر کا موبائل بجا تھا۔۔موبائل اُس کے اور رعنا کے بیچ میں ہونے کے باعث رعنا کی نظر اسکرین پر چمکتے نام پر پڑی تھی۔۔

بہت لمبی عُمر ہے لیلیٰ کی ماشاءاللہ سے"۔۔وہ محبت سے مُسکرائی تھیں۔۔عُمر نے گہرا سانس لیا تھا، لیکن اُسے ہنوز کھانے میں مصروف دیکھ کر رعنا نے اُسے دیکھا تھا۔۔

ریسیور کرو عُمر"۔۔اُنہوں نے موبائل کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔"

"آئی وِل کال بیک ہر آفٹر ڈنر"

www.novelsclubb.com

(میں کھانے کے بعد اُسے کال کر لوں گا)

وہ آرام سے بولا تھا۔۔

شاید کوئی ضروری کام ہو بھایان"۔۔وہ بظاہر سنجیدگی سے بولا تھا لیکن عُمر نے" غصّے سے اُسے گھورا تھا۔۔

میرا مطلب تھا کہ"۔۔اُس کا موڈ دیکھ کر اب کہ وہ گڑبڑاتا ہوا چُپ ہوا تھا"

عُمر"۔۔رعنا کا انداز تنبیہی تھا۔۔"

"مما آئی سیڈ آئی وِل کال ہر لیٹر"

(مما میں نے کہا میں اُسے بعد میں کال کروں گا)

اب کے وہ ضبط سے اپنے لہجے کو حتی الامکان نرم رکھتا بولا۔۔

ارے بھئی کرلے گا بعد میں اُسے"۔۔اتنی دیر سے خاموش بیٹھے احسن صاحب" نے اُس کا موڈ دیکھ کر بات ختم کرنا تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اینی ویز۔۔تم ٹائم مینج کرو کیونکہ یہ گرینڈ پارٹی میں ہی دوں گی"۔۔وہ حتمی انداز" میں بولی تھیں۔۔عُمر نے لب بھینچ کر احسن صاحب کو دیکھا تھا، جنہوں نے آنکھ کے اشارے سے اُسے خاموش رہنے کو کہا تھا۔۔

. . . . . .

احد نے جو کہا تھا وہی ہوا۔۔وہ اِس وقت بھی فس بُک پر عُمر کی پروفائل دیکھ رہی تھی۔۔اُس کی یونیورسٹی کی پکچرز، کہیں ساتھ میں لنچ کا چیک ان تھا، کبھی کسی کی برتھ ڈے ٹریٹ۔۔اُن سب میں ایک مشترکہ بات جو اُس کو اُلجھا گئی تھی، وہ تھی لیلیٰ افتخار، حد سے زیادہ خوبصورت، طرح دار، اسٹائلش لیلیٰ افتخار، یہ وہی لیلیٰ افتخار تھی جِس نے پہلے ہی دن اُس کے لیے مشکل پیدا کی تھی۔۔وہ اُسے اور اُس کے گروپ کے سارے دوستوں کو پہچان گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

منہا عثمان کو اِس وقت جو بات اُلجھن میں ڈال رہی تھی وہ لیلیٰ کا ہر تصویر میں عُمر کے بہت پاس کھڑے ہونا تھی۔۔اور کسی تصویر میں وہ عمر کو دیکھ رہی تھی۔۔اُس کے دیکھنے میں کوئی عام بات نہیں تھی۔۔وہ ٹھٹھک گئی تھی۔۔

اور تو اور نکاح سے پہلے عُمر کا اُس کے ساتھ ڈنر اور ائیر پورٹ چھوڑنے کا چیک ان بھی تھا۔۔

کون ہے یہ لیلیٰ افتخار، اور اتنے دنوں سے یونیورسٹی بھی نہیں آ رہی۔۔اُس دن گاڑی میں عمر کے سیل پر وہ کال اِسی لیلیٰ کی تھی مطلب۔۔

آج ہفتہ تھا عمر اور احد کی ماں یعنی اُس کی مُمانی آئی تھیں دُبئی سے، اِس لئے وہ دونوں ہی آج مصروف تھے اور کل آنے سے بھی معذرت کی تھی۔۔پتا نہیں وہ کیسی ہوں گی، مجھے قبول کریں گی بھی یا نہیں۔۔

مختلف سوچیں اُس کے دماغ میں آماجگاہ بنی ہوئی تھیں، جبھی اُس کے موبائل کے میسج ٹون نے اُس کی سوچ کا ارتکاز توڑا تھا۔۔بے دھیانی میں موبائل کی سکرین کو دیکھا تو حیران رہ گئی۔۔ٹائم دیکھا سوا بارہ بج رہے تھے۔۔

جاگ رہی ہو۔۔؟؟"۔۔واٹس ایپ پر پوچھا گیا تھا۔۔"

جی"۔۔وہ بے اختیار ٹائپ کر گئی تھی۔۔"

کیا کر رہی ہو۔۔؟"۔۔کچھ سیکنڈ بعد پوچھا گیا۔۔"

پڑھ رہی تھی"۔۔حلانکہ کوئی پڑھائی نہیں ہو رہی تھی۔۔"

یہ لیلیٰ کون ہے۔۔؟؟"۔۔اُس نے ٹائپ کیا پر سینڈ کرنے سے پہلے مٹا گئی" تھی۔۔اُس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سوئی کیوں نہیں ہو۔۔؟؟"۔۔دوسرا سوال آیا۔۔"

آپ بھی تو نہیں سوئے"۔۔اُس نے جیسے لیلیٰ کی خفگی میسج میں سموئی۔۔منہ بنا کر" سینڈ پر اُنگلی رکھی۔۔

جب تم آجاؤ گی پاس تو جلدی سونے لگوں گا"۔۔اُس نے میسج پڑھ کر سٹپٹا کر چیٹ ونڈو بند کی تھی۔۔

ایں یہ انہیں کیا ہو گیا"۔۔وہ جی بھر کر حیران ہوئی تھی۔۔اگلے میسج کی ٹون" گونجی تھی،اُس نے میسج کھولے بغیر نوٹیفکیشن سے چیک کیا،پُورے دانتوں کے ساتھ ہنستے ہوئی اِسمائلی تھی۔۔اُس کا جی چاہا وہ اِس وقت اُس کو دیکھے،پر ابھی وہ اُس سے اتنا فری نہیں ہوئی تھی کہ سیلفی مانگ لیتی۔۔

سنو"۔۔پانچ منٹ بعد پھر بُلایا گیا۔۔"

جی"۔۔اب کہ وہ پوچھ بیٹھی۔۔"

کافی پیو گی"۔۔یقیناً وہ اِس وقت کافی پی رہا تھا۔۔"

اِس وقت کافی کون پیتا ہے۔۔؟"۔۔حیرت سے پوچھا گیا۔۔ٹائم دیکھا بارہ پچیس" ہو رہے تھے۔۔

میں پیتا ہوں"۔۔بڑے مزے سے جواب آیا۔۔"

کل چھٹی ہے ناں تو ابھی باتھ لے کر فریش ہوا ہوں، کافی بنائی ہے اپنے لیے"۔۔" مزے سے بتایا گیا تھا۔۔

اب رات کو اس وقت کون نہاتا ہے۔۔اُس نے میسج کو قدرے آنکھیں پھاڑ کر پڑھا۔۔

اب لیپ ٹاپ پر کوئی اچھی سی ہولی وُڈ مووی دیکھوں گا"۔۔مزید بتایا گیا بلکہ اُس" پر بم گرایا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

انگلش موِوی۔۔یہ موویز بھی دیکھتے ہیں اُس کا دل بے ترتیب ہوا تھا۔۔

آپ انگلش موویز دیکھتے ہیں۔۔؟؟"۔۔بڑی مشکل سے ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔۔"

بلکل دیکھتا ہوں "جھٹ سے جواب آیا۔۔یہ بات اُس کو پسند نہیں آئی کچھ۔۔"

تم نہیں دیکھتی۔۔؟؟"۔۔سوال پوچھا گیا۔۔"

جی نہیں "۔۔اُس نے جلدی سے تڑخ کر جواب دیا۔۔وہی پوری دانتوں کی "

نمائش والی اسمائلی بھیجی گئی تھی، جیسے تصور میں اُس کی حالت کو انجوائے کیا گیا

ہو۔۔

کوئی بات نہیں ساتھ دیکھیں گے "۔۔اب کے مزہ لیتے جان کر کہا گیا۔۔چہرہ "

سُرخ ہوا تھا

استغفر اللہ "۔۔اُس نے ٹائپ کر کے مِٹایا۔۔"

www.novelsclubb.com

مجھے نیند آرہی ہے "۔۔وہ اب بھاگنے پر پر تولنے لگی۔۔"

ہاہاہا"۔۔اب کے دل کھول کر ہنسا گیا۔۔"

چلو جاؤ سو جاؤ۔۔اللہ حافظ "۔۔ساتھ میں گلابی گالوں والی اسمائلی بھیجی گئی۔۔"

اللہ حافظ"۔۔سینڈ کر کے اُس نے نیٹ آف کر دیا۔۔"

اُففف میں تو اِن کو بہت معصوم سمجھتی رہی"۔۔اُس کا دل ابھی بھی دھڑک رہا" تھا۔۔لیلیٰ دماغ سے نکل گئی تھی اب صرف وہ اور اُس کی باتیں تھیں سوچ میں۔۔

. . . . . .

اُن دونوں کی کون سی کزن نازل ہو گئی۔۔؟؟"۔۔اُس نے حیرت اور ناگواری" سے ناک چڑھائی تھی۔۔

قسم سے لیلیٰ، بہت ہی کیوٹ سی ہے، احد کی کلاس فیلو ہے اور احد ہی اُسے پِک اینڈ" ڈراپ دیتا ہے"۔۔انعم نے مزید بتایا۔۔

اور کل تو عُمر بھائی اُسے کوئی ٹاپک بھی سمجھا رہے تھے"۔۔حرا نے کہا۔۔"

شٹ اپ۔۔!!"..وہ نا جانے کیوں تپی تھی۔۔رضا، وسیم، انعم اور حرا ان" چاروں نے ہی حیرت سے اُس کو دیکھا تھا۔۔

وہ بہت ہی فریش موڈ کے ساتھ آج یونیورسٹی آئی تھی۔۔نئے ہیر اسٹائل کے ساتھ وہ خود بھی بہت فریش اور خوبصورت لگ رہی تھی، پر اِس خبر نے اس کا موڈ بُری طرح آف کیا تھا۔۔

ایسی بات ہے تو میں بھی دیکھتی ہوں، کون سی ایسی کزن ہے جو ایک ہفتے میں پیدا ہو گئی"۔۔وہ استہزائیہ انداز میں بولی تھی۔۔

. . . . . .

سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے، اب گاڑی تیز چلاؤ"۔۔اُس کا کب سے تیز چلاؤ تیز چلاؤ کی گردان کرنے سے وہ چِڑ ہی تو گیا تھا۔۔

لو تم خو چلالو"۔۔احد نے گاڑی واقعی میں سائیڈ پر روک ڈالی تھی۔۔"

احد کے بچّے، ہم لیٹ ہو گئے ہیں، پلیز"۔۔وہ چیخی تھی لیکن آخر میں اُس کا لہجہ ملتجیانہ ہوا تھا۔۔

اب بلکل چُپ بیٹھنا"۔۔وہ اُس پر احسان کرتا گاڑی دوبارہ اسٹارٹ کر گیا تھا۔۔"

احد لیٹ ہو گیا تھا اور لیٹ ہونے کے باوجود وہ ثمینہ کے ہاتھ کے بنے پراٹھے اور انڈے سے انصاف کرتا منہا کے ضبط کو آزماتا رہا تھا۔۔ نتیجتاً وہ دونوں ہی اپنی پہلی کلاس سے لیٹ ہو رہے تھے، سونے پر سُہاگا آگے ٹریفک، وہ غصے سے لب بھینچے بیٹھی رہی تھی، احد گاہے بگاہے اُس پر نگاہ ڈالتا رہا پر اُسے چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا۔۔نو پچیس ہو رہے تھے جب وہ دونوں یونیورسٹی پہنچے تھے اب کلاس میں جانا فضول تھا۔۔

چلو اُترو بھئی!!"۔۔وہ اُسے ہنوز بیٹھے دیکھ کر بولا۔۔پتا بھی تھا وہ بہت غصے میں ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اب کیا اکیس توپوں کی سلامی دوں تمہیں میں"۔۔وہ دانت کچکچا کر بولتی اُتری تھی، گاڑی کا دروازہ زور سے بند کیا تھا، اُس نے اپنا سارا غصّہ دروازے پر نکالا۔۔

آرام سے لڑکی تمہارے شوہر نامدار کی طرح امیر نہیں ہوں"۔۔وہ اُسے گھور کر" بولا

میرا دماغ خراب کرنے کی کوشش نہیں کرو"۔۔وہ بیگ کو کندھے پر ڈالتی غصّے" سے آگے بڑھی تھی۔۔

جو چیز دنیا میں پائی ہی نہ جائے اُسے کیا خراب کرنا"۔۔وہ گاڑی کو لاک کرتا اُس" کے پیچھے لپکا تھا

احد میں کہہ رہی ہوں، اِس وقت مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔" کلاس مِس ہونے پر کچھ زیادہ ہی افسوس تھا اُسے۔۔

کیا مسئلہ ہو گیا ہے۔۔؟؟"۔۔۔وہ اُن دونوں کو لڑتا دیکھ کر گاڑی لاک کر کے" قریب آیا تھا۔۔اُسے دیکھ کر مِنہا کا مُنہ مزید پھولا تھا۔۔

بھایان دیکھیں،ذرا سالیٹ کیا ہو گئے، کب سے مجھے سنائے جا رہی ہے،اور اب" ناراض بھی خود ہو رہی ہے"۔۔وہ بھائی کو دیکھ کر معصوم بنا تھا،وہ جی جان سے تپ ہی تو گئی تھی۔۔

ذرا سالیٹ"۔۔ایک دم رُک کر وہ احد کو دیکھ کر بے اختیار چیخی تھی، پھر عُمر کی" طرف دیکھا تھا۔۔

اِس نے میری کلاس مِس کروادی"۔۔وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔"

اب بندہ ناشتہ بھی نہ کرے"۔۔وہ سر کھجاتا بولا تھا"

تو جلدی آیا کرو تم"۔۔وہ شاید لڑنے کے موڈ میں تھی۔۔عمر نے بغور اُس کے" اِس روپ کو دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بسس!!!"۔۔۔احد کو کچھ بولتا دیکھ کر وہ دونوں کی طرف ہاتھ اُٹھاتا زور سے بولا" تھا۔۔

احد تمہیں کل سے میں اُٹھاؤں گا"۔۔وہ احد کو دیکھ کر بولا۔۔"

نہیں پلیز"۔۔وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔وہ بہت جلدی اُٹھتا تھا۔۔اور خود"

جناب نکلنے سے پندرہ بیس منٹ پہلے۔۔اب وہ اُس کی طرف مڑا تھا۔۔

تم ٹاپک پوچھ لینا میں کور کروادوں گا"۔۔وہ اُس کی طرف دیکھ کر اثبات میں سر"

ہلا گئی تھی۔۔منہا کی جھجک اب کسی حد تک کم ہو گئی تھی،اُس میں بھی زیادہ ہاتھ عمر

کا ہی تھا۔۔

اب ہو گئی بات ختم جاؤ شاباش دونوں"۔۔وہ دونوں سے ایک ساتھ بولا۔۔احد"

نے منہا کی طرف خیر سگالی مُسکراہٹ بھیجی تھی۔۔

میں ابھی بھی تم سے ناراض ہوں"۔۔وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی۔۔"

بھایان آپ کی بیوی بلکل بھی معصوم نہیں ہے"۔۔وہ مُنہ بنا کر بولا تھا،عمر کا"

قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

. . . . . .

وہ سامنے دیکھو"۔۔انعم نے اشارہ کیا تھا، سامنے سے وہ تینوں آ رہے تھے۔۔وہ" لڑکی دونوں کے بیچ میں پھولے منہ کے ساتھ چلتی آ رہی تھی، احد بار بار اُس کو کچھ کہتا جا رہا تھا، اور عمر مسلسل مُسکرا رہا تھا۔۔۔اب وہ تینوں رُک گئے تھے، عمر اب دونوں سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔اب کے وہ عمر کر دیکھ کر مُسکرائی تھی۔۔

لیلیٰ نے اُس چہرے کو غور سے دیکھا۔۔الوہی چمک اور معصومیت کا نور۔۔اور اُس پر یہ بے ریا مُسکراہٹ۔۔

لیلیٰ اِفتخار ٹھٹھکی تھی۔۔اُس کے قدم بے ساختہ اُن کی طرف بڑھے تھے۔۔

رحم کریں بھایان، میرے پاس کچھ نہیں بچنا اِس کو کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں" لنچ کروانے کے بعد"۔۔وہ 'اچھے سے' پر زور دے کر تقریباً چیخا تھا۔۔تبھی وہ قریب آئی تھی۔۔

ہے گائیز۔۔!!"۔۔وہ سب کو دیکھتی دلکش مُسکان سجاتی بولی۔۔لیلیٰ کو دیکھ کر" وہ بُری طرح چونکی تھی اُسے پہچاننے میں دیر نہیں لگی تھی۔۔بلیو جینز اور گرین اسٹائلش شرٹ میں ٹپ ٹاپ سی وہ لیلیٰ افتخار ہی ہو سکتی تھی۔۔

ہاؤ آر یو۔۔؟؟"۔۔عُمر نے فارمیلٹی نبھائی تھی۔۔"

آئی ایم فائن"۔۔وہ بالوں پر ہاتھ پھیرتی خوشدلی سے بولی تھی۔۔"

"لیلیٰ، یو آر لُکنگ ویری پریٹی ایز آلویز"

(لیلیٰ تم ہمیشہ کی طرح بہت پیاری لگ رہی ہو)

احد اُسے دیکھ کر بے ساختہ بولا تھا۔۔منہا نے حیرت سے اُس کی بے تکلفی نوٹ کی تھی۔۔اُس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بھائی کو دیکھا تھا۔۔

"تھینک یو، دیٹس سو سویٹ آف یو احد"

www.novelsclubb.com

وہ ایک ادا سے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیر کر دلکشی سے ہنسی تھی۔۔یہ ارسلان نہیں آیا سب کو دیکھ کر اُس نے موبائل جیب سے نکالا تھا۔مِنہا کی نظریں گاہے بگاہے لیلیٰ پر اُٹھ رہی تھیں۔۔

میں نے تمہیں کال کی تھی عُمر"۔۔وہ تیز لہجے میں بولی تھی۔۔"

میں ابھی آیا"۔۔احد اُس سے کہتا بھاگتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔۔اُسے مجبوراً اُن دونوں کے بیچ رُکنا پڑا تھا۔۔"

ہاں یار کہاں ہو تم۔۔؟؟"۔۔ارسلان اور وہ ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم تھے۔۔اُسے اپنا نظر انداز کرنا برداشت نہیں ہوا تھا وہ بھی مِنہا کے سامنے۔۔"

ارسلان راستے میں تھا،فون رکھ کر وہ لیلیٰ کی جانب مُتوجہ ہوا تھا۔۔

لیلیٰ میں بزی تھا آئی ایم سوری میں تمہیں کال بیک نہیں کر پایا"۔۔وہ معذرت خواہانہ انداز میں بولا تھا۔۔"

لیلیٰ کی پُر تپش نظریں خود پر محسوس کر کے وہ تھوڑی بے آرام ہوئی تھی۔۔

اِٹس اوکے، بائے داوے، آر یو گوئنگ ٹواِنٹرڈیوس اَس۔۔؟؟"۔۔"

(کوئی بات نہیں، ویسے ہمارا تعارف نہیں کرواؤ گے..؟)

وہ ایک دم اپنا لہجہ بدلتی عُمر سے بولی تھی پر نظریں ہنوز منہا پر تھیں۔۔

"یاوائے ناٹ"

(ہاں کیوں نہیں)

وہ ایک دم بولا تھا۔۔

منہا عثمان، بابا کے کزن کی بیٹی یہ احد کے ساتھ ہی بی بی اے کر رہی ہے اور لیلیٰ" افتخار، میری مما کی دوست کی بیٹی اور میری کلاس فیلو ہے"۔۔اُس نے دونوں کا تعارف کروایا تھا اور یہ احسن صاحب نے ہی بولا تھا کہ ابھی منہا کا تعارف اُن کے کزن کی بیٹی کے طور پر ہی کروانا ہے۔۔

"نائس ٹو میٹ یو مِنہا"

(آپ سے مل کر اچھا لگا منہا)

وہ منہا کا ہاتھ بھرپور طریقے سے اپنے ہاتھ میں لے کر اچھی طرح دبا کر چھوڑتی بولی۔۔منہا کو اُس کے ہر انداز سے اُلجھن ہوئی تھی۔۔

سیم ٹو یو"۔۔وہ چہرے پر زبردستی مُسکراہٹ لائی تھی"

چلو"۔۔اُسی وقت احد وہاں آیا تھا۔۔وہ اُسے دیکھ کر بولی تھی۔۔لیکن احد کو پھر" کسی نے پُکارا تھا۔۔

عمر پلیز مجھے تھوڑا ٹائم دو گے، میرے مِسنگ لیکچرز کور کروا دو پلیز"۔۔وہ ادا سے" بولی یا شاید بولتی ہی ایسے تھی وہ سوچ کر رہ گئی۔۔اُس نے کن اکھیوں سے عمر کی طرف دیکھا تھا جو کہ اپنے موبائل پر مصروف تھا۔۔

"یا شیور"

(ہاں یقیناً)

وہ ما بائل کو جیب میں رکھتا لیلیٰ کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔

احد چلوناں"۔۔وہ احد کا بازو جھنجھوڑتی بولی تھی۔۔"

ہاں چلو"۔۔وہ اب فارغ ہوا تھا۔۔"

او کے بھایان پھر ملتے ہیں"۔۔بھائی کو کہہ کر وہ لیلیٰ کی طرف مڑا تھا"

بائے"۔۔ہاتھوں کی اُنگلیوں سے اُس کو اسٹائل سے بائے کہتا وہ آگے بڑھا تھا۔۔"

"تم اتنے فلرٹ ہو آئی ڈنٹ نو"

(مجھے پتا نہیں تھا)

www.novelsclubb.com

تھوڑا آگے جا کر وہ اچھے خاصے تپے اور طنزیہ انداز میں بولی تھی۔۔

ہیں!!!!میں نے کب فلرٹ کیا۔۔؟؟"۔۔وہ جی بھر کر حیران ہوا تھا۔۔"

لُکنگ پریٹی۔۔بائے"۔۔اُس نے تپ کر اُس کی نقل اتاری تھی۔۔اور وہ اس" کے انداز پر ہنسا تھا۔۔

اتنی خوبصورت بندی ہے تھوڑی تعریف تو بنتی ہے اور یو نو وہ اُس تعریف کو فُلی" اسیپٹ کرتی ہے مزہ آجاتا ہے"۔۔وہ ڈھٹائی سے ہنس کر بولا تھا۔۔

تم بہت ہی بے شرم ہو"۔۔وہ ہنوز تپ کر بولی تھی۔۔وہ مزید ہنسا تھا اصل میں" وہ لیلیٰ کو دیکھ کر عجیب سے اضطراب کا شکار ہوئی تھی۔۔

تم اگر جیلس ہو رہی ہو تو میری وجہ سے نہیں اپنے شوہر نامدار کی وجہ سے ہو جو" آج سے اُسے ٹیوشنز دیں گے"۔۔وہ اُس کو چڑا کر بولا پر اُس کا چہرہ دیکھ کر سنبھل گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارے یار بھایان اُسے تو کیا کسی بھی لڑکی کو گھاس نہیں ڈالتے اور اِس بات کی" گارنٹی (ضمانت) میں تو کیا ارسل بھائی بھی دیں گے"۔۔اُس کے لہجے کا یقین فِلحال اُس کا موڈ ٹھیک کر گیا تھا

. . . . . .

اُسی روز آج پھر وہ لوگ ڈنر ساتھ کر رہے تھے،اور ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا تھا۔۔

یہ کون لڑکی تم لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے آج کل۔۔؟؟"۔۔وہ دونوں بیٹوں کو" دیکھ کر پوچھ رہی تھیں عُمر کا گلاس اٹھاتا ہاتھ رُکا تھا اُس نے بے ساختہ باپ کی طرف دیکھا تھا۔۔

بڑی ہی تیز گام ہے یہ لیلیٰ تو"۔۔وہ بھائی کے کان میں سرگوشی کرتا بولا۔"

بابا صاحب کے خاندان سے ہے سمجھو میرے ہی خاندان سے ہے،بن باپ کی" بچّی ہے،"۔۔احسن صاحب سنجیدگی سے بولے۔۔

آپ کو رشتہ داریاں نبھانے کا شوق ہو رہا ہے نبھائیں شوق سے، پر میرے بیٹوں" سے دور رکھیں اُسے، ہم نے کوئی یتیم خانہ نہیں کھول کر رکھا"۔۔وہ نخوت سے بولی تھیں۔۔ عُمر نے اُنہیں دیکھا تھا، احسن صاحب کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوئے تھے، وہ بات کو بڑھانا نہیں چاہ رہے تھے۔۔

احد کی کلاس میں پڑھتی ہے، میں نے ہی احد سے کہا ہے اُس کا خیال رکھنے کو"۔۔" وہ اب بھی آرام سے بولے تھے۔۔

تو وہ کیا مہارانی ہے جو میرا بیٹا اُس کی ڈرائیوری کرے"۔۔۔وہ بدلحاضی سے بولی" تھیں۔۔

رعنا احد میرے کہنے پر اُسے پِک اینڈ ڈراپ دیتا ہے، میرا نہیں خیال کہ اِس میں" کوئی قباحت ہے"۔۔وہ بڑی مشکل سے ضبط کر رہے تھے۔۔

یہ غریب رشتہ دار صرف اپنا مطلب ہی دیکھتے ہیں"۔۔رعنا نے حقارت سے سر جھٹکا تھا۔۔اُن کا ضبط ٹوٹا تھا۔۔

بس رعنا میں آج برداشت کر رہا ہوں، آئندہ نہیں کروں گا"۔۔وہ پلیٹ" کھسکاتے کھڑے ہوئے تھے۔۔عمر نے تاسُف سے اپنی ماں کو دیکھا تھا، جس نے ہمیشہ اُس کے باپ جیسے چچا کو تکلیف ہی دی تھی۔۔

بابا پلیز"۔۔عُمر نے اُن کا ہاتھ تھاما تھا۔۔اُنہوں نے اُسے دیکھا تھا۔۔اور ہمیشہ کی" طرح اُس کی آنکھوں کو دیکھ کر وہ ہارے تھے۔۔

میں کھا چُکا ہوں یار"۔۔وہ اُس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔۔"

رعنا جتنی بھی اپنی من مانی کر تیں پر احسن صاحب کے غصے سے خائف ہو جاتی تھیں، شاید اُس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بہت ہی نرم طبیعت اور ٹھنڈے مزاج کے انسان تھے لیکن جب اُن کا ضبط جواب دیتا تو رعنا بھی اُن کے آگے کچھ بول نہیں

پاتی تھیں آج بھی وہ اُن کے تیور دیکھ کر چُپ ہو گئی تھیں۔۔اُس کا دل یک دم کھانے سے اُچاٹ ہوا تھا، دو چار لُقمے لے کر وہ بھی کھانے سے ہاتھ کھینچ گیا تھا اور عُمر اِبراہیم کا ہمیشہ کی طرح اُن پر احسن ابرِاہیم کو فوقیت دینا وہ پیچ وتاب کھا کر رہ گئی تھیں۔۔

. . . . . .

یہ مہینہ کیسے گزرا پتا بھی نہیں چلا۔۔پہلی تاریخ کو عمر نے احد کے ہاتھ اُس کے لیے جیب خرچ بجھوایا تھا، جِس پر وہ دل و جان سے حیران ہوتی، پیسے لینے سے انکار کر گئی تھی۔۔

احد نے کتنا بولا۔۔۔احسن صاحب نے سمجھایا۔۔

رکھ لو بیٹا یہ تمہارا حق ہے، وہ نہ دے تو اُلٹا حق سے اُس سے لو ہر مہینے"۔۔پر اُس" کی نہ ہاں میں نہ بدلی۔۔اب وہ خود حاضر تھا شام کو۔۔وہ کمرے میں کتابیں کھولے

بیٹھی تھی جب وہ ہلکا سا ناک کر کے اندر آیا تھا۔۔وہ اُسے کمرے میں دیکھ کر حیران ہوئی تھی پاس پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالا۔۔وہ تب تک بیڈ پر ہی اُس کے پاس بیٹھ چکا تھا۔۔

مجھے پہلے ہی بتا دیتیں کہ تمہیں میرے ہاتھ سے پیسے لینے تھے"۔۔وہ شرارتاً بولتا" والٹ سے اب کہ دس کے بجائے پندرہ ہزار نکالتا بولا۔۔۔

پلیز آپ ایسا نہ کریں، میری ساری ضرورتیں بابا اور احد پوری کر دیتے ہیں"۔۔" وہ جُھکے سر سے بولی۔۔

کیونکہ وہ دونوں تم سے بہت پیار کرتے ہیں لیکن منہا تم میری بیوی ہو اور شوہر " کے فرائض میں بیوی کا سارا نان نفقہ بھی ہے"۔۔وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا

لیکن ابھی تو میں ادھر اپنے گھر۔۔"اُس نے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔اب کہ " وہ سب سمجھ گیا تھا۔۔

بات رُخصتی کی نہیں ہوتی منہا، نکاح کی ہوتی ہے، جس طرح میں تم پر سارے" حق رکھتا ہوں اور تم میرے خوبصورت فرائض میں شامل ہو اُسی طرح تم بھی اِس بندے پر سارے حق رکھتی ہو"۔۔آخر میں لہجہ شرارت بھرا ہوا تھا۔۔

یہ بندہ پورے کا پورا نکاح نامے پر سائن کرتے وقت ہی آپ کا ہوا تھا منہا عمر" وہ" دلکشی سے سینے پر ہاتھ رکھ کر ہلکے سے جھک کر بولا تھا۔۔وہ محجوب سی ہنسی ہنس دی تھی۔۔

بلکہ نہیں"۔۔اب کہ وہ سنجیدہ ہوا تو اُس نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا تھا۔۔"

یہ بندہ اپنا دل اُس سڑک پر ہی آپ کے نام کر گیا تھا"۔۔عمر نے اُس کی آنکھوں" میں دیکھ کر کہا پر وہ اُس کی بات پر پلکیں جھکا گئی تھی۔۔

میں تمہاری ہر ضرورت بن کہے پوری کرنے کی کوشش کروں گا ان شاءاللہ پر" اگر تم خود سے حق سے مجھ سے مانگو گی تو مجھے اور بھی اچھا لگے گا"۔۔وہ اُس کی

طرف اپنا پورا والٹ بڑھا کر بولا، ایک نظر اُس کی طرف دیکھ کر منہا نے دھیمی سی مُسکراہٹ کے ساتھ اُس کے دوسرے ہاتھ میں تھامے پیسے لے لیے تھے۔۔

. . . . . .

وہ آج کل بہت مصروف تھا، رعنا نے اُس سے لیلیٰ کی برتھ ڈے پارٹی ارینج کرنے کو کہا تھا جو کہ اگلے ہفتے تھی لیکن وہ مصروفیات کا بہانہ بنا کر فِلحال ٹال گیا تھا۔۔ آج وہ آفس کے ضروری کام کے باعث یونیورسٹی نہیں آیا تھا۔۔

منہا کو مزہ ہی نہیں آیا آج یونیورسٹی میں، پورے وقت میں احد اُس کی اُداسی محسوس کر چکا تھا، واپسی میں وہ بلکل چُپ چاپ بیٹھی تھی۔۔

"مِنو سونگ لگاؤ ناں"۔۔ وہ گاڑی میں بیٹھے اور سونگز نہ لگائے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا، مطلب آج واقعی میں وہ اُداس تھی۔۔ احد نے خود ہی ٹیپ آن کیا۔۔ آج پیر تھا وہ اتوار کو بھی گھر نہیں آیا تھا اور آج بھی غیر حاضر تھا۔۔ فون پر تو ویسے ہی اُن دونوں

کی بات نہیں ہوتی تھی پر کبھی کبھی میسجز پر بات ہو جاتی تھی پر اب دو دنوں سے اُسے نہیں دیکھا تھا اُسے لگا نجانے کتنے دن ہو گئے ہوں۔۔ باہر سے کوئی ڈیلیگیشن آئے تھے وہ اتوار کے دن بھی اُن کے ساتھ مصروف رہا تھا۔۔ چونکی تو تب جب گاڑی گھر کے بجائے بڑی سی بلڈنگ کے مین گیٹ میں داخل ہوئی تھی۔۔

یہ"۔۔وہ حیرانی سے اِدھر اُدھر دیکھ کر بولی۔۔"

چلو اُترو ناں"۔۔وہ خود گاڑی سے اُترتا ہوا بولا، وہ بھی اُتری تھی۔۔احد نے گاڑی کی چابی چوکیدار کو تھمائی اور اُس کو لیے اندر بڑھا تھا۔۔آفس جتنا باہر سے خوبصورت تھا اندر سے انتہائی شاندار تھا۔۔

وہ مبہوت سی پورے آفس کو دیکھتی احد کے پیچھے چلتی جا رہی تھی، جو مختلف لوگوں کو سلام کا جواب دیتا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔

بھایان اندر ہیں۔۔؟؟"۔۔اُس نے کسی سے پوچھا تھا"

نو سر، سر میٹنگ روم میں ہے"۔۔وہ کھڑے ہو کر بولا تھا۔۔اِسے بیٹھنے کا اشارہ" کر کے وہ پھر آگے بڑھ کر ایک دروازے پر رکا تھا۔۔دروازے پر بڑے شان سے "عُمرِ ابراہیم" کے الفاظ جگمگا رہے تھے

تم اندر جاؤ، میں بھایان کو لے کر آتا ہوں"۔۔وہ دائیں طرف مڑ گیا۔۔اُس نے" بے اختیار اُس نام پر ہاتھ پھیرا تھا، پھر آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی تھی۔۔اُس کے مخصوص پرفیوم کی خوشبو نے اُس کا استقبال کیا تھا، اُس نے دروازہ بند کر کے اُس کی خوشبو کو اپنے اندر اُتارا تھا، پھر ایک نظر اُس کے کمرے پر ڈالی تھی۔۔کمرا اپنے مکین کی طرح شاندار تھا۔۔وہ گھوم کر اُس کی سیٹ پر آئی جس کی پُشت پر اُس کا گرے کوٹ پڑا تھا۔۔اُس نے نرمی سے اُس پر ہاتھ پھیرا۔۔اچانک اُس کی نظر ٹیبل پر پڑی تصویر پر پڑی جس میں وہ احد کے کندھے پر بازو رکھے دلکشی سے مُسکرا رہا تھا، وہ تصویر کو ہاتھ میں لیے بے دھیانی میں اُس کی کرسی پر بیٹھ گئی

تھی، تصویر کو جگہ پر رکھ کر اُس کی نظر لیپ ٹاپ پر پڑی جو کہ آن تھا مطلب وہ ابھی یہاں سے اٹھ کر گیا تھا۔۔

وہ اب اُس کے لیپ ٹاپ کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی۔۔

آج اُسے اسائنمنٹ ملا تھا جس کے لے اُسے لیپ ٹاپ درکار تھا۔۔اور وہ کب سے اُسی اُلجھن میں تھی کہ کس سے کہے۔۔احد کو ظاہر سی بات ہے اپنا اسائنمنٹ بنانا ہو گا۔۔ کیا وہ بابا سے کہے کہ اُسے لیپ ٹاپ لے دیں یا اُس سے بولے وہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔اور اب وہ اُس کے لیپ ٹاپ کے مختلف فنکشنز دیکھ رہی تھی۔۔ اتنا تو وہ اُس کے لوگو سے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ بہت نئے ماڈل کا قیمتی ٹچ لیپ ٹاپ تھا۔۔جو کہ یونیورسٹی میں بھی ہر وقت اُس کے ساتھ ہوتا تھا۔۔

اچانک کمرے کا دروازہ کھول کر کوئی بولتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔۔اُس نے چونک کر دروازے کو دیکھا تھا۔۔

صدیقی صاحب آپ یہ "۔۔۔اُسے دیکھ کر وہ ایک پل کو رکا تھا،اور وہ جو بڑی" شان سے اُس کی کرسی پر ٹیک لگا کر جُھول رہی تھی اُسے اچانک سامنے پا کر ایک دم گڑبڑائی تھی۔۔عمر کی حیرانی کچھ سیکنڈ کی تھی۔۔اُس کو ہاتھ سے بیٹھے رہنے کا اشارہ کر کے وہ بات کو وہیں سے شروع کر گیا تھا۔۔

یہ پریزنٹیشن آپ نے دیکھ لی ہو گی،مجھے ہر کام پرفیکٹ چاہیئے "۔۔وہ لیپ ٹاپ" اپنے آگے کر کے بولا پر یہ کیا اسکرین پر اُس کا فیس بُک کھلا ہوا تھا۔۔اُس نے ایک نظر اُس محترمہ پر ڈالی جو مارے شرمندگی کے آنکھیں بند کیے دانتوں تلے زبان دبا گئی تھی۔۔عمر نے اس کی شکل دیکھ کر اپنی مُسکراہٹ روکی تھی۔۔اُس نے جلدی سے پریزنٹیشن والی ونڈو پھر سے کھولی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ صدیقی صاحب کو مُختلف پوائنٹس سمجھا رہا تھا۔۔لائیٹ بلیو شرٹ،ڈارک بلیو چیکس والی ٹائی،کوٹ کے ہی کلر کی گرے پینٹ پہنے چہرے پر بھرپور سنجیدگی لیے

اِس وقت وہ مکمل ایک باس اور بزنس مین کے روپ میں اِس کے سامنے تھا۔۔اور ہمیشہ کی طرح منہا عثمان ارد گرد کا ہوش بھلائے اُسے دیکھنے میں مصروف تھی۔۔

اوکے سر"۔۔چونکی تو تب جب صدیقی صاحب رُخصت ہوئے تھے۔۔اور وہ" مکمل طور پر اُس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔

جی میم"۔۔وہ اپنی خوبصورت آنکھیں اُس کے چہرے پر پر فوکس کرتا بولا۔۔مانا" کہ اُس کی جِھجھک اُس بندے سے کچھ کم ہوئی تھی پر آج بھی جب وہ پُر شوق آنکھیں اُس کے چہرے کا طواف کرتیں تو منہا عثمان کی آنکھیں حیا کے بوجھ سے جُھک جاتی تھیں،اور یہ منظر عُمر ابراہیم کو اتنا دلفریب لگتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اپنی آنکھوں میں محبت کے سارے جذبات سمو کر دیکھ لیتا تھا تو اُس کا ایک دم پلکیں گرا جانا مزہ دے جاتا تھا،ابھی بھی وہی ہوا تھا۔۔

لیکن وہ اپنے دل پر قابو پا کر پل میں نارمل ہوا تھا۔۔

آج آپ یونی نہیں آئے"۔۔کچھ تو بولنا تھاناں۔۔وہ مُسکرا دیا۔۔"

تو آپ ہمیں دیکھنے چلی آئیں"۔۔وہ برجستہ بولا۔۔"

نہیں وہ احد۔۔احد کو کچھ کام تھا"۔۔وہ گڑبڑاتی ہوئی بات بنا گئی تھی۔۔۔۔وہ ہنسا تھا۔۔

کچھ کھاؤ گی۔۔؟؟"وہ اُسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتا بولا۔۔"

نہیں"۔۔وہ دھیمے سے بول کر اُس کے آگے رکھے لیپ ٹاپ کو دیکھنے لگی۔۔"

ایک اورنج جوس لے آؤ"۔۔وہ ریسیور اُٹھا کر بولا۔۔"

اب تم پہلی بار میرے آفس آئی ہو ایسے ہی تو نہیں جانے دوں گا ناں"۔۔وہ مُسکرا کر بولتا لیپ ٹاپ کی طرف مُتوجہ ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے آج اسائنمنٹ ملا ہے"وہ بولی تھی۔۔"

مجھے کرنا ہو گا۔۔؟؟"لیپ ٹاپ پر انگلی رکھے اُس کی طرف دیکھے بغیر بظاہر "

سنجیدگی سے پوچھا گیا تھا،پر انداز میں محسوس کی جانے والی شرارت تھی۔۔

نہیں، نہیں میں خود کروں گی"۔۔وہ جلدی سے بولی تھی، جیسے وہ ابھی کرنے ہی "

والا ہو۔۔وہ ہنسی ضبط کر گیا تھا۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے"۔۔وہ ایک نظر اُس پر ڈالتے ہوئے بولا۔۔"

وہ مجھے۔۔"وہ بات کرنے کے لیے ہمت جمع کرنے لگی تھی۔۔"

منہا عمر آپ مجھ سے بڑے آرام سے کوئی بھی بات کر سکتی ہیں"۔۔وہ لیپ ٹاپ "

کو بند کر کے پُوری طرح اُس کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔جب دروازے پر دستک

ہوئی تھی،اس کے اجازت دینے پر پیون اورنج جوس رکھ کر چلا گیا تھا۔۔

یہ پیو اور بات کرو"۔۔عُمر نے جوس اُس کے سامنے رکھا تھا۔۔"

مجھے لیپ ٹاپ چاہیئے"۔۔بڑی مُشکلوں سے آخر اُس نے بول ہی دیا۔۔"

"آئی ایم سو سوری مِنہا، آئی شُڈ ہیو تھوٹ دیٹ یو مائٹ نیڈ آ لیپ ٹاپ"

(میں معذرت خواہ ہوں مجھے خود ہی خیال کرنا چاہیئے تھا کہ تمہیں لیپ ٹاپ کی ضرورت ہو سکتی ہے)

"میں ابھی ارسل سے۔۔" وہ خود پر افسوس کر کے بولتا موبائل اُٹھا گیا تھا۔۔"

ارسل کے کزن کی الیکٹرانک شاپ تھی۔۔اِس لیے الیکٹرانک کی ہر چیز وہ اُسی کو کہہ دیتا تھا، جب وہ اُسے بیچ میں ٹوک گئی تھی۔۔

"نہیں نہیں اُن کو مت بولیں"۔۔وہ پل بھر کو رُکی تھی۔۔"

"آئی وانٹ دِس ون"

www.novelsclubb.com

(مجھے یہ والا چاہیئے)

وہ اُس کے لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کر کے بولی۔۔وہ ایک پل کو حیران ہوا تھا۔۔

یہ میرا۔۔؟؟"وہ لیپ ٹاپ کو دیکھ کر بے ساختہ پوچھ بیٹھا تھا۔۔مِنہا نے مجرمانہ انداز میں سر جُھکا کر اثبات میں ہلایا تھا۔۔

میں تمہیں اِس سے زیادہ اچھا بلکہ نیو ماڈل کا منگوا دیتا ہوں،اِسے تو ویسے بھی 6" منتھس (چھ مہینے) ہونے کو ہیں"۔۔وہ اُس کو نیا لینے پر آمادہ کرنے لگا تھا۔۔

وہ آپ رکھ لیجیئے گا،مجھے یہی چاہیئے پلیز"۔۔اب کے وہ مُلتجیانہ انداز میں بولی تھی۔۔اُس کے چہرے پر بچّوں جیسی التجا دیکھ کر وہ ہنسا تھا۔۔

میری ہر چیز تمہاری ہے مِنہا"۔۔وہ محبت سے بولا تھا۔۔"

تو آپ یہ مجھے دے دیں ناں"۔۔وہ لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کرتی اتنی معصومیت سے بولی تھی کہ عُمر کو اپنا دل سنبھالنا مشکل ہوا تھا۔۔

لے لو"۔۔وہ اُس کے من موہنے چہرے کو پیار سے دیکھتا سیٹ سے ٹیک لگا کر بولا تھا۔۔وہ اُس کی نظروں سے بے نیاز اُس کے مان جانے پر خوش ہوئی تھی۔۔

تھینک یو۔۔ تھینک یو ویری مچ"۔۔اُس کے چہرے پر بچوّں سا اشتیاق دیکھ کر وہ" ہنس دیا تھا۔۔

لیکن پہلے میں اپنا سارا ڈیٹا ٹرانسفر کروں گا،ایک دو دن کے بعد آپ کو آپ کی" امانت مل جائے گی ان شاءاللہ۔۔ٹھیک ہے۔۔؟؟"۔۔اُس نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔وہ ایک نظر اُسے دیکھ کر دوبارہ لیپ ٹاپ کو دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔وہ مُسکرایا تھا۔۔

اب آپ یہ اپنا جوس ختم کریں گی۔۔۔؟؟"عُمر نے آنکھوں سے جوس کی طرف" اشارہ کیا تھا۔۔اُس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے گلاس اُٹھایا تھا۔۔

آپ بہت اچھے ہیں"وہ بے ساختہ کہہ گئی تھا۔۔"

اچھا کتنا۔۔؟؟"۔۔وہ ہنستے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔۔وہ جھینپ گئی تھی۔۔"

پتا نہیں"۔۔اُس نے کہہ کر گلاس لبوں سے لگایا تھا۔۔وہ دل کھول کر ہنس دیا"

تھا۔۔جب احد اندر آیا تھا۔۔

دیکھ لیا اپنے شوہرِ نامدار کو"۔۔وہ آکر سیدھا عمر کے برابر والی کرسی پر بیٹھا تھا۔۔"

اور وہ یہ سوچ رہی تھی کہ کیا یہ بندہ سوچ سمجھ کر بھی بولا ہو گا کبھی۔۔؟؟

قسم سے بھایان صبح سے منہ لٹکائے بیٹھی تھی،اب شُکر ہے کچھ تو رونق آئی ہے"

چہرے پر"۔۔۔وہ بغیر رُکے بولے جا رہا تھا اور منہا کا دل کیا کہ ابھی ابھی ملکیت

میں آنے والا لیپ ٹاپ اُس کے سر پر دے مارے۔۔وہ جھینپی جھینپی سی جوس پیتی

رہی تھی،عمر بدستور ہنس رہا تھا۔۔اُسی وقت احسن صاحب نے اُسے بلوا بھیجا تھا۔۔

اسائنمنٹ کب تک دینا ہے؟"۔۔وہ کھڑا ہو کر سامنے لگے شیشے میں ٹائی کی ناٹ"

درست کرنے لگا تھا۔۔مِنہا نے اُسے نظروں سے دل میں اُتارا تھا۔۔

ایک ہفتے کا ٹائم ہے"۔۔وہ ابھی بھی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔"

اوکے کل پرسوں تک تمہیں لیپ ٹاپ مل جائے گا"۔۔اُس نے آگے بڑھ کر" اپنی سیٹ سے کوٹ اُٹھایا تھا۔۔وہ بے ساختہ آگے ہوئی تھی۔

سوری میری میٹنگ ہے ورنہ میں ضرور تمہیں ٹائم دیتا"۔۔وہ کوٹ پہنتا بولا۔۔" وہ ہنوز شیشے میں خود کو دیکھ رہا تھا اور وہ بڑی فرست سے اُسے۔۔

میں چلتا ہوں اب۔۔آنی کو سلام کہنا، اللہ حافظ "۔۔وہ ایک دم اُسے دیکھ کر" مُسکرایا تھا۔۔وہ چوری پکڑی جانے پر ہڑبڑاتی ہوئی نظریں جُھکا گئی تھی۔۔پھر دھیرے سے اللہ حافظ کہا تھا۔۔وہ لیپ ٹاپ اُٹھاتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

ابھی اِن پانچ منٹوں میں جتنا بھایان کو تم نے حفظ کیا ہے ناں میرے خیال میں" ایک ہفتے کے لیے کافی ہو گا"۔۔احد کھڑا ہوتا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔ایک دم ساری بات سمجھتے ہوئے اُس کا چہرہ تپا تھا۔۔

بکو مت"۔۔اُس نے پیپر ویٹ اُٹھایا تھا۔۔"

اوہ لڑکی ایک ہی بھائی ہوں تمہارا بھی اور بھایان کا بھی۔۔"۔۔احد نے اُس کے " ہاتھ سے پیپر ویٹ لیا تھا۔۔وہ کھڑے کھڑے احسن صاحب سے مل کر احد کے ساتھ واپس گھر آگئی تھی۔۔

. . . . . .

اپنے کہے کے مطابق وہ دو دن بعد ہی لیپ ٹاپ لے آیا تھا۔۔لیپ ٹاپ لیتے وقت اُس کی آنکھوں میں بچّوں کی سی چمک تھی جِسے دیکھ کر وہ مُسکرا دیا تھا، لیکن ثمینہ نے اعتراض کیا تھا کہ لیپ ٹاپ بہت مہنگا ہے۔۔

آنی میرا سب کچھ اِنہی کا تو ہے، آپ کی گڑیا پر تو ایسے سو قربان"۔۔گو کہ اُس کی " لہجے میں شرارت تھی مگر اُس کی انکھوں کی سچائی دیکھ کر انہوں نے اُس کے سر پر چپت مار کر اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔وہ جھنپی تھی۔۔

. . . . . .

اِس وقت وہ یونیورسٹی میں اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر اسائنمنٹ بنانے میں مصروف تھی۔۔بس لاسٹ ٹاپک رہتا تھا، جو کہ اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا اس نے سوچا وہ آئے گا تو اُس سے سمجھ کر کرلے گی۔۔

وہ اسائنمنٹ بنانے میں اتنی محو تھی کہ اُسے ارد گرد کا کوئی ہوش نہیں تھا۔۔

"تمہیں پتا ہے عمر کہاں ہے۔۔؟؟"آواز پر اُس نے چونک کر سر اُٹھایا تھا۔۔لیلیٰ افتخار اپنے مخصوص نخوت بھرے انداز میں اس سے پوچھ رہی تھی۔۔عمر اُسے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا اور نہ ہی وہ اُس کی کال اٹھا رہا تھا تب وہ مجبوراً اُس کے پاس آئی تھی۔۔

"وہ اور احد ڈین کے افس گئے ہیں"۔۔وہ ایک نظر اُسے دیکھ کر بولتی پھر لیپ ٹاپ کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی۔۔

تمہیں کسی نے اتنا نہیں سکھایا کہ کسی کی پرسنل چیزوں میں گھسنا نہیں"
چاہیئے۔۔؟؟"وہ ناگواری سے لیپ ٹاپ کو دیکھ کر بولی۔۔منہا بُری طرح چونک گئی۔۔اُس کی نظریں لیپ ٹاپ پر جمے دیکھ کر وہ سمجھ گئی کہ وہ پہچان گئی ہے کہ یہ عمر کا ہے۔۔

میں اپنا اسائنمنٹ بنا رہی ہوں،انہوں نے خود دیا ہے مجھے"۔۔وہ آرام سے کہہ کر" پھر سے اپنا کام کرنے لگی تھی۔۔لیلیٰ کے چہرے کے تاثرات مزید بگڑے تھے۔۔

بات سنو میری،اتنا اُونچا مت اُڑو کہ جب گرو تو پیروں کے نیچے زمین بھی نہ" ہو"۔۔وہ اُسے نا جانے کیا باور کروانا چاہ رہی تھی اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا،اُس نے نا سمجھی سے لیلیٰ کو دیکھا تھا،جس کی آنکھوں سے اب اُس کے لیے واضح حقارت چھلک رہی تھی۔۔

یہ جو اپر کلاس کے لڑکے ہوتے ہیں ناں اکثر اپنے غریب کزنز پر مہربان ہوتے " رہتے ہیں، اور مجھ سے پوچھو میں تو ان بھائیوں کو بچپن سے جانتی ہوں، دونوں بہت ہی کائینڈ ہارٹِڈ (رحم دل) ہیں، پر رعنا آنٹی کو ان دونوں کی ہر کسی پر یہ کائینڈنس (رحمدلی) کچھ زیادہ پسند نہیں ہے، دونوں پر بہت ہی رعب رکھتی ہیں"۔۔وہ استہزائیہ انداز میں بول رہی تھی، اس کا چہرہ دُھواں دُھواں ہوا تھا۔۔ جبھی وہ سامنے سے آتا دکھائی دیا تھا، لیلیٰ کو اُس کے پاس کھڑے دیکھ کر وہ ٹھٹھکا تھا، اُس نے اپنے قدموں کو مزید تیز کیا تھا۔۔وہ قریب آچکا تھا جب منہا کی نظریں اُس کی طرف ایک پل کو اُٹھی تھیں ایک نظر دیکھ کر وہ نظر جُھکا گئی تھی۔۔وہ جو اُسی کو دیکھ رہا تھا، اُس کی بھیگی آنکھوں میں شکوہ دیکھ کر وہ ٹھٹھکا تھا۔۔لیلیٰ پلٹی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وئیر وَر یو عُمر۔۔؟؟آئی ہیو بین ویٹنگ فار یو سِنس این آر "۔۔"

(کہاں تھے تم عُمر۔۔؟؟میں ایک گھنٹے سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں)

لیلیٰ چڑ کر بولی تھی۔۔ لیکن اُس کے لہجے سے چھلکتا استحقاق مِنہا کو تکلیف دے گیا تھا۔۔اُس نے خاموشی سے لیپ ٹاپ کی اسکرین بند کی تھی۔۔

"میں اپنے کام سے گیا تھا"۔۔جواب لیلیٰ کو دیا تھا پر نظریں اُس کی نم آنکھوں پر تھیں، سنجیدہ سُرخ چہرے کے ساتھ وہ اب اپنی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔۔

"کلاس میں آجاؤ پلیز، آدھے سے زیادہ ٹائم تو تم ویسٹ کر چکے ہو"

"آئی ڈونٹ وانٹ ٹو بی فیل اِن ٹیسٹ

(میں ٹیسٹ میں فیل نہیں ہونا چاہتی)

اُس کی بے تکلفی، عُمر سے حق سے بات کرنا مِنہا عثمان سے ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

عمر نے لیلیٰ کو ٹاپک سمجھانا تھا جس کا کل ٹیسٹ تھا۔۔لیلیٰ کا بس چلتا تو عمر کو پل میں یہاں سے غائب کر دیتی۔۔عُمر کی مستقل نظریں مِہنا پر دیکھ کر لیلیٰ بمشکل اپنا اشتعال دبا رہی تھی۔۔

تم جاؤ لیلیٰ، میں دو منٹ میں آیا"۔۔اُس کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ بادل نخواستہ" جانے کو مڑی تھی۔۔

جلدی آنا پلیز"۔۔جاتے جاتے بھی وہ انگلی اٹھا کر بولی تھی۔۔تبھی احد وہاں آیا" تھا۔۔

اسائنمنٹ ہو گیا پورا۔۔؟؟"۔۔عمر نے اُسے دیکھ کر نرمی سے پوچھا تھا۔۔"

میں کر لوں گی، احد پلیز مجھے کچھ کھلا دو"۔۔اُسے بے توجہی سے جواب دے کر وہ" احد کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی۔۔

ہاں چلو یار، بھایان آپ بھی چل رہے ہیں۔۔؟" وہ منہا کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ" لے کر عمر سے پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں یار مجھے کچھ کام ہے تم لوگ جاؤ"۔۔ابھی اُس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی" تھی کہ وہ آگے بڑھ گئی تھی۔۔یعنی اُس کی ناراضگی سے زیادہ لیلیٰ کو پڑھانا اہم تھا۔۔ اُس کی آنکھیں چھلکی تھیں۔۔جیسے وہ جلدی سے صاف کر گئی تھی۔۔

وہ اُس کے روّیے پر غور کرتا کلاس کی جانب بڑھا تھا، مِنہا کی آنکھوں کی نمی اُسے بے چین کر گئی تھی۔۔

. . . . . .

New Edition of Anmol Muhabbat

انمول_محبت#

نویں_قسط#

اُس کا دل بار بار بھر آ رہا تھا بمشکل پانچ منٹ کینٹین میں بیٹھ کر وہ اُسے گھر چلنے کا کہہ گئی تھی۔۔

حلانکہ ابھی ایک کلاس باقی تھی لیکن اُس کا چہرہ دیکھ کر احد نے بحث سے گریز کیا تھا۔۔

اُس نے گاڑی چلاتے ہوئے اُس کے سنجیدہ چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔۔

مِنو کیا ہوا طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا۔؟؟"..اُس نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔"

نہیں میرے سر میں درد ہے"۔۔۔وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولتی اُسے پریشان کر گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ارے کیا بہت زیادہ درد ہے، ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔؟؟۔۔اُس نے گاڑی کی اسپیڈ ہلکی کم کی تھی۔۔

میں ٹھیک ہوں احد، مجھے بس گھر جانا ہے"۔۔اُس کے سر میں درد نہیں تھا بس" اُسے رونا آرہا تھا۔۔

وہ آنکھیں بند کر کے سیٹ کی پُشت سے سر ٹکاتی بولی۔۔احد ایک نظر اُس پر ڈالتا خاموش ہو گیا تھا۔۔

احد کے موبائل کی آواز نے گاڑی میں ارتعاش پیدا کیا تھا، وہ ہنوز اپنی سابقہ پوزیشن میں رہی تھی۔۔اُس نے موبائل کان سے لگایا تھا، دوسری طرف کی بات سُن کر اُس نے اوکے کہہ کر فون رکھ دیا تھا۔۔

مِنو اُترو گھر آگیا"۔۔وہ دھیرے سے اُس کے کان کے پاس بولا تھا۔۔اُس نے" ایک دم آنکھیں کھولیں تھیں، وہ اپنا بیگ اور لیپ ٹاپ اُٹھانے لگی تھی۔۔

تم جاؤ میں لے آتا ہوں"۔۔اُس کے بولنے پر وہ چُپ چاپ اُتر گئی تھی۔۔"

لگتا ہے طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب ہے"۔۔وہ اُس کے خاموشی سے اُتر کر جانے پر تھوڑا حیران ہوا تھا۔۔لیکن پھر لیپ ٹاپ اُٹھا کر اپنا کام کرنے لگا۔۔

. . . . . .

وہ یونی سے آکر سو گیا تھا، عصر کے وقت اٹھا، نماز پڑھ کر فریش ہو کر باہر لان میں بیٹھا ارسلان سے بات کر رہا تھا جب چوکیدار نے گیٹ کھولا۔۔

اِس وقت کون آگیا۔۔؟؟"۔۔وہ بڑبڑایا، اُس کا دھیان گیٹ کی طرف تھا جب" ایک گاڑی اندر آئی۔۔

ابے یار"۔۔گاڑی کو پہچان کر وہ جی بھر کر بدمزہ ہوا تھا۔۔"

کیا ہوا کون آیا ہے۔۔؟؟"۔۔دوسری طرف سے پوچھا گیا۔۔"

تو آجا یار فوراً سے بس"۔۔وہ اُسے گاڑی سے اُترتا دیکھ کر بولا"

کیوں پہلے بتا آیا کون ہے۔۔؟؟"..ارسلان نے حیرانی سے پوچھا۔۔"

ہے عُمر۔۔!!"۔۔ چہکتی ہوئی آواز ہوا کے دوش پر لہراتی ارسلان تک پہنچی" تھی۔۔

اووو لیلیٰ۔۔۔ کبھی نہیں آؤں گا ہاہاہا"۔۔۔ وہ گلا پھاڑ کر ہنستے ہوئے بولا۔۔ عمر " نے فون کاٹا تھا۔۔

لیلیٰ تم، آئی ایم سوری پر مما تو گھر پر نہیں ہیں"۔۔ وہ اُس کو کرسی پر بیٹھتے دیکھ کر" بولا۔۔

نہیں میں آنٹی سے ملنے آئی بھی نہیں ہوں، ایکچولی میں نے سوچا کہ تم مجھے آج" سارا ایک ہی وقت میں سمجھا دو، مجھے روز کے لیکچرز میں بہت مشکل ہو رہی ہے"۔۔ اُس نے نزاکت سے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

گیا دن برباد"۔۔۔ عمر نے گہری سانس لی تھی۔۔ اُسے ابھی ایک ضروری کام بھی" کرنا تھا۔۔

پھر وہ رات ڈنر تک بیٹھی اُس کا سر کھاتی رہی تھی اور وہ خود پر ضبط کیے اُس کو ہر چیز سمجھاتا رہا تھا۔۔ بلاشبہ وہ پڑھنے میں اچھا تھا پر یہاں اُس کا آفس تجربہ کام آجاتا تھا۔۔ رعنا کے آجانے پر لیلیٰ ڈنر کر کے گئی تھی اور وہ اتنا تھک گیا تھا کہ بغیر کھانا کھائے نماز پڑھ کر سو گیا تھا۔۔۔

. . . . . .

وہ سارا دن خراب موڈ کے ساتھ بیٹھی رہی تھی، نہ کھانا ٹھیک سے کھایا اور نہ ہی کوئی اور کام کیا۔۔ وہ سارا دن اُس کے آنے کی مُنتظر رہی، کبھی موبائل اُٹھا کر چیک کرتی کہ شائد کال ہی آجائے۔۔ اور احتجاجاً اسائنمنٹ بھی مکمل نہیں کیا۔۔ مارے غصے اور دُکھ سے اُس نے یونیورسٹی نہ جانے کا پروگرام بنالیا۔۔

www.novelsclubb.com

اور اب صُبح صُبح احد اُس کے سر پر سوار تھا، ثمینہ نے اُسے بتایا کہ وہ یونیورسٹی نہیں جارہی۔۔

اوو منو یہ کیا ہے یار اُٹھو"۔۔وہ اُس کے سر سے چادر کھینچ کر بولا۔۔"

کیا بد تمیزی ہے احد، میں نہیں جا رہی آج، تم جاؤ، مجھے سونے دو"۔۔وہ چادر پھر" سے سر پر لیتے بولی۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ، آئی نو تمہاری طبیعت ٹھیک ہے بلکل پھر کیا وجہ ہے" چھٹی کی۔۔؟؟"۔۔وہ اُسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے بولا۔۔اب کہ وہ جھنجھلا کر اٹھ بیٹھی تھی

کیا مسئلہ ہے۔۔؟؟"۔۔وہ پھولے منہ کے ساتھ چلائی تھی۔۔"

آج سر ناصر کا اسائنمنٹ بھی دینا ہے، چلو فٹافٹ ریڈی ہو جاؤ، میں جب تک" مزیدار سا ناشتہ کروں گا اماں کے ہاتھ کا"۔۔۔وہ جو منہ پھلائے گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے بیٹھی تھی ایک دم پھٹ پڑی تھی۔۔

نہیں کیا کمپلیٹ میں نے اسائنمنٹ، دفع ہو جاؤ تم یہاں سے"۔۔وہ بھرائی ہوئی" آواز میں عمر کا غصہ اُس پر اُتارتی بولی۔۔وہ انجانے میں اُس کی دُکھتی رگ پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔۔

اچھا تو یہ کس کا ہے۔۔؟"۔۔وہ تیار شُدہ اسائنمنٹ اُس کے آگے لہرا کر بولا تھا،" جس پر بڑے بڑے لفظوں میں منہا عثمان جگمگا رہا تھا۔۔وہ حیرت سے اُس کے ہاتھ سے اسائنمنٹ لے کر صفحے پلٹنے لگی۔۔

یہ تو میرا اسائنمنٹ ہے، اور وہ بھی کمپلیٹ (مکمل)"۔۔وہ جُوش سے گھٹنوں کے" بل بیٹھی تھی۔۔

آئی لو یو احد"۔۔فرطِ مسرت سے وہ اُس کے گلے لگی تھی کہ احد نے بازو سے اُس" کو پرے ہٹایا تھا۔۔

ایک منٹ،ایک منٹ، یہ ہگ تم بھایان کو کرنااور لو یو بھی اُنھی کو بولنا جنہوں نے" ساری رات جاگ کر تمہارا اسائنمنٹ کمپلیٹ کیا ہے"۔۔وہ ہاتھ اُٹھا کر بولا۔۔وہ مارے حیرت سے کچھ بول ہی نہ پائی تھی۔۔اُس کے ایک لفظ بھی کہے بغیر وہ اُس کی آنکھوں کے تاثرات سے اُس کے دل کی بات جان گیا تھا اور تو اور آخری رہ جانے والا ٹاپک بھی مکمل تھا۔۔اُس کے دل میں اُس شخص کی محبت اور عزت اور بڑھی تھی۔۔

پہلی کلاس تو مس ہو گئی ہے اب تم جلدی سے ریڈی ہو جاؤ تاکہ ہم دوسری کلاس" لے سکیں،جب تک میں ناشتہ کر لوں"۔۔وہ اٹھتا ہوا بولا۔۔وہ جلدی سے تیار ہونے بھاگی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

اُس کے دل میں جو ذرا سی بد گمانی عمر کے لیے آئی تھی اسائنمنٹ کو دیکھ کر بد گمانی کے سارے بادل چھٹ گئے تھے۔۔وہ خوش تھی بہت،ابھی ابھی اسائنمنٹ جمع

کر واکر باہر آئی تھی، احد حسبِ عادت اپنا بیگ اُس کو تھما کر غائب ہو گیا تھا۔۔ مِنہا کی نظروں نے اُسے ڈھونڈا تھا۔۔ آج صبح سے وہ نظر نہیں آیا تھا۔۔

خود پر قابو نہ پا کر اُس کے قدم ایم بی اے کلاسس کی طرف بڑھے تھے۔۔ ہر ہر قدم پر اُسے اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی تھی، دور سے ہی اُسے انعم اور حراد کھائی دی تھیں، وہ آگے بڑھی تھی۔۔ لیکن اُسی لمحے لیلیٰ کلاس سے نکلی تھی۔۔ جہاں مِنہا کے قدم رُکے تھے وہیں ایک لمحے کے لیے لیلیٰ بھی اُسے دیکھ کر رُکی تھی، لیکن پھر ہونٹوں پر مخصوص تمسخرانہ مُسکراہٹ سجائے وہ اُس کے پاس آئی تھی۔۔ مِنہا کے قدم زمین میں جکڑے تھے وہ چاہ کر بھی واپس نہیں مڑ سکی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تمہیں عُمر نے اِنفارم نہیں کیا کہ وہ آج نہیں آیا۔۔؟؟"۔۔ اُس کے ہونٹوں پر" دل جلانے والی مُسکان رچی تھی۔۔ وہ خاموش رہی تھی۔۔

آتا بھی کیسے، کل کا پورا دن وہ۔۔"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ جُملہ پورا کرتی ارسلان" نے تیزی سے اُس کی بات کاٹی تھی۔۔

ارے گڑیا۔۔ تمہیں احد بُلا رہا ہے کب سے، وہ کلاس کے باہر کھڑا ہے جاؤ"۔۔" وہ جو پہلے ہی وہاں سے ہٹنا چاہ رہی تھی ایک دم پلٹی تھی۔۔

لیلیٰ ٹیسٹ کے مارکس لگ گئے ہیں"۔۔انعم دور سے چلائی تھی۔۔"

ڈونٹ ٹیل می"۔۔وہ بھی مڑ کر انعم کی طرف بھاگی تھی۔۔"

لیلیٰ کی پُشت دیکھ کر اُس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔پھر وہ بھاگتا ہوا اُس کے پیچھے آیا تھا

پتا نہیں کیوں نہیں آیا۔۔تم کال کر کے پوچھ لو"۔۔مِنہا نے چونک کر اُسے" دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن وہ احد۔۔"۔۔اُس نے سامنے دیکھا تھا جہاں وہ کہیں بھی نہیں تھا۔۔"

ارے گڑیا اپنے بھائی کو چھوڑو۔۔کچھ سر تاج کی خبر لو کہاں ہیں محترم"۔۔"

ارسلان کی شرارت پر اُس نے جھینپتے ہوئے سر جُھکایا تھا۔۔وہ ہنسی ضبط کرتا واپس اپنی کلاس کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

. . . . . .

بینچ پر بیٹھ کر اُس نے اُس کا نمبر ڈائل کر کے موبائل کان سے لگایا تھا اُس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔یہ پہلی بار تھا کہ وہ اُسے خود سے کال کر رہی تھی۔۔

چار پانچ بیل کے بعد فون اُٹھایا گیا۔۔ایک لمحے کو وہ بلکل چُپ ہو گئی کیونکہ آگے سے بلکل خاموشی تھی۔۔بڑی ہمت کر کے اُس نے سلام کیا۔۔

السلام و علیکُم"۔۔وہ دھیرے سے بولی تھی"

وعلیکُم السلام"۔۔۔اُس کی بھاری نیند میں ڈوبی آواز اُبھری تھی۔۔"

تھینک یو فار دی اسائنمنٹ، میں سمجھی تھی آپ بھول گئے ہیں، لیکن میرے بغیر" بتائے بھی آپ نے اُس کو کمپلیٹ بھی کر دیا تھا، آپ بہت اچھے ہیں، تھینک یو اونس اگین"۔۔ لیکن وہ اُس پر غور کیے بغیر شدتِ جذبات اور خوشی کے ملے جُلے تاثرات سے وہ بولتی چلی گئی تھی۔۔

صرف تھینکس۔۔؟"اب کے نیند سے بھری خمار آلود آواز میں پوچھا گیا تھا۔۔"

وہ ایک لمحے کو گڑبڑائی تھی۔۔۔ لیکن بات بدلنے کی غرض سے پوچھا۔۔

آ۔۔آپ سو رہے تھے کیا۔۔؟؟"وہ ہچکچا کر بولی تھی۔۔"

ہمم۔۔ہاں، نہیں نہیں اُٹھ گیا ہوں"۔۔وہ جیسے ہوش میں آیا تھا، تھوڑا اُونچا ہو کر اُس نے ٹائم دیکھا سوا گیارہ بج رہے تھے۔۔

مطلب، میں نے آپ کو جگا دیا"۔۔وہ جی بھر کر شرمندہ ہوئی تھی۔۔"

ارے ابھی ہمارے ایسے نصیب کہاں کہ آپ ہمیں نیند سے جگائیں"۔۔وہ" خواب ناک لہجے میں بولا تھا۔۔

اُس کے دل کی دھڑکن رُکی تھی۔۔اُس کی خاموشی نوٹ کر کے وہ زیرے لب مُسکرایا تھا۔۔

منہا"۔۔بھاری آواز میں پکارا گیا تھا۔۔جذبوں میں گندھا لہجہ۔۔اُس کی دل کی" دھک دھک تیز ہو رہی تھی۔۔

یہ بتاؤ کہ میں کتنا اچھا ہوں۔۔؟"۔۔وہ اُس کے بار بار بولنے پر آج پوچھ ہی بیٹھا" تھا۔۔اب کہ وہ ہنسی تھی۔۔

بتایا تو ہے کئی بار"۔۔حیا آمیز ہنسی۔۔"

کتنا۔۔؟؟"۔۔کشن کو سینے سے لگائے وہ نیم دراز ہوا تھا۔۔"

بہت"۔۔وہ شرارت سے بولتی فون کاٹ گئی تھی۔۔"

آئی لو ہر "۔۔اُس کی اِس حرکت پر وہ تکیے کو دونوں بازوؤں میں بھینچ کر دلکشی" سے ہنس کر بولا تھا۔۔۔جب اُس کے موبائل پر میسج آیا تھا۔۔

میرے لیے اِس دنیا میں سب سے اچھے "۔۔میسج پڑھ کر وہ دل سے مُسکرایا تھا۔۔"

وہ ابھی فریش ہو کر آفس جانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ موبائل پھر بجا۔۔اُس نے گہرا سانس لے کر موبائل کان سے لگایا ہی تھا۔۔

بہت ہی کوئی کمینے انسان ہو "۔۔ارسلان کی تپی تپی آواز آئی۔۔"

صبح سویا تھا ابھی تمہاری بھابھی نے اٹھایا فون کر کے "۔۔اُس نے ارسلان کو" یونیورسٹی آنے کا نہیں بتایا تھا تبھی وہ تپا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

لیلیٰ رُکی تھی کیا رات میں۔۔؟؟"۔۔وہ طنز سے بولا۔۔"

بکواس بند کرو منہا کا اسائنمنٹ بنا رہا تھا رات بھر "۔۔وہ ناگواری سے بولا۔۔"

اچھا، لیلیٰ نے تو فیس بک پر دنیا کو بتایا ہے کہ بہت اچھا دن گزرا، ڈنر بھی ساتھ کیا، " یو آر دی سویٹسٹ فرینڈ تھینک یو فار ہیلپ عُمر، وغیرہ وغیرہ"۔۔وہ بولتا ہی چلا گیا۔۔اُس نے ناگواری سے ہونٹ بھینچے تھے

آئی ڈونٹ کیئر، مجھے پتا ہے کہ میری اُس سے کوئی کمٹمنٹ نہیں ہے، اب اگر وہ" کچھ سمجھ رہی ہے تو اُس کا مسئلہ ہے میرا نہیں"۔۔لیلیٰ کا ذکر اُسے ایسے ہی تلخ کر دیتا تھا۔۔

لیکن یار ایک بات کا خیال رکھنا منہا بہت معصوم ہے، مجھے تو لیلیٰ کے ارادے" خطرناک لگتے ہیں اور آج تو اُس نے مِنہا کو تم سے بد ظن کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی"۔۔ارسلان نے اُسے پوری بات بتائی تھی۔۔عُمر نے لب بھینچے تھے۔۔

میرا لیلیٰ کے ساتھ کوئی افئیر نہیں چل رہا میں نے منہا کے ساتھ ساری زندگی کی کمٹمنٹ کی ہے تو اُس کے ساتھ سچا ہوں اور جب تک زندگی رہی، آگے بھی رہوں گا ان شاءاللہ" وہ ٹھہرے مگر مضبوط لہجے میں بولا تھا

. . . . . .

وہ شام میں جم سے گھر آیا تو لیلیٰ کو رعنا کے ساتھ بیٹھا ہوا پایا۔۔وہ جانتا تھا لیلیٰ اُسے دیکھ چکی تھی۔۔وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔

کیا نام ہے انکل کی کزن کی بیٹی کا۔۔امم"۔۔لیلیٰ کی ایکٹنگ کو داد دیتا بہت ضبط سے اُس نے اپنے چہرے کے تاثرات نارمل رکھے تھے۔۔

آنٹی اتنی کیوٹ، اتنی معصوم ہے وہ۔۔آئی سوئیر"۔۔وہ اُسے ان دیکھا ظاہر کرتی بول رہی تھی۔۔

اچھا"۔۔رعنا لیلیٰ کے چہرے کو بغور دیکھتی بولی تھیں۔۔"

عُمر کی طرف اُن کی پُشت تھی۔۔

ویسے آنٹی آپ کے دونوں بچّے ہیں بہت کائینڈ (ہمدرد) احد تو ایک پل کے لیے بھی اُسے اکیلا نہیں چھوڑتا"۔۔لیلیٰ افتخار اپنے اندر جلتی آگ سے رعنا کے اندر چنگاری لگا رہی تھی۔۔

کیا کریں بیٹا۔۔تمہارے انکل کو غریب رشتہ داروں کے ذریعے ثواب کمانے کا شوق چڑھا ہے"۔۔رعنا کے لہجے سے ناگواری چھلکی تھی۔۔عُمر نے لب بھینچے تھے

اچھی بات ہے آنٹی، کسی کی ہیلپ (مدد) ہو جائے تو اینڈیو نو عُمر نے تو اپنا۔۔"۔۔"

اُسی وقت وہ سلام کرتا آگے بڑھا تھا۔۔لیلیٰ نے چوکنے کی اداکاری تھی۔۔رعنا پلٹی تھیں۔۔لیکن وہ رُکا نہیں تھا۔۔تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔اُس کی پُشت کو دیکھتی لیلیٰ کے لبوں پر استہزائیہ مُسکان در آئی تھی۔۔

ویسے ہے کیسی وہ۔۔؟؟"۔۔رعنا نے چائے کا کپ اُٹھاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔"

ویسی ہی ہے، جیسے اِن کلاس کی لڑکیاں ہوتی ہیں"۔۔اب کے وہ اپنے ازلی غرور سے صوفے سے ٹیک لگاتی بولی۔۔

مطلب۔۔؟؟"۔۔اُس کے ہونٹوں پر عجیب مُسکان اور چہرے کے تاثرات رعنا کو ٹھٹکا گئے تھے۔۔

اِس کلاس کے پاس کچھ بھی خاص نہیں ہوتا"۔۔وہ اب جُھک کر ٹیبل پر پڑا کپ اُٹھا رہی تھی۔۔

لیکن اگر اِس کلاس کی لڑکیوں میں کچھ اسپیشل کوالیٹیز (خصوصیات) ہوں تو یہ اِن کا پلس پوائنٹ ہے"۔۔وہ کپ کے ڈیزائن پر اُنگلی پھیرتی بول رہی تھی۔۔

اینڈ آئی مسٹ سے اِس بات میں انکل کی کزن کی بیٹی لکی ہے"۔۔لیلیٰ نے کندھے اُچکاتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔رعنا نے پہلو بدلتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا جو کہ اب اپنا موبائل دیکھ رہی تھی۔۔اُس نے موبائل

واپس رکھ کر ایک نظر رعنا کو دیکھا تھا جو بے چینی سے اُس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔

معصومیت، پارسائی"۔۔اُس نے دوبارہ صوفے سے ٹیک لگا کر اپنی بات مکمل کی" تھی۔۔

. . . . . .

اُسی شام کو وہ اُس کے گھر پر موجود تھا، ثمینہ سے اجازت لے کر وہ اُسے ڈنر کے لیے لے جانے آیا تھا اُس نے تو ثمینہ سے بھی کہا پر انہوں نے طبیعت کی خرابی کا بہانہ کر دیا تھا۔۔

وہ تیار ہونے گئی تھی اور وہ لاؤنج میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا کہ بیل بجی تھی اُس کے دروازہ کھولنے پر سامنے احد کی شکل نظر آئی تھی۔۔

تم یہاں۔؟؟ کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے اِس وقت آنے پر حیران ہوا تھا۔۔"

رہنے دیں بھایان یار، بیوی کو ڈیٹ پر لے جاتے وقت بھی سالے کو ساتھ لے جائیں گے"۔۔وہ اس پر ظنز کرتا اندر داخل ہوا تھا۔۔

واٹ۔۔؟؟آر یو سیریس۔۔؟؟"۔۔وہ جتنا حیران ہوتا اُتنا کم تھا مطلب منہانے اُسے فون کر کے بلایا تھا ڈنر پر جانے کے لیے۔۔

ایک تو تمہاری بہن کی یہ معصومیت کسی دن مجھے لے ڈوبے گی"۔۔اور احد ساری بات سمجھ کر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

آ گئے تم، اب چلیں"۔۔وہ بیلک کلر کے شارٹ فراک جس پر آف وائیٹ اور ریڈ ہلکی سی کڑھائی تھی اور بلیک ہی اسٹریٹ ٹراؤزر سر پر اپنے مخصوص ڈوپٹہ اسٹائل میں سیدھی دل میں اُتر رہی تھی۔۔عمر نے ایک بھرپور نظر اُس پر ڈالی تھی جو احد کی طرف مُتوجہ تھی۔۔اُس نے بمُشکل نگاہ ہٹائی تھی۔۔

جی جی۔۔میری بہن مجھے ڈنر پر انوائٹ کرے اور میں نہ چلوں ایسا ہو سکتا"

ہے"۔۔احد نے مُسکراہٹ دبا کر عُمر کو آنکھ ماری تھی اور وہ سر کو افسوس سے دائیں

بائیں ہلانے کے سوا اور کر بھی کیا سکتا تھا۔۔

. . . . . .

ریسٹورنٹ میں بیٹھی وہ اپنے مخصوص کام میں مصروف تھی یعنی ارد گرد سے

بے نیاز کہنی ٹیبل پر رکھے بائیں ہاتھ کے پیالے میں چہرہ تھامے اُس کو دیکھنے میں جو

کہ اپنے دھیان میں موبائل پر ارسلان سے بات کر رہا تھا۔۔احد نے چُپکے سے اپنا

موبائل کا کمرا آن کر کے ویڈیو موڈ پر ڈالا تھا۔۔

اوکے گائیز آئی ہیو ٹو گو نو"۔۔"

www.novelsclubb.com

(اچھا بھئی، مجھے اب چلنا ہو گا)

وہ آتو گیا تھا لیکن راستے میں اُس نے اپنے دوست کو میسج کر دیا تھا۔۔وہ چونکی تھی جب کہ عُمر سکون سے بیٹھا مُسکراتا رہا تھا۔۔

لیکن کھانا۔۔"۔۔وہ اتنا ہی بول پائی تھی کہ احد عُمر کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔"

بھایان ٹرسٹ می، میں آپ کی ڈنر ڈیٹ بلکل بھی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا، پر یہ "میری بہن ہے ناں تھوڑی سی بیوقوف ہے، سنبھال لینا"۔۔وہ اُس سے کہتا رُکا نہیں تھا، موبادہ وہ وہیں اُس سے لڑنے شروع ہو جاتی۔۔وہ ہنس دیا تھا، اُس کے ہنسنے پر وہ جی بھر کر خجل ہوئی تھی۔۔۔

. . . . . .

آنٹی وہ لڑکی اتنی بھی اِنوسینٹ (معصوم) نہیں ہے، بس اپنی معصوم شکل سے "آپ کے دونوں بیٹوں کو بیوقوف بنا رہی ہے، آئی ایم وارننگ یو

(میں آپ کو خبردار کر رہی ہوں)

لیلیٰ کب کی جا چکی تھی لیکن رعنا کے ذہن میں کب سے اُس کی باتیں گردش کر رہی تھیں،

رہتی وہ احد کے ساتھ ہے ہر وقت لیکن، جس طرح سے عمر اُس پر مہربان ہوتا ہے، آئی مین لیپ ٹاپ کی ہی بات لے لیں"۔۔وہ اپنے اندر کا زہر پوری طرح رعنا میں مُنتقل کر رہی تھی جس میں وہ سو فیصد کامیاب بھی ہو گئی تھی۔۔

لگتا ہے اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا، میں ایسے ہی بیٹے کی پسند پر کسی دو ٹکے کی" لڑکی کو اپنی بہو نہیں بنالوں گی"۔۔وہ سختی سے بولتیں جلد از جلد عمر سے بات کرنے کا مصمم ارادہ کرنے لگی تھیں۔۔

. . . . . .

www.novelsclubb.com

ایک بات بتاؤ۔۔؟؟"وہ کولڈ ڈرنک کا سپ لیتے اُسے دیکھ کر بولا۔۔۔جو کھا کم" رہی تھی اِدھر اُدھر دیکھ زیادہ رہی تھی۔۔اُس نے سوالیہ نظریں اُٹھائی تھیں، لیکن اُسے اپنی طرف دیکھتا پا کر اُسی تیزی سے جُھکا بھی گئی تھی۔۔

یہ بلیک تم نے میری میچنگ کی ہے۔۔؟؟"۔۔وہ جو اِس وقت بلیک فلینل" اسٹائل شرٹ اور بلیو جینز میں ملبوس تھا آنکھوں میں شرارت لیے پوچھ رہا تھا۔۔وہ ایک دم سے بلش ہوئی تھی۔۔

نہیں وہ یہی ڈریس پریس ہوا پڑا تھا تو میں نے جلدی میں پہن لیا"۔۔وہ اتنی" معصومیت سے بولی تھی کہ وہ اپنا بے ساختہ قہقہہ ناں روک پایا تھا۔۔ارد گرد کے بہت سے لوگوں نے اُن کی طرف چونک کر دیکھا تھا۔۔وہ اُس کے ہنسنے پر سر اوپر نہیں اٹھا سکی تھی۔۔

کیا لڑکی ہے یار یہ"۔۔ایک پل کو اُس کے دل نے کہا تھا۔۔ہر بار ایک نئے انداز" میں چونکا دیتی تھی۔۔

تمہیں کھانے میں کیا پسند ہے۔۔؟؟"اب وہ اُس سے ہلکے پھلکے سوال کر رہا تھا"

بریانی،اسپیگٹی،بس خالی سبزی میرے گلے سے نہیں اُترتی"۔۔آخری جملہ کہتے" اُس نے منہ بنایا تھا۔۔وہ ہنس دیا

اب بیچاری سبزی کا کیا قصور۔۔؟؟"مُسکراتے ہوئے پوچھا۔۔"

نہیں نہیں اگر سبزی گوشت ہو تو گزارہ کر لیتی ہوں"۔۔"

مطلب اب ایک گوشت کی دکان بھی لینی پڑے گی"۔۔وہ کھانے سے ہاتھ" روک کر بولا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔۔

اچھا بتاؤ کہاں گھومنے کی خواہش ہے۔۔؟؟"۔۔اُس کے مُسکراتے چہرے کو" نظروں کی گرفت میں لے کر پوچھا۔۔

"مجھے پاکستان ٹور پر جانے کا شوق ہے، مری، سوات، کاغان، ناران اور سب سے بیسٹ جگہ جھیل سیف الملوک"۔۔وہ ذوق و شوق سے بولتی گئی، سُرخ چہرہ خواہش کی شدت کا پتا دے رہا تھا۔۔

"ڈن ہم دونوں اپنے ہنی مون پر یہیں جائیں گے"۔۔وہ بے ساختہ بولا تھا، پر اپنی بات کے جواب میں اُس کے چہرے پر بکھرتے ان گنت رنگ دیکھ کر وہ مبہوت ہوا تھا۔۔ابھی جو اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر جوش سے بول رہی تھی اب نظریں جھکی ہوئی تھی، اس کے جھکے سر کو دیکھ کر وہ مسکرایا تھا

"آئس کریم کھاؤ گی۔۔؟؟"۔۔وہ ویٹر کو بل لانے کا بولنے لگا۔۔وہ سر اُٹھائے بغیر نفی میں ہلا گئی تھی، وہ ہنسا تھا۔۔

"پر مجھے تو کھانی ہے"۔۔وہ شرارت سے بولا تھا، مِنہا نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔۔

اب بھی نہیں کھاؤ گی۔؟؟"۔۔عُمر نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا تھا۔۔وہ" جھینپتی ہوئی اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔

. . . . . .

رات کو جب احد نے اسے وہ ویڈیو سینڈ کی تھی تو اُس نے غصے میں اُسے کال ہی کر ڈالی تھی۔۔

بد تمیز، اب بات مت کرنا مجھ سے"۔۔وہ ناراض ہوئی تھی۔۔وہ احد کے پاس" بیٹھا مُسکرا رہا تھا۔۔اُس دن کی طرح احد نے اسپیکر آن کیا ہوا تھا اور اُس دن کی طرح ہی وہ لاعلم تھی۔۔

ویسے یہ تم میرے بھائی کو اتنا گھورتی کیوں ہو۔۔؟؟مانا کہ ہینڈسم ہیں، پر تمہاری" نظر لگ گئی تو۔۔؟"۔۔وہ بھائی کو دیکھتے ہوئے اُسے چھیڑ رہا تھا۔۔

میری مرضی، تمہارے بھائی ہیں تو کیا ہوا میرے۔۔"۔۔وہ اُس کو دوبدو جواب دینے کے چکر میں جوش سے بولتی دانتوں میں زبان دے گئی تھی۔۔ عمر کھل کر مُسکرایا تھا اور اُس کے دل نے خواہش کی تھی کہ وہ جملہ پورا کرے۔۔پر سامنے بھی احد ابراہیم تھا، اُس کے چُپ ہو جانے پر بے ساختہ بولا تھا۔۔

میرے کیا۔۔؟ بولو بولو"۔۔اُس نے جیسے مزہ لیا۔۔"

یہ میں تمہیں کیوں بتاؤں۔۔؟"۔۔اب کہ وہ بھی شرارت سے بولی تھی۔۔"

لو میں اسپیکر آف کر کے فون بھایان کو دیتا ہوں پاس ہی بیٹھے ہیں انہیں ہی بتا دو"۔۔وہ مزے سے بولتا اُس کے ہوش اُڑا گیا تھا۔۔

اُففففف"۔۔موبائل اُس کے ہاتھوں سے گرتے گرتے بچا تھا۔۔"

"آئی وِل ناٹ اسپیئر یو"

(میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں)۔۔

دونوں کے بُلند قہقہے پر اُس نے فوراً سے کال کاٹی تھی۔۔۔اور وہ ویڈیو عمر نے اپنے پاس محفوظ کر لی تھی۔۔

. . . . . .

عمر"۔۔وہ ناک کر کے اُس کے کمرے میں آئی تھیں۔۔وہ جو لیکچرز دیکھ رہا تھا" انہیں دیکھ کر ایک دم سیدھا ہوا تھا۔۔

ارے مما، آپ۔۔مجھے بُلوا لیا ہوتا"۔۔۔وہ انہیں اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران" ہوا تھا۔۔

بیٹھیں نا مما"۔۔اُس نے اپنی بکس لیپ ٹاپ سب سائیڈ پر کیا تھا، وہ مُسکراتے" ہوئے اُس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی تھیں۔۔

ہمم، اچھا ہے۔۔نیا لیا ہے تم نے۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے اُس کے لیپ ٹاپ پر ہاتھ" پھیرتے ہوئے سرسری انداز میں پوچھا تھا۔۔

جی مما"۔۔وہ تھوڑا حیران ہوا تھا، کیونکہ رعنا نے کبھی بھی اِن چیزوں کو نوٹس" نہیں کیا تھا۔۔

پرانا والا لیپ ٹاپ بہت ایکسپینسو تھا۔۔نہیں۔۔؟؟"۔۔اُن کی بات پر عُمر کے" دماغ میں جیسے ساری بات آئی تھی۔۔

مما اُسے ضرورت تھی"۔۔وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔"

تو بیٹا سیکنڈ ہینڈ مل جاتے ہیں، ایسے ہی تو مدد کی صورت میں کسی کو بھی اپنی لاکھوں" کی چیزیں اُٹھا کر تھوڑی دے دیتے ہیں"۔۔وہ بظاہر نرمی سے بولی تھیں، لیکن اُن کے چہرے کے تاثرات میں چھلکتی ناگواری عُمر کو دکھائی دی تھی۔۔

کم آن مما اِٹ واز جسٹ آ لیپ ٹاپ۔۔اور ویسے بھی مجھے نیا تو لینا ہی تھا"۔۔وہ" اُسی سنجیدگی سے اپنی پہلی بات پر زور دے کر بولا تھا۔۔چند لمحے لگے تھے، رعنا نے خود کو سنبھالا تھا۔۔

آئی نو بیٹا"۔۔ بمشکل چہرے پر مُسکان سجاتی وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھیں۔۔"

اُنہوں نے بغور بیٹے کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔ جہاں چھائی سنجیدگی اُنہیں بہت کچھ باور کروا گئی تھی۔۔

مما آپ کو مجھ سے کوئی کام تھا۔۔ بولیں"۔۔اُسے اچانک اپنے لہجے کے سخت" ہونے کا احساس ہوا تھا اُس نے ماں کے دونوں ہاتھ تھامے تھے۔۔ رعنا دل سے مُسکرائی تھیں۔۔اُن کا یہ بیٹا دل سے اُن کا تھا، وہ یہ بات جانتی تھیں۔۔

تم نے شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے۔۔؟؟"اب کہ رعنا نے بغیر لگی پٹی" رکھے پوچھا تھا، لیلیٰ کی باتیں اور بیٹے کے انداز اُنہیں پریشان کر گئے تھے، لیکن اُس کے چہرے پر چھائی حیرت کو دیکھ کر اُنہوں نے بات کو سنبھالا تھا۔۔

تمہاری نرگس آنٹی ہیں ناں، انہوں نے اپنے بیٹے کی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی" ہے"۔۔اُن کی بات سُن کر وہ مُسکرایا تھا۔۔

تو کیا آپ اپنے بیٹے کی شادی پہلے کروا کر اپنی فرینڈ کو کانپیٹیشن دینا چاہتی ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ شرارت سے ہنستا پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں بھئی"۔۔رعنا نے اُس کے کندھے پر ہلکے سے ہاتھ مارا تھا۔۔"

عمر بیٹا تو تو بُرا پھنسا"۔۔وہ رعنا کے موڈ سے دل ہی دل میں پریشان ہوا تھا۔۔"

تمہیں لیلیٰ کیسی لگتی ہے۔۔؟؟"۔۔رعنا نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا تھا، وہ اچانک لب بھینچ گیا تھا۔۔

مما میں نے کبھی اُس کے بارے میں ایسا سوچا ہی نہیں ہے"۔۔وہ رُکا تھا۔۔"

"اینڈ آئی تھنک وی بوتھ آر ویری ڈِیفرنٹ فرام ایچ ادر"

www.novelsclubb.com

(اور میرے خیال میں ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں)

اب کے بھی وہ انتہائی سنجیدگی سے صاف صاف بولا تھا، رعنا یہ بات کیسے بھول سکتی تھیں کہ وہ بھی اُنہیں کا بیٹا تھا۔۔

سیریسلی مما میں ابھی اِن سب چکروں میں نہیں پڑنا چاہتا"۔۔آج بات نکلی تھی تو" وہ اُن کو انکار کر کے بات ختم کر دینا چاہتا تھا۔۔

کوئی بات نہیں مجھے کوئی جلدی نہیں ہے، تم اچھی طرح سوچو، اُس کو قریب سے" "جانو، ڈنر لنچز پر جاؤ اُس کے ساتھ، آئی ایم شیور یو وِل ڈیفینیٹلی لائک ہر (مجھے یقین ہے تم اُسے پسند کر لو گے)

قریب سے جانوں، لیلیٰ سے ذرا سی بات کرنے پر آپ کی بہو ایسے گھورتی ہے" مجھے"۔۔وہ اُس کا ناراض ناراض روپ سوچ کر مُسکرایا تھا۔۔اُس کی مُسکراہٹ رعنا کو حوصلہ افزائی دے گئی تھی۔۔

تم اچھی طرح سوچ لو ٹیک یور ٹائم بیٹا (اپنا وقت لو بیٹا)، ویسے بھی ابھی ہم صرف" اینگیجمنٹ کریں گے"۔۔وہ مُسکراتی ہوئی اُس کا گال چھو کر کھڑی ہوئی تھیں۔۔

اُففففف، یہ تو سب کچھ ڈیسائیڈ کر کے بیٹھی ہوئی ہیں اور ان کی بہو کو پتا چلا تو میرا" حشر کر دے گی"۔۔وہ اُس کی احد کے ساتھ نوک جھوک کو سوچ کر زیرے لب بولا تھا۔۔اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ اُسے غصہ جلدی آجاتا تھا۔۔

اور ہاں۔۔پرسوں لیلیٰ کا برتھ ڈے ہے"۔۔وہ ایک دم پلٹی تھیں۔۔اُس نے" چونک کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔

میں شہلا اور لیلیٰ کے سامنے کتنی امبیریسڈ (شرمندہ) ہوئی ہوں عُمر تم سوچ بھی" نہیں سکتے"۔۔ماں کی شرمندگی پر اُسے شرمندگی ہوئی تھی۔۔

مما۔۔میں ان شاءاللہ کل ساری ارینجمنٹ دیکھتا ہوں، آپ اِنوٹیشنز دے" دیں"۔۔وہ مضبوط لہجے میں بولا تھا۔۔

آر یو شیور۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے تصدیق چاہی تھی۔۔وہ اُن کے پاس آیا تھا۔۔"

یس مما۔۔میں کل ہی سب ارینج کرواتا ہوں"۔۔وہ اُنہیں یقین دہانی کرواتا"

بولا۔۔

تھینک یو بیٹا، یونو لیلیٰ بہت خوش ہو گی"۔۔اُنہوں نے مُسکرا کر اُس کے گال پر"

ہاتھ رکھا تھا۔۔رعناد مکتے چہرے کے ساتھ کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔

اور یہی تو میں نہیں چاہتا کہ وہ میرے حوالے سے خوش ہو"۔۔اُس نے بڑبڑاتے"

ہوئے دروازہ بند کیا تھا۔۔

وہ شریف بندہ ہی کیا جو ماں اور بیوی کے مسئلوں میں نا پھنسے"۔۔وہ سر کو دونوں"

ہاتھوں میں تھام کر اِحسن صاحب سے بات کرنے کا سوچنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

کمال کرتے ہو یار"۔۔اِحسن صاحب نے بیٹے کی کم عقلی پر اُسے گھورا تھا۔۔"

بابا میں اور کہتا۔۔؟؟ میں اُنہیں ایسے کسی کے سامنے اِمبیریسڈ (شرمندہ) نہیں" دیکھ سکتا"۔۔وہ جھنجھلا کر بولا تھا۔۔

شرمندہ تو وہ ہو گی عُمر، تمہیں پتا ہے ناں وہ ہمیشہ سے لیلیٰ کو الگ نظر سے دیکھتی" ہے اور یہ بات شہلا بھی جانتی ہے"۔۔احسن صاحب سنجیدگی سے بولے تھے۔۔

تو بابا اب میں کیا کروں۔۔میں نے کبھی نہیں چاہا کہ مما کو کبھی دُنیا کے سامنے" امبیریسمنٹ (شرمندگی) کا سامنا کرنا پڑے"۔۔وہ بے بسی سے بولا تھا۔۔

تم لیلیٰ کی گرینڈ برتھ ڈے پارٹی کی ارینجمنٹ کرو۔۔اور کیا"۔۔وہ گرینڈ پر زور" دیتے شرارت سے بولے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

بابا پلیز"۔۔وہ اُن کی غیر سنجیدگی پر ناراض ہوا تھا۔۔"

عُمر کہیں تم اپنے فیصلے پر پچھتا تو نہیں رہے ہو۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے بغور اُس کا" چہرہ جانچا تھا۔۔

نیور بابا"۔۔وہ مضبوط لہجے میں بولا تھا، لیکن وہ جانتے تھے کہ وہ رعنا کو لے کر"

بہت حساس ہو رہا تھا۔۔

لیکن آپ کو پتا ہے وہ اِس پارٹی میں کیا کرنے کا سوچ رہی ہیں۔۔؟؟"۔۔احسن"

صاحب نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا

آئی ایم شیور بابا وہ یہ پارٹی ایسے ہی نہیں دے رہیں۔۔وہ پارٹی میں ضرور میری"

اور لیلیٰ کی انگیجمنٹ اناؤنس کریں گی۔۔"۔۔وہ حد سے زیادہ جھنجھلاہٹ کا شکار

تھا۔۔

جتنا وہ اِس پارٹی پر زور دے رہی ہے رعنا کے ارادے ایسے ہو تو سکتے ہیں"۔۔"

اِحسن صاحب پُر سوچ انداز میں بولے تھے

بابا میں چاہتا ہوں آپ مما سے بات کریں"۔۔وہ اُنہیں دیکھ کر بولا تھا۔۔"

کہ صاحبزادے نکاح کر آئے ہیں"۔۔وہ لطیف سا طنز کرنے سے باز نہیں آئے تھے۔۔

نو بابا۔۔فِلحال بس آپ اُن سے کہیں کہ میں لیلیٰ سے شادی نہیں کرنا چاہتا"۔۔" وہ لیلیٰ کے نام پر خود ہی چِڑا تھا۔۔

اچھا تم پریشان نہ ہو۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔باقی وہ تمہاری ماں ہے تم فنکشن کی تیاری کرو۔۔میں فنکشن سے پہلے رعنا سے بات کر لوں گا"۔۔اُنہوں نے اُس کا کندھا تھپتھپایا تھا۔۔وہ اثبات میں سر ہلاتا کھڑا ہوا تھا۔۔

لیلیٰ اِفتخار اب عُمر اِبراہیم کی برداشت کو آزماتی جا رہی تھی۔۔لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ابھی تو اُس کی اپنی زندگی بھی اُسے آزمانے کا سوچے ہوئے تھی۔۔

. . . . . .

اُس نے اگلے دن اپنے منیجر کو ایونٹ مینجمنٹ سے بات کرنے کو کہہ دیا تھا، لیکن پھر اچانک شہلا کے بھائی کی طبیعت خراب ہونے پر لیلیٰ اور شہلا دونوں کو لاہور جانا پڑ گیا تھا۔۔ رعنا نے اُسے فِلحال رُکنے کو کہا تھا۔۔

رعنا نے لیلیٰ اور شہلا کو پارٹی کا آگے رکھنے کا بتا دیا تھا۔

. . . . . .

ہائے گائیز"۔۔ آواز پر حرا اور انعم مڑی تھیں۔۔"

اوہ لیلیٰ تم آ گئیں"۔۔ حرا خوشی سے اُس کی طرف بڑھی تھی۔۔"

مینی مینی ہیپی ریٹرنز آف دی ڈے"۔۔ دونوں نے گلے لگا کر اُسے وش کیا تھا۔۔"

لیلیٰ اپنے برتھ ڈے کے اگلے دن واپس کراچی پہنچی تھی۔۔

بلکل میں اپنا برتھ ڈے سیلیبریٹ نہ کروں امپوسیبل"۔۔ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولی۔۔

یو مین پارٹی۔۔واؤ"۔۔حرا جوش سے چیخی تھی۔۔"

آف کورس"۔۔وہ کندھے اُچکا کر بولی تھی۔۔"

عُمر کہاں ہے۔۔؟؟"۔۔پھر اِدھر اُدھر دیکھا تھا۔۔"

وہ فرسٹ ائیر کلاسس کے پاس اپنی کزن کو کوئی ٹاپک سمجھا رہے ہیں۔۔حرا اپنی" نوٹ بُک دینا"۔۔انعم جواب دیتی حرا کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔لیلیٰ افتخار کے اندر آگ سی بھڑکی تھی۔۔کچھ لمحے سامنے بنے ڈیپارٹمنٹ پر نظر جمائے اُس نے جیسے خود پر قابو پایا تھا۔۔پھر قدم اُس جانب بڑھے تھے

سامنے کے منظر میں وہ دونوں بینچ پر بیٹھے نظر آئے تھے۔۔وہ رجسٹر پر کچھ لکھ رہا تھا جبکہ مِنہا کی نظریں اُس کے بالوں اور چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔اُس کا دل کیا وہ اِس لڑکی کا چہرہ جلا دے۔۔وہ اُن دونوں کے قریب آئی تھی۔۔

رجسٹر پر دھیان دو"۔۔وہ سر اُٹھائے بغیر بولا تھا،وہ جھینپتی ہوئی مُسکرائی تھی۔۔"

لیلیٰ کی شعلہ بار نظریں مِنہا کی شرمیلی ہنسی پر اٹکی تھیں۔۔

ہائے عُمر"۔۔آواز پر دونوں نے چونک کر اُسے دیکھا تھا۔۔"

ہے"۔۔وہ رسمی سی مُسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔۔"

کیسے ہو تم۔۔؟"۔۔ایک عجیب سی نظر مِنہا پر ڈال کر وہ اُس سے پوچھ رہی تھی۔۔"

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔۔؟؟"۔۔عُمر پین رجسٹر پر رکھتا اُس کی جانب مُتوجہ ہوا تھا۔۔مِنہا نے اُس کے سامنے پڑا رجسٹر چپ چاپ بند کر کے اُٹھایا تھا۔۔عُمر نے اُس کی حرکت کو نوٹس کیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"آئی ایم ایز یوزیل بیوٹیفل"

(میں ہمیشہ کی طرح خوبصورت)

وہ کھلکھلائی تھی۔۔ عُمر نے ایک نظر اُسے دیکھ کر سامنے دیکھا تھا۔۔ جبکہ مِنہا کی نظریں بے اختیار اُس پر اُٹھیں تو جم سی گئی تھیں۔۔ وہ واقعی خوبصورت تھی۔۔ بوٹل گرین کرتے شلوار میں بِلاشُبہ وہ حسین لگ رہی تھی۔۔

"ایبسولیوٹلی (بلکل)"۔۔ احد کی آواز پر مِنہا کا ارتکاز ٹوٹا تھا۔۔ لیلیٰ کا قہقہہ پھر گونجا تھا۔۔

ادا، ناز، خوبصورتی اسٹائل سب کچھ ہی تو تھا لیلیٰ افتخار میں۔۔ کیا کمی تھی اُس میں بھلا۔۔

"کچھ بھی تو نہیں"۔۔ اُس کا دل چُپکے سے بولا تھا۔۔

احد اب اُسے برتھ ڈے وش کر رہا تھا۔۔ اور وہ خوبصورت مُسکراہٹ کے ساتھ اُسے شکریہ کہہ رہی تھی۔۔ عُمر نے کل دوپہر میں اُسے میسج پر وش کر دیا تھا۔۔

رجسٹر کیوں بند کر دیا۔۔؟؟"۔۔عُمر نے اُس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے" اُس کے ہاتھ سے رجسٹر لیا تھا۔۔وہ جو بِلاارادہ یک ٹک لیلیٰ کو دیکھ رہی تھی، چونکتی ہوئی جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔لیلیٰ کی ہنسی تھمی تھی۔۔

کل ٹیسٹ ہے تمہارا"۔۔کچھ ڈپٹتے ہوئے اُس نے رجسٹر دوبارہ کھولا تھا۔۔وہ" خاموش رہی تھی۔۔لیلیٰ کو خود کا اُسے یوں نظرانداز کرنا کھلا تھا۔۔

میں عُمر اور تمہیں اِنوائیٹ کرنے آئی ہوں"۔۔ایک نظر احد کو دیکھ کر اُس نے" عُمر کو دیکھا تھا جس نے سر اُٹھایا تھا۔۔

برتھ ڈے سیلیبریشن۔۔؟؟"۔۔احد نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا۔۔"

یس۔۔عُمر نے تو پارٹی دی نہیں تو سوچا میں خود ہی اپنی پارٹی ارینج کر دیتی" ہوں"۔۔وہ اُسے دیکھ کر بظاہر مُسکرا کر بولی تھی۔۔

وہ پارٹی پوسٹ پونڈ (ملتوی) ہوئی ہے اینڈ یو نو دی ریزن (اور تم وجہ جانتی ہو)"۔۔وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔احد موبائل میں مصروف ہوا تھا۔۔

وہ لیلیٰ کو برتھ ڈے پارٹی دے رہا تھا۔۔؟؟"۔۔مِنہا کے احساسات عجیب ہوئے تھے۔۔اُس کا سر جُھکا تھا۔۔

"اوہ مائی گاڈ۔۔یو نو آئی ایم سو مچ ایکسائیٹڈ فار یور پارٹی عُمر"

(تمہیں پتا ہے میں تمہاری پارٹی کے لیے بہت پُرجوش ہوں عُمر)

مجھے رعنا آنٹی نے بتایا اِس بار میری برتھ ڈے پارٹی کی ساری ارینجمنٹ عُمر کر رہا ہے تو مجھے یقین ہی نہیں آیا"۔۔وہ حد سے زیادہ خوش لگ رہی تھی۔۔مِنہا کے احساسات عجیب ہوئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

تھینک یو سو مچ عُمر۔۔"۔۔کب سے صرف وہی بول رہی تھی۔۔وہ جبراً مُسکرایا تھا۔۔

اوہاں۔۔میں تو بھول ہی گئی۔۔میں تمہیں اور احد کو اپنے گھر ڈنر پر انوائیٹ " کرنے آئی ہوں۔۔آج۔۔عُمر تو آئے گا ائی ایم شیور پر احد یو ہیو ٹو کم (احد تمہیں آنا ہی ہے)"۔۔اُس کے لہجے میں عُمر کے لیے یقین۔۔اُس کے حلق میں نمکین پانی کا گولہ پھنسا تھا جسے اُس نے بہت تکلیف سے نگلا تھا۔۔عُمر کی نگاہیں اُس کے جُھکے سر پر تھیں۔۔

اوکے باس"۔۔وہ موبائل جیب میں رکھتا بولا۔۔"

عُمر تم مجھے کل کا لیکچرز سمجھا دو گے۔۔؟؟"۔۔وہ عُمر سے بولی تھی۔۔مِنہا کو جیسے " یقین تھا وہ چلا جائے لیلیٰ کے پاس۔۔

آئی ایم سوری لیلیٰ آج پوسیبل (ممکن) نہیں ہے۔۔ابھی مجھے بس آفس کے لیے " نکلنا ہے ایک دو کلاسس لے کر"۔۔وہ کلائی موڑ کر گھڑی دیکھتا بولا۔۔

آں۔۔او کے نو پرابلم۔۔پھر رات میں ملتے ہیں بائے"۔۔وہ اپنے مخصوص ادا" سے اُنگلیاں ہلاتی پلٹی تھی۔۔مِنہا نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔۔اُس کے لہجے، اُس کی چال سے ظاہر ہو رہا تھا وہ خوش تھی بہت خوش۔۔ تبھی بیل بجی تھی۔۔دونوں کی ہی کلاس تھی۔۔مِنہا کو محسوس ہوا جیسے رب نے اُسے اِس مشکل سے نکالا تھا۔۔وہ یہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی۔۔اُس نے عُمر کے ہاتھ سے رجسٹر لیا تھا۔۔ عُمر نے بغور اُس کے چہرے کو دیکھا تھا، سنجیدہ چہرہ نم آنکھیں۔۔وہ خاموشی سے اپنا سامان اُٹھاتی کھڑی ہوئی تھی۔۔

میری بہت امپورٹڈ میٹنگ ہے ورنہ میں رُک جاتا"۔۔وہ ہنوز اُس کے چہرے کو" دیکھتا شرمندگی سے بولا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں میری تیاری ہو گئی ہے، احد یہ پکڑو"۔۔اُسے جواب دے کر اُس نے احد کو" کتابیں پکڑائی تھیں۔۔

اللہ حافظ"۔۔دھیرے سے کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی تھی۔۔"

ہففف"۔۔اُس کی پُشت کو دیکھتے ہوئے عُمر نے گہرا سانس لیا تھا۔۔ارسلان صحیح" بولتا ہے، یہ لیلیٰ افتخار اتنی آسان نہیں تھی۔۔

. . . . . .

وہ یونیورسٹی سے آکر سو گئی تھی شام کو اُس کی سوجی آنکھیں اور بیزار رویہ دیکھ کر ثمینہ کو اُس کی طبیعت ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔

میں ٹھیک ہوں اماں"۔۔اُن کے بار بار پوچھنے پر وہ چڑ کر بولی تھی۔۔ثمینہ اُسے" اُس کے حال پر چھوڑ تیں اندر چلی گئی تھیں۔۔

وہ روتے روتے سوئی تھی۔۔اُسے لیلیٰ افتخار کا عُمر پر حق جتانا ڈرا گیا تھا۔۔اُسے لیلیٰ افتخار کی خوبصورتی سے خوف آرہا تھا۔۔رجسٹر گود میں رکھے وہ پچھلے آدھے گھنٹے

سے اُن دونوں کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔وہ ڈنر میں جانے کے لیے منع بھی تو کر سکتا تھا۔۔

لا متناہی سوچوں کے باعث وہ ایک لفظ پر بھی دھیان نہیں دے پائی تھی۔۔

"مجھے نہیں دینا ٹیسٹ"۔۔اُس نے رجسٹر ٹیبل پر پٹخا تھا۔آنکھوں میں تیزی سے جمع ہوتی نمی گالوں پر پھیلنے کو بے چین ہوئی تھی۔۔

تبھی بیل بجی تھی۔۔اُس کی نظر سیدھی گھڑی کی طرف گئی تھی۔ساڑھے سات بج رہے تھے۔۔وہ آنکھیں اور گال صاف کرتی بیزاری سے اُٹھی تھی۔۔لیکن دروازہ کھولنے پر وہ ساکت رہ گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مہین شیفون کی بلیک کلر کی ٹخنوں سے کچھ اونچی میکسی جس پر ریڈ پھول بنے ہوئے تھے،کچھ انچز کی آستینیں۔۔نفاست سے کیا گیا میک اپ اُس کی خوبصورتی کو مزید

ابھار رہا تھا۔۔ بالوں کو نیچے سے ہلکا سا کرل کر کے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔ بائیں کلائی میں وائیٹ گولڈ کا نازک سا بریسلٹ بہار دکھا رہا تھا۔۔

پیروں میں بلیک ہیلز۔۔

پرفیوم کو کان کی لو کے پیچھے لگاتے ہوئے وہ آئینے میں اپنا عکس دیکھتی دلکشی سے مُسکرائی تھی۔۔

آج تمہیں میں سب بھلا دوں گی عُمرِ ابراہیم"۔۔وہ گردن پر پرفیوم لگاتی آئینے میں دیکھتی خود سے مخاطب ہوئی تھی۔۔ تبھی دستک ہوئی تھی۔۔

آجاؤ"۔۔وہ مڑے بغیر بولی تھی۔۔آئینے میں سے ملازمہ کا عکس دکھا تھا۔۔اُس نے کلائی پر پرفیوم لگا کر دوسری کلائی سے مس کی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

بی بی جی آپ کے مہمان آئے ہیں"۔۔وہ ادب سے بولی تھی۔۔"

میں آرہی ہوں"۔۔خود پر آخری مطمئن نظر ڈال کر وہ کمرے سے نکل گئی" تھی۔۔

. . . . . .

New Edition of Anmol Muhabbat

دسویں_قسط#

انمول_محبت#

^^^^^^^^^

دروازہ کھولتے ہی اُس کی نظر جس چہرے پر پڑی تھی،وہ ساکت رہ گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وائیٹ شرٹ، جس کی سلیوز فولڈ تھیں۔۔بلیک فیڈڈ جینز۔۔پیروں میں کیمل کلر چیلسی کے شیوز۔۔بائیں ہاتھ میں سلور اسٹائلش گھڑی۔۔عام دِنوں سے ہٹ کر

بالوں کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا۔۔وہ آج معمول سے زیادہ دلکش،زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

کئی لمحے وہ اُس پر سے نظریں ہٹانا بھول گئی تھی۔۔سامنے کھڑے بندے نے آج اُسے دُنیا بُھلائی تھی۔۔

موبائل کان پر لگائے وہ کسی سے بات کر رہا تھا۔۔مِنہا کی آنکھوں میں اُس کا عکس دھندلایا تھا۔۔

. . . . . .

وہ مسرور سی سیڑھیاں اُترتی باہر لان تک آئی تھی۔۔سامنے ہی حرا اور انعم کو کھڑے دیکھ کر اُس کے چہرے پر مایوسی چھائی تھی وہ دونوں والہانہ انداز میں اُس کی طرف بڑھی تھیں۔۔لیلیٰ افتخار نے پل میں اپنا موڈ ٹھیک کیا تھا۔۔

یو آر لکنگ گورجیز لیلیٰ"۔۔انعم کے بولنے پر حرا نے تصدیق میں گردن ہلائی" تھی۔۔بالوں کے کرلز کو چھو کر وہ ناز سے مُسکرائی تھی۔۔

. . . . . .

ہاں ٹھیک ہے، میں کچھ دیر میں تمہیں بتاتا ہوں"۔۔وہ کسی سے بولا تھا۔۔خود پر" اُس کی حیرت بھری نظریں وہ محسوس کر چُکا تھا۔۔

کیا یہ برتھ ڈے پر جانے کے لیے تیار ہوئے ہیں۔۔؟؟تو یہ اِدھر کیوں۔۔"۔۔" وہ ایک پل کے لیے بھی اُس کے وجود سے نظریں ہٹا نہیں پائی تھی۔۔لیکن لاتعداد سوچیں اُسے پریشان کرنے لگی تھیں۔۔

اوکے"۔۔اُس نے موبائل کان سے ہٹا کر جیب میں رکھتے ہوئے اُسے دیکھا" تھا۔۔ایک دم نظریں جُھکا کر وہ سامنے سے ہٹی تھی۔۔

میں سمجھا اندر ہی نہیں آنے دو گی"۔۔وہ شرارت سے کہتا اندر آیا تھا۔۔"

کون آیا ہے مِنہا۔۔؟؟"۔۔ثمینہ کمرے سے برآمد ہوئی تھیں،وہ جلدی سے" رُخ موڑتی اپنی نم آنکھیں صاف کرنے لگی تھی۔۔ تبھی ثمینہ کی نظر اُس پر پڑی تھی۔۔

میرا بچّہ "۔۔اُنہوں نے دونوں بازو وا کیے تھے۔۔سلام کر کر اُن کے گلے لگتے" ہوئے اُس نے ہمیشہ کی طرح اُن کی پیشانی چومی تھی۔۔

وعلیکم السلام،جیتے رہو۔۔اللہ نظرِ بد سے بچائے"۔۔اُن سے ایک کے بعد" دوسری نظر نہیں ڈالی گئی تھی۔۔وہ ہنسا تھا۔۔

مجھے کس کی نظر لگنی ہے آنی۔۔؟؟"۔۔وہ اُسے دیکھتا شرارت سے پوچھ رہا" تھا۔۔لیکن اُس سے مُسکرایا بھی نہیں گیا تھا۔۔

اللہ میرے سب بچّوں کو اپنے امان میں رکھے آمین"۔۔وہ محبت سے بولی" تھیں۔۔

مِنہا کا کل ٹیسٹ ہے آنی اور صبح میں بزی تھا، تیاری پوری نہیں ہوئی تھی"۔۔وہ" ٹیبل پر پڑا اُس کا رجسٹر اُٹھاتا صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔

کتنا کر لیا۔۔؟؟"۔۔اُس نے رجسٹر کے صفحے پلٹتے ہوئے پوچھا۔۔وہ چُپ چاپ" اُس سے کچھ فاصلے پر آکر بیٹھی تھی۔۔

کھانا تو کھاؤ گے ناں بیٹا، میں روٹیاں ڈال لوں"۔۔ثمینہ کچن کی طرف بڑھی" تھیں۔۔

نہیں اماں یہ کھانا نہیں کھائیں گے"۔۔وہ اچانک بول پڑی تھی۔۔عُمر نے حیرت" سے اُسے دیکھا تھا۔۔لیکن وہ اُس کی طرف مُتوجہ نہیں تھی۔۔ثمینہ رُکی تھیں۔۔

اماں اِنہیں دعوت میں جانا ہے"۔۔اُس کی بات پر ہلکی سے مُسکان نے عُمر کے" لبوں کو چھوا تھا۔۔اُس نے ثمینہ کی طرف دیکھا تھا۔۔

جی آنی کھانا میں ضرور کھاؤں گا"۔۔وہ فرمانبرداری سے بولا تھا۔۔اُس کی بات پر" ثمینہ محبت سے اثبات میں سر ہلاتیں کچن میں چلی گئی تھیں۔۔

لیکن آپ نے تو برتھ ڈے میں جانا ہے ناں۔۔؟؟"۔۔آواز پر عُمر نے گردن" موڑ کر اُسے دیکھا تھا، جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی، اُس کے لہجے میں خفگی محسوس کر کے اُس نے اپنی مُسکراہٹ روکی تھی۔۔

میرے لیے تمہارا ٹیسٹ زیادہ اہم ہے"۔۔اُس نے رجسٹر کھولا تھا۔۔سنجیدہ" لہجہ۔۔

تو کیا آپ برتھ ڈے میں نہیں جائیں گے۔۔؟؟"۔۔وہ نروٹھے پن سے پوچھ" رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

پہلے ہم پڑھ لیں۔۔؟؟"۔۔اُس کی حالت پر اندر ہی اندر محظوظ ہوتا بظاہر سنجیدگی" سے پوچھ رہا تھا۔۔

یہاں تک ہو چکا تھا ناں"۔۔عُمر نے ایک صفحہ کھولا تھا۔۔"

مطلب آپ جائیں گے۔۔؟؟"۔۔آواز میں بے چینی تھی۔۔"

بلکل جاؤں گا"۔۔اُسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ مؤخر کر کے پین رجسٹر پر رکھ"

کر عُمر نے اُسے دیکھا تھا۔۔مِنہا نے خفگی سے لب بھینچے تھے۔۔

تو آپ یہاں کیوں آئے ہیں اور آپ کھانا کیوں کھا رہے ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ ضد"

بھری خفگی سے پوچھ رہی تھی۔۔اِس بار وہ اپنی مُسکراہٹ نہیں روک پایا تھا۔۔

میں اِس لیے جا رہا ہوں کیونکہ لیلیٰ نے مجھے اِنوائیٹ کیا ہے مِنہا اور میرے"

نزدیک کوئی آپ کو عزت سے بُلا رہا ہو تو اُسے منع کرنا ایٹیکیٹس (آداب) کے

خلاف ہے"۔۔وہ سمجھانے والے انداز میں بولا تھا۔۔چند لمحے اُس سے کچھ بولا ہی

نہیں گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تو آپ کو یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا، کیا یہ ایٹیکیٹس کے اگینسٹ (خلاف) نہیں" ہے۔۔؟؟"۔۔اُس کی خفگی میں اضافہ ہوا تھا۔۔اب کے آواز میں نمی تھی۔۔

میں ایٹیکیٹس کا خیال تب تک رکھتا ہوں جب تک میرے اپنے پرسنل افئیرز" (ذاتی معاملات)ڈسٹرب نہ ہوں"۔۔وہ اُسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔ مِنہا نے اپنی نظریں نہیں ہٹائی تھیں۔۔

میرے لیے اِس اِنوٹیشن سے پہلے تمہارا ٹیسٹ ہے"۔۔وہ رجسٹر دیکھنے لگا تھا۔۔" مِنہا کی آنکھوں کی نمی میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا۔۔

اور اِسی لیے میں یہاں ہوں"۔۔اُس نے پاس پڑی بُک اُٹھائی تھی۔۔وہ اُس کا" مان رکھ رہا تھا۔۔دو آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پر آ ٹھہرے تھے۔۔

اور رہی بات کھانے کی تو۔۔آنی کے لیے ایٹیکیٹس اور پرسنل افئیرز دونوں ہی کو" سائیڈ پر رکھ سکتا ہوں میں"۔۔وہ مُسکرایا تھا۔۔وہ بھی مُسکرائی تھی۔۔بھیگی مُسکان۔۔عُمر نے اُن آنسوؤں کو اپنی پوروں پر چُنے تھے۔۔

. . . . . .

لیلیٰ کیک کٹے گا یا ہم ایسے ہی بغیر کھائے پیے چلے جائیں"۔۔رضا اُس کے پاس آیا" تھا۔۔وہ جو پہلے ہی تپی ہوئی تھی غصے سے رضا کو دیکھا تھا۔۔رضا نے وسیم کو آنکھ ماری تھی۔۔

جسٹ شٹ اپ رضا"۔۔وہ دانت پیس کر بولی تھی۔۔سب ہی وجہ جانتے" تھے۔۔دس بج رہے تھے۔۔اور ابھی تک وہ نہیں آیا تھا۔۔اُس نے لیلیٰ کو میسج کر کے ایک ایمرجنسی کا کہہ دیا تھا۔۔ارسلان کو آئے پندرہ منٹ ہو چُکے تھے۔۔

وہ پانچ بار ارسلان سے پوچھ چُکی تھی۔۔

وہ بس ابھی آرہا ہے"۔۔دل ہی دل میں عُمر کو گالیوں سے نوازتے ہوئے وہ بظاہر" لیلیٰ کو سکون سے جواب دے رہا تھا۔۔

لیلیٰ نے پارٹی کو شاندار بنانے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔ابھی بیس منٹ پہلے ایک مشہور بینڈ بھی پہنچ چُکا تھا۔۔فوٹو گرافر دھڑا دھڑ تصویریں کھینچ رہا تھا۔۔

اب انتظار تھا تو بس اُس اہم شخصیت کا جس کے لیے یہ پارٹی رکھی گئی تھی۔۔

. . . . . .

وہ پارٹی میں آیا تو سوا دس بج چُکے تھے۔۔سب لوگ کنسرٹ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔سب سے پہلی نظر اُس پر لیلیٰ کی ہی پڑی تھی وہ ایک دم اُٹھ کر اُس کے پاس آئی تھی۔۔ارسلان نے ایک نظر لیلیٰ کو دیکھا تھا، پھر سر کو دائیں بائیں ہلاتا وہ بھی اُس کے پیچھے اُٹھا تھا۔۔

"وئیر وریو عُمر۔۔.؟؟"

(کہاں تھے تم عُمر۔۔؟)

وہ غصّے سے پوچھ رہی تھی۔۔

آئی ایم رئیلی ویری سوری لیلیٰ۔۔مجھے ایمرجنسی میں کہیں جانا پڑ گیا تھا"۔۔اُس" نے معذرتی انداز میں کہتے ہوئے رنگ برنگی پھولوں کا بُکے لیلیٰ کی طرف بڑھایا تھا۔۔

بُکے دیکھ کر لیلیٰ کا سارا غصہ جھاگ بن کر اُڑا تھا۔۔اُس نے ہونٹوں پر دلفریب مُسکان سجاتے ہوئے عُمر کے ہاتھ سے بُکے لیا تھا۔۔

تھینک یو عُمر"۔۔وہ چمکتی آنکھوں سے بولی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

کمینہ۔۔!!"۔۔ایک نظر بُکے کو دیکھ کر ارسلان اُسے گھورتے ہوئے زیرِلب" بولا تھا۔۔لیلیٰ نے نظر بھر کر اُسے دیکھا تھا۔۔

اُس کی نظروں نے پلٹنے سے انکار کیا تھا۔۔

عُمر بھائی آج تو آپ کمال لگ رہے ہیں"۔۔وسیم کے بولنے پر وہ سر کو خم دیتا" مُسکرایا تھا۔۔لیلیٰ کے دل نے گواہی دی تھی۔۔

لیلیٰ"۔۔انعم کے بُلانے پر وہ ایکسکیوز کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔وسیم بھی وہاں" سے چلا گیا تھا۔۔

کیا ضرورت تھی اتنا اچھا لگنے کی۔۔؟؟کمینہ نہ ہو تو"۔۔ارسلان دانت پیستا غرایا" تھا۔۔

چلو تمہیں ٹھنڈا پِلاؤں کچھ"۔۔وہ اُس کے کندھے پر ہاتھ پھیلاتا آگے بڑھا تھا۔۔" احد کا اپنے دوستوں کے ساتھ اچانک پلان بن گیا تھا۔۔عُمر نے لیلیٰ تک اُس کی معذرت پہنچادی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر میں اُس نے کیک کاٹا تھا۔۔کیک کا پیس اپنے دائیں بائیں کھڑی انعم اور حرا کو کھلانے کے بعد پلیٹ میں ایک اور پیس ڈال کر وہ اُس کی طرف بڑھی تھی۔۔ اُس نے ہاتھ میں تھاما کیک عُمر کے مُنہ میں ڈالنا چاہا تھا۔۔

تھینک یو"۔۔چہرے کو پیچھے کرتے ہوئے عُمر نے اُس کے ہاتھ سے کیک لے لیا" تھا۔۔لیلیٰ بمشکل مُسکرائی تھی۔۔

بھئی ہمیں بھی کھلاؤ"۔۔رضا نے اُس کے ہاتھ سے پلیٹ چھینی تھی۔۔"

آرام سے میرا ڈریس خراب کروگے"۔۔وہ چیختی ہوئی اُن کی طرف مُتوجہ ہوئی" تھی۔۔عُمر نے کیک کا پیس ٹیبل پر پڑی پلیٹ میں ڈالا تھا، پھر ٹشو سے ہاتھ صاف کیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ارسلان اُس کی حرکت کو نوٹس کرتا مُسکرایا تھا۔۔کچھ ہی دیر میں کھانا لگ گیا تھا۔۔

تم کھا نہیں رہے عُمر۔۔؟؟"۔۔وہ کرسی پر بیٹھا ارسلان سے بات کر رہا تھا جب" لیلیٰ سب سے پوچھتی اُس کے پاس آئی تھی۔۔

سوری لیلیٰ مجھے اپنے گیسٹس کے ساتھ ڈنر کرنا پڑا"۔۔وہ معذرت کرتا بولا۔۔" لیلیٰ کے چہرے کے تاثرات ایک دم بگڑے تھے۔۔

"یو ورِانوائیٹڈ بائے می۔۔آئینٹ یو۔۔؟؟"

(تم میری طرف سے مدعو تھے۔۔کیا نہیں تھے۔۔؟؟)

وہ تیکھے چتون سے پوچھ رہی تھی

"یس۔۔دیٹس وائے آئی ایم ہئیر"

www.novelsclubb.com

(بلکل۔۔اِسی لیے میں یہاں ہوں)

وہ بھی اُسی سنجیدگی سے رسمی سا مُسکرایا تھا۔۔کچھ لمحے اُسے دیکھتی وہ نفی میں سر ہلاتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔

. . . . . .

میری آنکھوں نے چُنا ہے تجھ کو دنیا دیکھ کر

کس کا چہرہ۔۔

میں ابھی آیا"۔۔ارسلان نے کھانے سے فارغ ہو کر ٹیبل پر پڑا سگریٹ کا پیکٹ" اُٹھایا تھا۔۔کچھ کہے بغیر اُس نے سر ہلایا تھا۔۔وہ پوری طرح غزل میں محو تھا۔۔ ذہن کے پردوں میں وہ معصوم سا چہرہ تھا۔۔

کس کا چہرہ،

اب میں دیکھوں،

www.novelsclubb.com

تیرا چہرہ دیکھ کر

اُسے پتا بھی نہ چلا وہ زیرِ لب غزل گُنگنا رہا تھا۔۔ تبھی اُسے محسوس ہوا جیسے وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے،لاشعوری طور پر اُس نے گردن گُھما کر دیکھا تھا کچھ

فاصلے پر بیٹھی لیلیٰ افتخار اُسے دیکھنے میں مگن تھی۔۔ نظریں ملنے پر وہ دلفریبی سے مُسکرائی تھی۔۔وہ سرعت سے نظریں ہٹا گیا تھا۔۔وہ آہستہ سے چلتی ہوئی اُس کے بلکل پاس والی کُرسی پر آ بیٹھی تھی۔۔

میری آنکھوں نے چُنا ہے،

تُجھ کو دنیا دیکھ کر۔۔

ایک نظر سنگر کو دیکھ کر اُس نے گُنگناتے ہوئے عُمر کو دیکھا تھا۔۔

یہ غزل مجھے ہمیشہ ایک ٹرانس میں لے جاتی ہے یونو"۔۔وہ اُسے دیکھتی کھوئے کھوئے لہجے میں بولی تھی۔۔اُس کی نظریں، دیکھنے کا انداز۔۔لیلیٰ افتخار آج زندگی میں پہلی بار عُمر کو عجیب سا محسوس کروا رہی تھی۔۔وہ غیر آرام دہ ہوا تھا

تبھی مُلازمہ ہاتھ میں ریڈ روز کا خوبصورت بُکے لیے اُس کی طرف آئی تھی۔۔

مُلازمہ کے پیچھے ارسلان بھی تھا۔۔

بی بی جی۔۔یہ کسی نے آپ کے لیے بجھوائے ہیں"۔۔وہ چونکی تھی۔۔ایک دم" ٹرانس ٹوٹا تھا۔۔

کس نے۔۔؟؟"۔۔ایک نظر عُمر کو دیکھ کر وہ ناگواری دبا کر پوچھ رہی تھی۔۔وہ" بُکے کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔بُکے کا خوبصورت انداز ظاہر کر رہا تھا کہ بھیجنے والے نے کسی بہت ہی خاص کے لیے بھیجا ہے۔۔

پتا نہیں جی"۔۔مُلازمہ نے بُکے اُس کی طرف بڑھایا تھا۔۔"

جس ہر لگے چھوٹے سے خوبصورت کارڈ پر

فارسم ون ویری اسپیشل' کے الفاظ جگمگا رہے تھے۔۔'

www.novelsclubb.com

جو کہ عُمر،ارسلان اور لیلیٰ تینوں کی ہی نظروں نے بڑے آرام سے پڑھے تھے۔۔

"واؤ..!واٹ آ بیوٹیفُل بُکے"

(واؤ۔۔!کتنا خوبصورت بُکے ہے)

حرا کی نظر جیسے ہی بُکے پر پڑی تھی وہ اُن کے پاس آتی مُبہوت انداز میں پھولوں کو ہلکے سے چھوتی بولی۔۔

ہاں کس نے بھیجے ہیں لیلیٰ۔۔؟؟"۔۔انعم نے پوچھا تھا۔۔"

ایکسکیوزمی۔۔!!"۔۔وہ تیزی سے بُوکے اُٹھاتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔حرا نے انعم" کو دیکھ کر کندھے اُچکائے تھے۔۔

تیرا پیار ہے جیسا۔۔

ہاں تیرا پیار ہے جیسا۔۔

وہ ارسلان کی گھورتی نظروں کو نظرانداز کرتا دوبارہ غزل کی جانب مُتوجہ ہوا تھا

www.novelsclubb.com

. . . . . .

میں کل تم سے مل تو رہی ہوں۔۔"۔۔وہ بُکے کو ناک سے چھوتی بولی۔۔"

انتظار۔۔یہ انتظار ہی تو نہیں ہوتا مجھ سے لیلیٰ"۔۔وہ سر مستی سے بولا تھا۔۔وہ" قہقہہ لگا گئی تھی۔۔

ابھی تو تمہیں انتظار ہی کرنا پڑے گا۔میرے گیسٹس بیٹھے ہیں کل ملتے ہیں" بائے"۔۔اُسے کچھ کہنے کا موقع دیئے بغیر وہ کال کاٹ گئی تھی۔۔دوسرے ہاتھ سے اُس نے بُکے کو بیڈ پر پھینکا تھا۔۔

عدیل ہمدانی میری منزل تم نہیں، عُمر ابراہیم ہے"۔۔زیرِ لب بولتی ہوئی وہ" کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

. . . . . .

تھینک یو سو مچ اسماء فار دی بُکے"۔۔وہ موبائل کان سے لگاتی سامنے سے چلتی" آرہی تھی۔۔عُمر ایک نظر اُسے دیکھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔وہ چلتی ہوئی سب کے پاس آئی تھی۔۔

چل رہے ہو کیا۔۔؟؟"۔۔ارسلان نے بھی کھڑے ہوتے پوچھا تھا۔۔"

تمہیں ضرور مام نے بتایا ہو گا۔۔اوکے۔۔میں ضرور آؤں گی، میرے مِڈ ختم" ہو جائیں۔۔بُکے بہت ہی پیارا ہے اسماء۔۔ تمہیں میری پسند کا پتا ہے ریڈ روز"۔۔ وہ کنا کھیوں سے عُمر کو دیکھتی بولی جو کہ اپنا موبائل دیکھ رہا تھا۔۔

اوکے بائے"۔۔موبائل کان سے ہٹا کر وہ اُن سب کی جانب مُتوجہ ہوئی تھی۔۔" سب ہی جانے کو تیار ہوئے تھے۔۔

اُنہیں دروازے تک سی آف کرتی وہ ملازموں کو ہدایت دیتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

سامنے ہی دونوں بُکوں کے ساتھ بہت سارے گفٹس پڑے ہوئے تھے۔۔

عدیل ہمدانی کے لال گلاب، عُمرِ ابراہیم کے رنگ برنگی پھولوں کو مات دے رہے تھے، لیکن اُس نے آگے بڑھ کر لال گلاب کا وہ خوبصورت بُکے لاپرواہی سے کُرسی

پر پھینکا تھا۔۔ پھر دوسرا بُکے اُٹھا کر وہ ایک ایک پھول فلاور واس میں ڈالنے لگی تھی۔۔

. . . . . .

اگلے ہفتے سے اُن سب کے مِڈ ٹرم شروع ہوئے تھے۔۔ عُمر روز اُسے گھر پر آ کر پڑھا دیتا تھا۔۔ احد کبھی ہوتا کبھی نہیں۔۔ ویسے بھی وہ عُمر کی طرح ذہین تھا۔۔ اُسے ٹیوشنز کی ضرورت کبھی نہیں پڑی تھی۔۔ کبھی کہیں مشکل پڑتی بھی تھی تو عُمر دیکھ لیتا تھا۔۔

مِڈ ٹرمز ختم ہوتے ہی ارسلان نے اپنے فارم ہاؤس میں ان سب کو پورا اتوار گزارنے کی دعوت دی تھی۔۔ جس میں لیلیٰ، انعم، حرا، وسیم، رضا اور کلاس کے کچھ اور اسٹوڈنٹس شامل تھے۔۔ عمر اور احد تو لازمی تھے پر وہ اُس کو بھی دعوت دے چکا تھا، وہ لیلیٰ کی وجہ سے جانے سے انکاری تھی۔۔

یار وہ اتنے پیار سے بلا رہے ہیں"۔۔احد چپس منہ میں رکھتا کوک کا سپ لیتے" بولا۔۔لیکن اگلے ہی لمحے اُسے کھانسی ہوئی تھی۔۔

تم۔۔!!تمہارہ گلا خراب ہے اور تم یہ الم گلم کھا رہے ہو"..وہ اُس کے ہاتھ سے" کولڈ ڈرنک چھین کر چیخی تھی۔۔آس پاس کے اسٹوڈنٹس نے رُک کر اُن کو دیکھا تھا۔۔

آرام سے لڑکی بہرہ نہیں ہوں"۔۔وہ بے زار سا بینچ پر ٹیک لگاتا بولا۔۔طبیعت" واقعی ٹھیک نہیں تھی اُس کی۔۔

تم لیلیٰ کی وجہ سے نہیں جا رہی ہو۔۔؟؟"۔۔وہ اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے بولا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں میں کیا ڈرتی ہوں اُس سے۔۔؟؟"اُس نے جیسے ناک پر سے مکھی اڑائی" تھی۔۔

نہیں ڈرتی نہیں ہو پر جب وہ بھایان سے بات کرتی ہے یا اُن کو دیکھ بھی لیتی ہے تو" تمہاری آنکھیں جس طرح بھایان کو گھورتی ہیں نا بچارے بھایان گھبرا جاتے ہیں"۔۔وہ پاس پڑی کولڈ ڈرنک پھر سے اُٹھا کر پینے لگا جو کہ لیلیٰ کا نام سنتے ہی اُس نے وہیں پٹخ دی تھی۔۔

کوئی بچارے نہیں ہیں تمارے بھایان، سارا وقت تو اُس کو پڑھانے میں مصروف" ہوتے ہیں"۔۔وہ پوری کی پوری اُس کی طرف گھومتی چِڑ کر بولی تھی لیکن اُس کے ہاتھ میں کولڈ ڈرنک دیکھ کر گھوری سے نوازتے ہوئے پھر سے چھین گئی تھی۔۔۔

احد کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

پاگل لڑکی تو لیلیٰ کو بلکل چانس نہ دو ناں، چلی چلو فارم ہاؤس نظر رکھنا اپنے شوہرِ" نامدار پر"۔۔وہ چپس مُنہ میں رکھتا مزے سے بولا تھا۔۔

اُن پر کیوں۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ چھینتی بے ساختہ اُسے" گھور کر بولی تھی۔۔احد نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا تھا۔۔وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا۔۔

آج جمعہ تھا،اتوار کی صبح جانا تھااور عصر کے وقت واپسی تھی،سب نے اپنی اپنی گاڑیوں پر جانا تھا..

احد"۔۔آواز پر دونوں نے گھوم کر دیکھا تھا۔۔اُن کی کلاس فیلو زینب تھی۔۔"

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا۔۔؟؟،مجھے ابھی فیضان نے بتایا"۔۔زینب" کے لہجے سے چھلکتی فکر پر مِنہا نے احد کو گھورا تھا۔۔

اب تو کافی بہتر۔۔"۔۔جُملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اُسے پھر کھانسی ہوئی" تھی۔۔

جی بہت بہتر ہے احد اب تو۔۔ ہم لوگ بس گھر ہی جا رہے تھے ابھی۔۔ اُٹھو" احد"۔۔ وہ زینب کو جواب دیتی کھڑی ہوئی تھی البتہ نظریں ابھی بھی احد کو گھور رہی تھیں۔۔

ارے اِس کنڈیشن میں احد ڈرائیو کیسے کرے گا۔۔؟؟"۔۔ زینب نے پریشانی سے احد کو دیکھا تھا۔۔ تبھی مِنہا کا موبائل بجا تھا۔۔

میں ٹھیک ہوں زینب"۔۔ وہ اُسے دیکھ کر مُسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔"

جی۔۔ جی ہم لوگ بس آ رہے ہیں"۔۔ یہ جُملہ کہہ کر اُس نے کال کاٹی تھی۔۔"

چلیں ان شاءاللہ پھر مُلاقات ہو گی زینب، ہمارا ڈرائیور آ گیا ہے"۔۔ وہ زینب کو" دیکھ کر خوش اخلاقی سے گویا ہوئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کیا۔۔ ایک منٹ۔۔!!"۔۔ وہ اچھل کر کھڑا ہوا تھا۔۔"

تم نے زُبیر کو بُلایا ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ حیرانی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

میں نے نہیں اُنہوں نے۔۔اب چلو۔۔"۔۔وہ اُسے بازو سے کھینچتی ہوئی بولی۔۔"

اوکے احد اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ "۔۔زینب اللہ حافظ کہتی پلٹ گئی تھی۔۔احد"

نے جواباً اُسے اللہ حافظ کہہ کر مِنہا کو گھورا تھا۔جو پہلے ہی اُسے گھور رہی تھی۔۔

یہ کیا تھا۔۔؟؟"۔۔وہ جاتی ہوئی زینب پر نگاہ ڈالتی پوچھ رہی تھی۔۔"

حال ہی تو پوچھ رہی تھی تمہارے بھائی کا"۔۔وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اِترا کر بولا"

تھا۔۔

سب سمجھ رہی ہوں میں"۔۔اُس نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے اُسے گھورا"

تھا۔۔

www.novelsclubb.com

پہلے تو تم میری بات کا جواب دو"۔۔اُس نے بھی اُسی انداز میں دونوں ہاتھ کمر پر"

رکھے تھے۔۔مِنہا کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔اُس نے اپنے ہاتھ کمر سے ہٹائے تھے۔۔

تمہیں میں اتنا بیمار لگ رہا ہوں کہ میں ڈرائیو بھی نہیں کر سکوں گا۔۔؟؟۔۔"۔۔"

احد کی حیرانی اب ناراضگی میں بدلنے لگی تھی۔۔ لیکن کھانسی نے پھر اپنا کام دکھایا تھا۔۔

مجھ سے بات کرو"۔۔ پیچھے سے آتی آواز پر دونوں چونکے تھے۔۔"

بھایان یار۔۔"۔۔بھائی کو دیکھ کر اُس کا چہرہ غبارے سے نکلی ہوا جیسا ہوا تھا۔۔"

مُنہا نے بے ساختہ آئی ہنسی کو دانتوں تلے دبایا تھا۔۔

چلو زُبیر اِنتظار کر رہا ہے تم دونوں کا۔۔پہلے مِنہا کو ڈراپ کرنا"۔۔وہ اُسے"

ہدایات دیتا بولا۔۔

بھایان یونی میں میری ذرا سی عزت ہے اور آپ دونوں اِس کا کچومر کرنے پر تُلے"

ہیں۔۔میں خود ڈرائیو کر سکتا ہوں بھایان"۔۔وہ جھنجھلا کر بولا تھا۔۔زُبیر کو بلانے

پر وہ از حد ناراض ہوا تھا۔۔

مجھے پتا ہے۔۔ لیکن تم آج ڈرائیو نہیں کر سکتے۔۔یہ پکڑو"۔۔ عُمر نے بینچ پر پڑا" اُس کا بیگ اُسے تھمانا چاہا تھا۔۔

میں تو بیمار ہوں ناں، ڈرائیو بھی نہیں کر سکتا"۔۔وہ نروٹھے پن سے کہہ کر" دونوں ہاتھ جھاڑتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔ عُمر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے مِنہا کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

. . . . . .

آج ہفتہ تھا، آج احد یونیورسٹی نہیں جا رہا تھا، عُمر نے اُسے کال کر کے پِک کرنے کو پوچھا تھا لیکن وہ احد کے نہ آنے کا بہانہ کر گئی تھی۔۔اور ابھی رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔وہ الماری میں سر دیئے کل پہنے جانے والے کپڑے سوچ رہی تھی۔۔

ایک ڈھنگ کی فراک ہاتھ لگی تو اُس نے سکون کا سانس لیا۔۔ساتھ میں جینز وہ پہلے ہی نکال چکی تھی۔۔ جبھی اُس کا موبائل بجا تھا۔۔احد تھا وہ موبائل کان سے لگاتی باہر آگئی تھی۔۔

احد کی طبیعت کچھ اور خراب ہوئی تھی۔۔اب تو کھانسی کے ساتھ زکام اور ہلکا ہلکا بخار بھی ہو رہا تھا۔۔

میری بات سُن لو ہم دونوں نہیں جا رہے بس"۔۔۔اُس نے ڈپٹ کر کہا تھا۔۔"

میں تو جاؤں گا، کوئی پاگل ہی ہو گا جو ارسل بھائی کے فارم ہاؤس نہ جائے"۔۔"

آواز زکام کے باعث بھاری بھاری سی تھی۔۔

جب تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو تم نے کولڈ رنک کیوں پی احد، دیکھو"

ہو گئے ناں بیمار اب"۔۔اُس کی آواز سے چھلکتی پریشانی پر وہ مُسکرایا تھا۔

ارے یار زرا سا نزلہ زکام ہے، ٹھیک ہوں میں"۔۔وہ اُسے بہلاتا بولا تھا"

تم نے میڈیسن لے لی ہے ناں"۔۔فکر مندی سے پوچھا گیا تھا۔۔"

جی ملکہ عالیہ،اب آپ کی اجازت ہو تو میں سو جاؤں۔۔؟؟"۔۔وہ ہلکی آواز میں" بولا تھا

اچھا آرام کرو"۔۔فون رکھ کر وہ اپنے ہاتھ میں تھامی کی چین دیکھنے لگی۔۔سلور" کلر کی کی چین جس پر

Drive safe, because You mean the world to me❤

لکھا تھا اور ساتھ میں ایک دل بنا ہوا تھا۔۔جو کہ

www.novelsclubb.com

اُس نے دو دن پہلے آن لائن آرڈر کی تھی اور آج گھر کے پتے پر موصول ہوئی تھی۔۔اب اِسی سوچ میں تھی کہ وہ یہ اُس تک کیسے پہنچائے گی۔۔احد کو وہ دینا

نہیں چاہتی تھی،اور خود سے دینے کی ہمت نہیں تھی۔۔اُس نے اُسی وقت گولڈن چمکتے گفٹ پیپر میں پیک کر کے اپنے کل لے جانے والے بیگ میں رکھ لی تھی۔۔

دو دن بعد اُس کا برتھ ڈے تھا۔۔

کل گاڑی کی سیٹ کے نیچے رکھ دوں گی"۔۔وہ مطمئن ہو کر سونے چل دی۔۔۔"

. . . . . .

صبح سوا چھ بجے وہ دونوں حاضر تھے۔۔وہ ٹیریس پر بیٹھی سورۃ یٰسن کی تلاوت کر رہی تھی۔۔

آنی کیسی ہیں آپ۔۔؟؟"۔۔وہ حسبِ عادت اُن کی پیشانی چوم کر بولا تھا۔۔"

الحمدللہ،ارے یہ احد کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا۔۔؟؟"۔۔احد جو آتے ہی" صوفے پر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا تھا ایک دم سے آنکھیں کھول کر سیدھا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اماں بس ہلکا سا نزلہ زکام ہے"۔۔وہ انہیں دیکھ کر مُسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔"

بیٹا یہ ہلکا لگتا ہے پر ہوتا نہیں ہے، آنکھیں دیکھو اپنی"۔۔وہ اُس کی ادھ کھلی" آنکھوں کو دیکھ کر بولی، اوپر سے اُس کی بھاری آواز سے پریشان ہو کر اُس کے پاس آ بیٹھتی تھیں پھر اپنا ہاتھ اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔۔

اماں میں ٹھیک ہوں"۔۔وہ اپنی پیشانی پر رکھا اُن کے ہاتھ کو تھام کر بولا۔۔"

حالت دیکھو اِس کی، آرام کرو گھر پر بیٹا"۔۔پہلا جملہ عمر کو دیکھ کر کہا پھر اُس کی" طرف مڑی تھیں۔۔وہ بھائی کو اشارہ کر گیا جو سنگل صوفے پر بیٹھا اِن دونوں کی باتیں سُن رہا تھا اُس کی شکل دیکھ کر ہنس پڑا فوراً بولا۔۔

پریشان نہ ہوں آنی، میں اِس کا خیال رکھوں گا"۔۔وہ ثمینہ کو دیکھ کر بولا تھا۔۔"

احسن اور رعنا نے بھی اُسے روکنا چاہا تھا وہاں بھی احد نے بھائی کو آگے کیا تھا، اور عمر اُس کی ضد کے آگے اِس شرط پر مانا تھا کہ وہ وہاں بھی آرام کرے گا۔۔

تبھی وہ وہاں آئی تھی

السلام و علیکم"۔۔اُس نے مشترکہ سلام کیا تھا جواب بھی مشترکہ آیا تھا۔۔"

واؤ مِنو یو آر لُکنگ کُول"۔۔احد نے اُسے دیکھ کے بے ساختہ کہا تھا وہ سر جھکا کر"

مُسکرا دی اور عمر سوچ رہا تھا کہ کیا وہ اُس نئے روپ میں اچھی لگ رہی تھی یا ریڈ کلر

اِس پر سوٹ کر رہا ہے۔۔وہ فیصلہ نہ کر پایا۔۔ریڈ چکن کا گھٹنوں سے ایک انچ اُونچا

فراک، تھری کاٹر سلیوز، پوری فراک کے نیچے استر تھا سلیوز کا استر کُہنی سے ایک

انچ نیچا تھا۔۔یہ فراک ثمینہ کے ماہرانہ ہاتھوں کا کمال تھا۔۔ساتھ میں وائیٹ جینز

تھی اور پیروں میں وائیٹ اسنیکرز تھے۔۔سر پر ریڈ ڈوپٹہ پن اپ کیے وہ ریڈی

تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تم ریڈی ہو تو چلیں"۔۔۔عُمر نے اسے دیکھ کر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔۔"

وہ سر ہلا گئی تھی۔۔

آنی بلکل بھی پریشان نہیں ہونا آپ نے، ہم لوگ ان شاءاللہ عصر اور مغرب کے درمیان آجائیں گے" وہ ثمینہ کے ہاتھ تھام کر بولا۔۔

خیر سے جاؤ اور خیر سے آؤ اور ہاں آیۃ الکرسی پڑھتے جاؤ"۔۔اُنہوں نے تینوں کی پیشانی چوم کر آیۃ الکرسی اور مُختلف دعاؤں کے حصار میں رخصت کیا۔۔

. . . . . .

حیدر آباد سے تھوڑا آگے تھا فارم ہاؤس۔۔ تقریباً دو گھنٹے لگتے راستے میں، اُس سے کچھ فاصلے پر ارسلان کے والد کی کچھ زمینیں اور گاؤں تھا۔۔وہ آگے بیٹھی تھی جبکہ احد پیچھے سیٹ پر چادر میں منہ چھپائے لیٹا تھا۔۔ عمر گاہے بگاہے اُس پر نظر ڈال رہا تھا۔جو چہرے پر بچوں سا اشتیاق لیے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔

وہ صبح کے حسین مناظر میں گم تھی سورج نے اپنی تیزی ابھی پوری طرح نہیں پھیلائی تھی۔۔ کبھی کہیں کھیت کی ہریالی آجاتی تو وہ اپنی آنکھوں کو پھیلا کر گردن

موڑ کر دیکھتی۔۔وہ سارے وقت میں اُس کی نظروں کے حصار میں رہی تھی۔۔ جب وہ اچانک اُس کی طرف گھومی تھی۔۔

یہ کھیت کتنے اچھے ہوتے ہیں ناں، میں نے آج تک کبھی کھیت نہیں دیکھے "۔۔وہ" بائیں طرف نظر آتے کھیتوں کو دیکھ کر اِسے دیکھ کر بولی۔۔

ارسل کے اپنے کھیت ہیں، اُس سے کہوں گا وہاں کا چکر بھی لگوا لے "۔۔وہ اُس" کی طرف دیکھ کر مُسکرایا تھا

اور وہاں ٹیوب ویل بھی ہو گا ناں۔۔؟؟"اُس نے اب پوری طرح اُس کی طرف" مڑ کر پوچھا

بلکل ہے "۔۔وہ اُس کے مُسکراتے چہرے کو ایک نظر دیکھ کر بولا تھا۔۔وہ اب" کھل کر مُسکرائی تھی

بھایان پلیز ٹیپ آن کر دیں"۔۔ پیچھے چادر سے آواز آئی تھی۔۔ منہا نے مڑ کر"
اُس کی طرف دیکھا پر وہ مکمل طور پر چادر میں چھپا ہوا تھا۔۔ عمر نے پلے کا بٹن ٹچ کیا
تھا۔۔

پر اچانک سے جو گانا بجا تھا اُس پر پیچھے چادر میں چُھپے وجود کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

"تمہیں دیکھیں میری آنکھیں، اِس میں کیا میری خطا ہے"

عمر بھی اپنی ہنسی نہ روک پایا تھا۔۔ گلوکارہ اپنی مدھر آواز کا جادو جگا کر اُس کو گاڑی
سے چھلانگ لگانے پر آمادہ کر رہی تھی۔۔

تمہیں دیکھیں میری آنکھیں، اِس میں کیا میری خطا ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"حال کیا ہے میرے دل کا، یہ تو بس مجھ کو پتا ہے

اُس نے خفت سے پہلے عمر کو دیکھا تھا، جو بمشکل ہنسی روکے اُسی کو دیکھ رہا تھا اُس کے بعد پیچھے لیٹے وجود کو قتل کرنے کے ارادے سے دیکھا تھا۔۔ عمر نے اُس کے گلابی پڑتے چہرے کو غور سے دیکھ کر ٹیپ آف کیا تھا۔۔

"بھایان، آئی ایم گیٹنگ بور، پلیز پلے دی میوزک"

(بھایان، میں بور ہو رہا ہوں، پلیز میوزک چلایئے)

اب کے وہ چادر سے سر نکال کر بولا تھا۔۔ منہا نے پیچھے مڑ کر اُسے گھورا تھا۔۔

نہیں پرامس اِس بار تمہاری پسند"۔۔ وہ اب کے صلح والے انداز میں بولا تھا۔۔"

اُس نے گاڑی چلاتے ہوئے بمُشکل اپنی مُسکراہٹ روکی تھی۔۔

صبح صبح گانے نہیں سُننے چاہیئے گناہ ملتا ہے"۔۔ وہ سنجیدگی سے کہتی کھڑکی کی" طرف مڑی تھی۔۔

کیوں اللہ تعالیٰ ٹائم دیکھ کر گناہ دیتے ہیں کیا۔۔؟؟" پیچھے سے معصومیت سے "

پوچھا گیا۔۔ عمران کی نوک جھوک سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔

اب کے کوئی جواب دیئے بغیر وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی تھی۔۔

. . . . . .

تقریباً ساڑھے آٹھ بجے وہ لوگ منزلِ مقصود پر پہنچے تھے۔۔ گاڑی حویلی نُما فارم ہاؤس کے بڑے سے آہنی گیٹ کو عبور کر کے سائیڈ پر بنی پارکنگ میں رُکی تھی۔۔

اُن سے پہلے ہی وسیم، رضا باقی دو اور کلاس فیلو پہنچے ہوئے تھے۔۔ ارسلان اُن کو دیکھ کر فوراً سے آگے بڑھا تھا۔۔ وہ گاڑی سے اُترتے عمر سے بھرپور طریقے سے گلے ملا۔۔ پھر پیچھے کی سیٹ سے اُترتے احد کو دیکھ کر ہنسا۔۔

مطلب کے مریضوں کو بھی لائے ہو"۔۔ آگے بڑھ کر ہنستے ہوئے اُسے گلے لگایا" تھا۔۔

آپ کی محبت ہے ارسل بھائی"۔۔وہ بھی ہنس کر بولا تھا۔۔وہ گاڑی سے اُتر کر"

مبہوت سی ہوتی شاندار فارم ہاؤس کو دیکھ رہی تھی۔۔ بڑا سا آنگن جس کے دائیں طرف بڑا سا اصطبل دِکھ رہا تھا اور بائیں طرف بڑا سا پلے گراؤنڈ تھا۔۔ جس کو ایک ہی وقت میں کرکٹ، والی بال، بیس بال کسی بھی کھیل کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا۔۔ پھر آگے شان سے دو منزلہ رہائشی عمارت کھڑی تھی۔۔

مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے تمہیں یہاں دیکھ کر"۔۔ارسلان اُس کے پاس آ کر"

خوش دلی سے بولا تو وہ مُسکرا دی تھی۔۔

تبھی پیچھے لیلیٰ کی گاڑی اندر داخل ہوئی تھی، انعم، حرا، فضا اور لیلیٰ گاڑی سے آگے پیچھے اُتری تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ہائی گائیز"۔۔وہ چاروں اُن لوگوں کے قریب آئی تھیں۔۔"

لائیٹ بلیو شارٹ ٹاپ، شارٹ شولڈر ہول سلیوز، جس کی وجہ سے سلیوز نہ ہونے کے برابر تھیں۔۔بلیو جینز جو کہ ٹخنوں سے فولڈ تھی۔۔پیروں میں بلیو کانورس شوز اور بالوں میں بلیک گلاسس اٹکائے لیلیٰ نے ایک تیز نظر سر سے پاؤں تک منہا پر ڈالی تھی۔۔

چلو اندر چلو سب، چائے وائے پیتے ہیں"۔۔ارسلان نے سب کو دیکھ کر کہا تھا،" سورج ابھی پوری طرح نہیں نکلا تھا اس لیے موسم میں صبح کی ٹھنڈک برقرار تھی۔۔

میرے خیال میں پہلے زمینوں کا چکر لگا لیتے ہیں، سب ہی فریش ہیں"۔۔عمر نے" ارسلان کو دیکھ کر کہا سب ہی راضی ہوئے تھے۔۔منہا کے دل کو انوکھی خوشی ہوئی تھی وہ اُس کی منہ سے نکلی ہر بات کو اہمیت دیتا تھا۔۔

لیلیٰ نے ایک بھرپور نظر عمر پر ڈالی تھی، بلیو ڈینم کی شرٹ کی حسبِ عادت سلیوز کُہنیوں تک فولڈ تھیں بلیو جینز، سلکی بال حسبِ عادت ہوا سے اِدھر اُدھر اُڑ کر اٹھکھیلیاں کر رہے تھے، جنہیں وہ بار بار دائیں ہاتھ سے اوپر کر رہا تھا۔۔

ہاں چلو"۔۔ارسلان آگے گیٹ کی طرف چلتے ہوئے بولا۔۔"

ایک منٹ ارسل، تمہارا کوئی ڈرائیور ہے اس وقت ایویلیبل"

(دستیاب)۔۔۔؟"۔۔وہ رُک کر پوچھ رہا تھا۔۔

ہاں ہے، اوئے حمید اِدھر آ، لیکن یہ پاس میں ہی تو زمینیں ہیں گاڑی"

کیوں۔۔؟؟"۔۔ارسلان نے حیرانی سے سوال کیا تھا، منہا اور احد بلکہ سبھی نے اُسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ لو حمید، یہ اِس گاڑی کی چابی ہے، چھوٹے بھائی کو زمینوں پر لے جاؤ گاڑی میں، ہم لوگ بھی پانچ سات منٹ میں آتے ہیں"۔۔وہ گاڑی کی چابی اُسے دے کر احد کی طرف اشارہ کر کے بولا، جب احد جھنجھلایا تھا۔۔

کیا بھایان!۔۔دیٹس ناٹ فئیر"..احد کا چہرہ بخار کی حدت سے تپا ہوا تھا، منہا نے حیرت سے عمر کو دیکھا تھا اِس شخص کو خود سے جُڑے ہر رشتے سے محبت کرنی آتی تھی۔۔

ایوری تھنگ اِز فئیر اِب لو میری جان"۔۔وہ اُس کا ہاتھ پکڑے اُسے فرنٹ سیٹ پر بٹھاتا بولا تھا۔۔سب ہی کھل کر ہنس دیئے تھے سوائے منہا کے، جس نے لب دبا کر اپنی امڈتی مُسکراہٹ روکی تھی۔۔

. . . . . .

وہ سب کچے راستے پر مستیاں کرتے جا رہے تھے۔۔آس پاس گزرتے گاؤں کے مرد عورتیں اور بچے ان شہر کے دیوانوں کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔وہ ارسلان اور عمر کے بیچ میں چلتی راستے میں آئی ہر چیز کے بارے میں پوچھتی جا رہی تھی جس کا جواب زیادہ تر ارسلان ہی دے رہا تھا۔۔

چلتے چلتے چھ سات منٹ بعد وہ لوگ ارسلان کی زمینوں پر پہنچ چکے تھے۔۔احد پہلے سے ہی پہنچا ہوا تھا اب چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔۔

یہاں صبح کے اِس وقت بھی کچھ مرد اور عورتیں کام میں مصروف تھے۔۔عمر نے تھوڑا دور نظر آتے ٹیب ویل کی طرف اشارہ کیا۔۔

وہ رہا ٹیوب ویل، آؤ تمہیں دکھا آؤں"۔۔لیکن وہاں لیلیٰ وغیرہ کو جاتا دیکھ کر وہ" رُک گئی تھی تو عمر نے بھی زیادہ اصرار نہیں کیا۔۔

اچھا ادھر آؤ"۔۔وہ اُسے لیے کھیتوں کی طرف بڑھا تھا۔۔منہا کے لیے سب کچھ " انوکھا تھا۔۔وہاں کام کرتی لڑکیاں عورتیں،وہ سب کو اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔۔پاس ہی تین لڑکیاں ان کو دیکھ کر آپس میں کوئی بات کرتے ہنس رہی تھیں۔۔وہ اُن کی طرف بڑھی تھی۔۔

تم لوگ کام کر رہی ہو۔۔؟؟"۔۔اُس نے قریب جا کر پوچھا تھا۔۔تو اُن میں سے " ایک لڑکی اثبات میں سر ہلا گئی۔۔

آپ تو ڈاڈھی (بہت) سوھنٹی ہو جی"۔۔ایک لڑکی اُسے دیکھ کر مُسکرا کر بولی " تھی۔۔وہ ہنسی دی۔۔

سوھنی تو تم تینوں بھی ہو"۔۔وہ جواباً بولی تھی۔۔وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ " کر ہنسی تھیں۔۔

اور وہ تمہارا مڑس ہے"۔۔؟؟ایک نے عُمر کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔جو وہاں کھڑے لوگوں سے باتیں کر رہا تھا۔۔عُمر نے اُنہیں اپنی طرف اشارہ کرتے دیکھ لیا تھا۔۔

مڑس۔۔؟؟"۔۔اُس نے نا سمجھی سے پوچھا تھا تو وہ تینوں ہنس تھیں۔۔"

سر کا سائیں جی"۔۔اب کے کھلکھلا کر کہا گیا تھا۔۔اُس نے عمر کی طرف دیکھا تھا" وہ بھی اُسی کو دیکھ رہا تھا۔۔اُس نے جھینپ کر نظریں پھیری تھیں پھر اُنہیں دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔عُمر اُس کی شرمیلی ہنسی دیکھ کر دور سے ہی سب سمجھ کر مُسکرایا تھا۔۔

وہ بھی بہت سوھنڑا ہے"۔۔ایک ڈوپٹے کو دانتوں میں پھنسا کر بولی تھی،اُس کے " انداز پر مِنہا کو ہنسی آئی تھی۔۔

تمہارے بارہیں۔۔؟؟"۔۔اب کے دوسرا سوال پوچھا گیا تھا۔۔"

اِس کو دیکھ کر لگتا نہیں ہے کہ اس کا ابھی کوئی بار ہو گا"۔۔دوسری اُس کے نرم و نازک سراپے کو دیکھ کر پہلی والی کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولی تھی،تینوں قہقہہ لگا کر ہنسی تھیں۔۔

بار کیا۔۔؟؟"۔۔اُس نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔"

ادی بار مطلب بچّے، تمہارے بچّے ہیں۔؟؟ویسے تمہیں دیکھ کر لگتا تو نہیں" ہیں"۔۔دوسری نے سوال کر کے پھر سے اُس کو غور سے دیکھ کر اندازہ لگایا۔۔

کہ تمہارا کوئی بار وار ہو گا"۔۔ایک بازوؤں کا جھولا جُھلاتی شرارت سے بولی" تھی۔۔اُس نے بے اختیار عمر کی طرف دیکھا تھا جو مُسکراتے ہوئے اُنہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔اُس کے جسم کا سارا خون چہرے میں سمٹ آیا۔۔اُس کا سر بے اختیار جُھکا تھا۔۔جبھی عمر نے اُسے اشارہ کیا، لیکن وہ دیکھ نہیں پائی تھی۔۔

جاؤ تمہارا مڑس تمہیں بلا رہا ہے"۔۔ایک کے بولنے پر مِنہا نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا تھا، عُمر نے مُسکراتے ہوئے سر اور ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس آنے کو کہا تھا۔۔

اُن تینوں کو الوداع کہتی وہ اُس کی طرف بڑھی تھی۔۔اُس نے بغور اُس کے دہکتے ہوئے چہرے کو دیکھا جو اب نیچے دیکھ رہی تھی۔۔

کیا کہہ رہی تھیں۔۔؟؟"۔۔وہ سرسری انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔اُس کے سوال پر" مِنہا نے بے اختیار اُسے دیکھا تھا۔۔ہونٹوں پر اپنی مخصوص دلکش مُسکراہٹ سجائے وہ اُسے دیکھ رہا تھا۔۔اُس کا دل ایک پل کو رُکا تھا۔۔

نہیں کچھ بھی نہیں۔۔"۔۔وہ نظریں چُراتی اِدھر اُدھر دیکھتی اُسے بہت اچھی لگی" تھی۔۔اُس نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا تھا۔۔

آؤ تمہیں ایک جگہ دکھاؤں"۔۔وہ اُسے لیے آگے بڑھا تھا۔۔"

منہا نے دور سے دیکھا لیلیٰ اور باقی لڑکیاں ٹیوب ویل میں پانی میں ٹانگیں لٹکا کر بیٹھی کھیل رہی تھیں۔۔

کچھ دور چل کر وہ اُسے لوہے کے بڑے سے دروازے کی طرف لے آیا جس کے دائیں بائیں پہلے چھ سات فٹ دیوار تھی پھر وہ دروازہ تھا۔۔اندر داخل ہوتے ہی مخصوص خوشبو نے اُسے بتایا کہ وہ باڑا ہے۔۔اُس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔۔ ایک طرف لائن سے بھینسیں بندھی تھیں،اُس سے کچھ فاصلے پر گائیں تھیں، پھر تھوڑا دور ہٹ کر بکریاں۔۔وہ اُسے لیے گائے بھینسوں کی طرف آیا تھا۔۔وہ ڈرتے ڈرتے آگے بڑھی تھی

یہ مارتی تو نہیں ہیں ناں۔۔؟؟"۔۔وہ بے اختیار اُس کے پاس ہوتے ہوئے پوچھ بیٹھی تھی۔۔

تم نے ریڈ کلر پہنا ہے، اِن کی کوئی گارنٹی (ضمانت) میں نہیں دے سکتا"۔۔وہ" اُسے چھیڑتے ہوئے بولا۔۔وہ ڈر کر اُس کا بازو پکر گئی تھی۔۔

"کم آن یار، آئی ایم جسٹ کڈنگ"

(ارے میں صرف مذاق کر رہا ہوں)

وہ ہنسا تھا۔۔

ارے گڑیا کچھ نہیں کہتیں یہ"۔۔اب کے ارسلان نے بھی کہا تو اُسے تھوڑی" تسلی ہوئی تھی، لیکن ڈر ابھی بھی برقرار تھا۔۔

سنو اللہ بخش بھوری کہاں ہے۔۔؟؟"۔۔عمر یہاں آتار ہتا تھا، اُس نے ایک" بھینس کے بارے میں پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

اداوہ پورے دنوں سے ہے، کبھی بھی بار ہو سکتا ہے اِس لیئے اندر واڑے" (باڑے) میں ہے"۔۔وہ سادگی سے بتا رہا تھا۔۔وہ جو ابھی ابھی بار کا مطلب سمجھ

کر آئی تھی شرم سے لال چہرے کے ساتھ بے ساختہ دو تین قدم پیچھے ہٹی تھی، وہ اُس کے خفت زدہ چہرے کو ایک نظر دیکھ کر ارسلان کی طرف جھکا تھا۔۔

تمہارے گاؤں کے لوگ کچھ زیادہ ہی اسٹریٹ فارورڈ نہیں ہیں۔۔؟"۔۔اپنی" بات کہہ کر وہ مڑا تھا۔۔ لیکن اگلے لمحے کے لیے شاید کوئی بھی تیار نہیں تھا۔۔ایک بھینس کا بچھڑا پوری قوت کے ساتھ بھاگتا منہا کی طرف آرہا تھا جب وہ بے ساختہ چیختی ہوئی اُس سے لپٹی تھی۔۔اُس کی شرٹ کو آگے سے دونوں ہاتھوں سے تھامے اپنا سر اُس کے سینے پر رکھتی وہ خوف سے کانپ رہی تھی۔۔وہ بچھڑا یوٹرن لے کر کسی اور سمت چلا گیا تھا۔۔

اوئے پکڑو اُسے، کس نے کھولا ہے اِسے ایسے۔۔؟؟"۔۔ارسلان غصّے سے اپنے" آدمیوں پر چیخا تھا، جو بچھڑے کو اب قابو کر چکے تھے۔۔

اداسائیں رسی چھڑا کر ماں کے پاس بھاگا تھا"۔۔وہ آدمی منمنایا تھا۔۔"

باندھو اِسے"۔۔وہ غصّے سے بولا تھا۔۔"

منہا اُسے پکڑ کر باندھ دیا ہے"۔۔وہ ہنوز ایسے ہی کھڑی تھی جب وہ سر جُھکا کر" اُس سے بولا تھا۔۔اُس نے آواز پر سر اٹھایا تو آنکھیں اُس کی آنکھوں سے ملیں تھیں،ڈرتے ڈرتے سر کو گھما کر اُس طرف دیکھا جہاں وہ باندھا جا چکا تھا۔۔اُس کی شرٹ کو ابھی بھی دونوں ہاتھوں سے تھاما ہوا تھا۔۔

ریلیکس"۔۔اپنی شرٹ پر رکھے اُس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر اُس نے کہا تو وہ" اپنے ہاتھ ہٹا کر ایک قدم دور ہوئی تھی۔۔عمر نے اپنی شرٹ کو شانوں سے دُرست کیا تھا۔۔

آئم سوری گڑیا، کبھی کبھی ایسے بے قابو ہو جاتے ہیں یہ"۔۔ارسلان نے قریب" آ کر اُس سے معذرت کی تھی۔۔وہ ابھی تک گہرے سانس لے رہی تھی۔۔

یار تم اِسے باہر لے جاؤ"۔۔ارسلان نے اِس کی حالت دیکھ کر عُمر سے کہا،وہ نرمی" سے اُس کا ہاتھ اپنی گرفت میں تھامے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔

آپ نے کہا تھا یہ مارتی نہیں ہیں"۔۔وہ پیچھے مڑ کر بھینسوں کو دیکھتی خفگی سے" بولی تھی۔۔

ہاں تو یار تمہیں مارا تو نہیں ناں بیچارے نے"۔۔اُس کے لہجے میں شرارت" محسوس کر کے اُس کی خفگی میں اضافہ ہوا تھا۔۔

مارنے میں کوئی کسر بھی تو نہیں چھوڑی تھی، ٹکر سے نہ مرتی تو ہارٹ فیل تو ضرور" ہو جانا تھا میرا"۔۔وہ دل پر ہاتھ رکھتی غصّے سے بولی تھی،وہ بے ساختہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھو تم اُن کی اجاہ داری میں ریڈ کلر پہن کر اُن کو چیلنج کرنے پہنچ گئیں تو وہ مقابلہ" تو کریں گی ناں"۔۔وہ دونوں اب دروازے سے باہر نکل رہے تھے۔۔

آپ اُن کی سائیڈ لے رہے ہیں"۔۔وہ ایک دم رُک کر غصے اور خفگی سے اُس کی" آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی۔۔وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

"ڈونٹ ٹیل می مسزِ مِنہا عُمر یو آر گیٹنگ جیلس آف بفیلوز"

(یہ مت کہنا مسز مِنہا عُمر کہ تم بھینسوں سے جل رہی ہو)

میں ہر اُس چیز سے جیلس ہوں گی، جسے آپ مجھ سے زیادہ امپورٹنس (اہمیت)" دیں گے"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر ناراضگی سے بولی تھی۔۔اُس کی آنکھوں میں ناراضگی دیکھ کر وہ ایک دم سنجیدہ ہوا تھا،اُس نے اُس کا دوسرا ہاتھ بھی تھاما تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مِنہا میں اپنی زندگی میں شامل اپنے ہر رشتے سے بہت محبت کرتا ہوں، بابا، مما،" احد، آنی، ارسل"۔۔اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولتے ہوئے وہ ایک پل کو رُکا تھا

پر تم میری زندگی میں شامل محض ایک رشتہ نہیں ہو منہا عمر، تم میرے لیے اللہ" کا انعام ہو، میری کسی نیکی کا انعام، اور تمہیں پتا ہے دنیا میں سب سے قیمتی اور انمول تحفہ وہ ہوتا ہے، جو آپ کو پتا بھی نہ ہو کہ کس نیکی، کس دعا کی قبولیت کا انعام ہے"۔۔وہ سانس روکے اُس کی آنکھوں میں دیکھے گئی تھی۔۔

"اَن ایکسپیکٹِڈ گفٹس مین آلاٹ"

(غیر متوقع تحفے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں)

عُمر نے ایک لمحے کو بھی اپنی آنکھیں اُس کی آنکھوں سے نہیں ہٹائی تھیں۔۔جہاں اب نمی تیر رہی تھی۔۔

اِن اَن ایکسپیکٹِڈ گفٹس کو اُس رب کی خاص عطا سمجھ کر بندہ خود پر ناز کرے اور" ساری زندگی سجدے سے سر ہی نہ اٹھا پائے"۔۔وہ سانس روکے خود پر رب کی عطا کو دیکھ رہی تھی۔۔

"یو آر دیٹ اَن ایکسپیکٹِڈ اینڈ پریشیز گفٹ فار می فرام مائی اللہ"

(اور تم میرے لیے میرے رب کی طرف سے وہی غیر مُتوقع اور قیمتی تحفہ ہو)

وہ اپنی پیشانی اُس کی پیشانی سے ٹکراتا بولا۔۔وہ آنکھیں بند کر کے مُسکرائی تھی دو موتی اُس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر گالوں پر آ گرے تھے۔۔عُمر نے محبت سے دونوں ہاتھوں سے اُس کا چہرہ تھاما کر اپنے انگوٹھوں سے اُس کے اشکوں کو صاف کیا تھا۔۔

اوہو! رو مینس۔۔؟؟"۔۔ارسلان کی آواز قریب سے آئی تھی۔۔وہ چونک کر" دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔اُس کی بات پر چہرہ ایک سیکنڈ میں لال ہوا تھا۔۔

سوچ رہے تھے کہ تو آ گیا"۔۔وہ شرمندہ ہوئے بغیر بولا تھا۔۔ارسلان کا قہقہہ" بے ساختہ تھا۔۔

"چل، بیٹر لک نیکسٹ ٹائم"

ارسلان محظوظ ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔دونوں ایسے بول رہے تھے جیسے موسم کے بارے میں بات کر رہے ہوں۔۔وہ آگے قدم بڑھا گئی تھی دیوار ختم ہوتے ہی سب کھڑے اُن تینوں کا انتظار کر رہے تھے۔۔لیلیٰ کو دیکھ کر بے اختیار اُس کے قدم رُکے تھے، عمر اور ارسلان قریب آئے تو وہ بھی اُن دونوں کے ساتھ آگے بڑھی تھی۔۔

"اگر آپ دونوں کی پکنک ختم ہو گئی ہو تو واپس چلیں۔۔؟؟"۔۔لیلیٰ اُن دونوں کو ساتھ دیکھ کر زہر خند لہجے میں بولی تھی۔۔اُس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا ارسلان جلدی سے بولا تھا۔۔

"ہاں بھئی چلو ناشتہ بھی ریڈی ہے"۔۔وہ سب واپسی کو مڑے تھے، احد گاڑی میں بیٹھا تو منہا بھی 'میں تھک گئی ہوں' کہہ کر اُس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی احد کو گھورتا پا کر اُس نے سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔

"ڈونٹ اسٹیر می لائک دیٹ"

(مجھے ایسے مت گھورو)

ایک تمہاری وہ لیلیٰ ہی کافی ہے مجھے گھورنے

کے لیے"۔۔وہ بند آنکھوں سے بولی تھی۔۔

. . . . . .

تم اِس لڑکی کو کچھ زیادہ ہی امپورٹنس (اہمیت) نہیں دے رہے۔۔؟؟"۔۔"

واپسی میں وہ اُس کے ہم قدم ہوئی تھی۔۔

وہ یہاں پہلی بار آئی ہے"۔۔وہ اُسے دیکھے بغیر سیدھا چلتا بولا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

بات آج کی نہیں ہے، تم دونوں بھائی کچھ زیادہ ہی اُس کے پیچھے پاگل ہو رہے"

ہو"۔۔وہ تنک کر بولی تھی۔۔

وہ ہماری کزن ہے"۔۔وہ ناگواری دبا کر بولا تھا۔۔"

ہاں اسی لیے تم نے اپنا لاکھ کا لیپ ٹاپ اُٹھا کر اُسے دے دیا"۔۔وہ زہر خند ہوئی" تھی۔۔

کل کو تم اُسے اپنی گاڑی بھی دے دو گے"۔۔وہ استہزائیہ انداز میں بولی تھی۔۔"

اُس کی رعنا کو بتانے والی حرکت عُمر کو شدید ناگوار گزری تھی۔۔وہ ایک دم رُکا تھا تو اُسے بھی رُکنا پڑا تھا۔۔لیلیٰ کی آنکھوں سے نکلتی چنگاریاں اُسے مزید طیش دلا گئی تھیں۔۔

آئی تھنک یو شُڈ مائنڈ یور اون بزنس،اور آئی سجیسٹ یو شُڈ گیٹ اوور یور چیپ" ایکٹس،اِٹ وُڈ بھی بیٹر فار یو"۔۔

میرے خیال میں تمہیں اپنے کام سے کام رکھنا چاہیئے،یا میرا مشورہ ہے تمہیں) (اپنی اِن گھٹیا حرکتوں سے باز آجانا چاہیئے،تمہارے لیے بہتر ہو گا

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔۔

ایکسکیوزمی۔۔!!"۔۔لیلیٰ کا چہرہ اہانت سے سُرخ ہوا تھا۔۔"

یونو فار سرٹین دیٹ واٹ آئی ایم ٹاکنگ اباؤٹ"۔۔وہ چبا چبا کر بولا تھا۔۔"

(تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں)

"ایزاف آئی کیئر"

(جیسے مجھے پرواہ ہے)

وہ سینے پر بازو باندھتی سر کو جھٹک کر نخوت سے بولی تھی۔۔

اوران جیسی لو کلاس لڑکیوں کو چاہیئے ہی کیا ہوتا ہے"۔۔اب کہ انداز حقارت"

بھرا تھا۔۔عُمر نے اہک لمحے کو دانت پر دانت جما کر بڑی مشکل سے خود پر قابو پایا

تھا۔۔لیکن جب بولا تو لہجہ تحمل بھرا تھا

اُسے جو چاہیئے تھا وہ اُسے مل چکا ہے، یہ گھر، گاڑی، لیپ ٹاپ اِن سب کے پیچھے"

تمہاری کلاس بھاگتی ہے"۔۔اپنی بات پوری کر کے وہ آنکھوں میں سن گلاسس

لگاتاار سلان کی طرف بڑھا تھا۔۔اُس کے اطمینان کو دیکھ کر وہ پیچ وتاب کھا کر رہ گئی تھی۔۔

. . . . . .

دس منٹ کے بعد وہ لوگ فارم ہاؤس آ چکے تھے، گو کہ اُن لوگوں کو شام تک ہی وہاں رہنا تھا اس کے باوجود ارسلان نے اُن لوگوں کو فریش ہونے کے لیے کمرے دکھا دیئے تھے، بڑے سے محل نُما فارم ہاؤس میں بارہ کمرے تھے۔۔سب لڑکیوں اور باقی سب لڑکوں نے اُوپر کے رومز چُنے تھے، جبکہ عُمر، احد اور ارسلان نیچے ہی تھے، اُس نے بھی نیچے کے ہی کمرے میں اپنا سامان رکھ دیا تھا۔۔فریش ہو کر سب ہال میں آئے تھے۔۔لیلیٰ اور باقی لڑکیاں کپڑے بدل چُکی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

بیس کُرسیوں کی ڈائینگ ٹیبل پر پُر تکلف ناشتہ حاضر تھا۔۔ارسلان کا بار بار مِنہا کو خاص طور پر ہر چیز پیش کرنے پر وہ سارا وقت لیلیٰ افتخار کی چبھتی نظروں کے حصار

میں تھی۔۔اُس نے جلد ہی ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔باقی سب بیٹھے تھے تواُسے اُٹھنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔وہ عُمر اور احد کے بیچ میں بیٹھی تھی۔۔

"گڑیا تم نے تو کچھ کھایا ہی نہیں"۔۔ارسلان کا اِس طرح سب کے سامنے خود کو اہمیت دینا اُسے شرمندہ کر گیا تھا۔۔

"میں کھا چُکی ہوں ارسل بھائی"۔۔وہ دھیرے سے بولی تھی۔۔

"جی جی ارسل بھائی یہ چڑیا جتنا کھاتی ہیں"۔۔آواز اُس کے دائیں جانب سے آئی تھی، سب ہی زیرِ لب مُسکرائے تھے۔۔گردن گُھما کر اُس نے ہمیشہ کی طرح اُسے گھورا تھا۔۔

"ویسے چڑیا، طوطے مور وغیرہ بھی ہیں یہاں میرے پاس، دیکھ لو اگر وہاں سے کچھ کھانا ہے تو۔۔"۔۔ارسلان اُسے دیکھ کر شرارت سے بولا تھا، دبی دبی ہنسی۔۔وہ بھی مُسکرا رہا تھا۔۔اُس کی گردن جُھکی تھی۔۔شرمندگی کے مارے چہرہ سُرخ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوا تھا۔۔اچانک لیلیٰ کُرسی کھینچ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔سب کی نگاہ اُس کی جانب اُٹھی تھی۔۔

ارے لیلیٰ کیا ہوا۔۔!ناشتہ تو کرو"۔۔حرا نے حیرانی سے استفسار کیا تھا۔۔اُس" نے بھی سر اُٹھا کر دیکھا تھا۔۔

تم نے کچھ اور کھانا ہے تو بتاؤ۔۔؟؟"۔۔ارسلان نے ایک نظر لیلیٰ کو دیکھ کر" سامنے کھڑی ملازمہ کو دیکھا تھا،وہ'جی سائیں' کہتی دوڑتی ہوئی ٹیبل کے پاس آئی تھی۔۔

نو تھینکس۔۔آئی ایم ڈن۔۔"۔۔ایک چبھتی نظر مِنہا پر ڈال کر وہ سیڑھیوں کی" جانب بڑھی تھی۔۔وہ ساکت ہوئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اِسے کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔رضا نے حرا سے پوچھا تھا۔۔وہ کندھے اُچکاتی چائے کا" کپ ہونٹوں سے لگا گئی تھی۔۔ٹیبل پر موجود تین نفوس جانتے تھے کہ اُسے کیا ہوا ہے۔۔عُمر نے خود کو گھورتے ارسلان کو بھینچے لبوں سے دیکھا تھا۔۔

پریشان نہیں ہو، یہ سال کہ چاروں موسم ایسی ہی ہوتی ہے"۔۔احد نے اُس کے" کان میں سرگوشی کی تھی۔۔وہ واقعی پریشان ہونے لگی تھی۔۔لیلیٰ افتخار کی نظریں اُسے ڈسٹرب کرنے لگی تھیں۔۔نچلا لب دانتوں میں دبائے وہ ٹیبل کو گھورنے لگی تھی۔۔

. . . . . .

ناشتے سے فارغ ہو کر سب بڑے سے محل نما فارم ہاؤس میں اِدھر اُدھر گھوم رہے تھے، ابھی تک صرف گیارہ ہی بجے تھے۔۔پھر ارسلان اُن کو باہر بنے اصطبل میں لے آیا تھا، جہاں چھ سات اعلیٰ نسل کے گھوڑے کھڑے تھے۔۔سب ہی ایکسائیٹڈ

تھے۔۔احد سب کے ساتھ آگے جا کر وہاں موجود کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا، وہ وہیں دروازے پر رُک گئی جب عمر نے مڑ کر اُس کی طرف دیکھا تھا۔۔

آؤ ناں وہاں کیوں رُک گئیں۔۔؟"۔۔وہ اُس کے پاس آ کر بولا تھا۔۔"

نہیں میں اندر نہیں آؤں گی"۔۔وہ نفی میں سر ہلا کر بولی تھی، نظریں دور کھڑے گھوڑوں پر تھیں، چہرے پر کچھ خوف تھا۔۔وہ ہنسا تھا۔۔"

تم ڈر رہی ہو۔۔؟؟"۔۔اُس کے چہرے کو اپنی نظروں کی گرفت میں لے کر پوچھا۔۔"

میں ہوں ناں ساتھ آ جاؤ"۔۔اُس کے چہرے پر یقین دیکھ کر وہ آہستہ سے آگے بڑھی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

رائیڈ نگ کرو گی۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے ساتھ چلتے سامنے گھوڑوں پر نظر جمائے" پوچھ رہا تھا۔۔جہاں سب لوگ شوق سے کھڑے تھے۔کچھ رائیڈ نگ کی تیاری کر رہے تھے۔۔

نہیں"۔۔وہ ایک دم ہنس کر بولی تھی۔۔"

آپ کو آتی ہے رائیڈ نگ۔۔؟؟"۔۔اُس نے اب سامنے سے نگاہ ہٹا کر عُمر کی" طرف دیکھا تھا۔۔

تھوڑی بہت کر لیتا ہوں"۔۔وہ ہنوز سامنے دیکھ کر بولا۔۔"

پر اب پتا ہے میرا دل کیا کر رہا ہے۔۔۔؟"۔۔وہ اُس کے صبیح چہرے کو اپنی محبت" بھری نظروں کی گرفت میں لے کر بولا۔۔

کیا۔۔؟۔۔وہ اشتیاق سے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔"

www.novelsclubb.com

تمہیں گھوڑے پر اپنے ساتھ بٹھا کر کہیں دور لے جاؤں"۔۔وہ اُس کی آنکھوں" میں دیکھ کر شرارت سے بولا تھا۔۔

وہ ایک دم بلش ہوئی تھی،اسے بلش ہوتا دیکھ کر وہ دل کھول کر ہنسا تھا۔۔ تبھی سامنے کے منظر نے اُن دونوں کی توجہ اپنی طرف کھینچی تھی۔۔لیلیٰ جس گھوڑے پر بیٹھی تھی وہ اپنی آگے کی دونوں ٹانگیں اُوپر کر کے اُس کو اپنی پیٹھ سے گرانے کی کوششوں میں تھا۔۔وہ جواب تک اُس کے ساتھ کھڑا تھا گھوڑے کو بے قابو دیکھ کر ایک دم بھاگا تھا۔۔اچانک لیلیٰ زمیں پر گری تھی،ارسلان نے سرعت سے آگے بڑھ کر گھوڑے کو قابو کیا تھا۔۔

منہا ساکت کھڑی اُسے لیلیٰ کی جانب بھاگتا دیکھتی رہی تھی۔۔عُمر نے اُس کے پاس پہنچتے ہی فکر مندی سے اپنا ہاتھ اُس کے آگے پھیلا کر اُس سے کچھ کہا تھا،لیلیٰ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔عُمر کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتی وہ ایک دم اُٹھی تھی۔۔کھڑے ہونے کے بعد بھی اُس نے عُمر کا ہاتھ

مضبوطی سے پکڑے رکھا تھا۔۔ منہا کی آنکھوں میں اِس منظر نے مرچیں بھر دی تھیں۔۔ عُمر نے اُس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چُھڑایا تھا۔۔اب وہ اُس سے کچھ کہہ رہا تھا اور لیلیٰ مستقل نفی میں سر ہلا رہی تھی، پھر ارسلان نے بھی اُسے کچھ کہا تھا لیکن وہ اُن دونوں کو کچھ کہہ کر اُسی گھوڑے کی طرف آگے بڑھنے کو تھی کہ عمر نے سرعت سے اُس کا بازو تھام کر روکنا چاہا تھا۔۔ لیکن وہ ایک جھٹکے سے اُس سے اپنا بازو چھڑا چکی تھی۔۔ منہا نے آنکھیں جھپکیں دو آنسو ٹوٹ کر گالوں پر بکھرے تھے، تبھی کسی نے بہت محبت سے اُسے اپنے بازو کے حلقے میں لیا تھا۔۔اُس نے گردن موڑ کر اپنے قریب کھڑے شخص کو دیکھا جو اُس کو نرمی سے اپنے ساتھ لیے ایک کرسی پر بٹھا چکا تھا۔۔اُس کے آنسو اب تواتر سے بہنے لگے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اُس کی نظریں ہنوز اُن دونوں پر تھیں جہاں لیلیٰ اب اُسی گھوڑے پر بیٹھی تھی، گھوڑے نے آگے پیچھے ٹانگیں اُٹھا کر اُسے گرانے کی کوشش کی تھی پر لیلیٰ نے اُسے اِس بار قابو کر کے ہی دم لیا تھا۔۔ وہ سب کو دیکھ کر تفاخر سے ہنستی سب سے

داد وصول کر رہی تھی۔۔ عمر سینے پر بازو باندھے سرد تاثرات سے لیلیٰ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"لیلیٰ بہت ضدی ہے، اور بھایان جانتے تھے کہ وہ گھوڑا اڑیل ہے اُسے گرتے دیکھ کر بھایان پریشان ہو گئے تھے کہ گھوڑا اُس پر نہ چڑھ جائے"۔۔۔ وہ بھی سامنے دیکھ کر بات کر رہا تھا۔۔

"اور دوسری بات یہ کہ میں اور بھایان لیلیٰ کو بچپن سے جانتے ہیں وہ اپنی ہار کبھی تسلیم نہیں کرتی، اس لیے بھایان نے اُس کا بازو پکڑ کر اُسے باز رکھنا چاہا تھا کہ اُس کی یہ ضد کہیں اُسے نقصان نہ پہنچا دے"۔۔ وہ رُکا تھا۔۔

"اور میری پیاری بہن اب اگر تم رونے کے بجائے بھایان کے فیشل ایکسپریشنز (چہرے کے تاثرات) پر غور کرو تو تمہیں سمجھ آ جائے گی کہ بھایان کوئی لیلیٰ کی محبت میں نہیں بھاگے تھے"۔۔ اُس نے غور سے اُس کی طرف دیکھا تھا جو سینے پر

بازو باندھے لیلیٰ کو ناگواری سے گھور رہا تھا۔۔اور اب وہ ارسلان کے ساتھ گھوڑوں کی طرف بڑھ چکا تھا۔۔

صاف ظاہر تھا کہ لیلیٰ کی جگہ کوئی بھی ہوتا عمر ایسے ہی بھاگتا۔۔اُسے پتا تھا وہ ایک نرم طبیعت کا مالک ہے۔۔

"میری جگہ کوئی بھی ہوتی تھوڑی تو بدگمان ہوتی ناں"۔۔وہ سُوں سُوں کرتی بغیر شرمندگی سے بولی تھی، لیکن اُس کا دل عمر کے لیے پل میں صاف ہوا تھا

"اللہ نہ کرے میری جگہ کوئی اور ہوتی"۔۔عمر کو دیکھتی اپنی ہی بات پر دہل کر بولی تھی کہ احد بے ساختہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔اُس نے احد کا موبائل اُٹھا کر اُسے مارنا چاہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تخریب کار لڑکی۔۔میرا معصوم بھائی بیچارہ"۔۔احد نے اُس کے ہاتھ سے موبائل لیا تھا۔۔مِنہا نے گھور کر اُسے دیکھا تھا۔۔

. . . . . .

دوپہر کے کھانے سے وہ لوگ فارغ ہو چکے تھے۔۔وہ اِس وقت احد کے ساتھ بڑے سے ٹیرس پر تھی۔۔وہ ٹیرس کی دیوار سے لگ کر کھڑی تھی۔۔تاحدِ نگاہ کھیتوں کی ہریالی اپنا جوبن دکھا رہی تھی، موسم خوشگوار تھا آسمان پر کہیں کہیں بادلوں کے بسیروں کے باعث دھوپ میں تپش نہ ہونے کے برابر تھی۔۔پیچھے احد اپنی طبیعت کے باعث تخت پر دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے لیٹا ہوا تھا۔۔

سب لوگ اپنی من پسند جگہوں میں مصروف تھے۔۔تقریباً چار بجے کا وقت تھا۔۔ اُس نے نیچے جھانکا جہاں وہ کھڑی تھی وہاں نیچے بڑا سا سوئمنگ پول تھا۔۔

تمہیں سوئمنگ آتی ہے احد۔۔؟"۔۔اُس نے مڑے بغیر شفاف پانی پر نظریں" جما کر پوچھا۔۔

ہاں آتی ہے"۔۔۔وہ اُسے دیکھ کر بولا تھا۔۔"

سنو تم اگر یہی سے جمپ لگانے کا سوچ رہی ہو تو فکر نہیں کرو بھایان کو بھی آتی" ہے، کیونکہ مجھ سے اُمید مت رکھنا کہ میں تمہارے پیچھے جمپ ماروں گا"۔۔وہ لاپرواہی سے بولا تھا لیکن مِنہا نے پاس پڑا تکیہ اُسے دے مارا تھا۔۔

آرام سے لڑکی بیمار ہوں میں"۔۔وہ دہائی دیتا بولا تھا۔۔"

زبان نہیں ہوئی تمہاری بیمار، نان اسٹاپ چل رہی ہے"۔۔وہ اُسے گھور کر بولتی" دوبارہ دیوار کے پاس گئی تھی۔۔

تبھی کسی کے بولنے کی آوازیں آئی تھیں۔۔

نہیں بھئی موڈ نہیں ہے"۔۔یہ رضا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

عمر تمہارا کیا خیال ہے۔۔؟؟"ارسلان کی آواز آئی۔۔"

مجھے تو معاف ہی رکھو"۔۔وہ بولتا ہوا پانی کے پاس رکا تھا، وہ اب اُسے دیکھ سکتی" تھی، جب احد خاموشی سے آکر اُس کے پاس کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"کم آن جمپ

(چلو جمپ کرو)

وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا۔۔

میں نے تمہارا ذرا خیال نہیں کرنا یہیں سے اُٹھا کر پھینک دینا ہے"۔۔وہ غرائی" تھی۔۔

عُمر اپنا سیل دینا۔۔؟؟"۔۔ارسلان کی آواز پر وہ دونوں نیچے دیکھنے لگے تھے۔۔"

کیوں کیا کرنا ہے۔۔؟؟"۔۔پوچھنے کے باوجود اُس نے اپنی جیب سے موبائل" نکال کر ارسلان کی طرف بڑھایا تھا۔۔جسے ارسلان نے فوراً سے لے کر ٹیبل پر رکھا تھا اور

www.novelsclubb.com

یہ "۔۔پھر عمر کو دھکا دیا تھا۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ پانی میں تھا۔۔اُس نے دونوں" ہاتھ منہ پر رکھ کر اپنی چیخ کو روکا تھا،احد نے ایک نظر بھائی کو دیکھ کر اُس کے پریشان چہرے پر نظر ڈالی تھی۔۔

"ڈونٹ وری یار،ہی نوز ہاؤ ٹو سوئم"

(پریشان مت ہو یار،اِنہیں سوئمنگ آتی ہے)

وہ کہہ کر واپس اپنی جگہ پر جا کر لیٹ گیا تھا۔۔

نیچے سب کے قہقہوں کا شور تھا۔۔

اُس نے پانی سے سر نکال کر دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو پیچھے کیا تھا،پھر کسی کو آنکھ کا اشارہ کیا اگلے لمحے ارسلان بھی پانی میں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

چھوڑوں گا نہیں یار سے غداری"۔۔ارسلان پانی سے سر نکال کر وسیم سے"

دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا عمر کے اشارے پر اُس نے ارسلان کو پانی میں دھکا دیا تھا

۔۔

ہم یار کے اشارے پر دنیا قربان کرنے والے ہیں ارسل بھائی"۔۔وہ ہنستے ہوئے"

بولا تھا۔۔

عمر نے پانی میں ہی اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ اتار کر سائیڈ پر رکھی تھی، پھر اوپر بیٹھتے ہوئے جُھک کر اپنے گیلے جوتے اتارے تھے۔۔اب وہ بنیان اور جینز میں ملبوس ایک بار پھر وہ پانی کے اندر تھا،اُس نے سٹپٹا کر اپنا رخ موڑا تھا۔۔وہ پوری طرح سوئمنگ کے موڈ میں تھا۔۔وہ دوسری طرف دیکھنے لگی، پانچ منٹ ہی گزرے ہوں گے جب سامنے سے لیلیٰ اور اُس کا گروپ آتا دکھائی دیا،اُن کا رخ سوئمنگ پول ہی کی طرف تھا۔۔

اوہو سوئمنگ ہو رہی ہے"۔۔وہ اُن دونوں کو پانی میں دیکھ کر بولی تھی، پھر" قریب رکھی کرسی پر بیٹھتے ہی ایک بے باک نظر عمر پر ڈال کر بولی تھی

چلو آج سوئمنگ ہی سیکھ لیتے ہیں"۔۔لیلیٰ کی بے باک نظریں خود پر محسوس کر" کے وہ ناگواری سے لب بھینچ کر پانی سے نکلا تھا اور فوراً سے اپنے کندھوں پر ٹاول پھیلایا تھا۔۔

منہا نے لیلیٰ کی لہجے اور نظروں کی بے باکی کو نوٹ کیا تھا۔۔اُس کی نظریں عمر کے مضبوط بازوؤں اور سینے پر گھوم رہی تھیں، سفید گیلی بنیان اُس کے جسم سے چپکی ہوئی تھی، منہا نے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔۔

اوئے کیا ہوا یار، اتنی جلدی کیا ہے۔۔؟؟"۔۔ارسلان نے اُسے اچانک نکلتے دیکھ" کر حیرت سے پوچھا تھا۔۔

بس میرا موڈ نہیں ہے، ویسے بھی عصر ہو گئی ہے مجھے نماز پڑھنی ہے"۔۔وہ" دونوں ہاتھوں سے بالوں کو پیچھے کرتا پلٹے بغیر کہہ کر اندر کی جانب غائب ہو گیا تھا، تو وہ بھی دیوار سے ہٹ کر نماز پڑھنے کے ارادے سے احد کے پاس آئی تھی۔۔

. . . . . .

وہ سب تھکے ہارے لاؤنج میں بیٹھے تھے، پانچ بج گئے تھے اب ارادہ واپسی کا تھا، وہ نہا کر فریش سا براؤن سادہ سے شلوار قمیض میں آستینیں موڑتے ہوئے کمرے سے نکلا تھا، صبح والے حُلیے سے یکسر مُختلف۔۔کئی نظریں اُس پر اُٹھی تھیں۔۔

شلوار قمیض میں تو صرف عمر بھائی ہی اچھے لگ سکتے ہیں، ہم تو دودھ والے لگتے" ہیں"۔۔رضا اُس سے کچھ زیادہ ہی مُتاثر تھا، ایک دم سے قہقہہ پڑا تھا۔۔اُس نے سر خم کر کے صرف مُسکرانے پر اکتفاء کیا تھا۔۔منہا کے دل نے اُس کی تائید کی تھی۔۔

ارسلان کا ایک بھروسے والا ملازم بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔

ادابات سنو"۔۔ارسلان اُٹھ کر اُس کے ساتھ باہر نکل گیا۔۔"

عمر نے ایک بھرپور نظر اُس پر ڈالی تھی جو احد کے موبائل پر نظریں جمائے ہوئے تھی، احد اُس کو آج کے دن کی خوبصورت مناظر کی تصوریں دکھا رہا تھا۔۔

ارسلان کو پانچ منٹ ہوئے تھے وہ اُٹھ کر اُس کے پیچھے باہر آیا، جہاں وہ مُتفکر کھڑا تھا۔۔

کیا ہوا؟۔۔اینی پرابلم۔۔"۔۔اُس نے اُس کی پریشان شکل دیکھ کر پوچھا تھا۔۔"

یار تمہیں تو پتا ہے گاؤں میں علاقائی دُشمنی کا چکر ہوتا ہے، پاس کے گاؤں کے "

لوگوں سے ابھی کچھ ہی دن پہلے ہمارے لوگوں کی پانی کے معاملے میں تھوڑی بہت چپقلش ہوئی تھی، اِس لیے بابا نے آج نکلنے کو منع کر دیا ہے"۔۔وہ اپنی پیشانی مسلتا بولا تھ۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں سائیں آپ لوگ ابھی نکلیں گے اب تو اندھیرا ہونے والا ہے،اور آپ کے ساتھ عورتیں بھی ہیں، بڑے سائیں نے مجھے سختی سے منع کیا ہے کہ مہمانوں کو آج نکلنے نہیں دینا"۔۔ملازم نے عمر سے مخاطب تھا

"ادا آپ ہمارے مہمان ہیں، آپ لوگوں کی حفاظت اپنی جان سے بڑھ کر کریں گے، آپ لوگوں کو یہاں کوئی تکلیف نہیں ہو گی"۔۔وہ ادب سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتا بولا، عمر نے مُسکرا کر اُس کا شانہ تھپتھپایا تھا۔۔

"مطلب آج یہاں اسٹے (رُکنا) کرنا ہو گا"۔۔اُس نے ارسلان کو دیکھ کر پوچھا۔۔

"مجبوری ہے، ریاض کہا ہے۔۔؟؟""۔۔وہ اس سے کہتا اپنے مُلازم کی طرف مڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ادا راستے میں ہے"۔۔وہ نظریں جُھکائے بولا تھا۔۔

اُسے فون ملاؤاور میری بات کرواؤ"۔۔وہ جی ادا کہہ کر اپنے فون سے کوئی نمبر" ملانے لگا،ارسلان عمر کی طرف مُتوجہ ہوا۔۔

یار تم اندر سب کو بتادو، نہیں بلکہ رکو میں آکر بتاتا ہوں سب کو"۔۔عُمر نے سر" ہلایا تھا

ادا فون پر ریاض ہے"۔۔بخشو موبائل لے کر پھر حاضر تھا"

ابھی کہا ہو۔۔؟؟۔شہر چھوڑا تو نہیں ہے ناں۔۔؟؟"۔۔وہ دوسری طرف کی" بات سننے لگا۔۔

اچھا سنو ایک چیز اور جگہ کا نام میسج کرتا ہوں لیتے آنا"۔۔فون بخشو کو پکڑا کر" ارسلان نے عُمر کو دیکھا تھا۔۔

میں نہیں چاہتا یہ بات بتا کر سب کو پریشان کروں،اِن فیکٹ سب کی فیملیز بھی" پریشان ہو جائیں گی"۔۔وہ حقیقتاً پریشان تھا۔۔

سنو اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو، سب کو بول دو کہ کیونکہ اندھیرا ہونے والا ہے" اس لیے نکلنا مناسب نہیں ہے، سب کو نائیٹ اسٹے کا کہہ دو، میرا نہیں خیال کہ کسی کو اعتراض ہو گا"۔۔ عُمر نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتا اُس کے ساتھ اندر آیا تھا۔۔ جب ارسلان نے سب کے سامنے رُکنے کی تجویز پیش کی تو سب ہی راضی ہو گئے تھے، لیکن وہ بُری طرح پریشان ہوئی تھی، پریشانی اُس کے چہرے سے ظاہر ہوئی تھی۔۔

وہ دیکھو اعتراض تمہارے گھر سے ہی آیا ہے، اپنی محترمہ کی شکل دیکھو"۔۔" ارسلان منہا کو دیکھتا اُس کے کان میں بڑبڑایا تھا۔۔ اُس کی صورت دیکھ کر وہ ہنسا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

احدِان سے بولو مجھے گھر جانا ہے"۔۔ وہ احد کی طرف جُھکتی ہلکے سے منمنائی" تھی۔۔

اپنے اِن اُن سے خود ہی بول دو"۔۔احد کا لہجہ چڑانے والا تھا"

لو تمہارے اُن آ گئے"۔۔وہ اُس کو آتا دیکھ چُکی تھی۔۔احد وہاں سے اُٹھ کر"

کمرے میں چلا گیا تھا۔۔وہ اُس سے کچھ فاصلے پر احد کی چھوڑی ہوئی جگہ پر بیٹھ گیا

تھا۔۔

ہم یہاں رُک رہے ہیں۔۔؟؟"پتا ہونے کے باوجود"

وہ اُس سے پوچھ رہی تھی۔۔

ہاں، دیر ہو گئی ہے، ہم صبح جلدی نکلیں گے"۔۔وہ اُس کے پریشان چہرے کو"

دیکھ کر بولا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ڈونٹ وری منہا، بس ایک ہی رات کی تو بات ہے، میں ہوں ناں تمہارے پاس"

یہاں اور وہ تمہارا بھائی بھی تو ہے"۔۔وہ اُس کی پریشانی کم کرنے کے لیے ہنس کر

بولا تو وہ بھی مُسکرا دی تھی، لیکن دل کی پریشانی کم نہ ہوئی تھی، پہلی بار ثمینہ کے بغیر اجنبی جگہ پر رات گزارنا اُس کا دل ہولائے جا رہا تھا۔۔

. . . . . .

رعنا تم نے عُمر سے شادی کی بات کی ہے۔۔؟؟"۔۔شام کی چائے پر احسن" صاحب نے رعنا سے پوچھا تھا۔۔

کیوں اُس نے آپ سے کچھ کہا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ چونکی تھیں، پھر سوال پر سوال" کر گئی تھیں۔۔

ہمم"۔۔احسن صاحب نے گہرا سانس لے کر ٹیبل پر پڑا کپ اُٹھایا تھا۔۔"

میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ لیلیٰ میں دلچسپی نہیں رکھتا"۔۔وہ صاف گوئی" سے بولے تھے۔۔

اور میں اُس سے کہہ چُکی ہوں کہ وہ لیلیٰ کے بارے میں سوچے، وقت لے۔۔" مجھے کوئی جلدی نہیں ہے"۔۔وہ اطمینان سے گویا ہوئی تھیں۔۔

رعنا اب وہ دور نہیں ہے کہ بچّوں پر زبردستی کی جائے"۔۔اُنہوں نے رعنا کو" تحمل سے سمجھانا چاہا تھا۔۔

لیلیٰ اچھی لڑکی ہے، عُمر کو پسند بھی کرتی ہے۔۔ہماری سوسائٹی سے میچ کرتی ہے" اور کیا چاہیئے عُمر کو۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے تیز لہجے میں لیلیٰ کی خوبیاں گنوائی تھیں۔۔

بات اچھی یا بُری لڑکی کی نہیں ہے۔۔بات میرے بیٹے کی ہے"۔۔احسن" صاحب بھی تھوڑا تلخ ہوئے تھے۔۔

میرا بیٹا۔۔؟؟۔۔عُمر میرا اور حسن کا بیٹا ہے"۔۔وہ اُن کی آنکھوں میں دیکھتیں" چلائی تھیں۔۔

New Edition of Anmol Muhabbat

گیارہویں_قسط#

انمول_محبت#

^^^^^^^

اِس لیے وہ میرے پاس آیا تھا کہ تمہیں سمجھاؤں کہ وہ لیلیٰ سے شادی نہیں کرنا" چاہتا، اگر وہ تمہارا بیٹا ہوتا تم تو اُس پر اپنی پسند مسلط ہر گز نہیں کرتی رعنا"۔۔احسن صاحب آج پوری طرح عُمرِ ابراہیم کا کیس لڑنے پر آمادہ تھے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بچّہ ہے اُسے نہیں سمجھ کہ اُس کے لیے کیا اچھا ہے کیا بُرا"۔۔وہ غصّے سے بولی" تھیں۔۔لیکن احسن صاحب نے حیرت سے اُنہیں دیکھا تھا۔۔

میرا بیٹا جس نے بہت چھوٹی عمُر میں میرا سارا بزنس سنبھال لیا وہ بچّہ "
ہے۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے رعنا کو دیکھ کر افسوس سے سر ہلایا تھا۔۔رعنا لاجواب
ہوئی تھیں۔۔

میں خود اُس سے بات کر لوں گی۔۔"۔۔سر جھٹک کر کہتے ہوئے رعنا نے چائے "
کا کپ اُٹھایا تھا۔۔ تبھی ٹیبل پر پڑا احسن صاحب کا موبائل بجا تھا۔۔اسکرین کو دیکھ
کر وہ مُسکرائے تھے۔۔رعنا نے اُنہیں دیکھا تھا

وعلیکم السلام"۔۔وہ مُسکرا کر بولے تھے۔۔"

احد کیسا ہے۔۔؟؟"۔۔عمُر کی کال تھی رعنا نے گہرا سانس لیا تھا۔۔"

اچھا ٹھیک ہے۔۔لیکن احد کا خیال رکھنا۔۔کل کب تک آؤ گے تم لوگ۔۔؟؟"
خیال رکھنا سب کا۔۔ہاں ہاں میں تمہاری مما کو بتا دوں گا۔۔اللہ حافظ بیٹا۔۔"۔۔
وہ مُسکرا کر بولے تھے۔۔رعنا سوالیہ نظروں سے اُن ہی کو دیکھ رہی تھیں۔۔

رُک رہے ہیں وہ لوگ۔۔کل صبح نکلیں گے"۔۔احس صاحب کے بتانے پر رعنا" نے اثبات میں سر ہلا کر کپ ہونٹوں سے لگایا تھا۔۔

. . . . . .

وہ سب لوگ لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے، گھڑی کے ہند سے گیارہ بج کر پچپن منٹ پر آکر آگے چلنے کو تھے، وسیم اور رضا گٹار ہاتھ میں لیے کب سے اُلٹے سیدھے گانے گا گا کر اُن لوگوں کا سر کھانے کی کوشش کر رہے تھے، وہ بھی احد کے پاس بیٹھی وقتی طور پر بہل گئی تھی۔۔احد کو مسلسل کھانسی زکام تھا اور اب تو بخار بھی تیز ہو گیا تھا۔۔عین اُسی وقت جب گھڑی نے بارہ بجائے لاؤنج میں اندھیرا چھا گیا تھا۔۔اُس نے گھبرا کر احد کا بازو تھاما تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اوہو وو"۔۔۔بیشتر کے منہ سے نکلا تھا۔۔تبھی اندھیرے میں ایک سائیڈ پر رکھا" ڈیک بجا تھا۔۔

بار بار یہ دن آئے"

بار بار دل یہ گائے

تو جیئے ہزاروں سال

یہ میری ہے آرزو

سب خوشگوار حیرت سے اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تھے۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو، ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

ڈیک بند ہوا تھا، سرگوشیاں شروع ہوئی تھیں۔۔

یہاں کوئی بچہ بھی تھا کیا۔۔؟؟"۔۔رضا کی حیرت میں ڈوبی آواز اُبھری تھی۔۔"

شائد ارسل بھائی نے خُفیہ شادی کی ہو"۔۔یہ وسیم تھا۔۔"

جلدی سے منظرِ عام پر آجاورنہ یہ لوگ تمہارے نہ ہونے والے بچے کی سالگرہ" کروارہے ہیں"۔۔اندھیرے میں عُمر کی ہنستی ہوئی آواز آئی تھی۔۔ تبھی ارسلان کچن سے ہاتھوں میں کیک تھامے برآمد ہوا تھا جس پر جابجا موم بتیاں روشن تھیں۔۔وہ قریب آیا تو ہال کی لائیٹس روشن ہوئی تھیں۔۔کیک کو ٹیبل پر رکھ کر مُسکراتے ہوئے اُس کی طرف بڑھا تھا

ہیپی برتھ ڈے جگر"۔۔وہ اُس سے بلگیر ہوا تھا۔۔"

بس بیلونز اور برتھ ڈے کیپ کی کمی ہے"۔۔وہ اُس سے الگ ہو کر کیک کو دیکھتا" ہنسا تھا۔۔

ہیپی برتھ ڈے بھایان"۔۔احد محبت سے بول کر دونوں بازو وا کرتا آگے بڑھا" تھا۔۔

آئی لو یو دی موسٹ"۔۔وہ عُمر کے سینے سے لگا تھا۔۔"

تمہیں اتنا تیز فیور (بخار) ہے احد"۔۔۔اُس کے جسم کی حدت کو محسوس کر کے" وہ اُسے الگ کر کے پریشانی سے بولا تھا۔۔

اوہو بھایان جب کوئی برتھ ڈے وش کرے تو اُسے ایسے تھینکس کرتے" ہیں"۔۔احد نے اُس کا گال چوما تھا، باقی سب زور سے ہنسے تھے

چلیں اب کیک کاٹیں"۔۔احد نے اُس کے ہاتھ میں چُھری تھمائی تھی۔۔"

تمہیں پتا ہے بڑے بھائی کی برتھ ڈے پر چھوٹے بھائی کیک کاٹتے ہیں"۔۔عُمر" نے شرارت سے کہہ کر اُس کے ہاتھ میں چھڑی دی تھی۔۔

بھایاں میں نے کبھی بچپن میں بھی یہ ضد نہیں کی کیونکہ آپ کبھی برتھ ڈے" مناتے ہی نہیں تھے"۔۔احد نے چھری واپس اُسے تھمائی تھی۔۔اُن دونوں کی نوک جھونک پر سب مُسکرا رہے تھے، ارسلان ہنستا ہوا آگے آیا تھا۔۔

چل نا جلدی سے کیک کاٹ"۔۔ارسلان نے اُسے کیک کے سامنے کیا تھا۔۔احد" مِنہا کو ہاتھ سے پکڑتا ٹیبل کے پاس لایا تھا۔۔ عُمر نے اُسے دیکھ کر سوالیہ انداز میں بھونیں اچکائی تھیں۔۔وہ مُسکراتی ہوئی سر جُھکا گئی تھی،اُسے نگاہوں میں رکھتے ہوئے عُمر نے کیک کاٹا تھا۔۔پورا ہال اُن سب کے شور اور تالیوں سے گونج رہا تھا۔۔

ارسلان اور احد کو کیک کھلانے کے بعد وہ ہاتھ میں کیک کا پیس لیے اُس کے پاس آیا تھا۔۔سب کے سامنے وہ ساکت رہ گئی تھی۔۔عُمر سے نظر ہٹا کر اُس نے بِلاارادہ سب پر نظر ڈالی تھی۔۔لیلیٰ کی شعلہ بار نگاہیں اُسی پر تھیں۔۔وہ کیک کا پیس اُس کے ہونٹوں کے پاس لایا تھا"تمہارے وش کا انتظار کر رہا ہوں میں"۔۔وہ دھیرے سے بولا تھا۔۔منہا نے ذرا سا مُنہ کھول کر بمشکل تھوڑا سا کیک کھایا تھا۔۔ بچا ہوا کیک اپنے مُنہ میں ڈالتے ہوئے وہ مڑا تھا،لیلیٰ کی زیرک نگاہوں سے اُس کی یہ حرکت مخفی نہیں رہ پائی تھی۔

پھر سب ہی باری باری اُس سے آ کر ملے تھے۔۔وہ آنکھوں میں محبت لیے اُسی کو دیکھے جا رہی تھی۔۔تب اُس نے لیلیٰ کو عُمر کے پاس آتے دیکھا تھا۔۔

"ہیپی برتھ ڈے عُمر"۔۔سب سے آخر میں لیلیٰ نے اُسے وش کیا تھا۔۔لیلیٰ اور اُس کے برتھ ڈے میں تین ہفتوں کا فرق تھا۔۔

"تھینک یو"۔۔وہ مُسکرایا تھا۔۔

"واپس چل کر تم ہم سب کو ٹریٹ دے رہے ہو۔۔رائیٹ گائیز۔۔؟؟"۔۔لیلیٰ نے بآواز بلند سب سے پوچھا تھا۔۔سب ہی چیخے تھے۔۔

"جب تم لوگ کہو"۔۔اُس نے ہنستے ہوئے جان چُھڑائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ویسے یہ بھایان کے ساتھ زیادتی نہیں ہے۔۔؟؟"۔۔احد اُس کے پاس آ کر بولا تو وہ چونکی تھی، کچھ بولے بغیر سوالیہ نظروں سے اُس کے بخار میں تمتماتے چہرے کو دیکھا تھا۔۔

ایک ہگ کے ساتھ برتھ ڈے وش تو بنتا ہے"۔۔منہا نے اُسے گھورا دیکھا تھا۔۔"

گھورو مت لڑکی صرف تمہارے لیے اپنے معصوم سے بھایان کو تھینکس کا"

خوبصورت طریقہ بھی سکھا۔۔"۔۔وہ پل میں بلش ہوتی اُس کے جملہ پورا کرنے

سے پہلے ہی اُسے بازو پر تھپڑ رسید کر چکی تھی۔۔

خون خوار بلی ہو تم، میرے بھایان تو معصومیت میں مارے گئے ہیں"۔۔وہ بُرا منہ "

بناتا اُس سے دور ہوا تھا۔۔

. . . . . .

سب لوگ کیک کھانے اور خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔احد صوفے پر ٹیک

لگا کر غنودگی میں بیٹھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

احد تم ٹھیک ہو۔۔؟؟"۔۔وہ پریشانی سے اُس سے پوچھ رہی تھی۔۔ساڑھے بارہ"

بج رہے تھے۔۔

ہمم"۔۔اُس نے بند آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔"

احد اٹھو"۔۔عمر نے آکر اُس کا بازو تھاما تھا۔۔پھر اِس کی طرف مڑا تھا۔۔"

منہا تم اپنے رُوم میں جاؤ،اور دیکھو دروازہ لاک کر دینا"۔۔وہ اُسے بولتا احد کو"

سنبھالنے لگا تھا جو بُخار میں ہونے کے باعث حواس کھونے کو تھا۔۔

"بھایان آئی لو یو اینڈ منو۔۔اینڈ آئی۔۔آلویز وِل"

(بھایان میں آپ سے، منو سے بہت پیار کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا)

تمتماتے چہرے کے ساتھ بخار کی غنودگی میں بڑبڑاتے ہوئے اُس نے سارا وزن عمر

پر ڈال کر سر اُس کے کندھے پر رکھا تھا

www.novelsclubb.com

آئی نو۔۔اینڈ آئی لو یو ٹو"۔۔"

(مجھے پتا ہے اور میں بھی تم سے بہت پیار کرتا ہوں)

عُمر نے احد کی کمر کے گرد بازو ڈالتے ہوئے اُسے سنبھالا تھا، لیکن اُسے وہیں پریشان کھڑا دیکھ کر وہ رُکا تھا۔۔

"ڈونٹ وری ہی اِز فائن"

(پریشان نہیں ہو یہ ٹھیک ہے)

تھوڑا سا بخار ہے صبح تک ٹھیک ہو جائے گا ان شاءاللہ"۔۔۔وہ اُسے تسلی دے کے بولا تھا

تم اپنے روم میں جاؤ پلیز"۔۔وہ مرتی کیا نہ کرتی کے مُصداق کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ارسی ادھر آؤ یار"۔۔اُس نے ارسلان کو آواز دی جو اُن دونوں کو دیکھ کر تیزی سے اُن کی طرف آیا تھا۔۔

کیا ہوا، طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے کیا اِس کی۔۔؟؟"۔۔۔وہ احد کو دوسری طرف سے تھام کر بولا۔۔دونوں اُسے کمرے تک لائے تھے۔

یار ہائی فیور ہو رہا ہے"۔۔وہ ارسلان کی مدد سے اُسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے بولا۔۔" پھر اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

اچھا میں ٹھنڈا پانی لاتا ہوں پٹیاں رکھتے ہیں ٹھنڈے پانی کی"۔۔ارسلان کہہ کر" باہر چلا گیا۔۔۔

ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھنے کے آدھے گھنٹے کے بعد کہیں جا کر اُس کا بخار کم ہوا تو عمر کی جان میں جان آئی۔۔اب وہ پُر سکون سو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں احد کے ساتھ سو جاتا ہوں تم دوسرے روم میں سو جاؤ"۔۔وہ ارسلان کو" دیکھ کر بولا تھا۔۔

ہاں ٹھیک ہے، کسی چیز کی ضرورت ہو تو کال کر دینا میں ساتھ والے روم میں "
ہوں"۔۔ تبھی کمرے میں عمر کے موبائل بجنے کی آواز آئی تھی۔۔

اِس وقت کون ہو سکتا ہے"۔۔ارسلان اُس کو دیکھ کر بولا۔۔رات کا ایک بج رہا"
تھا

اُس نے جیب سے بجتا موبائل نکالا اسکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ کر وہ پل بھر کے لیے
حیران ہوا تھا پر پھر فوراً سے رسیو کیا تھا۔۔

. . . . . .

پہلے پتا ہوتا عمر بھائی کا برتھ ڈے ہے تو کوئی گفٹ ہی لے آتے"۔۔ حرا نے بیڈ پر"
بیٹھ کر کہا۔۔ گو کہ وہ لوگ کلاس فیلوز تھے پر وہ سب بڑے ہونے کے ناطے اُس کی
بہت عزت کرتے تھے اور اُس کو پسند بھی کرتے تھے۔۔

ویسے لیلیٰ، آج تم نے جو کیا تمہیں ڈر نہیں لگا۔۔؟؟"۔۔انعم نے اُس سے "
گھوڑے والی بات کے بارے میں استفسار کیا۔۔وہ جو بیڈ پر اوندھی لیٹی ہاتھوں کے
پیالے میں اپنا چہرہ تھامے ہوئے تھی، انعم کی بات پر ایک دم سیدھی ہوئی تھی۔۔

مجھے ہار سے شدید نفرت ہے، چاہے پھر اُس میں مجھے ہی کوئی نقصان ہو جائے، "
سامنے والے کی جرات کیسے ہوئی مجھ سے جیتنے کا سوچنے کی بھی"۔۔وہ آنکھوں میں
عجیب تاثر لیے بولی تھی۔۔

لیکن لیلیٰ عمر بھائی اُس وقت بہت غصے میں تھے، تمہیں اُن سے بھی ڈر نہیں "
لگا۔۔؟؟"۔۔حرا نے اُس کے چہرے کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

ہونہہ، تمہارے عمر بھائی سے میں ڈروں گی۔۔؟؟مائی فُٹ۔۔!!"۔۔۔وہ "
استہزائیہ انداز میں بولی تھی۔۔

تم نے دیکھا تھا مجھے گرتے دیکھ کر اُسے چھوڑ کر وہ کیسے بھاگا آیا تھا میرے"
پاس"۔۔شام والا منظر یاد کر کے اُس کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ رچی تھی۔۔

لیکن یار کچھ بھی کہو مجھے نجانے کیوں ایسا لگتا ہے وہ اپنی کزن میں اِنٹرسٹڈ ہیں"۔۔"
انعم نے سوچ کر کہا تھا۔۔حرا نے اُس کی بات پر تائیدی انداز میں سر ہلایا

اور مجھے لوگوں کو اُن کی اوقات یاد دلانا آتی ہے"۔۔وہ زہر خند لہجے میں بولی"
تھی۔۔انعم نے حرا کو دیکھا تھا۔۔

. . . . . .

منہا"۔۔وہ بے ساختہ بولا تھا لیکن اُس کے رونے پر ٹھٹھک کر کھڑا ہوا تھا۔۔"

مم مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔آ۔۔آپ آجائیں پپ۔۔پلیز"۔۔وہ روتے"
ہوئے بول رہی تھی۔۔

اچھا میں آرہا ہوں"۔۔وہ فون بند کر کے ارسلان کی طرف مڑا۔۔"

یار میں نے پتا نہیں کیوں یہ دھیان نہیں دیا کہ اُسے یہاں اکیلے ڈر لگے گا"۔۔وہ" پریشان ہوا تھا۔۔

کوئی بات نہیں تم اُس کے پاس جاؤ، میں یہاں سو جاتا ہوں احد کے ساتھ"۔۔" ارسلان نے کہا

لیکن یہ۔۔"۔۔وہ احد کو دیکھ کر کچھ کہنے کو تھا کہ ارسلان نے ناراضگی سے اُس" کی بات کاٹی تھی

"مطلب یہ صرف تیرا بھائی ہے۔۔؟؟"

اچھا اچھا میں کچھ نہیں بولتا"۔۔وہ ہنس کر ہاتھ اٹھا کر بولا تھا"

www.novelsclubb.com

تو جا بھابھی بلا رہی ہیں"۔۔ارسلان نے اُسے چھیڑا تھا"

بکواس نہ کر"۔۔وہ کہہ دروازے کی طرف مڑا تھا۔۔"

. . . . . .

اُس نے دروازے کی ناب گھمائی تھی دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔وہ سامنے بیڈ پر دونوں ٹانگیں اوپر کیئے گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔۔کھلے بال دائیں بائیں شانوں پر بکھرے ہوئے تھے،وہ دروازے کو لاک کرتا اُس کی پاس آ کر اُس کے سامنے بیڈ پر آ بیٹھا تھا

منہا"۔۔دھیرے سے پکارا۔۔اُس کی پکار پر اُس نے سر اٹھایا تھا۔۔روئی روئی،" آنسوؤں سے لبریز سُرخ آنکھیں۔۔

میں کبھی اماں کے بغیر نہیں سوئی"۔۔بچوں سی معصومیت بھرا لہجہ۔۔عمر کی" دھڑکنیں ایک لمحے کو رُکی تھیں۔۔وہ اُس کی حالت سے بے خبر اپنی ہتھیلی سے آنکھیں صاف کرتی بولے جا رہی تھی۔۔

اتنا بڑا گھر، باہر اندھیرا بھی ہے، میں نے اکیلے میں یہاں مر جانا تھا اور آپ کو پتا" بھی نہ چلتا"۔۔اب کے وہ خفگی سے بولتی شکوہ کر گئی تھی،اُس کے انداز پر وہ ہنسا تھا

آئی ایم سوری، میرے مائنڈ (ذہن) میں ہی نہیں آیا کہ تمہیں اکیلے ڈر لگے گا"۔۔وہ معذرت خوانہ انداز میں بولا۔۔

"مجھے اکیلے میں ڈر لگتا ہے اور اندھیرے میں بھی"۔۔وہ گاؤں کے سناٹے کو محسوس کر کے اُس کے سامنے اپنے ڈر گنواتے بولی تھی۔۔

لہجہ ابھی بھی خفگی لیے ہوئے تھا۔۔یعنی اُسے اتنی آسانی سے معاف کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔اُس نے ایک گہری سانس بھر کر ایک نظر اُس کے سراپے پر ڈالی تھی، کپڑے وہ بدل چکی تھی، وائیٹ شرٹ اُس پر پنک شلوار پہنے وہ اُسے بہت کیوٹ لگی تھی۔۔

"یہاں سب کچھ اتنا خوفناک ہے، مجھے اماں کے پاس جانا ہے"۔۔اُسے پھر رونے کو تیار دیکھ کر وہ جلدی سے بولا تھا

آئم سوری مسز منہا عمر آئندہ ایسا نہیں ہو گا، اب آپ آرام سے سو جائیں میں"
یہیں ہوں"۔۔اُس بے شرارت سے اُس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے، پھر اُس کی ناک دبا کر کھڑا ہوا تھا۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ اُسے کھڑا ہوتا دیکھ کر اُس کے چلے جانے"
کے ڈر سے ایک دم اُس کا ہاتھ تھامتی پوچھ بیٹھی تھی۔۔

کہیں نہیں جا رہا، یہیں ہوں"۔۔عُمر نے نرمی سے اپنا ہاتھ اُس کی گرفت سے"
نکالا تھا

وہاں صوفے پر سو رہا ہوں، تم لیٹو شاباش۔۔میں یہیں ہوں"۔۔عُمر نے اُسے"
شانوں سے تھام کر لٹایا تھا، نہ چاہتے ہوئے بھی وہ لیٹی تھی۔۔اُسے بلینکٹ اوڑھا کر وہ لائٹ آف کر کے صوفے کی طرف آیا تھا۔۔وہ اِس وقت بہت تھکا ہوا تھا، اور

اب آنکھیں نیند سے بند ہو رہی تھیں۔۔ گھٹنوں کو موڑ کر بڑی مشکل سے صوفے پر فٹ ہوا تھا اور پانچ منٹ میں ہی ہر چیز سے غافل ہوا تھا۔۔

. . . . . .

سُنیں "۔۔اندھیرے سے اُس کی جان جاتی تھی، کبھی لائٹ چلی جاتی تھی تو وہ" ثمینہ سے لپٹ کر سوتی تھی، اس کے لائٹ آف کرنے پر وہ کچھ بول ہی نہیں پائی تھی کہ وہ روشنی میں کیسے سوئے گا۔۔پر ابھی اندھیرے اور اوپر سے دور سے آتی کتوں کے بھونکنے کی آوازوں سے اُس کا خوف سے دم نکلنے کو تھا کہ وہ اُس کو پکار بیٹھی، لیکن وہ شاید نیند میں تھا۔۔

سُنیں ناں "۔۔اب کہ تھوڑا زور سے پکارا گیا۔۔"

ہمم کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔وہ ایک دم اُٹھا تھا، آواز بھاری تھی مطلب وہ سو چکا تھا۔۔"

مجھے ڈر لگ رہا ہے "۔۔اُس کی بھرائی ہوئی آواز آئی، وہ اُٹھ بیٹھا تھا۔۔"

میں ہوں ناں یہاں منہا"۔۔وہ وہیں سے بولا تھا۔۔"

نہیں آپ ادھر میرے پاس بیڈ پر سوئیں پلیز"۔۔اُس کی اگلی فرمائش پر وہ سن سا" ہو گیا تھا۔۔

پلیز، مجھے کچھ ہو جائے گا، پلیز"۔۔اُس کی خاموشی پر اب کہ وہ رو کر بولی تھی" اُسے روتا دیکھ کر وہ ایک دم سے اُٹھا تھا۔۔

منہا، میں سوتا ہوں تمہارے پاس"۔۔وہ بیڈ پر آ کر بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔۔"

سو جاؤ اب تم"۔۔وہ اُسے بلینکٹ اوڑھاتا بولا۔۔گہری سانس بھر کر خود بھی اُس" سے کچھ فاصلے پر دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹ گیا تھا۔۔نیند کے غلبے کی وجہ سے وہ پانچ چھ منٹ میں پھر سے سو گیا تھا۔۔اے سی کی کولنگ سے کمرا ٹھنڈا تھا اُس کو ایسے ہی سوتا دیکھ کر مِنہا نے آہستہ سے اُس کے اوپر بلینکٹ ڈالا تھا، پھر تھوڑا اُس کے قریب سرِک کر آنکھیں موند گئی تھی۔۔

. . . . . .

سُنیں"۔۔اُسے کو اپنے پیچھے سے اُس کی لرزتی ہوئی آواز آئی تھی۔۔آج وہ اُس" کی نیند کی دُشمن بنی ہوئی تھی پر در حقیقت بے خبری میں وہ اپنی ہی دُشمن بنی ہوئی تھی۔۔

ہمم، سو جاؤ یار"۔۔وہ پلٹے بغیر بولا تھا، آواز نیند میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔"

سُنیں ناں پلیز"۔۔اب کہ وہ اُس کی قمیض کے بازو کو ہلکے سے کھینچ کر بھرائی" ہوئی آواز میں بولی تھی۔۔

اُففف یہ لڑکی آج مروائے گی، کیسے سمجھاؤں اِس کو ابھی مجھے نہ چھیڑے"۔۔وہ" جھنجھلایا تھا۔۔اور حیرت سے خود پر ڈلے بلینکٹ کو دیکھا تھا۔

پلیز میری طرف منہ کر کے سو جائیں پلیز، مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اب بلکل بھی تنگ نہیں کروں گی پرامس"۔۔وہ روتے ہوئے التجا کر رہی تھی، عمر کو اُس پر ترس آیا تھا۔۔

"منہا، سو جاؤ پلیز میں تمہارے پاس ہوں"۔۔وہ اُس کی طرف کروٹ لیتا اُسے دیکھنے سے جان بوجھ کر گریز کر گیا تھا، وہ اُس کے بہت ہی قریب اُسی ایک ہی بلینکٹ میں لیٹی ہوئی تھی وہ اُس کی معصومیت کو داد دیتا آنکھیں بند کر گیا۔۔

. . . . . .

ابھی اسے سوئے ہوئے بمشکل آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا جب وہ اچانک اُس سے آ لگی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"اللہ خیر!!"۔۔وہ اس اچانک اُفتاد پر ہڑبڑا کر اُٹھا، ساتھ ہی بے اختیار اس کے گرد بازو پھیلا کر اسے بھی سنبھالا تھا۔۔

کیاہوا۔۔؟؟"اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔"

کت۔۔کتے!!"۔۔کپکپاتی آواز میں وہ بمشکل بولی تھی۔۔عُمر کا دماغ بھک سے "
اُڑا تھا وہ اُسے آدھی رات کو اس القاب سے پکار رہی تھی، لیکن اچانک اُسے کتوں
کے بھوکنے کی آواز قریب سے آئی تھی۔۔

چار پانچ کتوں کی ایک ساتھ بھوکنے اور غرّانے کی آوازرات کے اس پہر فضا میں
خوف پیدا کر رہی تھی۔۔

کتے، کمرے میں، مجھے بچائیں۔میں مر جاؤں گی"۔۔۔وہ دہشت زدہ سی اُس کی "
قمیض سینے سے تھامے اُسی میں گھسے جا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ایک منٹ ریلیکس منہا۔۔!!"۔۔عمر نے اُسے نرمی سے خود سے دور کرنا چاہا"
تھا۔۔ تبھی وہ مسٹر کتے دوبارہ کورس میں بھوکنے لگے تھے۔۔اس کے دور کرنے پر
وہ اور اس سے چمٹ کر اُس کا ضبط آزما گئی تھی۔۔

ایک منٹ یار مجھے دیکھنے تو دو۔۔!!"۔۔اب کے تھوڑا جھنجھلاتے ہوئے اُس نے" اُسے بازو سے پکڑ کر خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

مطلب وہ یہاں ہمارے کمرے میں ہیں"۔۔وہ اُس کے سینے پر اپنی پیشانی ٹکاتی" آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔حالت یہ تھی کہ ایک ہاتھ اُس کی قمیض کے کالر کو سختی سے تھامے ہوئے تھا۔۔

یااللہ!!!"۔۔۔اُس نے اوپر دیکھ کر دل ہی دل میں دُہائی دی تھی۔۔اب اُس" سے کچھ کہنا بیکار تھا۔۔

منہاوہ باہر ہیں یہاں روم میں کیسے آ سکتے ہیں بھلا۔۔؟"وہ اُس کے کان میں" سرگوشی کرتا بولا۔۔ساتھ ساتھ کمرے میں طائرانہ نگاہ دوڑائی تھی۔۔

اُف یہ لڑکی تو مجھے بھی پاگل کر دے گی"۔۔اُس نے خود کو ملامت کی تھی،" دوسری طرف ہنوز خاموشی تھی۔۔

منہا۔۔؟؟"۔۔اب کے اُس کے کندھے کو ہلا کر تھوڑا زور سے پکارا۔۔وہ زندگی کی سب سے بڑی آزمائش سے گزر رہا تھا۔۔

میں یہیں سوؤں گی"۔۔وہ اُس کے کالر کو مضبوطی سے تھام کر بولی۔۔وہ ہل کر رہ گیا تھا۔۔

بیوقوف لڑکی"۔۔وہ جھٹکے سے اس کا ہاتھ اپنے کالر پر سے ہٹانے کو تھا کہ اب کے کتوں نے غرانے کے ساتھ سلامی دی تھی۔۔

پلیززززز"۔۔وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی۔۔عمر کو اس پر رحم آیا اور خود پر ترس تھا۔۔اُس نے ہار مان کر گہری سانس بھری تھی۔۔

اللہ کسی کو اتنی معصوم بیوی نہ دے"۔۔وہ دل ہی دل میں بول کر آنکھوں پر بازو رکھ دیا،دوسرے بازو پر وہ محترمہ محوِ استراحت تھیں۔۔اس کی طرف دیکھنے سے مکمل گریز کرتا وہ آنکھیں بند کر گیا۔۔

. . . . . .

دوبارہ جب اُس کی آنکھ کُھلی تو کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی۔۔ باہر لان کی لائیٹس آن تھیں۔۔ سامنے دیوار گیر گھڑی صبح کے پونے پانچ بجا رہی تھی۔۔ نماز کا ٹائم تھا۔۔

اُس نے ایک نظر اپنی پہلو پر ڈالی۔۔ اُس کا دل پھر سے دھڑک اُٹھا۔۔ بلاشبہ یہ اُس کی زندگی کی حسین صُبح تھی۔۔ آنکھ کھلتے ہی اُس کا معصوم چہرہ دکھا تھا۔۔

وہ بے اختیار اُسے تکے گیا۔۔ وہ ساری رات اس کے بازو پر سوئی تھی، اب تو اُسے اپنے بازو میں درد محسوس ہونے لگا تھا، اُس کا کالرا بھی بھی اُس کی مُٹھی میں تھا۔۔

نیم وا ہونٹ۔۔ آدھا چہرہ بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔ عمر اُس کے سُونے کے اس انداز پر فدا ہی ہوا تھا جیسے۔۔

اُس نے بے اختیار اُس کے چہرے پر آئے بالوں کو اپنے ہاتھ سے نرمی سے ہٹایا تھا ۔۔اُس کا دل اب گُستاخی پر آمادہ ہوا تھا۔۔بے اختیاری ہی بے اختیاری تھی۔۔ جب دماغ نے دل کو سرزنش کی تھی۔۔

یہ بہت معصوم ہے،اس کی معصومیت کو اس طرح ختم نہیں کرو"۔۔اُس کی" پیشانی پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر کے وہ پیچھے ہوا تھا جب وہ کسمسا کر آنکھیں کھول گئی تھی۔۔اسے دیکھ کر وہ دوبارہ آنکھیں بند کرنے کو تھی کہ دماغ نے ایک جھٹکے سے سگنل دیا تھا۔۔اُس نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔ساری نیند بھک سے اُڑی تھی۔۔اپنے چہرے کے بلکل قریب اُسے دو روشن مسکراتی آنکھیں دکھادی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

گُڈ مارننگ مسز"۔۔وہ اس کی طرف ہلکے سے جھک کر شرارت سے بولا تھا۔۔وہ" ایک جھٹکے سے اُس سے الگ ہونے کو تھی کہ وہ سرعت سے اُس کی حرکت کو روک گیا تھا۔۔

چھ۔۔ چھوڑیں پلیز"۔۔وہ منمنائی تھی۔۔"

کیوں چھوڑیں۔۔؟؟رات کو میری بات سُنی تھی تم نے..؟؟"۔۔وہ اُس کی"

حالت سے محظوظ ہوا تھا۔۔

رات کو مجھے ڈر لگ رہا تھا ناں"۔۔کہتے ساتھ ہی اُس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں"

میں چھپایا تھا، وہ شرمائی گھبرائی سیدھی اُس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔اُس کی اِس

حرکت پر وہ ہنس دیا تھا۔۔

ابھی ڈر نہیں لگ رہا۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کو اپنی نزدیکی کی بابت جانچنے کے لیے"

پوچھ گیا۔۔

نہیں ابھی تو وہ چلے گئے ناں"۔۔وہ چہرے سے ہاتھ ہٹا کر بولی تھی۔۔"

سنو، تمہیں مجھ سے ڈر نہیں لگا۔۔؟؟"۔۔اب کہ وہ واضح پوچھ گیا تھا۔۔"

آپ سے۔۔؟؟"۔۔آپ سے کیوں ڈر لگے لگا۔۔؟؟"۔۔وہ حیرانی سے الٹا اسی سے پوچھنے لگی تھی۔۔

"مجھے آپ سے کبھی بھی ڈر نہیں لگ سکتا،جب آپ میرے پاس ہوتے ہیں ناں تو مجھے لگتا ہے کہ دنیا کی کوئی مشکل مجھے چھو نہیں سکتی،آپ کے میرے پاس ہونے سے مجھے لگتا ہے میں اب ایک مضبوط قلعے میں ہوں،رات آپ نہ ہوتے تو میں مر گئی ہوتی"۔۔وہ اسے دیکھتی بولی تھی۔۔وہ ایک دم ساکت رہ گیا تھا۔۔وہ اسے شرمندہ کر گئی تھی۔۔

وہ ساری رات کچھ ہو جانے کے ڈر سے خود پر پہرے بٹھاتا رہا اور وہ اُسے محبت میں اعتبار کے نئے معنے سکھا رہی تھی۔۔وہ اُس کی بانہوں میں خود کو محفوظ تصور کرتی تھی۔۔بے اختیار اس پر جھکا تھا اور اب کی بار اُس کی آنکھوں کو عقیدت سے چوم کر وہ اُسے چھوڑتا وضو کرنے کی نیت سے واش روم میں غائب ہو گیا تھا۔۔

. . . . . .

اُس کے ساتھ ہی فجر پڑھ کر وہ کمرے سے نکلا تھا،اُسے منہا کے کمرے سے اِس وقت نکلتے دو آنکھوں نے حیرت سے دیکھا تھا۔۔لیکن الجھے زہن کے باوجود زبان بند ہی رکھی تھی۔۔

احداب ٹھیک تھا،ارسلان نے احد کے لیے ہلکا پُھلکا ناشتہ بنوایا تھا،اُسے ناشتہ کروا کر میڈیسن کھلانے کے بعد وہ کمرے سے باہر آگیا۔۔

ابھی سات بج رہے تھے،سب ہی سو رہے تھے،کچھ سوچ کر وہ لبوں پر مُسکراہٹ سجائے اُس کے کمرے کا دروازہ ہلکے سے کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔۔

وہ جو اپنے کپڑے تہے کر رہی تھی،اُس کو اندر آتا دیکھ کر سیدھی ہوئی تھی۔۔جلدی سے بیڈ پر پڑا کل والا ریڈ ڈوپٹہ شانے پر ڈالا تھا،ساری رات اُس کے مضبوط بازوؤں میں اُس کے سینے سے لگ کر گزری تھی اِس سوچ کے ساتھ ہی اُس کے چہرے پر حیا کے رنگ بکھرے تھے۔۔دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی وہ نظریں جُھکائے لبوں

کو کاٹ رہی تھی،اُس کا شرمایا کترایا رُوپ دیکھ کر وہ ہنس دیا تھا۔۔وہ چلتا ہوا بلکل اُس کے پاس آ کر رُکا تھا۔۔

میں ایک بات سوچ رہا ہوں"۔۔وہ اُس پر ایک بھرپور نظر ڈال کر بولا تھا،وہ" ابھی تک رات والے کپڑوں میں تھی وائیٹ ڈھیلی سی گھٹنوں سے ذرا اوپر شرٹ اور پنک گھیر والی شلوار،ریڈ ڈوپٹہ بال سارے کے سارے دائیں کندھے پر پڑے تھے۔۔اُس کی نظریں اُس کی صراحی دار گردن پر آ کر ٹکی تھیں

کیا۔۔؟؟"۔۔خود پر اُس کی نظریں محسوس کر کے وہ منمنائی تھی۔۔"

یہی کہ تمہیں رائیڈ نگ کے ساتھ سوئمنگ بھی سکھانی پڑے گی،پھر چُھپ چُھپ" کر دیکھنا تو نہیں پڑے گا ناں تمہیں"۔۔اُس کا مطلب تھا وہ اُس کو خود کو دیکھتا دیکھ چکا تھا۔۔وہ اپنی چوری پکڑی جانے پر ایک دم شرم سے سُرخ ہو کر رُخ موڑ چُکی تھی،آج اُس کے بولنے کا اور دیکھنے کا انداز ہی الگ تھا،آنکھوں میں چاہت اور معنی

خیزی کے الگ ہی رنگ تھے جو اُس کو بوکھلائے دے رہے تھے۔۔وہ جواب تک ہمیشہ سنجیدہ ہی رہتا تھا آج شوخ ہو رہا تھا اور اِس کی اجازت خود منہا نے رات کو ہی اُس کے بہت منع کرنے کے باوجود خود سے ہی اُس کے قریب آ کر دی تھی۔۔

ویسے کل رات تم نے مجھے بہت تنگ کیا ہے"۔۔۔وہ اُسے کندھوں سے تھام کو" اُس کا رُخ اپنی طرف کرتا گمبھیر لہجے میں بولا۔۔

آئم سوری میں نے آپ کی نیند خراب کی"۔۔وہ اُس کی بات کا مطلب سمجھے بغیر" شرمندگی اور خجالت کے ملے جُلے اثرات سے بولی

نیند کی کون بات کر رہا ہے"۔۔وہ بڑبڑایا تھا۔۔"

تو۔۔؟؟"۔۔وہ آنکھوں میں نا سمجھی لیے اُس سے تنگ ہونے کی وجہ پوچھ رہی" تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کون نہ مر جائے اِس معصومیت پر"۔۔وہ دلکشی سے ہنس کر اُسے اور کنفیوژ کر گیا" تھا۔

کل رات سبھی نے مجھے وِش کیا سوائے میری بیوی کے"۔۔وہ ہنوز اُسے نظروں" کی گرفت میں لیے ہوئے تھا۔۔اُس سے نظریں اُٹھانی مشکل ہوئی تھیں،اُس کی بات سے زیادہ اُس کا طرزِ تخاطب مِنہا کا چہرہ پھر سُرخ ہوا تھا۔۔

آپ سب کے ساتھ تھے"۔۔وہ منمنائی تھی۔۔،وہ بے ساختہ ہنسا تھا"

یعنی کے میری بیوی مجھے اکیلے میں وِش کرنا چاہتی تھی۔۔؟"۔۔وہ اپنی بات کہہ" کر پچھتائی تھی، سر اور جھکا تھا،اُس کا شرمانا گھبرانا عُمر کو اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اُسے چھیڑے گیا تھا۔۔

اُففف یہ آج انہیں ہوا کیا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ جُھکے سر کے ساتھ اپنی بھیگے ہاتھوں کو" آپس میں مسلنے لگی تھی۔۔

لاؤ میرا گفٹ۔۔؟؟"۔۔وہ آج مکمل طور پر شرارت پر آمادہ معنی خیزی سے بولتا" اُس کی جان نکالنے کے درپے تھا۔۔اور وہ بلش سی کھڑی عمر کے حواس اُڑا رہی تھی۔۔

میں آپ کے لیے گفٹ لائی ہوں"۔۔سر اوپر اُٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر" وہ ایک دم بولی تھی۔۔اُس کا اُس سے اچھا خاصا لمبا ہونے باعث اُس کو گردن اٹھا کر بات کرنی پڑتی تھی۔۔عُمر کی آنکھوں میں خوشگوار حیرت دیکھ کر وہ قریب پڑے بیگ کی طرف بڑھی تھی۔۔

یہ میں آپ کے لیے لائی تھی"۔۔مِنہا نے دھڑکتے دل اور جُھکی نظروں کے" ساتھ گولڈن ریپنگ والا چھوٹا باکس اُس کی طرف بڑھایا تھا۔۔

مطلب یہ تم مجھے کل دینے والی تھی ایڈاونس میں؟؟"۔۔۔وہ گفٹ لیتے ہنستے" ہوئے بولا تھا۔۔

نہیں، میں نے سوچا تھا کہ۔۔"۔۔وہ جُھجک کر بولتی رکی تھی۔۔"

گاڑی میں آپ کی سیٹ کے نیچے رکھ دوں گی"۔۔اُس کی بات مکمل ہوتے ہی وہ" قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

اچھا اِسے میں کھولوں ابھی۔۔؟؟"۔۔وہ مُسکراتے ہوئے اُس سے اجازت طلب" کر رہا تھا، اُس نے اثبات میں سر ہلا کر اجازت دی تھی۔۔ عُمر نے احتیاط سے ریپر کھولا تھا۔۔وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اُس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔ سلور کی چین کو اُس نے بڑی محبت سے چُٹکی سے پکڑ کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا تھا جس پر

Drive safe, because You mean the world to me❤

www.novelsclubb.com

کے الفاظ کندہ تھے۔۔

وہ کچھ پل بول ہی نہیں سکا تھا۔۔

مِنہا عُمر میری زندگی کا سب سے بیسٹ گفٹ ہے یہ، اِسے میں ہمیشہ اپنے پاس" رکھوں گا"۔۔وہ کی چین کو اپنی مُٹھی میں دبا کر اُس کی انکھوں میں محبت سے دیکھ کر بولا تھا، جہاں اُسے نمی دِکھی تھی۔۔

یونو، رات کو تمہارے بھائی نے مجھے ایک بات بتائی تھی"۔۔وہ کی چین کو قمیض" کی اُوپری جیب میں رکھتا بولا تھا۔۔اُس کی بات پر منہا نے گردن کو تھوڑا اوپر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

جب کوئی برتھ ڈے وِش کرے تو اُسے تھینکس کیسے کرتے ہیں"۔۔جُھک کر" بولتے ہوئے اُس نے نرمی سے اُس کے گال کو اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔وہ سٹپٹا کر دونوں ہاتھ چہرے پر رکھتی دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔وہ کھل کر ہنسا تھا۔۔

آئی ایم بلیسڈ ٹو ہیو یو ان مائی لائف"۔۔عُمر نے اُس کے کان میں سرگوشی کی" تھی۔۔

وہ باہر لان میں آیا تھا، سورج ابھی پوری طرح نکلا نہیں تھا، گاؤں کی تازگی بھری صبح موڈ پر خوشگوار اثر ڈال رہی تھی، کچھ اُس کا موڈ پہلے سے ہی خوشگوار تھا، وہ اِس وقت براؤن جینز اور وائیٹ ٹی شرٹ میں فریش ہلکی پھلکی ایکسر سائز کر رہا تھا۔۔جب اُس کی نظر دوسری طرف بندھے چھ سات بُل ڈاگھس پر پڑیں، پہلی نظر میں ہی وہ خوفناک لگ رہے تھے، تبھی ارسلان اُسے آتا دکھائی دیا۔۔

یہ۔۔؟؟"۔۔عُمر نے اُن کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔"

یہ بابا کا حکم تھا، تم لوگوں کی سیفٹی (حفاظت) کے لیے وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہ" رہے تھے، اِس لیے رات اِنہیں کھول دیا گیا تھا"۔۔ارسلان نے بھی ان پر نظر جما کر کہا تھا۔۔

تمہارے اِن پیاروں نے ساری رات میرا بیڑا غرق کرنے میں کوئی کسر نہیں" چھوڑی تھی"۔۔وہ اچھا خاصا تپ کر بولا تھا۔۔

کیا مطلب، تم ڈر گئے تھے اِن سے۔۔؟؟"۔۔ارسلان نے حیرت سے اُسے" دیکھا تھا۔۔

میں نہیں میری معصوم سی بیوی ڈر گئی تھی اِن سے اور اُس کے اِس ڈر نے ساری" رات مجھے آزمائش میں مبتلا کیئے رکھا تھا"۔۔وہ چڑ کر بولا تھا۔۔ارسلان اُس کی ساری بات سمجھ کر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا

پھر تو تمہیں میرا اور خاص طور پر اِن کا شکر گزار ہونا چاہیئے"۔۔وہ اُسے چھیڑتے" بولا تھا

www.novelsclubb.com

بکومت، کبھی کبھی بیوی کی حد سے زیادہ معصومیت بھی بندے کو پھنسوا دیتی"
ہے"۔۔وہ رات کے لمحے یاد کر کے گہری سانس بھر کر بولا تھا۔ارسلان اُس کے
انداز پر دل کھول کر ہنسا، پھر بولا تو لہجے میں اپنے دوست کے لیے پیار تھا۔۔

عمر ماشاءاللہ تم لکی ہو کہ تمہارے قسمت میں منہا جیسی لڑکی ہے، وہ واقعی بہت"
معصوم ہے اور میرا یقین کرو میں نے دنیا دیکھی ہے وہ آگے زندگی میں تمہارے
ساتھ رہ کر بھی اتنی ہی معصوم رہے گی"۔۔وہ دونوں ایک دوسرے سے دل کی ہر
بات کرتے تھے،اِس لیے عمر اُس کی بات پر مُسکرا دیا تھا۔۔

مجھے لگتا ہے کہ بیوی اگر معصوم ہو تو اُس سے محبت کے بجائے عشق ہوتا ہے"۔۔"
وہ دلفریب انداز میں بولا تھا۔۔ارسلان نے پھر سے قہقہہ لگایا تھا۔۔

اوہ!!یعنی کہ میرے یار کو عشق ہو گیا ہے"۔۔اُس نے عُمر کے کندھے پر ہاتھ"
رکھا تھا۔۔

کچھ کچھ محسوس ہو رہا ہے"۔۔اُس نے جیب سے کی چین نکال کر چُٹکی سی پکڑ کا" اُونچی کی تھی۔۔

. . . . . .

کیسے ہو تم۔۔؟؟"۔۔وہ احد کے کمرے میں آئی تھی۔۔وہ بیڈ پر بلینکٹ اُوڑھے" تکیے سے ٹیک لگائے نیم دراز تھا

بلکل ٹھیک فٹ"۔۔وہ اِسے دیکھ کر بشاشت سے بولا تھا۔۔"

بخار تو ابھی بھی ہے"۔۔اُس کا ماتھا چھو کر وہ پریشان ہوئی تھی۔۔"

یار ہلکا سا بخار ہے، پہلے ہی بھایان نے مجھے بچہ بنا کر رکھا ہوا ہے، اب تم مت" شروع ہو جانا"۔۔وہ پہلے ہی عمر کے حد درجہ پرواہ کی وجہ سے تپا ہوا تھا جو کہ اب اُس کو بیڈ سے ہلنے بھی نہیں دے رہا تھا، منہا اُس کے چِڑنے پر ہنس دی تھی۔۔اُس نے کمرے پر ایک طائرانہ نظر ڈالی تھی۔۔صوفے پر عمر کے کپڑے بکھرے پڑے

تھے، کل کی جینز شرٹ، رات والے شلوار قمیض، پرفیوم، پاس ہی اُس کے کل والے جوتے بھی پڑے تھے، وہ ایک دم اُٹھ کر صوفے کی طرف بڑھی تھی۔۔

"کیا کریں بھئی تم سے پیار جو کرتے ہیں"۔۔مِنہا نے اُس کی قمیض تہے کرنے کے لیے اُٹھائی تھی۔۔

"آپ دونوں ایک دوسرے سے پیار کر لو پلیز، میری جان بخشو"۔۔وہ یہاں آ کر حد سے زیادہ بیزار ہوا تھا۔۔وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔

قمیض سے آتی مخصوص خوشبو اُس کا دل دھڑکا گئی تھی، اُس وقت خوف میں وہ اُس کے کتنے قریب تھی، اُس نے کتنی محبت سے ساری رات اُسے اپنے تحفظ کا مان بخشا تھا۔۔منہا کو اُس سے محبت تو تھی لیکن اب اُس کے دل میں اُس کی قدر اور عزّت بڑھتی جا رہی تھی۔۔

احد نے ایک نظر اُسے اُس کے کپڑے سمیٹتے دیکھا تھا اور پاس پڑا موبائل اٹھا کر میسج ٹائپ کرنے لگا۔۔

"کم اِن مائی روم، فاسٹ"

(میرے کمرے میں آئیں، جلدی)

میسج سینڈ کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔اُسے یقین تھا کہ وہ چار پانچ سیکنڈ میں یہیں ہو گا۔۔

کہاں جا رہے ہو۔۔؟"۔۔وہ بلیو ڈینم کی شرٹ اُٹھا کر پوچھ بیٹھی تھی۔۔"

تم اپنے شوہر کے کام کرو میں باہر چلا"۔۔وہ دروازہ کھولتے بولا تھا، سامنے" کھڑے عمر نے حیرت سے اُس کی بات سُنی تھی، جو کہ اُس کا میسج پڑھ کر جلدی سے آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

احد نے ایک آنکھ میچ کر انگوٹھے سے اندر کی جانب اشارہ کیا اور خود آگے بڑھ گیا۔۔

اُس نے کمرے میں قدم رکھا تو ایک پل کو وہ اُسے حیران کر گئی تھی۔۔

وہ اُس کی بلیو شرٹ سینے سے لگائے تہے کرنے میں لگی ہوئی تھی۔۔

"منہا، یہ کپڑے میلے ہیں یار، چھوڑو ان کو، ارسلان کا کوئی ملازم کر دے گا"۔۔وہ اُس کے پاس آکر بولا تھا۔۔ منہا کو اِس طرح استحقاق سے بیویوں والے کام کرتا دیکھ کر اُسے ایک عجیب سی خوشی ہوئی تھی۔۔اِسے اپنے سامنے پا کر وہ جھینپ سی گئی تھی۔۔

"مجھے آپ کا کام کر کے اچھا لگ رہا ہے"۔۔جُھکے سر سے اُس کی تہہ شُدہ شرٹ کو بیگ میں رکھتی وہ دھیرے سے بولی تھی۔۔اُس کی بات پر وہ مُسکرایا تھا۔۔اُس کے سارے کپڑے وہ سمیٹ چُکی تھی۔۔پھر جُھک کر اُس کے کل والے براؤن جوتے

اٹھائے ہی تھے کہ وہ بھی ایک دم جُھک کر اُس کے ہاتھ سے جوتے لے کر وہیں پھینک چکا تھا۔۔

کیا کر رہی ہو یار، چھوڑو انہیں"۔۔وہ ناراضگی سے بولا تھا"

کیوں، آپ کے جوتے بیگ میں رکھ رہی ہوں ناں"۔۔وہ حیرت سے بولی" تھی۔۔عُمر نے اُس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے تھے۔۔

تم میرا ہر کام کر سکتی ہو، لیکن میرے جوتوں کو آئندہ ہاتھ نہیں لگاؤ گی"۔۔وہ" اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر قطعیت سے بولا تھا۔۔

لیکن مجھے آپ کی ہر چیز اچھی لگتی ہے، چاہے وہ آپ کے جوتے ہی کیوں نہ" ہوں"۔۔وہ بھی اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی۔۔

مجھے پتا ہے میری بیوی مجھ سے بہت پیار کرتی ہے"۔۔وہ اُس کی ناک دبا کر مُسکرا" کر بولا تھا وہ بلش ہو کر نظریں جُھکا گئی تھی۔۔

آپ کو کس نے بتایا..؟"۔۔پھر ہاتھ چُھڑا کر اُس کا پرفیوم اٹھاتے ہوئے شرارت" سے مُسکراہٹ دبا کر پوچھا۔۔پرفیوم کو بیگ میں رکھنے کا ارادہ تھا۔۔

اُس کی آنکھوں نے"۔۔وہ اُس کے ہاتھ سے پرفیوم لیتا اُس پر اسپرے کر کے بولا" وہ ایک قدم پیچھے ہٹی تھی، کمرے میں وہی مخصوص خوشبو پھیلی تھی جو اُس کی سانسوں میں اُتری ہوئی تھی۔۔

"مے آئی کم اِن سر۔۔؟"

(کیا میں اندر آسکتا ہوں سر۔۔؟؟)

وہ معصومیت سے دروازے کے اندر سر ڈال کر پوچھ رہا تھا۔۔عمر نے مڑ کر دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"سوری ٹو ڈسٹرب یو سر، بٹ بریک فرسٹ اِز ریڈی"

(آپ دونوں کو تنگ کرنے کے لیے معافی، پر ناشتہ تیار ہے سر)۔۔

وہ آفس بائے کی طرح کہتا دوبارہ سے غائب ہو گیا تھا۔۔دونوں ہی اُس کے انداز پر ہنسے تھے۔۔

چلو ناشتہ کرتے ہیں، پھر نکلنا ہے"۔۔وہ کہہ کر آگے بڑھا تھا۔۔"

. . . . . .

وہ کمرے سے باہر آئی، رضا اور حراڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔اُس کی نظروں نے بلاارادہ اُسے ڈھونڈا تھا۔۔وہ جھجک کر وہیں دروازے کے پاس رُک گئی تھی۔۔ تبھی احد سامنے سے آتا دکھائی دیا۔۔اُس نے جیسے سکون کا سانس لیا تھا۔۔ وہ رضا سے کچھ کہتا کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تھا۔۔

کیوں بھئی پھر سے بھوک لگی ہے کیا۔؟؟"۔۔ارسلان نے پیچھے سے آکر احد" کے بال بگاڑے تھے۔۔

میں دیکھوں گا مجھے بیماروں والا ناشتہ کروا کر آپ اِن لوگوں کو کیا کھلا رہے ہیں"۔۔وہ سر گُھما کر ارسلان کو دیکھتا مُنہ بنا کر بولا۔۔ارسلان ہنسا تھا۔۔

ہے گائیز"۔۔ تبھی لیلیٰ اور انعم ڈائیننگ ٹیبل کی طرف آئی تھیں۔۔احد اُسے دیکھ چُکا تھا۔۔اُس کے اشارہ کرنے پر وہ آہستہ سے آگے بڑھی تھی۔۔

کیسے ہوا احد۔۔؟؟"۔۔لیلیٰ ایک تیز نظر اُس پر ڈال کر احد کے قریب آتی اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔وہ لیلیٰ کے پیچھے کھڑی اُس کے جانے کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔

نہ پوچھو یار۔۔مریضوں والی ڈائیٹ پر ہیں"۔۔اُس نے آہ بھری تھی۔۔فضا میں عُمر کے پرفیوم کی مخصوص خوشبو پھیلنے پر لیلیٰ کو اُس کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔۔

عُمر تم اِس کا خیال نہیں رکھ رہے کیا۔۔؟؟"۔۔وہ ایک دم پیچھے مڑ کر بولی تھی لیکن وہ وہاں نہیں تھا۔۔اُس کے اچانک پیچھے مڑنے پر قریب کھڑی مِنہا نے

دوسری طرف دیکھا تھا۔۔لیلیٰ نے بے اختیار اِدھر اُدھر دیکھا تھا۔۔وہ کہیں بھی نہیں تھا۔۔

بھایان آرہے ہیں اور پلیز بھایان کو ایسا کچھ مت کہنا۔۔پلیز"۔۔احد کے منت" بھرے لہجے میں بیزاری نمایاں تھی۔۔لیکن لیلیٰ افتخار جی جان سے ٹھٹکی تھی۔۔ اُس نے بھرپور سانس اندر کو کھینچی تھی، مہک بدستور قریب سے آرہی تھی اگر وہ یہاں نہیں تھا تو۔۔بے اختیار ایک زہریلی نظر مِنہا پر ڈال کر وہ اپنے لبوں کو بھینچ گئی تھی۔۔

. . . . . .

ناشتہ کرنے کے بعد وہ سب جانے کو تیار تھے۔۔سب لوگ آگے پیچھے چلتے باہر آئے تھے۔۔ایک طرف بندھے ہیبت ناک کتوں کو دیکھ کر اُس کے قدم بے اختیار سُست ہوئے تھے۔۔

یقیناً یہ ہی وہ شخصیات تھیں، جن کی بدولت وہ رات بھر اُسے پریشان کر بیٹھی تھی۔۔اُس کے ساتھ چلتا عُمرار سلان سے باتیں کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔وہ اُن پر نظریں جمائے اپنی سوچ میں مگن تھی، جب دائیں جانب سے آتی آواز پر ایک دم چونک کر رُکی تھی۔۔

نائس پرفیوم"۔۔لیلیٰ ہونٹوں پر خوبصورت مُسکان سجائے اُس سے مخاطب" تھی۔۔ایک پل کے لیے وہ کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔

تھینک یو"۔۔لیکن پھر ہولے سے بولی تھی۔۔"

"کڈ یو پلیز ٹیل می اِٹس نیم پلیز۔۔؟؟"

www.novelsclubb.com

(کیا مجھے تم اِس کا نام بتا سکتی ہو، پلیز..؟)

لیلیٰ کے انتہائی میٹھے مُہذب لہجے میں پوچھے گئے سوال پر اِس بار وہ بلکل ہی چُپ ہوئی تھی۔۔اُسے پرفیوم کا نام معلوم نہیں تھا۔۔

"سوری، آئی ڈونٹ ریمیمبر"

(سوری، مجھے یاد نہیں)

سنجیدگی سے کہہ کر اُس نے عُمر کو دیکھا تھا جو ابھی تک ارسلان سے محو گفتگو تھا۔۔

"Creed aventus"

لیلیٰ نے مُسکرا کر پرفیوم کا نام بتایا تھا۔۔

اب کہ مِنہا نے چونک کر اُسے دیکھا تھا۔۔لیلیٰ کے ہونٹوں کی میٹھی نرم سی مُسکان طنز میں بدلی تھی۔۔

"تمہیں پتا ہے یہ پرفیوم کتنے کا ہے۔۔؟؟"۔۔سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے وہ مِنہا کی آنکھوں میں دیکھتی سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔۔اُس کی آنکھوں سے اپنے لیے عیاں ہوتی حقارت اُسے گنگ کر گئی تھی وہ چُپ چاپ کھڑی لیلیٰ کو دیکھتی رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اوہ۔۔ تمہیں پتا بھی کیسے ہو گا۔۔"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتی کسی" نے بیچ میں اُس کی بات کاٹی تھی۔۔

"اپپرو کسی میٹلی سیو نٹی تھاؤزنڈز"

(قریباً ستر ہزار)

دونوں نے چونک کر سامنے دیکھا تھا۔۔

تمہیں چاہیئے تو بتانا میں تمہارے لیے آرڈر کر سکتا ہوں"۔۔وہ لیلیٰ کی آنکھوں" میں دیکھتا انتہائی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

نو تھینکس۔۔"۔۔اُس نے نخوت سے سر جھٹکا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

ایز یو وِش، چلو مِنہا"۔۔وہ لاپروائی سے کہتا مِنہا سے چلنے کا کہہ کر آگے بڑھ گیا" تھا، مِنہا اُس کے ساتھ ہم قدم ہوئی تھی۔۔وہ آنکھوں میں شعلے لیے اُن دونوں کو جاتے ہوئے دیکھتی رہی تھی۔۔

وہ اُسے لیے ارسلان کے پاس آیا تھا، ارسلان نے مُسکراتے ہوئے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا، جواباً وہ بھی مُسکرائی تھی۔۔ارسلان کے ہر انداز میں مِنہا کے لیے عزت تھی، بھینچے لبوں کے ساتھ گہرے گہرے سانس لیتی لیلیٰ کی شعلہ بار نظریں اُس کے ہنستے ہوئے پُرنور چہرے پر تھیں، وہ ارسلان سے ملتی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔۔

لیلیٰ آؤناں۔۔ چلیں"۔۔انعم کے کندھا جھنجوڑنے پر وہ ہوش کی دُنیا میں آئی" تھی۔۔ عُمر کی گاڑی گیٹ سے نکل رہی تھی۔۔اُس نے کندھے کو جھٹک کر انعم کا ہاتھ ہٹایا تھا، پھر بگڑے تیوروں سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔انعم نے حیرت سے اُس کے غصے بھرے انداز کو دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

•••••••••

وہ لوگ دس بجے تک گھر پہنچے تھے، منہا کو اُوپر تک چھوڑ کر وہ احد کی شدید مخالفت کے باوجود ڈاکٹر کے پاس لے گیا تھا۔۔

ٹھیک ہوں یار بھایان میں، گھر جا کر سو جاؤں گا ناں"۔۔وہ بیزاری اور نقاہت سے بولا تھا۔۔

گھر جاؤ گے تو بھی مما تمہیں اُسی وقت ہاسپٹل لے جائیں گی"۔۔وہ ہاسپٹل کے سامنے گاڑی روک کر بولا۔۔

بھایان یہ کہاں سے آئی۔۔؟؟"۔۔وہ گاڑی کی چابی جیب میں رکھنے کو تھا کہ احد نے سلور کی چین دیکھ کر پوچھا۔۔

یہ"۔۔وہ کی چین آنکھوں کے سامنے لہرا کر خوبصورتی سے مُسکرا کر بولا، احد نے اُس کے ہاتھ سے کی چین لے لی۔۔

"ڈونٹ ٹیل می، شی گیوِاٹ ٹو یو"

(یہ مت کہنا، یہ آپ کو اُس نے دیا ہے)

اُس پر لکھی تحریر پڑھ کر احد نے دلچسپی سے پوچھا۔۔

اُس نے کچھ بھی کہے بغیر کی چین کو اُس سے واپس لے کر جیب میں رکھا تھا۔پر عمر ابراہیم کے لبوں پر دلکش مُسکراہٹ نے اُس کو اثبات میں جواب دیا تھا۔۔

اوئے ہوئے یہ آپ کی گرل فرینڈ تو بڑی تیز نکلی"۔۔۔وہ اُس کے کندھے پر بازو پھیلا کر ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔اُس کی بات پر وہ بھی ہنسا تھا۔۔

. . . . . .

وہ جب سے آئی تھی کمرے میں بند تھی، تبھی مُلازمہ بھاگی بھاگی آئی تھی۔۔

وہ جی بے بی جی بہت غصّے میں ہیں"۔۔وہ کانپتے ہوئے بولی تھی، شہلا نے چائے کا کپ سائیڈ پر رکھا۔۔

میں دیکھتی ہوں"۔۔وکھڑی ہوئی تھی۔۔"

لیلیٰ جانو کیا ہوا ہے۔۔؟"..وہ دروازہ کھول کر اندر آئی تو ٹھٹک گئی، پورا کمرا پھیلا ہوا تھا۔۔وہ جو بیڈ پر اوندھی لیٹی ہوئی تھی ایک دم اٹھی تھی۔۔

وم میری طرف دیکھتا بھی نہیں ہے ماما"۔۔اُس نے چلا کر ہاتھ میں تھاما تکیہ دیوار پر دے مارا تھا۔۔

لیلیٰ، میری بات سنو"۔۔شہلا نے اُسے سنبھالنا چاہا تھا۔۔"

نو ماما وہ دو ٹکے کی لڑکی دونوں بھائیوں کو پاگل بنا رہی ہے، پر عُمر۔۔عُمر۔۔"۔۔وہ ہذیانی انداز میں چلا رہی تھی۔۔اُس نے پاس پڑا موبائل اپنی مُٹھی میں دبوچا تھا

لیلیٰ۔۔"۔۔شہلا نے اُس کے ہاتھ سے موبائل لے کر اُس کی پہنچ سے دور کیا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ماماوہ اُس کو جیسے دیکھتا ہے ناماما، تیزاب گرادوں گی میں اُس۔۔۔۔کے چہرے" پر۔۔ماما میں۔۔میں، آئی وِل۔۔آئی وِل کل ہر"۔۔شہلا نے اُس کے کندھوں پر اپنی گرفت سخت کی تھی۔۔

ڈارلنگ سنبھالو خود کو، میں کرتی ہوں بات رعنا سے آج صاف صاف"۔۔شہلا" نے اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔

رعنا آنٹی، کچھ نہیں کرنا انہوں نے ماما"۔۔وہ اب نڈھال ہونے لگی تھی شہلا نے" اُسے بازوؤں میں بھرا تھا۔۔

کرتی ہوں بات، میری بیٹی سے پیار اتو مجھے کوئی بھی نہیں ہو سکتا ناں"۔۔اُس نے" اُسے پچکارا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ماما میں اُس دو ٹکے کی لڑکی کو اُس کی اُوقات یاد دلاؤں گی اب"۔۔وہ اُس کی گود" میں سر رکھ کر بولی تھی،اور شہلا اب رعنا سے سختی سے بات کرنے کا سوچ چکی تھی۔۔ تھوڑی دیر میں وہ سوچکی تھی۔۔

شہلا نے اُسی وقت رعنا کا نمبر ملایا تھا۔۔

کیسی ہو تم شہلا۔۔؟اور لیلیٰ،لیلیٰ کیسی ہے۔۔؟؟میں سوچ رہی تھی کہ۔۔"۔۔" رعنا خوشگواری سے بول رہی تھیں۔۔

ہمیں چھوڑو،بیٹا سنبھالو اپنا رعنا"۔۔شہلا نے تلخی سے اُن کی بات کاٹی تھی۔۔۔" کیا مطلب کیا ہوا ہے۔۔؟؟عمر نے کچھ کیا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اُن کے لہجے کی تلخی" پر ٹھٹک کر سیدھی ہوئی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اُس دو ٹکے کی گھٹیا لڑکی کے پیچھے پاگل ہو رہا ہے،ایسے ہی چلتا رہا ناں تو" تمہارے ناک کے نیچے تمہارا بیٹا لے اُڑے گی وہ"۔۔وہ بولی تو رُکی نہیں تھی۔۔

میں بات کرتی ہوں عمر سے"۔۔وہ شہلا کو تسلی دے کر اُنہوں نے فون رکھا" تھا۔۔

وہ لڑکی۔۔احسن آپ اگر ایسا سوچ رہے ہیں تو۔۔میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں" گی"۔۔اُنہوں نے ٹی وی کا ریموٹ ٹیبل پر پھینکا تھا۔۔

عُمر اور احد آتے ہی سو گئے تھے، ورنہ وہ ابھی اِسی وقت عُمر سے بات کرنے کا سوچ چُکی تھیں۔۔لیکن اِس سے پہلے وہ احسن اِبراہیم سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔

. . . . . .

New Edition of Anmol Muhabbat

بارہویں_قسط#

انمول_محبت#

میں اُس لڑکی کا لحاظ کر رہی ہوں صرف اور صرف اِس لیے کہ وہ لڑکی آپ کی رشتہ دار ہے"۔۔احسن صاحب جیسے ہی ناشتے کی ٹیبل پر آئے تھے وہ پھٹ پڑی تھیں۔۔

اُنہوں نے ناگواری سے رعنا کو دیکھا تھا۔۔

میں آپ سے پہلے بھی کہہ چُکی ہوں اُسے میرے بیٹوں کی زندگی سے دور رکھیں، ورنہ مجھے دور کرنے میں ایک منٹ نہیں لگے گا"۔۔وہ دانت پیس کو چلائی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

رعنا"۔۔احسن صاحب کے لہجے میں تنبیہ تھی۔۔"

بس احسن اب آپ مجھے چُپ نہیں کروا سکتے۔۔اگر آپ اُسے میرے کسی بیٹے کی زندگی میں لانے کا سوچ رہے ہیں تو پچھتائیں گے، سُن لیں آپ یہ میری بات"۔۔

وہ کھڑی ہوئی تھیں۔۔جُھکے سر سے خود پر ضبط کرتے ہوئے احسن صاحب نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

بہتر ہو گا اُس لڑکی کو آپ اُس کی جگہ بتا دیں، ورنہ۔۔!!"۔۔رعنا نے اُنگلی اُٹھا کر اُنہیں دیکھا تھا۔۔

ورنہ کیا۔۔؟؟"۔۔وہ دانت پیس کر بھینچی آواز میں بولے تھے۔۔"

ورنہ۔۔میں اُسے کسی کو مُنہ دکھانے لائق نہیں چھوڑوں گی، سمجھے آپ"۔۔وہ چلائی تھیں۔۔

خبردار رعنا۔۔!!"۔۔وہ کھڑے ہوئے تھے۔۔"

www.novelsclubb.com

خبردار آپ اُسے کریں مجھ سے"۔۔وہ کہہ کر رُکی نہیں تھیں۔۔"

اُففف"۔۔ایک پل کو وہ خود کو بے بس محسوس کرنے لگے تھے۔۔"

. . . . . .

سنو تم اُس زینب کے ساتھ کیا کر رہے تھے۔۔؟؟"۔۔وہ اُس سے کڑے" تیوروں سے پوچھ رہی تھی۔۔

وہ خود میرے پاس آئی تھی نوٹس لینے،اب تمہارے بھائی کی پر سنیلیٹی اتنی" شاندار ہے کہ بندہ کہاں تک بچے"۔۔وہ کالر کھڑا کرتا بولا۔۔

اچھا دو بار میں تمہیں دیکھ چکی ہوں اُس کے پاس جا کر بات کرتے ہوئے"۔۔وہ" لڑنے کو تیار ہوئی تھی۔۔

اچھا وہ۔۔اُس نے جو نوٹس مانگے تھے ناں وہ میرے پاس تھے نہیں تو اُس کو" بتانے گیا تھا کہ پریشان نہ ہو کل لا دوں گا"۔۔وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔۔

تمہیں بڑی فکر ہے بیچاری کی پریشانی کی"۔۔وہ پوری کی پوری اُس کی طرف گھوم" کر بولی تھی۔۔

کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟"۔۔ تبھی وہ وہاں آیا تھا، وہ بس آفس کے لیئے نکل رہا تھا اُن دونوں کو دیکھ کر آ گیا۔۔

آپ کی بیوی خطرناک نند بن کر میرا کوئی سین فٹ نہیں ہونے دے گی"۔۔" احد اُسے دیکھ کر شکایتی انداز میں بولا تھا، وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

ہاں اتنے ہی معصوم ہو ناں تم"۔۔وہ بھی تپ کر بولی۔۔وہ اُن دونوں کی باتوں کو ہمیشہ انجوائے کرتا تھا، اُسی وقت اُس کے ہاتھ میں تھاما موبائل بجا تھا۔۔

اسلام و علیکم مما"۔۔ منہا نے چونک کر اُسے دیکھا تھا۔۔"

و علیکم السلام، سنو عُمر لیلیٰ کی گاڑی پر بلم کر رہی تھی تو اُس نے واپس بھجوا دی ہے، تم اُسے ڈراپ کر دو"۔۔رعنا کا انداز حکمیہ تھا۔۔رعنا نے ابھی عُمر سے کوئی بات نہیں کی تھی، وہ نہیں چاہتی تھیں کہ عُمر اُن سے بد گمان ہو۔۔

لیکن مما، میں اُسے ڈراپ نہیں کر سکتا مجھے ابھی آفس پہنچنا ہے"۔۔وہ لب بھینچ" کر ناگواری دبا کر بولا تھا۔۔منہا نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھا تھا۔۔سامنے سے لیلیٰ آتی دکھائی دی تھی،اُس نے منہا کو دیکھ کر معنی خیز مُسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی تھی۔۔

دس پندرہ منٹ لیٹ چلے جاؤ گے تو قیامت نہیں آجائے گی"۔۔وہ سختی سے بولی" تھیں۔۔

لیکن مما"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا وہ اُس کی بات کاٹ کر تحکمانہ انداز" میں بولیں۔۔

"آئی ایم ناٹ آسکنگ یو عُمر،جسٹ ڈو ایز آئی سے"

(میں تم سے پوچھ نہیں رہی عمر،جیسا کہہ رہی ہوں ویسا کرو)

اوکے۔۔!!"۔۔وہ ضبط سے کہتا فون بند کر گیا تھا۔۔لیلیٰ قریب آئی تھی۔۔"

چلیں عمر، مجھے بہت بھوک بھی لگی ہے"۔۔وہ منہا کو دیکھتی فاتحانہ انداز میں بولی" تھی جیسے عمر نے اُس کو ڈیٹ کا وعدہ کیا ہو۔۔

میں دو منٹ بھی تمہارا انتظار نہیں کروں گا، جلدی آؤ"۔۔وہ ناگواری سے کہہ کر" لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے دور ہوا تھا، وہ اُس پر ایک جلی کٹی نظر ڈال کر اُس کے پیچھے لپکی تھی۔۔اور اُس کے دل میں جو احساس جاگا تھا اُسے وہ دل میں ہی دبا گئی تھی۔۔

. . . . . .

"آئی تھوٹ وی آر فرینڈز"

(مجھے لگا ہم دوست ہیں)

وہ اچانک اُس سے شکوہ کر گئی تھی۔۔عمر نے گاڑی چلاتے ہوئے ایک نظر اُس کی طرف دیکھا تھا۔۔

ایسی بات نہیں ہے لیلیٰ، میں بس بزی ہو گیا ہوں"۔۔وہ بات بناتا بولا، وہ نہیں" چاہتا تھا کہ لیلیٰ کوئی غلط فہمی کا شکار ہو یا اُس کا دل ٹوٹے، اِس لیے وہ ممکنہ حد تک اُسے نظر انداز کرتا تھا۔۔

ہاں اُس چُڑیل کے لیے تمہارے پاس پورا ٹائم ہے"۔۔۔اُس نے جل کر" سوچا۔۔

روکو روکو پلیز"۔۔وہ اچانک چلائی تھی۔۔اُس کے چلانے پر عُمر ایک دم گاڑی" روک کر لب بھینچے چلایا تھا۔۔

"واٹ اِز دس لیلیٰ۔۔؟؟این ایکسیڈنٹ وُڈ ہیو ہیپنڈ ناؤ"

(یہ کیا حرکت ہے لیلیٰ۔۔؟؟ابھی ایکسیڈینٹ ہو جاتا)

مجھے بہت بھوک لگی ہے چلو ناں برگر کھاتے ہیں"۔۔اُس کی اِس فرمائش پر وہ" تپ ہی تو گیا تھا، رعنا کی وجہ سے برداشت کر رہا تھا وہ۔۔

آئی ایم سوری لیلیٰ میری آفس میں امپورٹنٹ میٹنگ ہے، میں صرف مما کے کہنے پر تمہیں ڈراپ کرنے پر راضی ہوا ہوں"۔۔وہ گاڑی دوبارہ اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا تھا، وہ مارے توہین کے چُپ بیٹھی رہی تھی۔۔

آئی ایم سوری لیلیٰ میں۔۔"۔۔گاڑی اُس کے گھر کے گیٹ کے سامنے روکتے ہوئے اُس نے شرمندگی سے بولنا چاہا تھا لیکن وہ اُس کی بات کاٹ گئی۔۔

"اِٹس اوکے آئی انڈر اسٹینڈ، اینی ویز تھینک یو ویری مچ"

(کوئی بات نہیں، میں سمجھ سکتی ہوں، بہر حال بہت بہت شکریہ)۔۔

وہ خوش اخلاقی سے مُسکرا کر کہتی گاڑی سے اُتر گئی تھی۔۔ایک پل کو اُسے لیلیٰ کے اتنے مہذب انداز پر حیرت ہوئی تھی، لیکن پھر کندھے اچکا کر گاڑی آگے بڑھا گیا تھا، چوکیدار کے گیٹ کھولنے پر اُس نے اندر داخل ہوتے ہوئے اپنا موبائل بیگ سے نکالا تھا پھر اِک ادا سے مُسکرائی۔۔

میں تو سمجھ جاؤں گی عمر ابراہیم پر یقیناً وہ نہیں سمجھ پائے گی،اب دیکھنا میں تم" دونوں کا نیو بورن لو کیسے ختم کرتی ہوں"۔۔اُس نے فیس بُک پر کے ایف سی کا چیک اِن ڈالا تھا،

بی بی جی کھانا لے آؤں"۔۔مُلازمہ اُسے دیکھ کر گویا ہوئی تھی۔۔لنچ کا اسٹیٹس" ڈال کر اُس نے عُمر کو ٹیگ کر کے مُلازمہ کو سوالیہ انداز میں دیکھا تھا۔۔

بی بی جی کھانا"۔۔مُلازمہ نے اپنی بات دُہرائی تھی،اُسے ویسے بھی لیلیٰ کے موڈ" سے ڈر ہی لگتا تھا۔۔

ہمم۔۔ہاں۔۔لے آؤ"۔۔وہ شاہانہ چال چلتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔"

www.novelsclubb.com

. . . . . .

منو"۔۔وہ کتابوں میں سر دیئے بیٹھی تھی جب ثمینہ اُس کے پاس آ کر بیٹھی" تھیں۔۔

جی اماں"۔۔وہ سر اٹھائے بغیر بولی۔۔"

تم خوش ہو ناں۔۔؟؟"۔۔اتنے مہینوں کے بعد اچانک ایسی بات اُن کے منہ "
سے سُن کر وہ حیران ہوئی تھی۔۔

اماں یہ اچانک آپ کو پوچھنے کا خیال کہاں سے آیا بھلا"۔۔وہ مُسکرا کر بولی۔۔اُس"
کے چہرے پر خوبصورت مُسکراہٹ کو دیکھ کر انہوں نے اللہ کا شکر ادا کر کے اُسے
نظر نہ لگنے کی دعا کی تھی۔۔

ایسے ہی پوچھ لیا کہ میرا بیٹا اپنی گڑیا کا خیال تو رکھتا ہے ناں۔۔؟؟"۔۔اُس کا چہرہ"
دونوں ہاتھوں میں لے کر اُنہوں نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

جی اماں"۔۔وہ مُسکرا کر بولی تھی،اُس کے چہرے پر پھیلی شرمیلی مُسکراہٹ"
اُنہیں آسودہ کر گئی تھی۔۔

اور وہ اُن کو چاہ کر بھی نہ بتا پائی کہ اُسے عمر کی ذات سے جُڑی دو شخصیات پریشان کر رہی ہیں رعنا احسن، انہوں نے جس طرح عمر کی مخالفت کے باوجود اُس سے اپنی بات منوائی تھی اور اب لیلیٰ افتخار، جس کی آنکھوں کے عجیب سے تاثرات اُسے پریشان کر رہے تھے

. . . . . .

"عُمر وی نیڈ ٹو ٹاک"

(عُمر ہمیں بات کرنے کی ضرورت ہے)

رات کے دس بج رہے تھے جب وہ اچانک دروازہ کھول کر اُس کے کمرے میں آتیں اُسے حیران کر گئی تھیں۔۔

مما۔۔سب ٹھیک تو ہے"۔۔وہ جو لیپ ٹاپ کو چارج پر لگا رہا تھا ٹھٹکتا ہوا چارجر" ہاتھ میں لیے اُن کے پاس آیا تھا۔۔

عُمر تم۔۔میں نے تمہیں لیلیٰ کا ڈراپ کرنے کو کہا تھا اور تم نے اُس سے بد تمیزی کی ہے"۔۔وہ غصّے سے بولی تھیں۔۔

مما میں نے۔۔"۔۔اُس نے بولنا چاہا تھا۔۔"

اُس نے تم سے صرف لنچ کروانے کو کہا تھا۔۔آئی ڈونٹ بلیو دِس میرا اپنا بیٹا مجھے لوگوں کے سامنے لیٹ ڈاؤن کروانے پر مصر ہے"۔۔اُنہیں جیسے موقع مل گیا تھا اُس پر غصّہ اتارنے کا۔۔عُمر نے لب بھینچ کر نظروں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔اُسے لیلیٰ سے اب چِڑ ہونے لگی تھی۔۔

مما میں آپ کو بتا چُکا تھا میری میٹنگ ہے، وہاں آفس میں بابا میری وجہ سے میٹنگ اسٹارٹ نہیں کروا رہے تھے اور میں آپ ناراض ہو رہی ہیں کہ میں نے لیلیٰ کو لنچ نہیں کروایا، سیریسلی مما"۔۔لیلیٰ کی شکایتوں کی عادت سے وہ چِڑ ہی تو گیا تھا۔۔

عُمر تمہارے لیلیٰ سے گریز کی وجہ کہیں وہ لڑکی تو نہیں ہے۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے اُس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔وہ ایک پل کو چُپ ہوا تھا۔۔

میری بات سُنو۔۔میں نے احسن کو بھی صاف صاف کہہ دیا ہے اب میں تمہیں بھی کہہ رہی ہوں اُس لڑکی کو اُس کی جگہ پر رکھو"۔۔اُنگلی اُٹھا کر چبا چبا کر کہتیں اُنہوں نے اُس کے سامنے بھی وہی بات دُہرائی تھی۔۔

تمہاری شادی صرف لیلیٰ سے ہو گی۔۔خوامخواہ اُس لڑکی کو خواب دکھانا چھوڑ دو" عُمر"۔۔اُن کے دوٹوک انداز پر وہ ساکت رہ گیا تھا۔۔

"آئی ایم سوری بٹ آئی کانٹ میری ہر"

(معافی چاہتا ہوں، پر میں اُس سے شادی نہیں کر سکتا)

وہ بھی سیدھے سپاٹ لہجے میں انکار کر گیا تھا۔۔رعنا کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔۔

تم۔۔تم اُس لڑکی کی وجہ سے انکار کر رہے ہو"۔۔وہ آگ بگولہ ہی تو ہوئی تھیں۔۔

اِس انکار کی وجہ لیلیٰ خود ہے"۔۔وہ دوبدو سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔رعنا اُسی تاثرات سے اُسے دیکھے گئی تھیں۔۔

ایٹ لیسیٹ میں ایسی لڑکی سے کبھی بھی شادی نہیں کر سکتا جو میری ذرا ذرا سی شکایتیں میری ماں سے کر کے میرا جینا حرام کر دے"۔۔وہ ابھی بھی اُسی سپاٹ لہجے میں جتا گیا تھا۔۔رعنا نے گہرا سانس لیا تھا۔۔وہ صحیح کہہ رہا تھا۔۔اُن کا غصّہ کم ہوا تھا۔۔

دیکھو عُمر وہ جذباتی ہے، تمہارا اُسے اگنور کرنا اُس سے برداشت نہیں ہوتا۔۔تم کسی اور کے لیے اُسے اگنور کرو، اُس کی انسلٹ کرو یہ تو اُس کے ساتھ زیادتی ہوئی

ناں بیٹا"۔۔وہ ایسے بول رہی تھیں جیسے لیلیٰ اُس پر حق رکھتی ہو لیکن یہاں مِنہا کا نام آرہا تھا اُسے خود پر قابو پانا تھا۔۔

میں اُسے اگنور کیوں کروں گا مما۔۔میرے پاس ٹائم نہیں ہوتا اب، آفس میں اہم پروجیکٹس چل رہے ہیں اور اب تو میرے پیپرز بھی ہونے والے ہیں آپ جانتی ہیں مما میرے پاس اپنے لیے ہی وقت نہیں ہوتا"۔۔وہ بھی دھیما پڑا تھا۔۔

اینی ویز۔۔دھیان رکھا کرو، لیلیٰ شہلا کی بیٹی ہے اور تم جانتے ہو شہلا میری بہنوں جیسی ہے"۔۔جاتے ہوئے بھی وہ اُسے باور کروانا نہیں بھولی تھیں۔۔

مما میں لیلیٰ میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں، آپ اُسے یہ بات سمجھا دیں پلیز"۔۔وہ اِس بات کو آج ہی ختم کرنا چاہتا تھا۔۔

عُمر لیلیٰ کو وقت دو، اُس کے ساتھ اُٹھو بیٹھو، وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔اور میری بات سُنو اُس لڑکی سے دور رہو کل کو تمہارے باپ کے خاندان والے تمہارا نام

لے کر تم دونوں کا کوئی اسکینڈل نہ بنادیں، ویسے بھی وہ جس بیک گراؤنڈ سے تعلق رکھتی ہے وہاں ایسے اسکینڈلز بنا کر امیر لڑکوں کو پھنسانا عام بات ہے"۔۔ اُن کے لہجے میں حقارت تھی۔۔اُس نے بڑی مشکل سے ضبط کیا تھا تو صرف اُس کے لیے۔۔وہ اُس کا نام لے کر رعنا کو مزید معتشل نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اُس سے مِنہا کی ذات پر حرف آتا۔۔وہ خود پر ضبط کیے خاموش کھڑا رہا تھا۔۔ رعنا چلی گئی تھیں۔۔اُس کا لیلیٰ کے لیے صاف انکار بھی رعنا خاطر میں نہیں لائی تھیں، اُس نے ہاتھ میں تھاما چارجر بیڈ پر پھینکا تھا۔۔

. . . . . .

اوہ مما پلیز۔۔!! کچھ نہیں ہوتا آپ سے"۔۔وہ دونوں ہاتھ اُٹھاتی زور سے چلائی" تھی۔۔

دیکھو لیلیٰ میری بات سُنو۔۔میں نے رعنا سے سختی سے بات کی ہے اِس بار"۔۔" شہلا کی بات پر اُس نے طنزیہ انداز میں ماں کا دیکھا تھا۔۔

رعنا آنٹی۔۔ہونہہ۔۔!!"۔۔اُس نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔۔"

لیلیٰ لِسن ٹو می ڈارلنگ"۔۔شہلا نے ہمیشہ کی طرح اُسے بہلانہ چاہا تھا۔۔"

"نو مما۔۔دز ٹائم یو وِل لسن ٹو می"

(نہیں مما۔۔اِس بار آپ میری سُنیں گی)

وہ ہاتھ اُٹھا اُنہیں ٹوکتی بولی تھی۔۔

رعنا آنٹی۔۔سچ تو یہ ہے کہ رعنا آنٹی کے اپنے بیٹے اُن کے ہاتھ میں نہیں ہیں اور" آپ کے سامنے فضول کا رعب دکھاتی ہیں۔۔اور آپ رعنا یہ رعنا وہ کہہ کہہ کر اُنہیں اور سر پر چڑھاتی ہیں"۔۔وہ بد تمیزی سے بولتی چلی گئی تھی۔۔ تبھی رعنا لیلیٰ کے کمرے کے باہر آ رکی تھیں۔۔اُنہیں اور شہلا کو ایک ڈنر پر جانا تھا۔۔اُس کی بد تمیزی پر وہ خون کے گھونٹ بھر کر رہ گئی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں ہونا آپ دونوں سے ،اِس لیے آپ دونوں اپنا دماغ کھپانا بند کریں"

پلیز"۔۔اُس کی بدلحاظی عروج پر تھی۔۔رعنا کے سامنے لیلیٰ کا یہ روپ نیا تھا۔۔

اُنہوں نے بے یقینی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

اب جو کروں گی میں کروں گی"۔۔وہ پختہ ارادوں سے بولتی واشروم کی طرف"

بڑھی تھی۔۔

لیلیٰ میری بات۔۔"۔۔نجانے کیوں شہلا کو اُس کے لہجے سے خوف سا آیا تھا۔۔"

وہ رُکی تھی، لیکن مڑی نہیں تھی۔۔

عُمر کو تو میں حاصل کر کے رہوں گی۔۔اُس کے لیے چاہے مجھے کسی کو راستے سے"

ہٹانا ہی کیوں نہ پڑے"۔۔وہ عزم سے کہتی واشروم میں غائب ہوئی تھی۔۔

یہ۔۔یہ کیا کہہ کر گئی ہے"۔۔شہلا حق دق سی رہ گئی تھی۔۔"

تمہاری بیٹی بد تمیزی کی اعلیٰ مثال دکھا کر گئی ہے شہلا"۔۔رعنا اندر آ کر دانت پیس کر بولی تھیں۔۔شہلا نے چونک اُنہیں دیکھا تھا۔۔

رعنا تم۔۔تم کب آئیں۔۔؟؟"۔۔شہلا کے چہرے کا رنگ اُڑا تھا۔۔"

مجھے چھوڑو۔۔اب تم اپنی بیٹی سنبھالو۔۔ورنہ بہت بُرا پھنسو گی شہلا"۔۔وہ نفی میں سر ہلاتیں کمرے سے تو کیا گھر سے ہی چلی گئی تھیں۔۔

اُف"۔۔شہلا سر پر ہاتھ رکھتیں بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھیں۔۔"

. . . . . .

تم سے جو کہا تھا وہ بتاؤ، کام ہو جائے گا"۔۔وہ دانت پیستی بھینچی آواز میں بولی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپ فکر ہی نہ کرو بی جی۔۔سمجھے کام ہو گیا"۔۔وہ مونچھوں کو تاؤ دیتا اسٹائل میں بولا تھا۔۔

پہلے کام کرو پھر یہ اسٹائل مارنا"۔۔وہ چِڑ کر بولی تھی۔۔"

جی جی بی بی جی، بس مجھے دو دن دیں، دو دن بعد میں چھٹی لے کر گاؤں جاؤں گا"۔۔وہ کھسیانہ ہوا تھا۔۔

اور اگر۔۔اگر کسی کو پتا چلا ناں تو۔۔"۔۔اُس نے اُنگلی اُٹھا کر دھمکی دینی چاہی تھی۔۔

نہیں۔۔نہیں بی بی جی۔۔کسی کو بھی پتا نہیں چلے گا کہ آپ نے مجھے۔۔"۔۔وہ اِدھر اُدھر دیکھتا سرگوشی میں بات پوری کرتا بولا۔۔لیلیٰ نے دانت پیس کر اُسے دیکھا تھا۔۔

اب ہٹو یہاں سے گیٹ کھولو جا کر"۔۔وہ اُسے جھڑک کر گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔" وہ سر پر رکھی ٹوپی پر ہاتھ رکھتا گیٹ کی طرف بھاگا تھا۔۔

میں نے بھی کس گدھے کو اتنا ضروری کام دے دیا ہے"۔۔اُسے دیکھ کر لیلیٰ کو" پھر غصّہ آیا تھا۔۔

. . . . . .

یہ لڑکی ہے۔۔اچھی طرح دیکھ لو۔۔کوئی گڑبڑ نہ ہو"۔۔اُس نے سامنے سے آتی" لڑکی کی طرف اشارہ کیا تھا جو کہ اپنے ساتھ چلتے لڑکے سے کسی بات پر بحث کرتی گاڑی کے پاس آ کر رُکی تھی۔۔

ہاں ہاں دیکھ لی ہے۔۔چڑیا جتنی تو ہے، میرے ایک ہاتھ کی شکار ہے"۔۔وہ اُسے" دیکھ کر خباثت سے مُسکرایا تھا۔۔

اوئے زیادہ نہ اُڑ۔۔یہ لڑکا ہر وقت اِس لڑکی کا دم چھلا بنا رہتا ہے، خیال کرنا۔۔ہم" دونوں کا ہی ریکارڈ موجود ہے پولیس میں، اب چل یہاں سے وہ لڑکیاں دیکھ کیسے

غصّے سے ہمیں گھور رہی ہیں"۔۔وہ بائیک کو کک لگاتا بولا۔۔دوسرا بھی جلدی سے اُس کے پیچھے بیٹھا تھا۔۔وہ بائیک آگے بڑھا گیا تھا۔۔

میں اماں کو بتاؤں گی اُن کا بیٹا کتنا شریف ہے"۔۔وہ اُسے دھمکاتی گاڑی میں بیٹھ" گئی تھی۔۔آج پھر وہ زینب کو اپنے نوٹس دے آیا تھا۔۔

حدِ ادب لڑکی دو مہینے بڑا بھائی ہوں تمہارا"۔۔رعب سے کہہ کر اُس نے گاڑی" آگے بڑھائی تھی۔۔

. . . . . .

اُن لوگوں کے فائنل پیپرز سر پر تھے،احد اور منہا کا پہلا سیمسٹر تھا جب کہ عمر لیلیٰ وغیرہ کا فائنل ائیر کا لاسٹ سیمسٹر تھا۔دو تین کورسز ہی مکمل ہونے کو رہ گئے تھے،اِس لیے وہ یونیورسٹی سے جلدی فارغ ہو جاتے تھے،اُن لوگوں کا آخری سیمسٹر ہونے کے باعث آئے دن تفریح کے پروگرام بنتے،عمر کو وہ لوگ زبردستی

گھسیٹ لیا کرتے تھے جس کا زیادہ تر آفس کا بہانہ چل جاتا تھا لیکن اب سب ہی سیریس بنے ہوئے تھے۔۔

ایک عمر تھا جو کہ گھن چکر بنا ہوا تھا اتنے دنوں سے یونیورسٹی، آفس، پیپرز، پھر وہ لوگ اُس کے سر ہو جاتے تھے انہیں پڑھانے کے لیے۔۔

اور ان سب کے بعد وہ شام کو اُسے پڑھانے جاتا تھا احد کبھی ہوتا کبھی نہیں ہوتا تھا۔۔

اور وہ اتنا سب کچھ دیکھ کر اُس کے سامنے مجھ سے نہیں ہو گا نہیں ہو گا کہہ کر روہانسی ہوتی ناخن چبانے لگ جاتی، وہ چِڑ جاتا تھا اُس کی اِس حرکت پر۔۔

نہیں آ رہا سمجھ دس دفعہ پوچھو، لیکن اب اگر تم نے اپنے ناخن چبائے تو اچھا نہیں ہو گا"۔۔وہ اُس کے منہ سے ہاتھ نکال کر غصّے سے بولا تھا۔۔

سب ہو جائے گا،ان شاءاللہ، پوچھوناں کیا سمجھ نہیں آرہا۔۔؟؟"۔۔پھر اُس کی" روہانسی شکل دیکھ کر نرمی سے کہتا۔۔روتے دھوتے نہیں ہو رہا کرنے کے باوجود وہ اُس کی آدھی سے زیادہ تیاری کروا چُکا تھا،اُس کے باوجود وہ زیادہ تر پریشان ہی رہتی تھی۔۔

میں آپ کی طرح نہیں ہوں پڑھا اور یاد ہو گیا، پھر ٹاپ کر لیا"۔۔ایک دن" پڑھتے پڑھتے اُس نے عُمر کو دیکھ کر کہا تھا۔۔

کوئی بات نہیں ہر انسان ایک دوسرے سے الگ ہوتا ہے"۔۔وہ نرمی سے بولا تھا" لیکن اگر میرے مارکس اچھے نہیں آئے تو۔۔؟؟"۔۔وہ چہرے پر اُلجھن لیئے پوچھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں۔۔میں نے یا کسی نے بھی تمہارے لیے کوئی لمٹ سیٹ نہیں کی،" "تم ٹینشن فری ہو کر پیپرز دو انشاءاللہ آئی ہوپ یو وِل ڈو ویور بیسٹ

(ان شاءاللہ مجھے اُمید ہے تم اپنا بہترین دو گی)

وہ اُس کے چہرے کو دیکھ کر اُس کا حوصلہ بڑھانے کے لیے بولا تھا۔۔

. . . . . .

میں سیریس کہہ رہا ہوں مما گھر پر نہیں ہیں، اور بھایان آفس، چلوناں یار اچھا سا" لنچ کریں گے، اور اپنا گھر بھی دیکھ لینا"۔۔آج وہ لوگ جلدی فارغ ہو گئے تھے، احد کب سے اُس کے سر تھا کہ گھر چلو وہ تھی کہ رعنا کے ڈر سے مان کے ہی نہیں دے رہی تھی۔۔

پھر احد نے احسن صاحب سے اُس کی بات کروائی تب کچھ شش و پنج میں مبتلا وہ مانی تھی۔۔رعنا آج صبح اپنے این جی او کے کام سے حیدر آباد گئی تھیں شام تک واپسی کی اُمید تھی۔۔ثمینہ کو احد بتا چُکا تھا۔۔

شاندار سے گھر کے گیٹ کے اندر گاڑی اندر داخل ہوئی تھی اُس کا دل دھڑکا تھا۔۔ ایک طرف بہت ہی خوبصورت لان تھا۔۔وہ بڑا سا لکڑی کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو اُس نے بھی اُس کی تقلید کی۔۔

"ویلکم ہوم مسز عُمر"

وہ دروازہ پکڑے ایک ادا سے جُھکا تھا۔۔وہ مُسکرائی تھی دل کی دھڑکن تیز ہی تھی۔۔اُس نے بڑے سے لاؤنج پر توصیفی نظر ڈالی تھی، یہ اُس کی اماں کا گھر تھا، اُس کی آنکھوں میں نمی جھلملائی تھی۔۔

رضیہ رضیہ، آج کچھ اسپیشل بناؤ، اس گھر کی خاص ہستی آئی ہے"۔۔وہ بولتا ہوا" کچن میں چلا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ارے تم ابھی تک کھڑی ہو بیٹھو ناں، نہیں بلکہ آؤ تمہیں تمہارا روم دکھاؤں"۔۔" وہ اُس کا ہاتھ پکڑے سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔

نن۔۔ نہیں"۔۔اُس کی بات سُن کر اُس نے جھجکتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا۔۔"

ارے کہا تو ہے بھایان نہیں ہیں، آجاؤ بعد میں افسوس کرو گی یہاں تک آکر اگر"

اپنا روم نہیں دیکھا تو"۔۔وہ اب کہ اُسے کھینچتا ہوا اوپر لے گیا۔۔

یہ سب سے پہلے ما بدولت کا روم"۔۔اُس نے ایک کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔۔"

کمرہ آپ بول رہا تھا کہ یہ ایک ٹین ایجر کا کمرہ ہے۔۔وہ اُس کے کمرے کو دیکھ کر

ہنسی تھی۔۔پھر وہ اُسے باہر لایا تھا۔۔

اور یہ آپ کا روم"۔۔وہ ساتھ والے دروازے پر رُکا تھا، مِنہا کا دل الگ لے پر"

دھڑکا تھا۔۔

آؤ"۔۔دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہو کر اُس سے بولا تھا۔۔وہ دھڑکتے دل کے"

ساتھ جھجکتی ہوئی اندر آئی تھی۔۔کمرا روشن تھا گرے پردے ہٹے ہوئے تھے،

سارا فرنیچر گرے اور ڈارک بلیو تھا، سادگی سے سجا کمرا پہلی نظر میں اُس کے دل کو بھایا تھا۔۔

ڈبل بیڈ پر اُس کی وائیٹ شرٹ اور ڈارک بلیو کوٹ پڑا تھا، بیڈ کے سائیڈ پر براؤن جوتے پڑے تھے۔۔اُسے ایسا محسوس ہوا وہ ابھی ابھی اِس کمرے میں تھا وہ تھوڑا گھبرائی تھی پر گیٹ پر اُس کی گاڑی نہ دیکھ کر اُس نے سکون کا سانس لیا۔۔۔

تم بیٹھو اپنے روم کو غور سے دیکھو، کیسی سیٹنگ کرنی ہے فیوچر میں، میں فریش" ہو کر آتا ہوں"۔۔وہ کہہ کر باہر چلا گیا۔۔ایک پیاری نظر کمرے پر ڈالتی وہ اُس کی الماری کی طرف بڑھی تھی جو ادھ کھلی ہوئی تھی تبھی کلک کی آواز کے ساتھ واش روم کا دروازہ کھلا تھا، اُس کا دل جیسے حلق میں آیا تھا وہ ایک جھٹکے سے پیچھے مڑی تھی، وہ تولیے سے سر رگڑتا واش روم سے برآمد ہوا، شرٹ ندارد تھی۔ تن پر صرف ڈارک بلیو ڈریس پینٹ تھی

اُففف"۔۔اُسی تیزی سے اُس نے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھے تھے،یعنی کہ" اُس کے دل نے اُس کی موجودگی کی سچی گواہی دی تھی۔۔آواز پر اُس نے سر اُٹھایا تھا۔۔سامنے اُسے دیکھ کر وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا۔۔

منہا تم یہاں۔۔؟؟"۔۔اچانک اُس کے مُنہ سے نکلا تھا،لیکن پھر اُس کا انداز دیکھ" کر عُمر کے لبوں پر ہلکی سی مُسکراہٹ رینگ گئی تھی۔۔تو لیا بیڈ پر پھینک کر اُس نے تیزی سے بیڈ پر پڑی بنیان پہنی تھی پھر شرٹ پہنتا اُس کے پاس آیا تھا۔۔

اِس سے زیادہ خوشگوار سرپرائز مجھے آج تک نہیں ملا ہو گا"۔۔اُس کے ہاتھوں کو" چہرے سے ہٹاتا وہ نرمی سے بولا تھا،مِنہا نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھیں وہ بلکل پاس کھڑا دلکشی سے مُسکرا رہا تھا،گیلے بال ماتھے پر بے ترتیب پڑے تھے اُس کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کو رُکی تھی۔۔

گفٹ تو تم مجھے دے ہی چکی تھیں، تو اب یہ کیا ہے"۔۔اُس نے شرارت سے"

اپنے بالوں کو اُس کے چہرے پر جھاڑا تھا اُس کے بالوں سے پانی کے بے شُمار ننھے ننھے قطرے منہا کو اپنے چہرے پر محسوس ہوئے تھے، اُس کے ہونٹوں پر پھیلی شرمیلی مُسکان گہری ہوئی تھی۔۔وہ مُسکراتا ہوا واپس بیڈ کی طرف مڑا تھا۔۔

میں احد کے ساتھ آئی تھی، اس نے کہا تھا کہ آپ گھر پر نہیں ہیں"۔۔وہ آہستہ" سے بولی تھی۔۔

یعنی کہ تم میری غیر موجودگی کا یقین کر کے آئی ہو"۔۔وہ ایک پل کر رُکا تھا۔۔"

"یو نو واٹ، مائی لل برولوز می آلاٹ"

www.novelsclubb.com

(تمہیں پتا ہے، میرا چھوٹا بھائی مجھ سے بہت پیار کرتا ہے)

ہنس کر جُملہ مکمل کر کے وہ شرٹ کے بٹن لگانے لگا تھا۔۔

تمہیں پتا ہے مجھے اِس وقت کیا فیل ہو رہا ہے"۔۔وہ شرٹ کے بٹن لگاتا اُس کے صبیح چہرے کو اپنے نظروں کی گرفت میں لیے ہولے ہولے قدم اُٹھاتا اُس کے پاس آیا تھا۔۔

"میں آفس جا رہا ہوں اور تم تیار ہونے میں میری مدد کر رہی ہو، میرے شرٹ کے بٹن بند کرو گی میرے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے بناؤ گی"۔۔۔وہ اُس کے بلکل قریب آ کر رکا تھا۔۔اُس کو قریب آتا دیکھ کر اُس نے سر جُھکا لیا تھا۔۔اُس کا چہرہ محبت اور نرمی سے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اُس نے اُوپر کیا تھا۔مِنہا کی پلکیں جُھکی تھیں۔۔اُس کے چہرے پر اپنی چاہت کے پھیلے رنگوں کو دیکھ کر وہ سرگوشی میں کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"آئی وِل ویٹ فار دیز بیوٹیفل مارننگز آف مائی لائف"

(میں اپنی زندگی کی ان حسین صبحوں کا انتظار کروں گا)

پھر جُھک کر اپنے لب دھیرے سے اُس کی پیشانی پر رکھے تھے۔۔وہ آنکھیں بند کر کے بے اختیار اُس کے سینے سے لگی تھی۔۔

"ارے یار کیا بلکل ہی جان سے مارنے کا ارادہ ہے۔۔؟؟"۔۔اُس کی اِس ادا پر فدا ہوتا اُس کے گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار باندھا۔۔

"آپ کی اتنی محبت پر میرے دل کو بہت ڈر لگتا ہے"۔۔وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔

"منہا تم رو رہی ہو۔۔؟؟"۔۔عُمر نے شانوں سے تھامتے ہوئے اُسے خود سے الگ کیا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے یار۔۔؟؟"۔۔اُس کے آنسو صاف کر کے ایک بار پھر سے اُس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں بھر کر پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے آپ کی محبت سے ڈر لگتا ہے، محبتوں کو نظر بڑی جلدی لگ جاتی ہے"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے بولی تھی۔۔

تو تم ہمیشہ اپنی محبت سے میری محبت کی نظر اُتارتی رہنا ناں"۔۔وہ مُسکراتے ہوئے اپنی پیشانی اُس کی پیشانی سے ٹکرا کر بولا تھا۔۔وہ نم آنکھوں سے مُسکرائی تھی۔۔۔

تم نے کبھی بارش میں چاند دیکھا ہے۔۔؟"۔۔اُس کی نم آنکھوں کو نظر بھر کر دیکھ کر اُس نے پوچھا تھا۔۔مِنہا نے حیرانی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔عُمر نے اُسے کندھوں سے تھام کر بے اختیار اُس کا رُخ شیشے کی طرف کیا تھا

وہ دیکھو"۔۔اُس نے سامنے شیشے میں اُس کے عکس کی طرف اشارہ کیا تھا،وہ بلش ہوتی چہرہ جُھکا گئی تھی۔۔جبھی دروزہ بجا کر احد نے سر کمرے کے اندر گھسایا تھا۔۔

"یور ٹائم اِز اپ گائز"

(آپ دونوں کا وقت ختم ہوا)

وہ اندر آیا تھا۔۔ عُمر جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔

بھایان یار اتنی بار آپ کا دل خوش کیا ہے میرا انعام تو بنتا ہے"۔۔وہ منہا کے چہرے کو ایک نظر دیکھ کر بولا جو ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگا کر کھڑی تھی۔۔جوتے پہنتے ہوئے اُس کا ہاتھ رُکا تھا۔۔

میرے رزلٹ کو بیٹ کرو، گاڑی کا جو ماڈل کہو گے دلا دوں گا"۔۔جوتے پہن کر" وہ اب کھڑا ہو کر بلیٹ باندھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

بھایان یار آپ ایکسٹرا آرڈینری (غیر معمولی) ہیں"۔۔اُس نے مُنہ بنا کر بھائی کو" دیکھا تھا۔۔مِنہا نے لب دانتوں میں دبا کر ہنسی روکی تھی۔۔

"اِٹس اِمپوسیبل فار می ٹو بیٹ یو"

(میرے لیے آپ کو ہرانا ناممکن بات ہے)

وہ ایک نظر اپنے شاندار بھائی پر ڈالتے ہوئے زچ ہو کر بولا تھا،اوپر سے مِنہا کی ہنسی۔۔ڈارک بلیو پینٹ اور وائیٹ شرٹ میں اُس کا دراز قد نمایاں تھا۔۔

"نتھنگ اِز امپوسیبل اِن دز ورلڈ میری جان"

(اِس دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے میری جان)

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آ کر پرفیوم اُٹھا کر بولا تھا لفظ میری جان اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا،وہ جو اُسی کو دیکھ رہی تھی جھینپ کر سیدھی ہوئی تھی۔۔عُمر نے پرفیوم اُٹھا کر اُس دن کی طرح پہلے اُس پر اسپرے کیا کمرے میں پھر اُس کی مخصوص خوشبو پھیلی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپ دینا ہی نہیں چاہتے"۔۔وہ بُرا منہ بناتا بولا۔۔"

مطلب تم نے پہلے ہی سوچ لیا ہے کہ تمہارا رزلٹ آؤٹ اسٹینڈنگ نہیں"
ہو گا۔۔؟؟"۔۔وہ بالوں میں بُرش پھیرتا شیشے سے اُسے گھور کر بولا تھا۔۔

دیکھ لو میری بہن یہ تمہارے شوہر اتنے بھی سیدھے نہیں ہیں"۔۔وہ اُسے دیکھ"
کر تپے ہوئے انداز میں بولا تھا، وہ لب ہونٹوں میں دبا کر مُسکراہٹ روک گئی
تھی۔۔

بندے کو اتنا سیدھا ہونا بھی نہیں چاہیئے"۔۔وہ کلائی میں گھڑی پہنتا اطمینان سے"
بولا تھا۔۔دروازے پر دستک ہوئی تھی عُمر کے اجازت دینے پر رضیہ کھانے کی
اطلاع دے کر چلی گئی۔۔

. . . . . .

www.novelsclubb.com

واؤ بھایان، آپ کو دیکھ کر دو چار تو روز جان سے جاتی ہوں گی"۔۔وہ دونوں" ڈائینگ ٹیبل پر کھانا کھا رہے تھے، جب وہ بلکل تیار سیڑھیوں سے اُترتا ہوا آیا تھا۔۔

اُس کے منہ پھاڑ کر واؤ کہنے پر منہا نے اُسے گھورا تھا۔۔ حلانکہ اُس کی عمر کی طرف پُشت تھی پھر بھی وہ دل ہی دل میں ماشاءاللہ بول گئی تھی۔۔

اُن کو تم سنبھال لینا، ہم تو ایک ہی میں پورے ہو گئے ہیں"۔۔وہ بولتا ہوا اُس کے" عقب میں آ کر کھڑا ہوا تھا، پھر اُس کے ہاتھ سے چمچ لے کر فرائیڈ رائس منہ میں رکھے تھے۔۔وہ احد کے سامنے اُس کے اِس عمل سے جھینپ گئی تھی، وہ بھی اُسی کا بھائی تھا جس نے بلکل نا رملی لیا تھا۔۔

آپ آفس جا رہے ہیں۔۔؟؟"۔۔احد کو اب خیال آیا تھا پوچھنے کا، اُس سے پہلے" کہ وہ جواب دیتا اُس کا موبائل بجا تھا۔۔

جی بابا"۔۔وہ دوسری طرف احسن صاحب کی بات سُننے لگا۔۔"

بابا آپ کی بہو آئی ہوئی ہے،اُسی کی وجہ سے لیٹ ہوا ہوں"۔۔وہ شرارت سے" بولا تھا اور وہ حیران ہوئی تھی کرسی پر بیٹھے بیٹھے رُخ موڑ کر گردن اُٹھا کر اُسے گھورنا چاہا تھا، لیکن اُسے پُر شوق نظروں سے خود کو دیکھتا پا کر وہ سیدھی ہوئی تھی،احد کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

ارے ہماری مجال جو آپ کی بیٹی کو تنگ کریں"۔۔وہ کھل کر ہنستے ہوئے بولا تھا" اُس کا دل کیا وہ اِس وقت یہاں سے غائب ہو جائے۔۔

آپ نے گاڑی بھیج دی ہے ناں،جی میری گاڑی آج آئے گی سروس سے،وہ" فائل میرے پاس ہے،اچھا میں لے آؤں گا،جی بس نکل رہا ہوں"۔۔وہ بات کرتے کرتے سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔اُس نے اِتنی دیر سے رُکا ہوا سانس بحال کیا۔۔

ویسے مجھے نہیں پتا تھا بھایان تو اچھے خاصے رومینٹک ہیں، میں ایویں میں انہیں" معصوم سمجھتا رہا"۔۔وہ اُس کی طرف جُھک کر بولا تھا، مِنہا نے گھور کر ہاتھ میں پکڑا چمچ اُس کے ہاتھ پر مارا تھا۔۔

جنگلی بلی ہو تم سچ میں، بیچارا میرا معصوم سا بھائی"۔۔وہ اپنا ہاتھ سہلا کر بولا تھا۔۔"

تبھی لینڈ لائن بجا تھا

رُکو ابھی آتا ہوں"۔۔وہ اُٹھ کر آگے چلا گیا تھا۔۔"

. . . . . .

کون ہو تم۔۔؟؟"۔۔وہ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی احد کا انتظار کر رہی تھی آواز پر اُس" نے جھٹکے سے سر اُٹھایا۔۔یہ رعنا حسن کے سواہ کوئی ہو ہی نہیں سکتی تھیں، انہیں خود کو گھورتا پا کر اُس کا اُوپر کا سانس اُوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا تھا۔۔اُن کا حیدر آباد جانا کینسل ہو گیا تھا تو وہ دوسرے کام نبٹا کر واپس گھر آگئی تھیں۔۔

یہ جی احد صاحب کے ساتھ آئی ہیں"۔۔رضیہ گلاس رکھ کر بتاتی واپس کچن میں چلی گئی۔۔

اور رعنا کو لگا اِس وقت اُن کے سامنے وہی چہرہ آ گیا ہو، پر حیرانی کی بات اُس لڑکی کی آنکھیں تھیں جو ہو بہو اُن کے اپنے بیٹے احد جیسی تھیں۔۔

میں۔۔مِن۔۔مِنہا"۔۔وہ بمُشکل کھڑی ہوئی تھی، اُس کا دل کانپ کر رہ گیا" تھا۔۔

تم احسن کی وہی یتیم رشتہ دار ہو ناں، آج تم میرے گھر پر پہنچ گئی"۔۔اُس کا چہرہ" انہیں کسی اور کی یاد دلا گیا تھا۔۔

تم جیسی غریب، مِسکین لڑکیاں اپنی غربت کو کیش کروانے گھر سے نکلتی ہو،" لیکن ایک بات یاد رکھنا میرے بیٹوں سے دور رہو سمجھی"۔۔اُس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔۔

احسن نے یتیم سمجھ کر تمہارے سر پر ہاتھ کیا رکھا تم اُنہیں کے بیٹوں کو پھانسنے کا" پلان میں ہو شاید"۔۔وہ اُنیس سالہ پُرانا زہر اُگلنے لگی تھیں۔۔

نن۔۔نہیں"۔۔اُس کے منہ سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی۔۔"

جسٹ شٹ اپ۔۔!!اپنی اوقات میں رہو لڑکی"۔۔وہ دھاڑیں تھیں،اُن کے" دھاڑنے پر وہ سہم کر اپنا ہاتھ منہ پر رکھ گئی تھی۔۔پتا نہیں اُن کے چیخنے کا اثر تھا یا اُن کے الفاظ جو اُس کا سینہ چیر رہے تھے،زندگی میں اتنی ذلت اُس نے کبھی برداشت نہیں کی تھی۔۔وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔

مما کیا کر رہی ہیں آپ"۔۔احد اُن کے چیخنے کی آواز پر بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔"

کہا تھا ناں میں نے دور رہو اِس سے،اور تم اسے میرے سر پر بٹھانے کے لیے گھر" لے آئے ہو"۔۔وہ اب کہ احد پر برسی تھیں۔۔

مما پلیز یہ میری گیسٹ(مہمان)ہے مما"۔۔وہ ماں کو روکتا بولا۔۔"

گیسٹ، ہاہ، بیٹا جی اِس سے پوچھ تو لو تمہارے چکر میں ہے یا تمہارے بھائی کے چکر " میں ہے، کیونکہ مقصد تو اِس کا اِس گھر میں آنا ہو گا "۔۔وہ زہر خند لہجے میں طنز کرتے بولیں۔۔وہ اپنے کمرے سے نکلا تو اُسے رعنا کے چیخنے کی آوازیں آئی تھیں، کچھ انہونی کے خیال سے اُس کا دل دھڑکا تھا، پہلی سیڑھی پر قدم رکھتے ہی اُسے جھٹکا لگا تھا۔۔ماں کے یہ الفاظ اُس کے کان میں پڑے تھے اُس نے برداشت کی آخری حد پر جا کر اپنے لب بھینچے تھے، احد اُن کے الفاظ پر جیسے مرنے والا ہو گیا تھا۔۔

اللہ کا واسطہ ہے مما ایسے نا بولیں، یہ میری بہن ہے "۔۔۔وہ جیسے گڑگڑایا تھا۔۔" اور منہا کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اُس میں ایسے دفن ہو جائے کہ اب قیامت کے دن ہی اُٹھے۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے جنا ہے اِسے۔۔؟؟جو تمہاری بہن بن گئی، اٹھا کر باہر پھینکو اِسے، مجھے یہ " لڑکی اپنے گھر میں نہیں چاہیئے، کبھی بھی نہیں، سمجھے تم "۔۔وہ اُس کی طرف اُنگلی اُٹھا کر بولی تھیں۔۔وہ جیسے ہوش میں آتا دو دو سیڑھیاں اُترتا نیچے آیا تھا۔۔

اور لڑکی تم۔۔جو بھی تمہارا مقصد ہے کہیں اور جا کر پورا کرو، میرے بیٹوں سے" دور رہو"۔۔وہ اب آنکھوں میں نفرت کی چنگاریاں بھر کر کہتیں اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔

مِنو"۔۔احد نے بے حد شرمندگی سے اُسے پکارا تھا۔۔اُس نے سسکی لی تھی۔۔"

مم۔۔مجھے گھر جانا ہے"۔۔وہ روتے ہوئے بمُشکل بولی تھی۔۔دونوں بھائیوں" کے دل کو تکلیف ہوئی تھی، اُس نے بے بسی سے بھائی کو دیکھا تھا۔۔ تبھی عمر کا موبائل بجا تھا۔۔

جی بابا میں دس منٹ میں آرہا ہوں"۔۔اور منہا کے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا" تھا۔۔یعنی ابھی بھی اُس کی میٹنگ اہم تھی۔۔

احد اِسے گھر چھوڑ آؤ"۔۔آواز پر اُس نے جھٹکے سے سر اُٹھایا تھا۔۔"

میں خود جا سکتی ہوں"۔۔وہ آنسو پونچھتی ایک دم سے دروازے سے نکل گئی" تھی۔۔

جاؤ یار اِس کے پیچھے"۔۔وہ تھکے تھکے انداز میں بولا تھا۔۔۔"

بھایان بہتر ہوتا آپ جاتے اِسے چھوڑنے"۔۔احد آہستہ سے بولا تھا"

نہیں یار میں اِس وقت اِس کا سامنا نہیں کر سکتا، مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں ہے، تم" جلدی جاؤ اُس کے پیچھے جذباتی ہے بہت"۔۔اُس کے کہنے پر احد بھاگا تھا۔۔

. . . . . .

بب۔۔با۔۔با، انہوں نے۔۔انہوں نے میری بہت انسلٹ کی بابا"۔۔وہ احسن" صاحب کے سینے سے لگی بہت درد سے روتی بول رہی تھی۔۔

میرا بچّہ، بس بس"۔۔وہ اُس کو سنبھال نہیں پا رہے تھے۔۔پاس ہی احد اور ثمینہ" بیٹھے تھے۔۔

میں ابھی گھر جا کر دو ٹوک بات کروں گا اُس سے"۔۔وہ اُس کے آنسو صاف کرتے بولے تھے، ثمینہ اُن کے انداز پر چونکی تھیں۔۔

احسن"۔۔انہوں نے انہیں باز رکھنا چاہا۔۔"

ثمینہ تم ابھی بھی مجھے روک رہی ہو۔۔؟؟"۔۔وہ حیرت سے اُنہیں دیکھ کر بولے تھے۔۔

احد بہن کو اندر لے جاؤ"۔۔وہ احد سے بولے تھے، در حقیقت وہ اُس کے سامنے بات نہیں کرنا چاہ رہے تھے۔۔احد اُسے بازو کے گھیرے میں اندر کمرے میں لے گیا تھا، وہ ہنوز سِسک رہی تھی۔۔

جب تک میری بات تھی میں سہہ گیا، اُس عورت کی دی ہوئی ہر تکلیف سہہ گیا، اُس نے تمہارے ساتھ جو کیا وہ بھی انہی بچّوں کی خاطر سہہ گیا پر بات اب میرے بچّوں کی ہے"۔۔وہ بچّوں پر زور دے کر بولے تھے۔۔

میرا بیٹا منہ چُھپانے والوں میں سے نہیں ہے، آج بہت اِمپورٹنٹ میٹنگ تھی وہ" آفس ہی نہیں آیا، اُس نے مجھ سے کہا بابا آنی سے کہنا میں بھاگ نہیں رہا پر اِس وقت میں خود سے نظر ملانے کے قابل نہیں رہا آپ کی گڑیا سے کیا نظر ملاؤں گا"۔۔وہ نظریں جُھکائے کہہ رہے تھے۔۔

مجھے تم سے یا عُمر سے کوئی شکایت نہیں ہے احسن پر میری بیٹی بہت ڈر گئی ہے تم" رعنا کو ابھی مت چھیڑو، میں نہیں چاہتی کہ وہ میری بیٹی کے لیے آگے کوئی مشکلات پیدا کرے"۔۔ثمینہ بھائی کی جُھکی نظروں کو دیکھ کر دکھ سے بولی تھیں۔۔

میرے بیٹے سے کہنا شرافت سے کل آئے اور اپنی بیوی کو سنبھالے، رو رو کر" ہلکان ہو رہی ہے میری بچی"۔۔وہ اب ماحول کی کثافت دور کرنے کے لیے خوشگوار لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

پھر احسن صاحب کے بہت سمجھانے پر اُس کا موڈ بحال ہوا تھا لیکن عمر ابراہیم کی اُس وقت کی خاموشی اور اِس وقت نہ آنا اِس کے دل کو تکلیف سے دوچار کر گیا تھا۔۔

. . . . . .

کیا کہا ہے تم نے اُس یتیم بچی سے"۔۔وہ ضبط سے بولے تھے، ثمینہ کے کہنے پر وہ سچائی چھپانے پر مجبور تھے۔۔

اپنے بیٹوں کو سمجھا دیں، ورنہ اُس لڑکی کے ساتھ اِس سے زیادہ بُرا کروں گی" میں"۔۔وہ غصے سے بولی تھیں

خبردار رعنا خبردار، اگر آئندہ تم نے اُسے کچھ بھی کہا تو انجام کی ذمہ دار تم خود" ہو گی"۔۔وہ انگلی اُٹھا کر بولے تھے۔۔

آ۔۔آپ اُس دو ٹکے کی۔۔"۔۔وہ اُن کے انگلی اُٹھانے پر آگ بگولہ ہوئی تھیں" کہ وہ اُن کی بات کاٹ گئے۔۔۔

بس آگے ایک لفظ نہیں رعنا،اتنے سالوں سے میں خاموش ہوں، یہ نہ ہو اپنے" لیے کوئی مشکل پیدا کر لو"۔۔وہ غصّے سے چیخے تھے اور اُن کے لہجے میں آج ایسا کچھ تھا کہ وہ ٹھٹھک کر چُپ ہو گئی تھیں۔۔

. . . . . .

پھر وہ دوسرے دن آ پہنچا تھا پر وہ سوتی بن گئی۔۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ چلا گیا،اُس دن وہ یونیورسٹی نہیں گئی۔۔۔دوسرے دن بھی اُس نے سر درد کا بہانا بنا کر ثمینہ کو ٹالا تھا۔۔وہ ابھی اُس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔احد اُس کے دل کی حالت سمجھ رہا تھا اِس لیے اُس پر زور نہیں دیا۔

شام کو وہ پڑھانے آیا تھا۔۔وہ کمرے میں تھی،اُس کی آواز سن کر آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹ گئی۔۔جب ثمینہ اُس کے کمرے میں آئیں،اُسے لیٹا پا کر وہ سمجھ گئیں کہ وہ دو دن سے اُس سے نہ ملنے کے بہانے کر رہی ہے۔۔

منہا"۔۔اُنہوں نے اُس کے سر پر آ کر پکارا۔۔وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔"

مجھے پتا ہے تم جاگ رہی ہو،اُٹھو وہ کب سے آیا بیٹھا ہے مل لو اُس سے"۔۔وہ اُس کی آنکھوں سے بازو ہٹاتی بولیں۔۔

اماں میرے سر میں درد ہے،مجھے سونے دیں"۔۔وہ کہہ کر کروٹ بدل گئی" تھی۔۔

میں کیا کہہ رہی ہوں اُٹھ جاؤ،یہ کیا بد تمیزی ہے"۔۔وہ ڈپٹ کر بولی تھیں۔۔"

آنی سونے دیں اِسے، آپ ٹیبلٹ کھلا دیں، میں کل آؤں گا"۔۔وہ دروازے پر آ" کر بولا تھا۔۔وہ گہرا سانس بھر کر اُس کے ساتھ کمرے سے باہر آ گئی تھیں۔۔اُس کی آواز پر مِنہا کا دل کیا اُٹھ کر بیٹھ جائے پر دل پر قابو رکھے لیٹی رہی تھی۔۔

آنی مجھے پتا ہے وہ مجھ سے ناراض ہے، آپ پریشان ناں ہوں میں منا لوں گا" اُسے"۔۔وہ حسبِ عادت اُن کی پیشانی چُومتا مُسکرا کر بولتا چلا گیا تھا۔۔اُسے رُخصت کر کے وہ مِنہا کے پاس کمرے میں آئی تھیں۔۔

منہا بہت غلط بات ہے، وہ دو دن سے آ رہا ہے اور تم منہ لپیٹے سو جاتی ہو، اِس سب" میں اُس کی کیا غلطی ہے"۔۔وہ خفا خفا سی بیڈ پر بیٹھ گئی تھیں۔۔

مجھے نہیں پتا، میں بس اُن سے ناراض ہوں"۔۔وہ ایک دم اُٹھ کر نروٹھے پن" سے بولی تھی۔۔

بیٹا ایک بار سوچو اس سب میں اُس کا کیا قصور ہے، اِس کے باوجود وہ دو دن سے " آ رہا ہے"۔۔وہ اُس کے بال سنوارتے نرمی سے بولی تھیں۔۔

اُنہیں اپنی میٹنگ مجھ سے زیادہ اہم ہے اماں۔۔وہ مجھے چھوڑنے بھی تو آ سکتے تھے " ناں اماں، لیکن نہیں۔۔اُن کی امی نے اُن۔۔اُن کے سا۔۔سامنے مجھ۔۔مجھے۔۔ اماں۔۔اُنہیں کوئی فرق نہیں پڑا"۔۔اُس کا غم پھر تازہ ہوا تھا۔۔

ایسا نہیں ہے مِنہا۔۔وہ اُس کی ماں ہے بیٹا اور ابھی تم اُس گھر میں گئی نہیں ہو وہ " اِس طرح اپنی ماں سے اُلجھ کر تمہارے لیے مشکلات پیدا نہیں کرے گا تم سمجھو اِس بات کو"۔۔اُنہوں نے اُسے گلے لگایا تھا۔۔

وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے منہا، اور وہ تمہارا شوہر بھی ہے، بیٹا اِس رشتے میں " چھوٹی چھوٹی بدگمانیوں کو بلکل بھی جگہ نہیں دینی چاہیئے، جہاں کوئی چیز پریشان

کرے اُسے بیٹھ کر سلجھا لینا چاہیئے، دلوں میں رکھنے سے فاصلے بڑھتے ہیں"۔۔وہ اُن کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔

محبتوں کی قدر محبتوں سے ہی کرنی چاہیئے میری جان ورنہ محبت روٹھنے میں دیر" نہیں کرتی"۔۔اِس بات پر اُس کے دل کو دھکا لگا تھا۔۔

اللہ نہ کرے"۔۔وہ دل ہی دل میں بولی تھی۔۔وہ اُٹھ بیٹھی تھی۔۔"

اماں میں کل خود جا کر اُن سے بات کر لوں گی"۔۔وہ نم لہجے میں بولی تھی۔۔"

میری اچھی بیٹی"۔۔اُنہوں نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔"

چلو اب دوا لو دو دن سے بخار ہے تمہیں"۔۔ثمینہ نے ٹیبلٹ اٹھائی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

اماں اب تو ختم ہی ہے ناں، آپ کو پتا تو ہے مجھ سے نہیں نگلی جاتی اور منہ بھی کڑوا" ہو جاتا ہے"۔۔وہ سدا کی دوا کھانے کی چور تھی۔۔

کوئی بہانا نہیں چلے گا ایک ہی ٹیبلٹ ہے، اٹھو شاباش"۔۔وہ منہ بناتے اُٹھ گئی" تھی۔۔

. . . . . .

ایک ہفتے کے بعد پیپرز تھے، اِس کی اور احد کی آج لاسٹ کلاس تھی، اُسے ہلکا سا بخار تھا لیکن اگلے دن وہ صرف اُس کو یہ بتانے آئی تھی کہ وہ اُس سے ناراض نہیں ہے دو دن سے اُسے دیکھا نہیں تھا دل اُسے دیکھنے کے لیے الگ بے چین تھا۔۔

وہ کہاں ہوں گے احد۔۔؟؟"۔۔وہ اُس سے پوچھ رہی تھی۔۔"

تمہارے وہ کونے والی کلاس میں ہوں گے اِس وقت"۔۔وہ اُس کو کہہ کر کلائی پر" بندھی گھڑی کو دیکھ کر بولا۔

www.novelsclubb.com

تم چلی جاؤ، کوئی ٹیچر نہیں ہو گا سب اسٹوڈنٹس ہی ہیں وہاں، اور ہماری کلاس میں" ابھی بیس منٹ ہیں وہیں آ جانا"۔۔وہ اُس سے کہتا آگے بڑھ گیا، وہ کچھ سوچ کر اُس کی کلاس کی طرف بڑھی تھی۔۔

باہر کھڑی وہ سوچ رہی تھی کہ کس سے کہے اُسے بُلانے کو، جب اُسے حرا نظر آئی۔۔ حرا اُسے دیکھ کر اُس کے پاس آئی تھی۔۔

عمر بھائی سے ملنے آئی ہو۔۔؟؟"۔۔اُس کے مُسکرا کر خود ہی سے پوچھنے پر وہ" اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔

اچھا رُکو میں بھیجتی ہوں اُنہیں"۔۔وہ مڑ کر کلاس میں چلی گئی۔۔"

سنو یہ کیوں آئی ہے۔۔؟؟ کیا کہہ رہی تھی۔۔؟"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ عمر تک" جاتی لیلیٰ نے اُسے بازو سے پکڑ کر روکا تھا۔۔

عمر بھائی کو بُلانے کا کہہ رہی ہے"۔۔ حرا نے جواب دیا۔۔"

اور تم عمر کو بلانے چل دیں"۔۔لیلیٰ نے تپ کر اُسے دیکھا تھا۔۔"

تو کیا یونی کے چوکیدار کو بلانے جاتی۔۔؟؟"۔۔وہ بھی جواباً تپ کر بولی تھی۔۔"

کسی کو مت بُلاؤ یہیں کھڑی رہو، یہ خدمتِ خلق کا شوق کہیں اور پورا کرنا، انعم تم"

ذرا عمر کے پاس جا کر اُس کا سیل لے آؤ"۔۔وہ حرا کو کہہ کر انعم کی طرف مڑی

تھی۔۔

ہاں میں کہوں گی اور وہ اپنے سیل کے ساتھ اپنا دل جگر سب کچھ میرے ہاتھ پر"

رکھ دیں گے"۔۔وہ اُسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولی۔۔

تم دونوں بیوقوف ہی رہنا ہمیشہ، کسی پھُپھی چاچی کی بیٹی کا نمبر نکالو اور اُس کے"

پاس پریشان صورت لے جا کر کہو کہ میرا بیلنس ختم ہے اور ایمرجنسی ہے مجھے یہ

نمبر ملا کر دے دیں"۔۔وہ باہر دیکھ کر بولی جہاں وہ بے چینی سے اُس کا انتظار کر

رہی تھی۔۔

لیکن لیلیٰ۔۔"۔۔انعم تذبذب کا شکار ہوئی تھی۔۔"

کوئی لیکن نہیں میرے پاس ٹائم نہیں ہے فاسٹ"۔۔وہ اُس کی بات کاٹ کر"

اُسے دھکادے کر بولی، مجبوراً انعم دانت پیستی اُس کی طرف گئی تھی جہاں وہ

اسٹوڈنٹس میں گھرا بیٹھا تھا

شکل پر بیچارگی تولاؤ"۔۔وہ پیچھے سے بولی تھی،"

سُنو فیضان پلیز ایک کام کردو"۔۔پھر اندر آتے فیضان کو جلدی سے روکا تھا۔۔"

ہاں بولو"۔۔وہ رکا تھا"

باہر وہ جو لڑکی کھڑی ہے ناں"۔۔۔فیضان کو ساری بات بتا کر منہا کے پاس بھیج"

کر اُس نے انعم کو دیکھا جہاں عمر اپنے سیل سے نمبر ملا کر اُسے دے رہا تھا، اُسکے

ہونٹوں پر معنی خیز مُسکراہٹ دوڑی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

بس میرا یہ پلان کامیاب ہو جائے، رعنا آنٹی میرا آدھا کام تو کر ہی چکی ہیں"۔۔وہ" دل ہی دل میں بولتی انعم کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی۔۔

لگی رہو"۔۔جو کہ اُس کے سیل سے اپنی کسی کزن سے باتیں کر رہی تھی، پھر اُس" نے فیضان کو دیکھا تھا۔۔جو منہا کے پاس پہنچ چکا تھا۔۔

ایکسکیوز می! عُمر بھائی کہہ رہے ہیں کہ ابھی وہ بِزی ہیں وہ آپ سے بعد میں بات" کریں گے"۔۔وہ شائستگی سے بولا تھا۔۔اُس کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا، اُسے پیغام دے کر وہ مڑ گیا تھا، لیلیٰ کے چہرے پر کمینی سی مُسکراہٹ آئی تھی، حرا نے تاسف سے لیلیٰ کو دیکھا تھا

وہ پاس پڑے بینچ پر بیٹھ گئی تھی، آنسو نکلنے کو بیتاب تھے اُسے جیسے یقین نہیں آیا تھا، کچھ سوچ کر اُس نے بیگ سے موبائل نکالا تھا تبھی لیلیٰ اُس سے نظر بچا کر انعم کا ہاتھ

تھا متی کلاس سے نکل کر دیوار کے پار کھڑی ہوئی تھی۔۔ جہاں سے منہا اُسے دکھ رہی تھی، جو موبائل دیکھ رہی تھی۔۔

رکھو رکھو فون رکھو"۔۔ وہ عجلت میں انعم کے ہاتھ سے موبائل لے کر کال کاٹ" چُکی تھی، منہا اب کال ملا کر موبائل کان سے لگا چُکی تھی، لیلیٰ کو جیسے یقین تھا کہ وہ اُسے کال ضرور کرے گی اور وہی ہوا تھا۔۔

لیلیٰ کے ہاتھ میں تھا اُس کا موبائل بجا تھا، اِسکرین پر چمکتے نام "منہا" پر نظر پڑتے ہی اُس نے زہر خند مُسکراہٹ کے ساتھ کال کاٹی تھی۔۔ پھر اُسی مُسکراہٹ کے ساتھ اُسے دیکھا جو حیرت سے اپنے موبائل کی اِسکرین کو دیکھ رہی تھی، اُس نے پھر سے نمبر ملایا، اِس بار موبائل کو کان پر لگانے کے بجائے اُس نے نظروں کے سامنے رکھا تھا۔۔

واؤ انٹر سٹنگ گیم"۔۔وہ کھل کر ہنستی تین چار بیلز کے بعد پھر سے کال کاٹ چکی" تھی۔۔

لیلیٰ،اگر انہوں نے اپنی کال ہسٹری چیک کر لی تو۔۔؟"۔۔انعم ڈر کر بولی تھی۔۔"

تو بول دینا پتا ہی نہیں چلا تھا"۔۔وہ آرام سے بولی تھی۔۔"

اُس نے ڈبڈبائی نظروں سے اسکرین کو دیکھا،کال کے ساتھ اُس کا مان بھی ٹُوٹا تھا۔۔اُس نے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے آنکھوں کو بے دردی سے رگڑا تھا۔۔پھر ایک شکوہ کناں نظر کلاس پر ڈال کر وہ تیز تیز قدموں سے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

سیل پر پاس ورڈ لگا ہے ورنہ پہلی کال کے بعد فون آف کر کے اُسے اُس کی اُوقات" یاد کروانی تھی"۔۔وہ بہت زیادہ خوش نظر آ رہی تھی،پتا نہیں کیوں انعم کو بھی لیلیٰ کی یہ حرکت پسند نہیں آئی تھی۔۔

اب جاؤ اپنے بھائی کو تھینکس کے ساتھ سیل واپس کر آو"۔۔اور انعم اِس دعا کے ساتھ گئی تھی کہ اللہ کرے اُسے پتا نہ چلے۔۔

. . . . . .

وہ کلاس میں لیٹ آیا تھا کلاس شروع ہو چکی تھی اِس لیے اُسے جہاں جگہ ملی وہ بیٹھ گیا۔۔

کلاس ختم ہوتے ہی سب ایک دوسرے کو بیسٹ وشز کہتے کلاس سے باہر چلے گئے، جب سب چلے گئے تو اُس کی جانب مُتوجہ ہوا جو چپ چاپ بیٹھی تھی۔۔

چلو تمہیں زبردست لنچ کرواتا ہوں"۔۔احڈ کی بات پر اُس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

واہ دیکھو بھایان اتنے رف سے حُلیے میں بھی کتنے ہینڈسم لگ رہے ہیں"۔۔وہ" موبائل اُس کے سامنے کرتا بولا، جہاں فیس بُک پر اُس کے ساتھ اور بھی یونیورسٹی فیلوز کی پکچرز تھیں تبھی اُس کے آنسو آگے رکھے رجسٹر پر گرے تھے۔۔

مِنو کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے رونے سے از حد پریشان ہوا تھا اور وہ کچھ بھی" بولے بغیر بس روئے جا رہی تھی۔۔

یار کچھ بتاؤ تو کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔؟؟"۔۔اُس کے پوچھنے پر رونے میں اور" شدت آئی تھی۔۔

بھایان سے لڑائی ہوئی ہے۔۔؟؟"۔۔گو کہ ایسا ہونا احد کی نظر میں ناممکن تھا پر" وہ اُسی سے ملنے گئی تھی اور اب یہ رونا۔۔

مجھے گھر جانا ہے، میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے"۔۔اُس کے نام پر ایک دم سختی" سے کہہ کر اپنا سامان سمیٹنا چاہا۔۔

کچھ بتاؤ تو۔۔؟"۔۔وہ اُس کا ہاتھ تھام کر بولا تھا۔۔جو کہ گرم ہو رہا تھا۔۔۔"

تمہیں ابھی بھی بخار ہے منو"۔۔وہ پریشان ہوا۔۔"

میرے خیال ہے میں خود ہی چلی جاتی ہوں"۔۔وہ ناراض ہوتی اپنا بیگ اُٹھا کر" بولی تھی۔۔

اچھا اچھا چلو آؤ، ایک کام کرتے ہیں بھایان سے مل لیتے ہیں"۔۔وہ اُس کے ساتھ" چلتے بولا۔۔

تم مل لو اُن سے، میں بس سے چلی جاتی ہوں"۔۔وہ ایک دم تلملا کر کہتی" دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اور کو پھولن دیوی چل رہا ہوں"۔۔وہ اُس کے پیچھے بھاگا تھا پر اُس کے انداز پر" ٹھٹھکا تھا۔۔

مطلب واقعی بھایان سے کوئی بات ہوئی ہے، کہیں اُس دن مما کی بات پر"
تو۔۔"۔۔وہ اُسے دیکھتے چلتے جا رہا تھا جس کا چہرہ بخار سے تپ رہا تھا پر اُس کے
چہرے پر احد کو عجیب دکھ اور غصے کے تاثرات بھی دکھے تھے۔۔

. . . . . .

یار یہ لیلیٰ نے اچھا نہیں کیا"۔۔وسیم تاسف سے بولا تھا، حرا سے رہا نہیں گیا تو وہ"
رضا اور وسیم کو لیلیٰ کی ساری حرکت بتا کر واپس کلاس میں اپنی چیزیں سمیٹنے چلی گئی
تھی، سب ہی چلے گئے تھے لیلیٰ انعم کے ساتھ غائب تھی صرف عمر اور ارسلان
.. بیٹھے ہوئے تھے۔رضا اور وسیم کلاس کے باہر کھڑے تھے

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ عمر بھائی اپنی کزن میں اِنٹرسٹڈ ہیں"۔۔رضا وثوق"
سے بولا تھا۔۔

تو کیسے کہہ سکتا ہے، ہوتی تو وہ سارا دن احد کے ساتھ ہے"۔۔وسیم نے اُس کو" پُر سوچ نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔

نہیں یار، احد نے پہلے دن ہی جا جا کر پوری یونی میں اعلان کیا تھا یہ میری بہن ہے" کوئی اِسے تنگ کرنے کا سوچے بھی نہیں"۔۔وہ ہنس کر بولا تھا۔۔

لیکن عمر بھائی اُسے پسند کرتے ہیں یہ بات میں لکھ کر دے سکتا ہوں"۔۔پھر کچھ" سوچ کر مزید بولا۔۔

تجھے کیا انہوں نے اپنے راز میں شریک کیا ہے جو اتنے یقین سے کہہ کر سسپینس" پھلا رہا ہے۔۔؟؟"۔۔وسیم اب کے چِڑ ہی تو گیا تھا

یار پتا نہیں مجھے یہ بات تجھے بتانی چاہیئے یا نہیں، مجھے عمر بھائی کے کردار پر کوئی" شک نہیں قسم سے اور نہ وہ ایسی لڑکی لگتی ہے بڑی معصوم اور پاک سی ہے"۔۔وہ رُکا تھا، وسیم اُلجھن بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

لیکن اُس دن فارم ہاوس میں، میں نے فجر کے وقت عمر بھائی کو اُس کے روم سے نکلتا دیکھا تھا"۔۔اُس نے بڑی مشکل سے بات مکمل کی تھی۔۔وسیم چُپ تھا۔۔

"مجھے یقین ہے ایسا کچھ نہیں ہوا ہو گا جیسا میں نے اُس وقت سوچا تھا، میں اُس وقت چُپ ہو گیا تھا اور سوچا تھا یہ بات کسی سے نہیں کہوں گا، آج تم سے کہی ہے تو اِس لیے کہ لیلیٰ کو کوئی بھی بیوقوفی کرنے سے روکنا ہو گا"۔۔رضا وسیم کو دیکھ کر بولا تھا۔۔دونوں کی کلاس کی طرف پُشت تھی، اور رضا کو پتا بھی نہیں چلا کہ وہ جِس کو باز رکھنے کا سوچ رہا تھا انجانے میں اُسی کو وہ راز دے گیا تھا۔۔لیلیٰ افتخار زہر خند مُسکراہٹ لیے اُن سے تھوڑا دور کھڑی سب کچھ سُن چُکی تھی۔۔وہ جو کلاس میں اپنا بیگ اُٹھانے جا رہی تھی رضا کے منہ سے عمر کا نام سن کر بے ساختہ رُکی تھی۔۔

"بڑی پارسا بنتی ہے"

ناؤ آئی ایم گوئنگ ٹو شوہر رئیل فیس ٹو دی ورلڈ اِن یور پریزنس مسٹر عُمر"

""""اِبراہیم

اب میں تمہاری موجودگی میں دنیا کے سامنے اُس کا اصل چہرا لاؤں گی مسٹر عمر)

(ابراہیم

وہ ابھی اِسی وقت عمر ابراہیم کے سر پر قیامت ڈھانے کا فیصلہ کرتی کلاس کی طرف بڑھی تھی۔۔

. . . . . .

گھر آ کر اُس نے خود کو کمرے میں بند کر دیا تھا، صد شکر کہ فرح آئی ہوئی تھی، ثمینہ اُس کے پیچھے نہیں آئی تھیں، شدت سے رونے کے باعث سر میں درد بڑھتا جا رہا تھا۔۔ کچھ سوچ کر اُس نے موبائل اُٹھایا اور فیس بک کھول کر اُس کی پروفائل پر گئی جہاں اُن سب کی تصویریں تھیں، کچھ تصاویر ارسلان نے اپلوڈ کی تھیں اور کچھ لیلیٰ

نے۔۔لیلیٰ کی تصویروں میں حسبِ عادت وہ ہر تصویر میں عمر کے قریب ہی کھڑی تھی۔۔اور بقول احد کے بلیک جینز لیمن کلر کی شرٹ اور فولڈڈ سلیوز کے ساتھ وہ واقعی اچھا لگ رہا تھا۔۔اُس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو جمع ہونے لگے تھے جن کو بے دردی سے بہنے دیا تھا اُس نے۔۔پروفائل کو نیچے کرتے وہ ٹھٹھکی تھی، جہاں لیلیٰ نے دُنیا کو اُس کے ساتھ کے ایف سی میں برگر کھانے کی اطلاع دی تھی۔۔یہی وہی دن تھا جب وہ اُسے ڈراپ کرنے گیا تھا، اُس کی آنکھیں جل اُٹھی تھیں۔۔اور نیچے لیلیٰ نے اُسے پڑھانے کے لیے تھینکس کیا تھا وہ بھی عمر کے گھر میں۔۔اِس سے زیادہ کچھ بھی دیکھنے اور جاننے کی ہمت نہیں تھی اُس میں۔۔

میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ"۔زیرِ لب بولتے ہوئے اُس نے موبائل" دور پھینکا تھا۔۔

بد گمانی نے بڑے فخر سے اپنی کینہ پُرور عادت سے مجبور ہو کر ایک اور محبت پر اپنی چادر اُوڑھائی تھی۔۔وہ دُکھتے سر کے ساتھ تکیے میں منہ دیئے رو رہی تھی اور بد گُمانی اُس سے اپنے مخصوص کمینے پن سے مُسکرائی تھی۔۔

. . . . . .

ہائے کیسے ہو۔۔؟؟"۔۔اُس نے اُس کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھتے پوچھا تھا۔۔" عُمر نے موبائل سے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا جو بلیو جینز اور لائیٹ پنک ٹاپ میں ہمیشہ کی طرح فریش لگ رہی تھی۔۔اُس کے ہونٹوں پر پُراسرار سی مُسکراہٹ تھی۔۔وہ اُس پر سے نظر ہٹا چکا تھا۔۔

فائن"۔۔اپنے سامنے پڑے رجسٹر کو بند کر کے بیگ میں رکھتا سنجیدگی سے بولا" تھا۔۔لیلیٰ کی اُس دن کی حرکت کے باعث وہ اب اُس سے دور رہنا ہی بہتر سمجھتا تھا۔۔

چل رہے ہو۔۔؟؟"۔۔ارسلان قریب آیا تھا۔۔"

ہاں چلو"۔۔وہ کھڑا ہوا تھا۔۔"

ایسی بھی کیا جلدی ہے، تھوڑا ٹائم تو ہمیں بھی دے ہی سکتے ہیں آپ"۔۔وہ دلبرانہ انداز میں بولی تھی، آج لیلیٰ کے تیور ہی الگ تھے۔۔ارسلان نے بھی حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔

سوری مجھے آفس جانا ہے"۔۔وہ آگے بڑھتا بولا تھا۔۔"

"یو کین اسپینڈ دی ہول نائٹ وِد ہر بٹ یو کانٹ اسپینڈ فائیو منٹس وِس می"

تم اُس کے ساتھ ساری رات گزار سکتے ہو پر میرے ساتھ پانچ منٹ نہیں گزار سکتے)

www.novelsclubb.com

وہ اپنے ناخنوں پر پھونک مارتی اِک ادا سے باآواز بُلند بولی تھی۔۔اُس کے بڑھتے قدم ایک جُھٹکے سے رکے تھے۔۔سب نے ہی چونک کر لیلیٰ کو دیکھا تھا۔۔

"واٹ رِبش، آر یو اِن یور سینسس۔۔؟؟"

(کیا بکواس ہے، تم ہوش میں ہو۔۔؟)

وہ اُس کے پاس آتا دھیمے لہجے میں غرّایا تھا، ارسلان نے بھی حیرت سے لیلیٰ کو دیکھا تھا، اِس وقت حِرا، انعم، رضا، وسیم سب ہی کلاس میں موجود تھے۔۔

کیا ہوا۔۔؟"۔۔وہ معصوم بنتی پوچھنے لگی۔۔"

تمہاری وہ سو کالڈ (نام ونہاد) پاک باز، کیا کہتے ہیں اوہ ہاں ستی ساوتری کزن کی" پاک بازی کا کریکٹر سرٹیفکیٹ لگا ہے میرے ہاتھ"۔۔وہ اب کے مزا لیتی بولی تھی۔۔رضا نے نا سمجھی سے وسیم کو دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"جسٹ شٹ اپ لیلیٰ"

وہ دھاڑا تھا۔۔

کیا تم نے فارم ہاؤس میں اُس کے ساتھ رات نہیں گزاری تھی۔۔؟؟"۔۔اب" کے وہ مارے حسد کے چِلائی تھی۔۔

سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔وسیم اور رضا نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا،رضا کا دل چاہا وہ لیلیٰ کے منہ پر ایک تھپڑ تو ضرور مار دے۔۔ارسلان نے اضطراب سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔

بکواس بند کرو میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا"۔۔مارے اشتعال کے وہ اُس پر" چڑھ آیا تھا۔۔

کیا کر رہے ہو یار"۔۔ارسلان نے سرعت سے اُسے قابو کیا تھا ورنہ وہ لیلیٰ کو" جان سے تو مار ہی چُکا ہوتا۔۔وہ بے ساختہ پیچھے ہٹی تھی۔۔

لیلیٰ تم ہوش میں نہیں ہو چلو یہاں سے"۔۔انعم اور حرا نے آکر اُسے سنبھالا" تھا۔۔

چھوڑو مجھے"۔۔وہ اُن کی گرفت سے خود کو چھڑاتی چلائی تھی۔۔"

وہ دو ٹکے کی لڑکی تین گز کا ڈوپٹہ پہن کر دنیا کو الو بناتی ہے کبھی تم کبھی احد اور پتا" نہیں کتنے مردوں کے ساتھ نائٹ اسپینڈ۔۔"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ پورا کرتی وہ ارسلان سے خود کو چُھڑاتا دھاڑا تھا۔۔

ہاں تھا میں اُس رات اُس کے ساتھ، بیوی ہے وہ میری، نام مت لو اُس کا اپنی" گھٹیا زبان سے"۔۔لیلیٰ افتخار پھٹی پھٹی آنکھوں سے بے ساختہ پیچھے ہٹی تھی۔۔ سب جہاں کے تھاں ساکت رہ گئے تھے۔۔رضا نے سُکون کا سانس لیا تھا، اُسے لگا جیسے کوئی بوجھ اُترا تھا اُس کے کندھوں سے

تم چلو یہاں سے عمر"۔۔ارسلان نے اُس کا بازو کھینچا تھا۔۔"

نہیں رُکو پہلے میں لیلیٰ اِفتخار کو جواب تو دے دوں"۔۔وہ اپنا بازو چُھڑواتا جیب سے موبائل نکال کر زہر خند لہجے میں بولا تھا۔۔وہ ساکت کھڑی تھی جیسے سارے الفاظ دم توڑ گئے تھے۔۔

"کل کو تم میری بیوی پر نیا الزام لگا دو کہ میں نے نکاح کا جُھوٹ بولا ہے یا اُس نے میرے ساتھ بھاگ کر نکاح کیا ہے تو یہ دیکھو یہ میرا اور منہا کا نکاح نامہ ہے"۔۔ وہ موبائل پر نکاح نامے کی تصویر زوم کر کے دکھاتا بولا تھا۔۔وہ بِنا آنکھیں جھپکے موبائل کی اسکرین کو گھور رہی تھی۔۔

"اور یہ اِن کو تو جانتی ہو ناں تم، یہ میرا باپ ہے اور یہ منہا کی ماں، میرا باپ اور اُس کی ماں دونوں سگے بہن بھائی ہیں اور اُن دونوں کی موجودگی میں ہوا تھا یہ نکاح جب تم دبئی گئی تھیں"۔۔وہ اُسے مِنہا اور اپنے ساتھ احسن صاحب اور ثمینہ کی تصویر دکھاتا بولا۔۔وہ ویسے ہی بُت بنی کھڑی رہی تھی۔۔

ہاں ایک اور بات"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا آج جیسے سارے حساب"
چُکانے کا ارادہ کر چُکا تھا

تم نے ابھی احد کا نام لیا ناں، تو سُنو میرا بھائی اگر اُسے بہن بولتا ہے تو واقعی وہ اُس"
کی بہن ہے، وہ دونوں دودھ شریک بہن بھائی ہیں"۔۔کمرے میں موجود لوگوں کو
آج سمجھ آیا کہ وہ کیوں ہر وقت احد کے ساتھ ہوتی ہے اور احد کیوں اُس کی حد سے
زیادہ پرواہ کرتا ہے

آئندہ لیلیٰ۔۔آئندہ اگر تمہاری زبان پر میری بیوی کا نام بھی آیا ناں تو زبان نکال"
کر ہاتھ میں رکھ دوں گا"۔۔وہ دو قدم اُس کے پاس جا کر انگلی اُٹھا کر خون آشام
نظروں سے دیکھتا بولا تھا۔۔اب کے ارسلان اُسے زبردستی بازو سے پکڑ کر کلاس
سے باہر لے گیا تھا۔۔اور وہ اُن دونوں کے پاس سے ہوتی دوڑتی ہوئی وہاں سے نکلی
تھی۔۔

. . . . . .

تمہیں ذرا احساس ہے تم کیا کر چکے ہو"۔۔ارسلان نے پارکنگ میں گاڑی کے پاس رک کر اُسے لتاڑا تھا۔۔

"آئی ڈونٹ گو آڈیم"

(مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے)

وہ تلخی سے بولا تھا۔۔

رعنا آنٹی کو سنبھال لو گے۔۔؟"۔۔ارسلان کا سوال اِس بات کا واضح اشارہ تھا کہ "لیلیٰ کے ذریعے یہ بات رعنا تک تو پہنچنی تھی اور اِس بات کا اُسے ادراک تھا، پر کس انداز میں پہنچنی تھی یہ پریشان کن بات تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے صرف اِس بات کی ٹینشن ہے کہ بابا کراچی میں نہیں ہیں اور مما کو صرف وہی سنبھال سکتے ہیں"۔۔وہ گزشتہ دونوں کے واقعے کو ذہن میں لاتا بولا جب رعنا

نے منہا کو دیکھ کر ہی طوفان کھڑا کیا تھا اب نکاح کا سُن کر وہ کیا کریں گی۔۔اُس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

چلو یار میں چلتا ہوں"۔۔اُس نے گاڑی کا دروزہ کھولا تھا۔۔"

کہاں جاؤ گے۔۔؟؟"۔۔ارسلان پریشانی سے اُس کے چہرے کو دیکھ کر بولا" تھا۔۔

گھر جاؤں گا ڈونٹ وری یار اب جو بھی ہو دیکھا جائے گا،اِس وقت صرف گھر جانا" چاہتا ہوں"۔۔وہ اُسے تسلی دیتا آخر میں تھکے تھکے انداز میں زبردستی مُسکرایا تھا۔۔

بیسٹ آف لک"۔۔ارسلان نے مُسکراتے ہوئے اُس کا شانہ تھپتھپایا تھا۔۔وہ" بھی جواباً مُسکرا کر اُسے اللہ حافظ کہتا گاڑی بڑھا گیا تھا،ارسلان کچھ لمحے اُس کی گاڑی کو دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا

. . . . . .

اُس نے کمرے کی ساری چیزیں توڑنی شروع کر دی تھیں۔۔

میں نے آپ سے کہا تھا ناں۔۔ کہا تھا ناں۔۔ کیا کیا آپ نے کچھ نہیں۔۔ نکاح کر" کے آیا ہے وہ اُس۔۔۔سے"۔۔اُس نے سائیڈ لیمپ اُٹھا کر پوری قوت سے دیوار پر دے مارا تھا۔۔

لیلیٰ۔۔"۔۔شہلا نے اُسے سنبھالنا چاہا تھا۔۔"

"ڈونٹ۔۔جسٹ ڈونٹ ٹچ می"

(مجھے ہاتھ مت لگائیں)

شہلا کے ہاتھ جھٹکتی وہ چیخی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مما اُس نے اُس کے ساتھ نکاح کیا ہے۔۔ نکاح مما نکاح"۔۔وہ کانوں پر ہاتھ" رکھتی پاگلوں کی طرح چلا رہی تھی۔۔وہ اُس سے سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔۔

بیٹی کی دیوانوں جیسی حالت پر شہلا سر پر ہاتھ رکھتی رو دی تھی۔۔

لیکن میں اُن دونوں کو ایک نہیں ہونے دوں گی"۔۔وہ وحشت زدہ سی بولی تھی۔۔

دیکھنا آپ۔۔میں اُس کا چہرہ اِس قابل ہی نہیں رہنے دوں گی کہ وہ اُس پر ایک سے دوسری نظر بھی ڈالے۔۔"۔۔وہ شیشے میں اپنا عکس دیکھ کر ہنسی تھی۔۔شہلا کو اُس کی حالت سے خوف آیا تھا۔۔

لیلیٰ۔۔نہیں لیلیٰ"۔۔وہ نفی میں سر ہلاتی بولی تھی۔۔"

وہ خود اپنا چہرہ دیکھ کر عُمر سے طلاق مانگے گی۔۔کیونکہ یہ تو طے ہے، عُمر اگر میرا نہیں ہوا تو میں اُسے اُس کا بھی نہیں رہنے دوں گی"۔۔وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتی بولی تھی۔۔

. . . . . .

WWW.NOVELSCLUBB.COM

New Edition of Anmol Muhabbat

تیرہویں_قسط#

انمول_محبت#

^^^^^^^

دو تین گھنٹوں سے بِلا مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا تھا۔۔پھر جیسے تھک کر اُس نے گھر کی جانب گاڑی موڑی تھی۔۔گھر کے گیٹ پر گاڑی روکتے ہی اُس کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کہ ابھی رعنا سے سامنا نہ ہو۔۔

www.novelsclubb.com

عمر بیٹے بیگم صاحبہ نے کہا تھا کہ آپ جیسے ہی آئیں اُن سے مل لیں"۔۔اُس نے" جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھا امجد نے اُسے رعنا کا پیغام دیا تھا،یعنی لیلیٰ اپنا کام کر چکی

تھی،اسے اب ایک اور آزمائش سے گزرنا تھا شاید زندگی کی سب سے بڑی آزمائش۔۔

اِس سے پہلے وہ کچھ کہتا رعنا خود اپنے کمرے سے نکلی تھیں۔۔

"امجد تم جاؤ اب"۔۔وہ امجد سے بولی تھیں، عمر کی اُن کی طرف پُشت تھی اُس نے بے ساختہ آنکھیں بند کر کے خود میں ماں کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا کی تھی۔۔

رعنا نے امجد کے جانے کا انتظار کیا تھا۔۔

"تمہارا باپ اور تم مجھے نیچا دکھانے کو اِس حد تک جا سکتے ہو میں نے سوچا بھی نہیں تھا"۔۔لہجے میں کاٹ تھی۔۔عمر اُن کی طرف مڑا تھا۔۔

"اِحسن نے ہمیشہ مجھ سے میرا بیٹا چھیننا چاہا تھا، وہ تمہیں مجھ سے ایسے چھینے گے یہ بھی میں نے نہیں سوچا تھا"۔۔وہ ہنوز سر جُھکائے کھڑا تھا۔۔

میں آج بھی آپ ہی کا بیٹا ہوں، ہمیشہ رہوں گا"۔۔اِس بات پر اُس نے سر اُٹھایا" تھا۔۔

میرے بیٹے ہوتے تو اُس عورت کی بیٹی کو کبھی قبول نہ کرتے"۔۔وہ اب کہ " چلائی تھیں لاؤنج میں قدم رکھتا احد ٹھٹھکا تھا۔۔

اِس میں آنی کا کوئی قصور نہیں ہے، اُس سے نکاح کا فیصلہ میرا اپنا تھا، وہ مجھے تب " اچھی لگی تھی جب میں جانتا بھی نہیں تھا کہ وہ آنی کی بیٹی ہے"۔۔وہ اُن کے سامنے اپنی پسندیدگی کا اظہار کر گیا تھا۔۔

اتنے سالوں بعد وہ آکر مجھ سے میرا بیٹا چھین لے گی اور میں چُپ رہوں گی، بھول" ہے اُس کی، جیسے اُنیس سال پہلے اپنے بیٹے کو اُس سے دور کیا تھا ویسے ہی میں پھر اپنے بیٹے کو اُس سے اور اُس کی بیٹی سے دور کروں گی"۔۔اُس کی بات سُنے بغیر وہ ہذیانی انداز میں چیخی تھیں، عمر نے تڑپ کر اُنہیں دیکھا تھا، وہ انجانے میں اُس کے

اندر کے سات سال کے بچّے کے زخم پھر سے ہرے کر گئی تھیں،اِس وقت وہ جس عورت سے نفرت کا اظہار ببانگ دہل کر رہی تھیں اُس عورت کی محبت میں اُن کا بیٹا راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر رویا تڑپا تھا، کتنے ہی ہفتے بیمار رہا تھا، پر رعنا اِحسن نے یہ بات کبھی سوچنے کی زحمت ہی نہیں کی تھی،اور انجانے میں شاید وہ اپنے بیٹوں کی محبت بھی کھو چکی تھیں۔۔

مما پلیز"۔۔وہ اتنا ہی بول سکا تھا"

ایک لفظ نہیں بولنا جو تم اور تمہارا باپ کر چُکے ہو اُس کو میں ٹھیک کروں گی،" طلاق دو گے تم اُسے"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتیں اُس کے سر پر بم گراتے بولی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"نیور"

(کبھی نہیں)

وہ اب کے سختی سے بولا تھا یہ بات کوئی اور بولتا وہ اُس کا حشر کر دیتا لیکن سامنے اُس کی ماں کھڑی تھیں، اُس نے سختی سے دانت پر دانت جمائے تھے۔۔

مما پلیز یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"۔۔احد اِس سے زیادہ چُپ نا رہ سکا تھا۔۔"

تم خاموش رہو، اُس دو ٹکے کی لڑکی اور اُس کی ماں نے مجھ سے میرے دونوں" بیٹوں کو دور کرنے کی سازش کی ہے، منہ کے بل گراؤں گی میں دونوں کو، طلاق دو گے تم اُسے"۔۔وہ اُس کو بازو سے جھنجھوڑ کر چلائی تھیں۔۔

آپ بار بار اِس لفظ کو مت دہرائیں مما، میں ایسا کبھی نہیں کروں گا"۔۔وہ تھوڑا" تیز لہجے میں بولا تھا۔۔

عمر مجھے تم سے کوئی بحث نہیں کرنی، کچھ دے دلا کر فارغ کرو اُسے، ویسے بھی" میں تمہاری شادی لیلیٰ سے۔۔"۔۔لیلیٰ کا نام سُنتے ہی وہ ہتھے سے اکھڑ گیا تھا۔۔ ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا تھا۔۔

"ٹو ہیل وِد لیلیٰ"

(بھاڑ میں جائے لیلیٰ)

میری شادی ہو چکی ہے مما، اگر میری زندگی میں وہ نہ بھی ہوتی تب بھی۔۔تب" بھی میں لیلیٰ سے کبھی شادی نہ کرتا۔۔جو آپ چاہتی ہیں میں وہ دونوں کام کبھی نہیں کروں گا"۔۔وہ خود پر ضبط کر کے بول رہا تھا، ماں سے بد تمیزی نہ کبھی اُس نے کی تھی نہ ایسا کبھی کرنے کا سوچ سکتا تھا۔۔

وہ اِس گھر میں کبھی نہیں آئے گی عمر، میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی"۔۔وہ" غصے سے بولی تھیں

اس گھر میں میرے حوالے سے کوئی آئے گی تو وہ وہی ہو گی مما، میں نے اُس سے" نکاح اِس وعدے پر تو ہر گز نہیں کیا تھا کہ جب میری ماں مجھے بولے گی میں اُسے چھوڑ دوں گا، اگر آپ چاہتی ہیں میں اُسے چھوڑ دوں تو دعا کریں میں مر جاؤں"۔۔

وہ طیش میں کہتا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔اُس کے کمرے کے دروازے کے زور سے بند ہونے کی آواز پورے گھر میں گونجی تھی

"دیکھتی ہوں میں بھی تم کیسے اُسے نہیں چھوڑتے"۔۔وہ اُس کی بات پر ایک لمحے کو سُن ہوئی تھیں لیکن پھر اوپر سیڑھیوں کی طرف دیکھ کر کہتی سر جھٹک کر اندر کمرے میں چلی گئیں۔۔

احد نے تاسف سے ماں کو جاتے دیکھا تھا۔۔

کمرے میں آتے ہی وہ باتھ روم میں گھس گیا تھا۔ٹھنڈے پانی سے شاور لے کر اُس نے اندر کی کھولن کو کم کرنے کی کوشش تھی، پھر عصر کی نماز پڑھ کر اُٹھا تھا۔

"بابا کب آئیں گے آپ"۔۔احسن کو یاد کر کے دونوں ہاتھوں سے سر کے بالوں کو پیچھے کر کے اُس نے خود کو بیڈ پر گرایا تھا، موبائل وہ پہلے ہی آف کر چکا تھا۔

. . . . . .

وہ دوست کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جب اُسے ثمینہ کا فون موصول ہوا تھا، اُس کا بخار بڑھ گیا تھا، اُن کے رونے پر وہ پریشان ہوتا جلدی سے وہاں بھاگا تھا، لیکن آگے وہ بخار میں جلتی صحیح معنوں میں پھولن دیوی بنی ہوئی تھی۔۔احد اور ثمینہ کی منتوں پر وہ ہاسپٹل جانے پر تیار ہوئی تھی پر وہ بھی اپنی شرط پر۔۔

میں جاتو رہی ہوں پر میں میڈیسن ہر گز نہیں کھاؤں گی"۔۔وہ ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔

اماں آپ نے بھایان کو فون کیا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اُس سے تو سنبھلنے میں نہیں آرہی تھی۔۔

خبر دار جو اُن کو کسی نے بُلایا تو"۔۔وہ جو بخار کی شدت سے نڈھال گاڑی میں ثمینہ کے کندھے پر سر رکھے ہوئے تھی ایک دم غصّے سے بولی تھی۔۔

ثمینہ نے بیک ویو مرر سے اُسے بے بسی سے دیکھا تھا وہ سمجھ گیا کہ عمر کے بجائے اُسے بلانے کی وجہ یہی تھی۔۔

کوئی تو بات ہوئی ہے، تو کیا اِس کی بھایان سے لڑائی ہوئی ہے"۔۔وہ منہا کے" روّیے پر غور کر رہا تھا۔۔

اِن کو ایمرجنسی میں ایڈمٹ کرنا ہو گا"۔۔ڈاکٹر نے اُس کا چیک اپ کرتے ہی کہا" تھا۔۔وہ تو سُن کر گھبرا کر ایک دم کھڑی ہوئی تھی۔۔

کوئی نہیں دو منٹ جو میں یہاں رُک جاؤں"۔۔ہاسپٹل سے ویسے ہی اُس کی جان" جاتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مِنو دیکھو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں اور اماں ہوں گے نا تمہارے" ساتھ"۔۔وہ اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے بہلاتے ہوئے بولا تھا۔۔

تم مجھے ابھی کے ابھی گھر لے کر جا رہے ہو یا میں خود جاؤں۔۔؟؟"۔۔اُس کا ہاتھ جھٹک وہ تقریباً چیخی تھی۔۔ثمینہ نے معذرتی انداز میں ڈاکٹر کو دیکھا تھا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے آپ ان کو گھر لے جائیں لیکن یہ انجیکشن لگوالیں،ان کو فوراً سے ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے"۔۔ڈاکٹر نے پرچے پر انجیکشن کا نام لکھ کر احد کی طرف بڑھایا تھا۔۔انجیکشن کا سُن کر ہی وہ ہتھے سے اُکھڑ گئی تھی۔۔

"خبردار جو مجھے کسی نے ہاتھ لگایا تو،میں جان سے مار دوں گی اُسے"۔۔وہ غصے سے انگلی اٹھا کر پہلے ڈاکٹر کو دیکھ کر چلائی تھی۔۔

"اور تمہیں بھی"۔۔پھر اُسی غصّے سے احد کو دیکھا تھا۔۔وہ بُرا پھنسا تھا،بابا آفس کے کام سے شہر سے باہر گئے تھے،اب احد کی نظر میں وہی تھا جو اُسے سنبھال سکتا تھا،لیکن اُس کے نام پر مِنہا کا موڈ بھی وہ دیکھ چکا تھا۔۔

اماں مجھے گھر لے جائیں گی یا بابا کی طرح میں بھی مر جاؤں"۔۔وہ ثمینہ کی طرف" مڑ کر بولی تھی وہ واقعی ہوش میں نہیں تھی۔۔

ایسا نہیں کہتے"۔۔ثمینہ نے اُسے گلے سے لگایا تھا۔۔احد کے اشارے پر وہ اُسے" باہر لے گئی تھیں۔۔احد نے مڑ کر اُسے جاتا دیکھ کر گہرا سانس لیا تھا۔۔

آپ اِن کو گھر لے جائیں لیکن فوراً سے انہیں یہ ٹیبلیٹس کھلا دیں، یہ ضروری ہیں" ورنہ کنڈیشن اِن کی ایڈمٹ ہونے کی ہے"۔۔وہ پرچی پر دوائیں لکھ کر پیشہ ورانہ انداز میں بولے تھے۔۔

تین چار گھنٹے تک بخار نہیں اترتا تو آپ کو انہیں ایڈمٹ کروانا پڑے گا"۔۔وہ" مزید بولے تھے

www.novelsclubb.com

تھینکس ڈاکٹر اینڈ آئی ایم سوری"۔۔وہ اُن سے مصافحہ کرتے معذرت خوانہ" انداز میں بولا تھا۔۔

کوئی بات نہیں بیٹے ہم نے تو اپنے پیشے سے وفا کرتے پیشنٹس کی گالیاں بھی" کھائی ہیں یہ تو پھر بھی کچھ لحاظ کر گئی ہیں" وہ کھل کر ہنس کر بولے تو وہ بھی شرمندہ سی ہنسی ہنس دیا تھا۔۔

باہر آ کر اُس نے دیکھا کہ وہ ثمینہ کے کندھے پر سر رکھے آنکھیں موندے بیٹھی ہے وہ اُن کو اشارہ کر کے فارمیسی کی طرف مڑ گیا تھا۔۔

پرسکرپشن فارمیسی میں دے کر اُس نے جیب سے موبائل نکالا تھا۔۔۔

اپنی معصوم سی بیوی کی معصومیت آپ خود بھی تو آ کر دیکھیں ذرا"۔۔وہ موبائل" پر اُس کا نمبر ملاتا زیرِ لب بڑبڑایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com .....

عمر بیٹا، عمر بیٹا"۔۔وہ جو تکیے میں منہ دیئے سو رہا تھا، حواسوں میں آتی امجد کی آواز" اُسے ہوش میں لائی تھی۔۔وہ ایک دم آنکھیں کھول کر سیدھا ہوا تھا، کمرے میں

ملگجا سا اندھیرا تھا مطلب اُس کی مغرب کی نماز قضا ہو چکی تھی۔۔امجد نے لائیٹ آن کی تھی۔۔

بیٹا احد بیٹے کا فون آیا تھا ابھی، آپ کا موبائل بند ہے، وہ کچھ پریشان سے تھے آپ اُن سے بات کر لیں"۔۔امجد نے اُسے بتایا تھا۔۔

جی چاچا میں کر لیتا ہوں بات"۔۔وہ اُن سے نرمی سے کہتا اٹھ بیٹھا تھا، ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھا کر آن کیا تھا۔۔

بیٹا آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں۔۔؟؟"۔۔اُسے اِس طرح بے وقت سوتا دیکھ کر وہ پریشان ہوئے تھے۔۔

جی چاچا، میں ٹھیک ہوں"۔۔اُن سے مُسکرا کر بولتا اُس نے احد کا نمبر ملایا۔۔" اُسے موبائل پر مصروف دیکھ کر وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔۔

بھایان کہاں ہیں آپ یار"۔۔احد کی جھنجھلائی ہوئی آواز فون سے اُبھری تھی۔۔"

کیا ہوا ہے۔۔؟"۔۔اُس نے ہاتھ سے اپنے بکھرے بالوں کو کنگھے کے انداز میں" چلاتے نیند سے بھاری آواز میں پوچھا تھا۔۔

یہ پوچھیں کیا نہیں ہوا، آپ کی وہ معصوم سی بیوی اِس وقت پھولن دیوی بنی" ہاسپٹل کی بلڈنگ گرانے کے چکر میں ہے اور تو اور ڈاکٹر کو بھی نہیں چھوڑا اور بس اب میں پٹنے والا ہوں"۔۔اُس نے چِڑ کر اپنا راگ الاپا تھا۔۔

تم انسانوں والی زبان میں بات نہیں کر سکتے۔۔۔؟؟"۔۔اُس کا موڈ پہلے ہی از حد" خراب تھا اُس پر احد کی باتیں اُس کے سر سے گزری تھیں۔۔وہ بگڑا تھا۔۔

بھایان اُسے ایک سو تین بخار ہے، اماں اور میں بڑی مشکل سے اُسے ہاسپٹل لائے" ہیں"۔۔اب کہ وہ بیزاری سے بولا تھا۔۔

واٹ۔۔!!ایک سو تین۔۔!!"۔۔وہ بُری طرح چونکا تھا۔۔"

اور وہ کوئی ٹریٹمنٹ بھی نہیں لے رہی، ایڈمنٹ ہونے کی بات پر شور کرنے لگی" اور اِنجیکشن کا سُن کر تو مرنے مارنے پر آگئی ہے"۔۔وہ بولتا ہی چلا گیا

ابھی کہا ہو تم۔۔؟؟"۔۔۔وہ بیڈ سے کھڑے ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔"

میڈیسن لے رہا ہوں جس پر اعلان ہو چکا ہے کہ بلکل بھی نہیں کھائے گی اور کوئی" کوشش بھی نہ کرے، بھایان اِس کو صرف آپ ہی سنبھال سکتے ہیں"۔۔احد مزید اُسے ڈاکٹر کی ہدایات بتانے لگا۔۔فون کو اسپیکر پر لگا کر وہ بات کرتے ساتھ ہی الماری کی طرف بڑھا تھا جو شرٹ ہاتھ لگی نکال لی۔۔

بھایان آپ کا اُس سے جھگڑا ہوا ہے۔۔؟؟"احد کو جو بات دوپہر سے پریشان کر" رہی تھی بِلا آخر پوچھ ہی لی تھی۔۔

کیوں۔۔؟؟"۔۔شرٹ اتارتے اتارتے اُس کے ہاتھ رُکے تھے۔۔"

پتا نہیں یار پر وہ آپ کا نام بھی سُننا نہیں چاہتی"۔۔احد کی بات نے اُسے پریشان کیا تھا، فون رکھ کر وہ جلدی سے واش روم کی طرف بڑھا تھا بہر حال اُسے جلد از جلد وہاں پہنچنا تھا۔۔

. . . . . .

وہ دونوں کب سے اُس کی منت کر رہے تھے، لیکن اُس کی ایک ہی ضد تھی۔۔

میں بتا چکی ہوں آپ دونوں کو، نہیں کھانی تو نہیں کھانی"۔۔وہ صوفے پر دونوں پیر اُوپر کیئے بیٹھی ٹی وی پر کارٹون دیکھنے میں مصروف تھی۔۔

پتا نہیں بھایان کب آئیں گے"۔۔اُسے دیکھ کر وہ بڑبڑایا تھا۔۔ تبھی بیل بجی تھی، احد نے تشکرانہ نظروں سے ثمینہ کو دیکھا وہ اُن کو بتا چُکا تھا اِس لیے وہ بھی شُکر کر کے دروازہ کھولنے اُٹھی تھیں۔۔

ثمینہ کی باتوں کی آواز اندر تک آ رہی ہے، احد گردن موڑے اُس کے اندر آنے کا مُنتظر تھا۔۔

بیٹا اللہ خیر کی خبر لائے گا تم پریشان مت ہو، یہیں ٹھہرو میں چادر لے کر آتی ہوں"۔۔وہ کسی سے بولتیں اندر آئی تھیں، احد نے مایوسی سے اور اُس نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا تھا۔۔

"ثناء ہاسپٹل میں ہے، اللہ خیر کی خبر لائے بیٹا، اِس وقت کوئی عورت نہیں ہے اُس کے پاس، ماں بہن کو پہنچنے میں صبح ہو جائے گی، مجھے جانا ہو گا بچی اکیلی ہے"۔۔وہ اُس کے پاس آ کر اُسے پچکارتی بولی تھیں۔۔

"میں تو آپ کی بچّی ہوں ہی نہیں ناں"۔۔وہ روٹھے روٹھے لہجے میں بولی تھی۔۔

تم تو میری جان ہو، بیٹا وہ مشکل میں ہے وہاں، تمہارا بھائی بیٹھا ہے ناں تمہارے پاس، اور پھر وہ۔۔"۔۔وہ اُس کی پیشانی چُومتی عمر کا نام لیتے رُک کر احد کو دیکھنے لگی جس نے بات سنبھالی تھی۔۔

اماں میں ہوں ناں منو کے پاس آپ جائیں"۔۔وہ در حقیقت بھائی کے بل بوتے پر بول رہا تھا ورنہ وہ تو اُسے آدھا گھنٹہ نہ سنبھال پایا تھا۔۔

وہ اپنی چادر لے کر دروازے سے نکل گئی تھیں، باہر قدم رکھتے ہی وہ نظر آیا وہ بے ساختہ شکر کا کلمہ پڑھ گئی تھیں۔۔

طبیعت کی وجہ سے عجیب چِڑچِڑی ہو رہی ہے، دوا بھی نہیں کھا رہی، ڈاکٹر نے کہا ہے دوا ضرور کھلانی ہے ورنہ طبیعت اور خراب۔۔"۔۔اُسے ثناء کے بارے میں بتا کر وہ اُس کا بتا کر رونے لگی تھیں۔۔

آنی آنی میں آگیا ہوں ناں، میں کھلاتا ہوں میڈیسن اُسے آپ پریشان نہ ہوں"۔۔اُس نے اُنہیں بازو کے حلقے لے کر تسلی دی تھی۔۔

بیٹا بخار میں کچھ زیادہ ہی بدلحاظ ہو گئی ہے"۔۔اُسے دیکھ کر وہ ہچکچاتی بولی تھیں۔۔"

ارے آنی میں سنبھال لوں گا اُسے، آپ بے فکر ہو کر جائیں"۔۔انہیں رُخصت کر کے اُس نے فلیٹ کے اندر قدم رکھا تھا۔۔

نہیں کھانی مجھے میڈیسن تم کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو"۔۔وہ چڑ کر بولی تھی۔۔"

عمر نے ایک گہری نظر اُس پر ڈالی تھی۔۔اسکائی بلیو شرٹ میں اُس کا بخار کی شدت سے سُرخ چہرہ نمایاں تھا۔۔ صبح کے بنائے ہوئے بال چُٹیا میں مقید ہونے کے باوجود آوارہ لٹے چہرے کے ارد گرد بکھری ہوئی تھیں۔۔بلیو اور وائیٹ ڈوپٹہ لاپروائی سے شانے پر پڑا تھا

احد مجھے میڈیسن نکال کر دو اور پانی لاؤ"۔۔۔وہ اُس کے برابر صوفے پر بیٹھتا" بولا۔۔وہ جو نڈھالی کے باعث صوفے پر ٹیک لگائے ہوئے تھی،ایک دم آنکھیں کھول کر سیدھی ہوئی تھی۔۔

شُکر ہے بھایان آپ آ گئے"۔۔اُسے دیکھ کر وہ یک دم سُکون میں آیا تھا۔۔"

انہیں تم نے بُلایا ہے۔۔؟؟"۔۔ذرا سا دور ہٹ کر وہ ناگواری سے پوچھ رہی" تھی۔۔

تم سے کیا کہا ہے میں نے پانی لاؤ"۔۔وہ اُسے دیکھ کر غصّے سے بولا تھا۔۔وہ فوراً" کچن میں گیا تھا۔۔

آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ غصے سے بولتی ایک دم اُٹھی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

بیٹھو ادھر"۔۔۔عُمر نے اُسی تیزی سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے واپس کھینچا تھا، وہ" ربڑ کی گڑیا کی طرح اُس کے اُوپر آ رہی تھی۔ توازن قائم رکھنے کے لیے اُسی کا کندھا تھاما تھا۔۔ منہا کے حواس جُھنجھنا اُٹھے تھے۔۔

آ۔۔آپ"۔۔۔شرم اور غصے کے ملے جُلے تاثرات میں وہ کچھ بول ہی نہ پائی" تھی۔۔

احد نے غور سے دونوں کے چہروں کو دیکھ کر پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھا تھا، عمر سختی کے تاثرات لیے لب بھینچے ہوئے تھا جبکہ وہ بخار اور شرم و خجالت سے سُرخ چہرہ لیے بیٹھی تھی، پھر نظروں میں عمر کے ہاتھ میں تھامے اُس کا ہاتھ آیا تھا۔۔

وہ مستقل اپنا ہاتھ اُس کی سخت گرفت سے چھڑانے کے چکر میں تھی اُسے حالات دونوں طرف سے ہی سازگار نہیں لگے تھے۔۔

میڈیسن نکالو"۔۔وہ احد سے بولا تھا۔۔"

میں نہیں کھاؤں گی"۔۔وہ منہ دوسری طرف کر کے بولی تھی۔۔اُس کی بات کو" نظر انداز کر کے اُس نے اُس کا ہاتھ چھوڑ کر احد سے ٹیبلٹس لی تھیں۔۔

یہ لو"۔۔ایک ہتھیلی پر ٹیبلٹس رکھے دوسرے ہاتھ میں پانی کا گلاس لیے وہ اُس" کی طرف مڑا تھا۔۔اُس نے پھر سے اُٹھنے کی غلطی ہر گز نہیں کی تھی۔۔

نہیں کھاؤں گی"۔۔بھرائی ہوئی آواز میں سر کو دائیں بائیں نفی میں ہلا کر بولی" تھی۔۔

کوئی بات نہیں میں اپنے ہاتھوں سے کھلا دیتا ہوں"۔۔وہ گلاس ٹیبل پر رکھ کر" ٹیبلٹس کو ہاتھوں کی اُنگلیوں میں لینے لگا۔۔وہ اِس وقت بلکل بھی نرمی نہیں دکھا سکتا تھا

www.novelsclubb.com

آپ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں، نہیں کھانی مجھے دوا، جائیں آپ یہاں سے بس" میں آپ کو دیکھنا بھی نہیں چاہتی"۔۔وہ اُس کی طرف پورا کا پورا رُخ موڑے چلا کر بولی تھی۔۔احد نے اُس کے چلانے پر گہرا سانس لیا تھا۔۔

میں تم سے کہہ بھی نہیں رہا مجھے دیکھو، تم اِس وقت شرافت سے میڈیسن لو، مجھے" زبردستی پر مجبور نہیں کرو"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر سختی سے بولا۔۔اُن آنکھوں میں اپنے لیے سختی دیکھ کر اُس کی آنکھوں کی نمی میں اضافہ ہوا تھا۔۔

اُس نے بھیگی آنکھوں سے اُس کی ہتھیلی کو دیکھا تھا جو وہ ابھی تک پھیلائے ہوئے تھا، جہاں دو چھوٹی اور ایک بڑی ٹیبلٹ پڑی تھیں اُسے بے تحاشہ رونا آیا تھا اور ثمینہ پر غصہ جو اُسے اُس کے حوالے کر گئی تھیں۔۔

مجھ۔۔مجھ سے ٹیبلٹ نگلی نہیں جاتی، ام۔۔اماں مجھے آدھی آدھی کر کے دیتی" ہیں"۔۔وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔اُس نے کچھ کہے بغیر پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھا

تھا پھر دوسرے ہاتھ سے ساری ٹیبلٹس کو آدھا آدھا کر کے ٹیبلٹس کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

وہ اُس کی ہتھیلی سے ایک ٹیبلٹ کا آدھا حصہ اُٹھا کر آنسوؤں بھری آنکھوں سے بُری طرح گھور رہی تھی۔۔ عمر نے اُسے ایک نظر دیکھا تھا۔۔ آنکھیں بند کر کے اُس نے گہرا سانس لے کر خود پر قابو پایا تھا۔۔

یہ خود سے منہ میں نہیں جائے گی، شاباس جلدی سے اندر کر لو"۔۔ وہ بظاہر نرمی سے بولا تھا پر انداز میں نرمی ہرگز نہیں تھی۔۔ احد نے بُمشکل ہنسی روکی تھی۔۔ اُس نے منہ میں ٹیبلٹ رکھی پھر جلدی سے پانی کا گلاس لبوں سے لگا کر سختی سے ہتھیلی کو منہ پر جمایا تھا۔۔ شکر ہے ٹیبلٹ اندر چلی گئی تھی۔۔ پورے پانچ منٹ میں اُس نے ٹیبلٹس کے چھ ٹکڑے کھائے تھے۔۔ وہ صبر سے بیٹھا ہوا تھا۔۔ دونوں نے سُکھ کا سانس لیا تھا۔۔

. . . . . .

آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا، وہ اُس۔۔۔سے نکاح کر چُکا ہے اور آپ کچھ " نہیں کر سکیں "۔۔وہ چلا چلا کر رعنا سے روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

رعنا کو شہلا نے فون کر کے بُلایا تھا، لیلیٰ کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں تھی، اُسے اِس وقت صرف رعنا ہی سنبھال سکتی تھیں۔۔

تم سے میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا ہے، ہاں ٹھیک ہے وہ اپنی مرضی کر آیا ہے، " جوانی میں اکثر لڑکے ایسی حماقتیں کرتے رہتے ہیں اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں اُس دو ٹکے کی لڑکی کو گھر لے آؤں گی، میرے گھر میں عمر کی بیوی صرف تم بن کر آؤ گی "۔۔وہ اُسے اپنے ساتھ لگا کر بولی تھیں۔۔

میں سیکنڈ وائف کبھی نہیں بنوں گی مائی فُٹ "۔۔وہ قدرے بدتمیزی سے بول کر " ایک جھٹکے سے رعنا کے بازوؤں کے حصار سے نکلی تھی۔۔

تمہیں کس نے کہا کہ وہ عمر کی بیوی رہے گی۔۔؟؟تم سے شادی سے پہلے طلاق" دلواؤں گی میں اُسے، عمر کی زندگی سی نکال باہر کروں گی"۔۔وہ اب کے اُس کے ہاتھ تھام کر بولی تھی۔۔

یہ اتنا آسان نہیں ہے"۔۔لیلیٰ کے جلتے دل پر پھوار پڑی تھی۔۔"

اوہ بے بی یہ تم مجھ پر چھوڑ دو، احسن کیا سمجھتے ہیں وہ مجھے ہرا دیں گے، آنے دو اُن" کو ایسا طوفان کھڑا کروں گی کہ عمر کو طلاق دینی ہی پڑے گی"۔۔وہ بھی لیلیٰ کی طرح ایک ان دیکھی آگ میں جل رہی تھیں۔۔

لیکن لیلیٰ طے کر چکی تھی کہ اُسے اب کیا کرنا ہے۔۔اُسے بس اب موقع کی تلاش تھی۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

ہو گئی آپ کی ضد پوری کھالی میں نے دوا، آپ جیتے میں ہاری، اب آپ"
جائیں"۔۔وہ کھڑی ہوتی بد تمیزی سے بولی تھی۔۔

منہا آرام سے بیٹھو ادھر اور بتاؤ کیا بات ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کی بد تمیزی کو نظر"
انداز کرتا کھڑا ہوتا نرمی سے اُس کا ہاتھ تھام کر بولا تھا۔۔

"!!ڈونٹ ٹچ می۔۔"

(!!مت چھوئیں مجھے۔۔)

وہ اپنا ہاتھ چُھراتی چلائی تھی۔۔

عمر جہاں کا تہاں کھڑا رہ گیا تھا۔۔احد بے ساختہ اُس کی طرف بڑھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

منہا، آرام سے، بھایان کی بات تو سُنو"۔۔احد نے اُسے پیار سے تھامنا چاہا تھا۔۔"

چھوڑو مجھے"۔۔اُس نے جھٹکے سے اپنا آپ چھڑایا تھا۔۔"

اِن سے بولو یہ چلے جائیں یہاں سے، میرا کوئی تعلق نہیں ہیں ان سے"۔۔اب" کے وہ اُس کی طرف ہاتھ اُٹھا کر غصّے اور بدلحاظی سے بولی تھی، احد نے حیرت سے اُسے دیکھا، وہ طیش میں آگے بڑھا تھا، لیکن نجانے کیوں اُس کی حالت کے پیشِ نظر ضبط کر گیا۔۔

منہا، اِس وقت تم ہوش میں نہیں ہو، احد اِسے اندر روم میں لے جاؤ"۔۔وہ" سنجیدگی سے اُسے دیکھ کر احد کی طرف مڑا، احد نے اُس کے سنجیدہ چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔۔

آپ کیا سمجھتے ہیں میں پاگل ہو گئی ہوں، آپ کچھ بھی کریں گے اور میں بیوقوفوں" کی طرح ہر طرف سے آنکھیں بند کر لوں گی"۔۔آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ نکلے تھے۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھا تھا پر وہ احد کو دیکھتی بولے جا رہی تھی

میں نے سوچا تھا اُس دن آپ لوگوں کے گھر جو کچھ ہوا تھا اُس میں اِن کی کیا" غلطی، میں آج بخار کے باوجود اِن کو یہ بتانے یونی آئی تھی کہ میں اِن سے ناراض نہیں ہوں"۔۔اُس نے ایک ہاتھ سے رخساروں پر بہہ جانے والے آنسو صاف کیے تھے، احد سر جُھکائے کھڑا تھا جب کہ وہ ساکت کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

میں آئی تھی ان کے پاس، لیکن اِن کے۔۔"۔۔وہ چونکا تھا۔۔آنسوؤں کا گولہ" حلق میں اٹکنے کے باعث وہ رُکی تھی

اِن کے پاس میرے لیے ٹائم ہی نہیں تھا، اِنہوں نے کہلوا دیا کہ یہ بِزی ہیں"۔۔" بڑی مشکل سے اُس نے جُملہ پورا کیا تھا۔۔

تم کب آئی تھی۔۔؟؟"۔۔وہ بُری طرح چونکا تھا"

تم مجھ سے ملنے آتی منہا اور میں کسی اور سے کہتا کہ کہہ دو کہ میں بِزی ہوں"۔۔"

وہ حیرت سے سوال کر رہا تھا، احد نے بھی کچھ سوچ کر سر اُٹھایا تھا یہیں تو گڑ بڑ محسوس ہوئی تھی اُسے بھی۔۔۔

میں نے سوچا فون کر لیتی ہوں شاید میرے کال کرنے پر باہر آجائیں لیکن میری" کال کاٹی گئی ایک بار نہیں دو بار"۔۔۔وہ اب دُکھ سے بول رہی تھی،

عمر کی آنکھوں میں اب واضح الجھن تھی۔۔

آپ کو مجھ سے نہیں ملنا تھا، آپ فون پر مجھ سے کہہ دیتے"۔۔اب وہ براہ راست" اُس سے مخاطب تھی۔۔اُسے پھر سے اپنی ناقدری پر بے تحاشہ رونا آیا تھا

ایک منٹ یار مجھے کسی نے آکر نہیں کہا کہ تم آئی ہو اور نہ ہی میں نے تمہارا فون" کاٹا تھا نہ کبھی ایسا کر سکتا ہوں"۔۔وہ اچانک بولا تھا،

احد کو یقین تھا عمر سچ کہہ رہا ہے، جھوٹ تو وہ بھی نہیں بول سکتی تو بیچ میں کہیں کوئی گڑ بڑ ضرور ہے۔۔

اب بس۔۔! آپ کیا سمجھتے ہیں میں آپ کا یقین کر لوں گی، آپ نے کیا سوچا" بیوقوف سی لڑکی ہے کر لیتا ہوں نکاح، دو تین پیار کے بول بولتا رہوں گا، بیوقوف آنکھیں بند کر کے میری محبت میں کھوئی رہے گی"۔۔ وہ اب ہانپتی، بغیر سوچے سمجھے بولے جا رہی تھی۔۔

وہ ضبط سے لب بھینچے بے یقینی سے اُسے دیکھے جا رہا تھا۔۔

منو کیا ہو گیا ہے یار کیا بول رہی ہو"۔۔ احد آگے بڑھا تھا۔۔ دواؤں میں شاید نیند" کا اثر تھا اُس کا سر چکرایا تھا، کچھ بخار کی کمزوری تھی۔۔

چھوڑو احد بولنے دو اِسے"۔۔وہ اُس کی بد گمانی کی حد دیکھنا چاہتا تھا،اُس نے دکھ سے بھائی کو دیکھا تھا،آج ہی تو وہ اپنی ماں سے اِس بیوقوف لڑکی کے لیے لڑا تھا اور یہ۔۔

ہاں بولوں گی میں اب چُپ نہیں رہوں گی،مجھے تو آپ کی ماں نے ہی میری اوقات بتادی تھی،وہ مجھے آپ کی زندگی میں کبھی بھی قبول نہیں کریں گی،اور اگر آپ کو بھی کوئی اور پسند تھی تو آپ نے مجھ سے نکاح کیوں کیا"۔۔وہ اب کے چلائی تھی۔۔

اچھا اور وہ کوئی اور کون ہے۔۔؟"۔۔وہ سینے پر بازو باندھے کوئی اور پر زور دیئے بڑے سکون سے پوچھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہی جسے اپنے گھر بُلا بُلا کر گھنٹوں پڑھاتے ہیں، شو یہ کرتے ہیں کہ اُس کے ساتھ" جانا نہیں چاہتے لیکن پھر اُسے لنچ بھی کرواتے ہیں، اُسے چوٹ نہ لگ جائے دنیا جہاں بُھلا کر بھاگے تھے"۔۔وہ ہاتھ اُٹھا کر طنزیہ انداز میں بول رہی تھی۔۔

مِنو یار ایسا کچھ نہیں ہے"۔۔احد سے بھائی کے بارے میں اُس کی حد سے زیادہ" بد گُمانی برداشت نہیں ہوئی تو بول پڑا۔۔وہ ویسے ہی لب بھینچے کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

پہلے اِن سے پوچھو کیا کھیل کھیل رہے ہیں یہ میرے ساتھ"۔۔وہ احد کے ہاتھ" خود پر سے ہٹا کر چیخی تھی۔۔

تمہیں لگ رہا ہے میں تمہارے ساتھ کھیل کھیل رہا ہوں۔۔؟؟"۔۔وہ بھی اب" غصّے سے بولا تھا، اُس کی محبت کو بے وقعت کرنے میں اُس نے دو پل بھی نہیں لگائے تھے۔۔

آپ کیا سمجھتے ہیں آپ اُس کے ساتھ لنچز، ڈنرز کریں گے اور میں آپ کا گھر" سنبھالوں گی۔۔؟؟"۔۔وہ لیلیٰ کے حوالے سے حد سے زیادہ بد گُمان تھی پر اُس نے اُس کی محبت کو بھی اُس بد گمانی کی نظر کر دیا تھا اُسے غصّے کے ساتھ دکھ بھی ہوا تھا۔۔

اُس نے اُسے کوئی وضاحت دینے کی کوشش نہیں کی تھی، جب وہ غلط ہی نہیں تھا تو ثابت کیوں کرتا۔۔ لیکن اُس کی اگلی بات پر اُس کا میٹر گھوما تھا۔۔

آپ کو اُس سے شادی کرنی ہے آپ کریں، لیکن پہلے مجھے طلاق"۔۔اُس سے" پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی، مارے غصّے کے بے ساختہ اُس کا ہاتھ اُٹھا تھا اور اُس کے رُخسار پر نشان چھوڑ گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بات جو وہ رعنا کے منہ سے برداشت کر گیا تھا، پر اُس کی زبان سے یہ لفظ اُس پر آگ برسا گیا تھا۔۔وہ احد سے جا لگی تھی

بس بکواس بند"۔۔وہ انگلی اُٹھا کر دھاڑا تھا۔۔"

بھایان کیا کر رہے ہیں یار، وہ ہوش میں نہیں ہے آپ تو ہوش میں رہیں پلیز"۔۔"

شُشدر سا احد اُسے تھام کر عمر کو دیکھ کر افسوس سے بولا تھا۔۔اُس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا احد کی گھبرائی ہوئی آواز آئی تھی۔۔

اِسے دیکھیں بھایان"۔۔احد کے شانے پر رکھا اُس کا سر ایک طرف ڈھلکا" تھا۔۔وہ بخار اور دوائی کے زیرِ اثر اُس کے تھپڑ سے بے ہوش ہو چکی تھی۔۔

عمر نے جلدی سے آگے بڑھ کر احتیاط سے اُسے اپنی بانہوں میں اُٹھایا تھا۔۔اُس کا پورا وجود بخار کی آگ سے جل رہا تھا

اُس نے نرمی سے اُسے بیڈ پر لٹا کر چادر اُوڑھائی تھی، کچھ لمحے جُھک کر اُس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔۔

پلکوں پر ابھی بھی آنسو اٹکے ہوئے تھے، بائیں گال پر اُس کے بھاری ہاتھ کی اُنگلیوں کے نشان چھپ سے گئے تھے۔۔اُسے افسوس ہوا تھا،اُس نے نرمی سے اپنی انگلیوں کی پُشت سے اُس کا گال سہلایا،جب پیچھے سے احد کی آواز آئی تھی۔۔

بھایان آپ نے مما کا غصہ بھی اِس پر نکال دیا،ڈیٹس ناٹ فئیر"۔۔وہ ناراضگی" سے بولا تھا۔۔وہ کچھ بولے بغیر گہرا سانس بھرتا سیدھا ہوا تھا پھر چلتے ہوئے کمرے سے باہر آکر صوفے پر بیٹھا،سر کو تھکے تھکے انداز میں صوفے کی پُشت سے لگا کر آنکھیں موندی تھیں۔۔

. . . . . .

جو کچھ آپ کر چکے ہیں خوش مت ہوئیے گا"۔۔وہ بگڑے تیوروں سے بول رہی" تھیں۔۔

کیا بول رہی ہو۔۔؟؟؟ کیا ہوا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے انداز پر ناگواری سے "
بولے تھے۔۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے کی زندگی کا فیصلہ کرنے کی وہ بھی میرے "
بغیر"۔۔وہ فون پر ہی چیخی تھیں، وہ ٹھٹھکے تھے۔۔

دیکھو رعنا میں کل آتا ہوں، کل بات کرتے ہیں"۔۔وہ اُنہیں ٹھنڈا کرنے کے "
لیے نرمی سے بولے تھے۔۔

آگ لگی ہوئی ہے میرے اندر، اُس عورت کی بیٹی ہی ملی تھی آپ کو، مجھ سے "
جھوٹ بول کر اُسے میرے بیٹوں کی زندگی میں لائے تھے آپ، یہی مقصد تھا نا
آپ کا، لیکن۔۔"۔۔وہ اُن کی بات کاٹ کر بولے تھے۔۔

کوئی مقصد نہیں تھا میرا، پر اتنا سوچ لینا وہ تمہارے بیٹے کی پسند ہے، محبت کرتا ہے "
"وہ اُس سے

بھاڑ میں گئی اُس کی محبت"۔۔وہ نفرت سے بولی تھیں۔۔"

مجھے اِس وقت تم سے بحث نہیں کرنی،اور خبردار رعنا جو میری غیر موجودگی میں" میرے بیٹوں کو کچھ کہا ہے تم نے، تمہیں جو کچھ کہنا ہے اُن کے باپ سے کہنا، آرہا ہوں میں کل"۔۔وہ سختی سے کہہ کر فون رکھ گئے،اُن کے لہجے پر وہ پیچ وتاب کھا کر رہ گئی۔۔۔

. . . . . .

یہ لیں"۔۔وہ جو کب سے صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے ہوئے تھا احد" کی آواز پر چونک کر آنکھیں کھولی تھیں،جو اُس کی جانب کافی کا مگ بڑھائے کھڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تھینکس یار"۔۔سیدھا ہوتے ہوئے اُس کے ہاتھ سے مگ لیتے ہوئے بولا تھا۔۔" وہ اپنا مگ لے کر اُس کے سامنے سنگل صوفے پر اُس پر نظریں جما کر بیٹھ گیا۔۔

احد ابراہیم تم اگر مجھے اپنی نظروں سے شرمندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو تو" بیکار ہے"۔۔وہ خود پر اُس کی مستقل نظریں محسوس کر کے اُسے دیکھے بغیر کافی کا سپ لے کر بولا تھا۔۔

یعنی آپ کو بلکل بھی افسوس نہیں ہے اپنی حرکت پر"۔۔وہ پھر سے خفا ہوا تھا۔۔"

ہے یار بلکل ہے، جو میں نے کیا غلط کیا، پر جب اُس کی بات سوچتا ہوں تو خون" کھولنے لگتا ہے"۔۔وہ پھر اُسی آگ میں بھڑکا تھا۔۔

مجھے تمہاری بیوقوف بہن سے ایسی بیوقوفی کی اُمید نہیں تھی، میں اپنی بیوی اور" ماں کو پاگل دکھ رہا ہوں، دونوں ہی مجھ سے میری محبت کا خراج مانگ رہی ہیں"۔۔ وہ اب اُس کی طرف دیکھ کر بول رہا تھا

www.novelsclubb.com

وہ مجھ سے اِس حد تک بد گمان تھی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا،اور مجھے نہیں پتا وہ" آج آئی تھی،اگر آئی تھی تو کس سے ملی تھی، کس نے اُسے میرا پیغام دیا تھا"۔۔وہ اب اُلجھن سے پوچھ رہا تھا۔۔

احد نے اج کی ساری روداد اُسے سُنائی تھی۔۔

بھایان اپنا سیل چیک کریں، کیا واقعی اُس کی کال ڈراپ کی گئی تھی۔۔؟"۔۔اُس" نے موبائل میں اج کا کال لاگ چیک کیا تھا،وہ سچ کہہ رہی تھی اُس کی کال دو بار ڈکلائن کی گئی تھی،اُس کے ذہن مین جھماکا ہوا تھا،اِس ٹائم اُس کا موبائل انعم کے پاس تھا تو کیا انعم نے،اُس کے اندر غصّے کی ایک لہر دوڑی تھی۔۔اُس نے انعم کا نمبر ڈائل کیا تھا،احد چُپ چاپ اُس کی ساری حرکات دیکھ رہا تھا۔۔

پانچ چھ بیلز کے بعد کال ریسیو کی گئی تھی۔۔اُس نے فون اسپیکر پر ڈالا

اس۔۔السلام و علیکم عم۔۔ عمر بھائی"۔۔انعم کی ہکلاتی ہوئی آواز اسپیکر سے آئی" تھی۔۔

میں جو کچھ تم سے پوچھوں گا انعم مجھے اُس کا سچ سچ جواب چاہیئے"۔۔وہ سختی سے" بولا تھا۔۔

جج۔۔جی"۔۔اُس نے تھوک نگلا تھا"

آج تم نے کس کے کہنے پر مجھ سے سیل لیا تھا۔۔؟؟"دو تین لمحے خاموشی کے" بعد اُس کی آواز آئی تھی۔۔

لیلیٰ کے"۔۔اُس کی سخت لہجے پر وہ گھبرائی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

یقین کریں عمر بھائی میری اور حرا کی اِس میں کوئی غلطی نہیں ہے،اُس نے مجھے" آپ کا سیل لانے کو کہا تھا،مجھے اندازہ نہیں تھا وہ کیا کرنے والی ہے اور آپ کی کزن نے حرا سے آپ کو بُلانے کو کہا تھا تو اُس نے حرا کے بجائے فیضان کو اُس کے پاس

بھیجا تھا کہ آپ اُس سے ملنا نہیں چاہتے اور پھر جب آپ کی کزن نے آپ کو کال کی تو لیلیٰ نے ہی اُس کی کال کاٹی تھی"۔۔وہ بول کر خاموش ہوئی تھی،دوسری طرف بلکل خاموشی محسوس کر کے انعم نے ڈرتے ڈرتے اُسے پکارا تھا۔۔

عمر بھائی آئم سور"۔۔"

اِنف"۔۔اُس کی بات کاٹ کر وہ دھاڑا تھا،اُس کی مزید کوئی بات سُنے بغیر وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔"

اب تو مجھے لگنے لگا ہے میں دنیا کا سب سے بڑا کاٹھ کا الو ہوں، جس کی ماں اور بیوی ایک ہی لڑکی سے اُس کی شادی کروانے پر تُلی ہوئی ہیں اور وہ بھی اتنی خطرناک لڑکی سے،ذرا جو دونوں کو مجھ سے محبت ہو"۔۔وہ جلے تپے انداز میں بولا تھا،اتنی سیریس سچویشن میں بھی احد کا بے ساختہ قہقہہ نکلا تھا۔۔

••••••••••••

اُس نے زبردستی احد کو گھر بھیجا تھا، تاکہ رعنا مزید غصہ نہ کرے، ساتھ یہ تاکید کی تھی کہ اُس کا پوچھے تو کہہ دینا کمرے میں سو رہا ہے، ڈسٹرب نہ کیا جائے۔۔

وہ دواؤں کے زیرِ اثر سو رہی تھی، عشاء کے ساتھ تین فرض مغرب کے پڑھ کر وہ کچن میں گیا تھا دوپہر سے کچھ نہیں کھایا تھا، فریج میں دوپہر کے دال چاول پڑے تھے، اُس نے وہی نکالے، گرم کرنے کے ساتھ ساتھ اُس نے مکس کیئے تھے، کھانے کے بعد پلیٹیں دھو کر وہ کمرے میں آیا تھا۔۔

چند لمحے اُسے کھڑے دیکھتے رہنے کے بعد وہ دوسری سمت آ کر اُس کے برابر میں لیٹا تھا۔۔

ایک پل کو تو اُس کا دل کیا اُسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا کر سو جائے پھر اُس کا موڈ سوچ کر گہرا سانس بھر کر رہ گیا، خود کو اُس کی بانہوں میں دیکھ کر وہ اُسے قتل ہی کر دیتی۔۔

مجھے پتا ہے تم مجھ سے بہت خفا ہو"۔۔اُس نے جُھک کر محبت سے اُس کی پیشانی چُوم کر سرگوشی کی تھی۔۔

اِس چہرے اِس وجود سے اُسے بہت محبت تھی،اُس کی بدگمانی پر اُس کا دل دکھا تھا، اُس نے سب سوچیں جھٹک کر اُس کا چہرا دیکھتے دیکھتے آنکھیں بند کی تھیں،وہ آج ذہنی طور پر بہت تھک گیا تھا،اُس کا اِس وقت اُس کے پہلو میں ہونا اُسے عجیب سا سُکون دے گیا تھا،وہ کب سو گیا اُسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔

. . . . . .

بیل بجنے پر اُس کی آنکھ کُھلی تھی،اُس نے گردن گھما کر اُسے دیکھا وہ بھی شاید بیل کی آواز سے اُٹھی تھی،اُسے اپنے اتنے قریب سوتا پا کر اس سے پہلے کہ حیرت سے وہ اُٹھ کر بیٹھتی وہ بے اختیار اُس پر جُھکا تھا۔۔

لیٹی رہو، تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں دیکھتا ہوں"۔۔اُس کے شانے پر" ہاتھ رکھتا اُسے اٹھنے سے باز رکھا، پھر اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اُس کا بخار چیک کیا، بیل دوبارہ بجی تھی۔۔

شکر ہے بخار کم ہے"۔۔عُمر نے اُس کی پیشانی چُومی تھی، پھر عادتاً ہاتھوں سے بال" سنوارتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔

اور وہ ساکت لیٹی کی لیٹی رہ گئی تھی۔۔رات جو کچھ ہوا تھا اچانک اُس کے ذہن نے کام کرنا شروع کیا تھا اور اُس کا ہاتھ اپنے گال پر گیا تھا، دو آنسو چپکے سے اُس کے گالوں پر بکھرے تھے۔۔

آنی یہ اب ٹھیک ہے، شکر ہے بخار کم ہے"۔۔وہ ثمینہ کے پیچھے کمرے میں آتا" بولا۔۔اُسے دوبارہ کمرے میں آتا دیکھ کر وہ آنکھوں پر بازو رکھ گئی تھی۔۔عمر نے بغور اُس کی اِس حرکت کو دیکھا تھا۔۔

منہا، کیسی ہو اب میرا بچہ "۔۔اماں کو سامنے پا کر وہ رو دی تھی۔۔اُس کے رونے پر وہ بے چین ہوا تھا

بس میری بیٹی میری جان، آ گئی ہوں ناں میں اب "۔۔اُس کے آنسو صاف کر کے انہوں نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

آنی اِسے کچھ کھلا دیں، میں نماز پڑھ لیتا ہوں "۔۔وہ اُس پر نظر ڈالے کمرے سے نکلا تھا۔۔

تمہیں پتا ہے منہا، ماشاءاللہ ثناء کا بیٹا ہوا ہے پیارا سا، چلنا میرے ساتھ دو تین دن بعد "۔۔وہ اُس کے بال سنوار کر بولی تھیں، وہ چُپ رہی۔۔

میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں تمہارے لیے، کچھ نہیں کھایا تم نے کل سے "۔۔وہ کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔اور اُن کے جاتے ہی وہ پھر سے تکیے میں منہ دیئے رو دی تھی۔۔

پھر اُن کے امتحانات شروع ہو گئے تھے، احسن صاحب نے رعنا کو سختی سے کہہ دیا تھا کہ جب تک اُن کے امتحان ہیں تب تک وہ عمر کو ڈسٹرب نہ کرے بعد میں دیکھیں گے اِس مسئلے کو اور خلافِ توقع رعنا چُپ ہو گئی تھیں، اب کے لیلیٰ بھی سب بھلا کر پڑھائی میں لگ گئی تھی، اِس لیے ہر طرف سکون تھا۔۔

بس وہ تھی جِس کی اُس دن کے بعد سے عمر سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی، نہ ہی عمر نے اُس سے کوئی رابطہ کیا تھا، دونوں ہی چُپ تھے پر منہا کو اُس کی خاموشی کھل رہی تھی، ایک طرف وہ اُس سے کہہ رہی تھی کہ وہ اُسے چھوڑ دے اور دوسری طرف اُس کو اتنے دنوں سے نہ دیکھنے کی بے چینی، اُس کی خاموشی تکلیف دے رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

عمر دو تین بار منہا کی غیر موجودگی میں ثمینہ سے ملنے آ چکا تھا اُس کے باوجود اُن کو شک گزرا تھا کہ اُن دونوں کے بیچ کوئی ان بن ہے، وہ کئی بار منہا سے پوچھ چکی تھیں اور ہر بار وہ بڑی خوبصورتی سے اُن کو ٹال دیتی تھی۔۔

اماں وہ بِزی ہیں پیپرز، آفس اور ویسے بھی یونی میں اُن سے ملاقات ہو جاتی ہے"۔۔احد نے ایک دو بار اُس کے سامنے عمر کا نام لیا تھا لیکن اُس کے بھڑکنے پر وہ توبہ کر گیا تھا۔۔وہ روز آ کر اُس کے ساتھ تیاری کرتا تھا، منہا کی تقریباً ساری تیاری عمر کروا چُکا تھا۔۔ثمینہ اور احسن ابھی تک اِن دونوں کے اُس جھگڑے سے ناواقف تھے۔۔

احد نے عمر سے بات کرنے بھی کوشش کی تھی۔۔

تمہاری بہن کا دماغ جب ٹھکانے آ جائے تب بات کروں گا"۔۔دونوں میں سے" کوئی بھی ایک انچ بھی ہٹنے کو تیار نہ تھا،اُس نے بھی دونوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔۔

. . . . . .

آج اُن کا تیسرا پیپر تھا،وہ پیپر دے کر باہر کھڑی احد کا انتظار کر رہی تھی جو کہ حسبِ عادت غائب تھا۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم جیت گئی ہو"۔۔اُس کی نفرت بھری آواز پر اُس نے سر اُٹھایا" تھا،آج فائنل ائیر کا پیپر نہیں تھا لیکن وہ صرف منہا کو جلانے اور اپنے دل کی آگ کچھ ٹھنڈی کرنے کے لیے یونیورسٹی آئی تھی۔جواباً وہ چُپ رہی تھی۔۔

کہا تھا ناں تم سے اتنا مت اُڑو،اُس کی ماں کو سب کچھ پتا چل چکا ہے،بہت" جلد"۔۔وہ بولتے بولتے رُکی تھی،منہا کا دل بھی جیسے رُکا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بہت جلد تمہیں پیپرز مل جائیں گے"۔۔اُس نے اب کے نا سمجھی سے لیلیٰ کو"
دیکھا تھا۔۔

ارے پیپرز۔۔یونی کے پیپرز مت سمجھنا سلی گرل(پاگل لڑکی)"۔۔وہ اپنی ہی"
بات کا مزہ لے کر ہنسی تھی۔۔

طلاق کے پیپرز"۔۔اُس نے اُس کے سر پر دھماکا کیا تھا۔۔وہ سُن سی کھڑی رہ گئی"
تھی۔۔

رعنا آنٹی کبھی بھی عمر کو تمہیں اُس گھر میں لانے نہیں دیں گی،اینڈ یو نو"
"!واٹ۔۔

www.novelsclubb.com

(اور تمہیں پتا ہے کیا)

وہ اُس کے چہرے کو دیکھ کر حقارت سے بول رہی تھی۔۔

عمر اپنی مما کی کوئی بات نہیں ٹالتا، وہ اُسے کہہ چُکی ہیں کہ فوراً سے تمہیں طلاق" دے"۔۔مِنہا کا دل بیٹھا تھا۔۔

دئیر 'ز آ بِگ پو سیبیلیٹی دیٹ ہی مائٹ ڈیورس یو آن دی لاسٹ پیپر اور آفٹر" "دیٹ

زیادہ ممکن ہے کہ وہ تمہیں پیپرز کے فوراً بعد طلاق دے دے، یا شاید آخری پیپر) (کے دن

دس پندرہ منٹ تو نکاح میں لگتے ہیں ناں، پر طلاق میں دو تین سیکنڈ لگتے ہیں " بس"۔۔وہ اُس پر ایک حقارت بھری نظر ڈالتی چلتی بنی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

گھر آ کر بھی اُس کے ذہن میں بس لیلیٰ کی باتیں گردش کرتی رہی تھیں۔۔

غم و غصّے سے اُس کا بُرا حال تھا، دماغ کی کھولن کم کرنے کے لیے وہ نہانے چلی گئی تھی۔۔

منہا یہ کون سا وقت ہے نہانے کا"۔۔وہ کمرے میں آئی تھیں ابھی مغرب کی" نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھیں دونوں، اب اِس وقت اُسے نہاتا دیکھ کر وہ غصہ ہوئی تھیں۔۔

بیل بجنے کی آواز پر ثمینہ نے باہر آکر دروازہ کھولا تو سامنے اُسے پا کر اُنہیں خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔

آگئی آنی کی یاد"۔۔وہ دونوں ہاتھوں میں اُس کا چہرہ تھام کر چُومتے ہوئے بولی" تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

بس آنی پیپرز کی مصروفیت"۔۔وہ اتنا ہی کہہ سکا تھا، کیا بتاتا آپ کی بیٹی بقول احد" کے پھولن دیوی بنی ہوئی ہے۔۔وہ دونوں صوفے پر آبیٹھے تھے

کافی پیو گے۔۔؟؟"۔۔وہ اُس سے پوچھ کر اٹھنے کو تھیں کہ اُس نے انہیں روک دیا۔۔"

نہیں آنی اصل میں میں منہا سے ملنے آیا ہوں"۔۔وہ کھڑے ہوتے ہوئے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔"

میں بُلا دیتی ہوں"۔۔وہ اُٹھی تھیں۔۔"

آپ اِدھر بیٹھیں آنی، میں خود دیکھتا ہوں"۔۔اُس کے لہجے کی سنجیدگی سے وہ ٹھٹھک سی گئی تھیں۔۔پہلے کبھی اُس نے اِس طرح منہا سے ملنے کی بات نہیں کی تھی کجا کہ کمرے میں جا کر ملنے کی۔۔"

اللہ خیر کرے"۔۔اُسے کمرے میں جاتے دیکھ کر وہ رات کے کھانے کی تیاری کرنے کچن میں چلی گئی تھیں۔۔۔"

وہ کمرے میں کہیں نہیں تھی،اِس کے واش روم میں ہونے کا سوچ کر وہ بیڈ پر نیم دراز ہو گیا

. . . . . .

وہ واش روم سے نکلی تھی،وہ جو کھڑکی میں کھڑا تھا پلٹ کر اُسے دیکھا،اُس کی نظر اب تک اُس پر نہیں پڑی تھی۔۔بالوں کو ٹاول میں لپیٹا ہوا تھا۔۔یلو شرٹ اور وائیٹ ٹراؤزر میں اُس کا نازک سا دلکش سراپا عمر کے دل کی دھڑکن بڑھا گیا تھا۔۔اُس نے ایک جھٹکے سے بالوں کو ٹاول سے آزاد کیا تھا،گیلے بال پُشت پر بکھرے تھے۔۔

"سمجھتے کیا ہیں وہ خود کو،میں کوئی فالتو ہوں"۔۔اُس نے بڑبڑاتے ہوئے ٹاول زور سے بیڈ پر اچھالا تھا۔۔اُس کا بڑبڑانا اور ٹاول کو پھینکنا عمر کو اُس کے خراب موڈ کا پتا دے گیا تھا۔۔

اُس نے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر تھوڑا سا لوشن ہتھیلی پر نکال کر اپنے چہرے پر لگانے کے لیے آنکھیں بند کی تھیں۔۔ پھر جیسے ہی لوشن لگا کر آنکھیں کھولی تھیں، شیشے میں نظر آتے اپنے عین پیچھے کھڑے وجود کو دیکھ کر وہ بے ساختہ پلٹی تھی۔۔

وہ کوئی خواب نہیں تھا وہ حقیقت میں اُس کے سامنے بلکل پاس کھڑا تھا، وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل سے ٹکرائی تھی۔۔

عمر نے سرعت سے اُسے خود سے بے حد قریب کیا تھا۔۔ وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔

چھچ۔۔ چھوڑیں مجھے "۔۔ وہ اُس کی گرفت میں مچلی تھی۔۔ پر اُس کی گرفت " مضبوط تھی۔۔ اُس کی قربت میں وہ پگھلی تھی اُوپر سے اُس کی بے باک نگاہوں کی تپش سے اُس کا چہرا دہکنے لگا تھا۔۔

بھیگی زُلفیں، گلابی شفاف کانپتے لب، اُس کا گیلا ٹھنڈا وجود عمر کے دل کو بے باک جسارت کرنے پر اُکسا رہا تھا، اُس سے پہلے کے وہ بے خودی میں کوئی گستاخی کر بیٹھتا اُس کی آنکھوں سے نکلتے آنسو دیکھ کر عمر کو ایسا لگا جیسے کسی نے اُس کے اُبلتے ہوئے جذبات پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا ہو۔۔اُس نے نرمی سے اُسے اپنی گرفت سے آزاد کیا، وہ تڑپ کر اُس کے بازو سے نکلی تھی۔۔پاس پڑا ایلوڈوپٹہ خود پر پھیلا کر اُس نے بمُشکل اپنے مُنتشر حواسوں پر قابو پایا تھا۔۔

اُس کی بدحواسیوں کو ملاحظہ کر کے ایک محظوظ کن مُسکراہٹ نے اُس کا احاطہ کیا تھا اُس کی ذرا سی قربت سے وہ حال سے بے حال ہوئی تھی اور اگر جو کسی دن وہ مکمل طور پر اُس پر برس گیا تو پھر تو شاید یہ پاگل لڑکی ہوش ہی کھو دے گی۔۔وہ اُس پر نظریں جمائے ہونٹوں پر دلکش مُسکراہٹ سجائے سوچ رہا تھا۔۔

"کیوں آئے ہیں آپ یہاں۔۔؟؟"۔۔اُس کی نظروں سے خائف ہوتے اُس نے سختی سے پوچھا تھا۔۔

منہا، تم آرام سے میری بات سُن لو"۔۔وہ مفاہمتی انداز میں بولا تھا۔۔"

مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سُننی"۔۔وہ اُسی دن کی طرح ہٹ دھرمی سے بولی" تھی۔۔عمر کچھ بھی بولے بغیر اُسے دیکھے گیا۔۔

مجھے پتا ہے، آپ کیا کہنے آئے ہیں"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی۔۔"

میری بیوی تو بن کہے میری دل کی باتیں جاننے لگی ہے"۔۔وہ شرارت سے بولا" تھا، اُس نے ناگواری سے لب بھینچے تھے۔۔

جب آپ کو اپنی امی کے کہنے پر کل کو مجھے چھوڑ ہی دینا ہے تو کیوں بار بار میرے" اتنے قریب آتے ہیں"۔۔وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی۔۔اُس کی پہلی بات پر وہ بُری طرح چونکا تھا،

www.novelsclubb.com

میری مما مجھ سے کہیں گی تمہیں چھوڑ دوں اور میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔؟؟اور" تمہیں اِس بات پر اتنا یقین کیوں ہے۔۔؟؟"۔۔وہ سینے پر دونوں بازو لپیٹتا سکون سے پوچھ رہا تھا،اُس کا سکون بھرا انداز مِنہا کو ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔

کیونکہ آپ کی امی مجھے اور میری ماں کو پسند نہیں کرتیں،وہ کبھی بھی آپ کو مجھے" اُس گھر میں لانے نہیں دیں گی"۔۔وہ چِلا کر لیلیٰ کے الفاظ دُہرا گئی تھی،عمر نے اب کے ہونٹ بھینچے تھے

اور اِس سے پہلے۔۔"۔۔حلق میں پھنس جانے والے آنسوؤں کے سبب وہ رُکی" تھی۔۔

اِس سے پہلے کہ آپ اُن کے کہنے پر مجھے چھوڑ دیں آپ مجھے طلا۔۔"۔۔قبل اِس" کے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی اُس نے دو قدم آگے بڑھ کر سختی سے اُس کا بازو اپنی گرفت میں لیا تھا،اُسی وقت ثمینہ نے گھبراتے ہوئے کمرے میں قدم رکھا،منہا

کے چیخنے کی آواز باہر تک آ رہی تھی وہ پہلے ہی عمر کے تیوروں سے خائف ہوئی تھیں، اندر کا منظر دیکھ کر وہ حق دق رہ گئیں۔۔

ایک اور لفظ بولا ناں بلکل بھی لحاظ نہیں کروں گا، بہت برداشت کر لیا میں" نے"۔۔وہ ایک ہاتھ سے اُس کا بازو تھامے دوسرے ہاتھ کی اُنگلی اُٹھائے غرایا تھا۔۔

عمر کیا کر رہے ہو، چھوڑو اِسے"۔۔وہ آگے بڑھ کر اُس کی گرفت سے منہا کا بازو" چھڑاتے بولی تھیں، اُس نے جھٹکے سے اُس کا بازو چھوڑا تھا وہ لڑکھڑائی تھی، آنسو ٹوٹ کر بہے تھے۔۔

آنی اِسے بولیں میرے ضبط کو بار بار نہ آزمائے، ورنہ انجام کی ذمہ دار یہ خود" ہو گی"۔۔وہ اُسی غصے سے اُن سے کہتا ارد گرد دیکھ بغیر دروازے سے باہر نکل گیا۔۔

اُس کے جاتے ہی وہ نیچے فرش پر گر کر رونے لگی تھی۔۔

. . . . . .

منہا کیا ہوا ہے۔۔؟؟ یہ کیا کہہ رہا تھا۔۔؟؟"۔۔اُنہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا، وہ" دونوں تو خوش تھے پر اب اِس طرح دونوں کو لڑتے دیکھ کر وہ از حد پریشان ہوئی تھیں، خاص طور پر عمر کا انداز۔۔

اُس کے پاس ہی نیچے بیٹھ کر اُس کا چہرا اُٹھا کا پوچھا، اُس کا چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔۔

یہ بلکل بھی اچھے نہیں ہیں اماں"۔۔وہ روتے روتے بول رہی تھی۔۔"

اِن کی امی مجھے کبھی بھی قبول نہیں کریں گی اماں وہ مجھے چھوڑ دیں گے"۔۔وہ جو" منہ میں آئے بولے جا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں میری جان ایسا کبھی نہیں کرے گا وہ"۔۔وہ اُس کے بال سنوار کر بولی تھی"

مجھے بس یہ بتاؤ منہا کہ یہ اتنے غصّے میں کیوں تھا، تم نے ایسا کیا کہا ہے اِس"
سے۔۔؟؟"۔۔اب کہ انہوں نے تھوڑا سختی سے استفسار کیا تھا۔۔

میں کہہ رہی ہوں ناں اماں یہ بلکل بھی اچھے نہیں ہیں، انہوں نے اُس دن مجھے"
تھپڑ بھی مارا تھا"۔۔ثمینہ کا خود پر غصہ کرتے دیکھ کر اور اُسے بُرا ثابت کرنے کے
لیے اُس نے اُس کی تھپڑ مارنے والی بات بھی بتادی۔۔

عُمر نے تمہیں تھپڑ۔۔لیکن کیوں۔۔؟؟"۔۔انہیں جیسے یقین نہیں آیا تھا۔۔عمر"
اُن کا پیارا بھتیجا ایسا کیسے کر سکتا ہے وہ سکتے میں آگئی تھیں۔۔

وہ کسی اور کو پسند کرتے ہیں اماں"۔۔وہ روتے ہوئے بولی تھی، انہوں نے"
بے یقینی سے بیٹی کو دیکھا تھا، اُس کی اِس بات پر اُن کو بلکل بھی یقین نہیں آیا تھا نہ وہ
کر سکتی تھیں، عمر کو پیدا ہونے سے لے کر سات سال تک انہوں نے پالا تھا، اُس کی

آنکھیں آج بھی ویسی ہی سچی تھیں جیسی وہ اُن سات سالوں میں دیکھتی آئی تھیں۔۔

میں نے انہیں کہہ دیا کہ وہ مجھے چھوڑ دیں مجھے طلاق"۔۔وہ مزید بولنے لگی" تھی۔۔

منہا خبر دار"۔۔اُن کا دل کانپا تھا"

یہ کہا تھا تم نے اُس سے، تم نے اپنے منہ سے اُس سے۔۔۔"۔۔انہوں نے بات" ادھوری چھوڑی تھی، سر پر ہاتھ رکھ کر اپنی بیوقوف اور جذباتی بیٹی کی عقل پر ماتم کیا تھا۔۔

اِسی لیے اُس نے تمہیں تھپڑ مارا تھا مِنہا۔۔؟؟اور آج پھر تم نے اپنی بات دہرائی" تھی۔۔؟؟"۔۔انہوں نے سختی سے پوچھا تھا۔۔

وہ اپنی ماں کے کہنے پر مجھے چھوڑ دیں اِس سے پہلے میں۔۔"۔۔اُسے ثمینہ کا عُمر کی طرفداری بلکل برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔

"منہا وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے، باکردار مرد جس عورت سے محبت کرتا ہے ناں پھر اُسے کبھی دوسرے مرد کے لیے نہیں چھوڑتا، اور تم تو اِس کی بیوی ہو، غیرت مند مرد کو طلاق کا لفظ تازیانے کی طرح لگتا ہے، مت اُسے ضد دلاؤ، وہ تم سے محبت کرتا ہے اُس کا دل خود سے خراب نہیں کرو منہا"۔۔انہوں نے اُسے نرمی سے سمجھایا تھا۔۔

"آپ ہمیشہ اُن کی سائیڈ لیتی ہیں، انہوں نے مجھے مارا، ابھی آپ کے سامنے کیسے مجھے ڈانٹ رہے تھے، پھر بھی آپ مجھے سمجھا رہی ہیں"۔۔وہ اُن کے ہاتھ خود پر سے ہٹاتی بولی تھی۔۔

میں بات کروں گی اُس سے بھی، ڈانٹوں گی اُسے بھی"۔۔وہ اُس کے بپھرنے پر" اُس کو سنبھالتی بولی تھی۔۔ لیکن وہ اُن کے ہاتھ جھٹکتی کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔۔وہ اُن سے بھی ناراض ہو گئی تھی۔۔

. . . . . .

اُن کے پیپرز ختم ہو گئے تھے۔۔وہ چُپ سی ہو گئی تھی، اُس کی زندگی جیسے ٹھہر سی گئی تھی، اُسے کہہ تو دیا تھا کہ چھوڑ دو پر جب اپنے نام سے اُس کا نام ہٹ جانے کا تصّور کرتی تو روح کو بھی تکلیف ہوتی تھی۔۔

ثمینہ نے اُسے بہت سمجھایا تھا۔۔

رہ سکو گی اُس کے بغیر۔۔؟؟"۔۔وہ بیٹی سے پوچھ رہی تھیں۔۔تو وہ رو دی" تھی۔۔

اماں ممانی اُن کی زندگی کی سب سے بڑی حقیقت ہیں، میں تو اُن کے نام، اُن کی چیزوں سے بھی عشق کرتی ہوں، اُن کے بغیر جینا مشکل ہے پر اماں میں ساری زندگی ممانی کی حقارت بھری نظروں اور نفرت بھرے رویوں کے ساتھ کیسے رہوں گی۔۔؟؟ اور نہ ہی میں چاہتی ہوں کہ میری وجہ سے وہ اپنی ماں کو ناراض کر کے اپنی جنّت گنوادیں"۔۔اُن کی بیٹی اتنی سمجھدار ہو گئی تھی وہ آنکھوں میں آنسو لیے اُسے دیکھتی رہی تھیں۔۔

آپ بابا سے کچھ مت کہیئے گا اور ہی اُن سے پلیز اماں"۔۔اُس کے فیصلے سے عمر کو تکلیف ہوئی تھی پر اُسے یقین تھا اُس کی بے رُخی دیکھ کر عمر زیادہ دیر تک اُس کے نخرے نہیں سہے گا۔۔

www.novelsclubb.com

پر وہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ اُس کی پہلی نظر کی محبت تھی تب بھی جب عمر نے اُسے پہلی بار دیکھا تھا جب وہ صرف دو مہینوں کی تھی اور وہ سات سال کا بچہ تب ثمینہ سے اُس کو مانگ چُکا تھا جب اُسے محبت کا پتا بھی نہیں تھا اور اُس وقت بھی جب

دوسری بار اُسے سڑک پر گرے دیکھا تھا،اُس وقت بھی عمر کا دل دھڑکا تھا۔۔عمر کے ارادوں سے وہ ناواقف تھی۔۔وہ مر جاتا پر اُسے چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔

اُسے احساس تھا کہ اُس کی وجہ سے اماں اور احد بہت پریشان تھے اِس لیے اُس نے کوشش کر کے اپنا موڈ اچھا رکھا تھا۔۔اور آج احد اُسے زبردستی ڈنر کروانے لے آیا تھا۔۔

پہلے میں شاپنگ کروں گی پھر کھانا کھاؤں گی اُس کے بعد آئس کریم بھی کھلاؤ گے " تم مجھے "۔۔وہ حکمیہ انداز میں بولی تھی۔۔

میری پیاری سی بہن تمہارے شوہر کی طرح امیر نہیں ہوں میں "۔۔وہ معصوم " سی شکل بنا کر بولا۔۔

یہ معصومیت اور مظلومیت کے ڈرامے اُس کے سامنے کرو جو تمہیں جانتا نہ ہو"۔۔وہ ناک پر سے مکھی اُڑاتے بولی۔۔

لیکن تم میرے بھائی ہو آخر وہ بھی دو مہینے بڑے اِس لیے تم پر ایک احسان ضرور کر دیتی ہوں۔۔شاپنگ میں خود کر لوں گی تم مجھے ڈنر کروا دینا"۔۔وہ شاہانہ انداز میں بولی تھی۔۔

شُکریہ میری بہن شُکریہ"۔۔وہ گاڑی روکتا بولا۔۔مِنہا کو مارٹ سے اپنے لیے کچھ سامان لینا تھا پہلے، پیر کا دن ہونے کے باعث رش نہ ہونے کے برابر تھا، وہ اپنا بیگ سنبھالتی گاڑی سے اُتری تھی۔۔احد ابھی گاڑی میں ہی تھا۔۔جب ایک ہائی روف اُس کے بہت قریب آ رکی تھی۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھالتی ماسک پہنے ایک آدمی نے اُسے گاڑی کے اندر کھینچا تھا۔۔

جلدی کر۔۔مروائے گا کیا"۔۔ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا بندہ دھاڑا تھا۔۔احد" جلدی سے گاڑی سے اُترا تھا۔۔

چھ۔۔چھوڑو۔۔"۔۔مِنہا نے ہاتھ پیر مارنے چاہے تھے۔۔اُس آدمی نے" کلوروفام میں ڈوبا رومال اُس کے چہرے پر رکھا تھا۔۔وہ حواس کھونے لگی تھی، بِلاآخر اُس کی مزاحمت دم توڑ گئی تھی۔۔

. . . . . .

عُمر تم چاہتے کیا ہو آخر۔۔؟؟مجھے ذلیل کروانا ہی تھا تو کسی اور کے ہاتھوں" کرواتے، جس عورت کو میں نے آج تک ایک ملازم جتنی اہمیت نہیں دی تم اُسی کی بیٹی کو میرے سر پر بٹھا کر مجھے ذلیل کر گئے ہو"۔۔اتنے دنوں سے رعنا کا صبر اب بس ہوا تھا۔۔وہ اپنے لیے کافی بنانے نیچے آیا تھا جب رعنا نے اُسے بیچ میں ہی روک دیا تھا۔۔اُن کے غرور پر عُمر نے اُنہیں افسوس بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

رعنا۔۔"۔۔احسن صاحب اندر داخل ہوئے تھے،اُنہیں کچھ دن لگ گئے "

تھے۔۔

میرا نام مت لیں آپ۔۔جو آپ نے میرے ساتھ کیا ہے میں آپ کو کبھی "

معاف نہیں کروں گی"۔۔رعنا کی آواز غصّے کے باوجود بھرائی تھی۔۔

میں نے ایسا بھی تم پر کوئی ظلم نہیں کیا رعنا"۔۔احسن صاحب نے بریف کیس "

نیچے رکھ کر تھکے تھکے انداز میں کہا تھا۔۔اُن کی حالت دیکھ کر عُمر کو افسوس سا ہوا

تھا۔۔

آپ نے میرے بیٹے کا نکاح میرے بغیر مجھ سے پوچھ بغیر کر دیا یہ ایک ماں پر ظُلم "

نہیں ہے"۔۔وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتیں چیخی تھیں۔۔

یہ نکاح میری مرضی سے ہوا ہے"۔۔اُسے احسن صاحب کا چہرہ دیکھ کر بولنا پڑا"

تھا۔۔

تو یہ کہو ناں یہ ظُلم تم نے کیا ہے اپنی ماں پر"۔۔رعنا کے لہجے میں آج پہلی بار دُکھ کی رمق اُسے تڑپا گئی تھی۔۔

مما۔۔میں۔۔"۔۔تبھی اُس کے ہاتھ میں تھاما موبائل بجا تھا۔۔ارسلان کی کال تھی۔۔وہ بے دھیانی میں کال او کے کرتا کان سے لگا گیا تھا۔۔

ہاں بول یار"۔۔تھکے تھکے انداز میں وہ رُخ موڑ کر بولا تھا۔۔احسن صاحب بریف کیس اُٹھا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔۔

واٹ۔۔۔!!!"۔۔اُس کی بُلند آواز پر اُن کے قدم رُکے تھے،رعنا نے بھی ٹھٹک کر اُسے دیکھا تھا،اُس کے چہرے کے ناقابلِ فہم تاثرات دونوں کو پریشان کر گئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

تم۔۔تم کہاں ہو۔۔میں۔۔میں ابھی آرہا ہوں"۔۔وہ حواس باختہ سا دروازے کی طرف بھاگا تھا۔۔

عُم۔۔عُمرُ کو۔۔کیا ہوا ہے۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب نے آگے بڑھ کر اُس کا بازو تھاما تھا۔۔

مِن۔۔مِنہا بابا۔۔اُسے۔۔اُسے کسی نے کڈنیپ۔۔"۔۔اُس سے بات مکمل نہیں ہوئی تھی، رعنا نے بھی حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔اپنا بازو احسن صاحب کی گرفت سے چھڑواتا وہ باہر جانے لگا تھا۔۔

کیا کہہ رہے ہو۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب کے حواسوں نے کام کرنا چھوڑا تھا۔۔"

آپ آئیں میرے ساتھ۔۔جلدی"۔۔وہ کہہ کر رُکا نہیں تھا۔۔"یہ لیلیٰ۔۔"۔۔اُن دونوں کے جانے کے بعد رعنا غصّے سے اوپر دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

شہلا۔۔تمہیں اندازہ ہے تمہاری بیٹی کیا کر چکی ہے"۔۔رعنا نے اُسی وقت شہلا کو کال کی تھی۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟ کیا کیا ہے لیلیٰ نے۔۔؟؟"۔۔چائے کا کپ لبوں سے ہٹاتی وہ" سیدھی ہوئی تھی۔۔

لیلیٰ نے اُس لڑکی کو کڈنیپ کروایا ہے شہلا"۔۔رعنا غصّے سے پھٹ پڑی تھیں۔۔"

واٹ۔۔!!"۔۔شہلا چائے کا کپ ٹیبل پر پٹختی اپنی جگہ سے ہی اُٹھ کھڑی ہوئی" تھی۔۔

میں یہاں چیزیں ٹھیک کرنے کے چکر میں روزا حسن سے بے عزت ہو رہی ہوں" اور تمہاری بیٹی نے اُسے کڈنیپ کروالیا شہلا۔۔"۔۔رعنا کا بس نہیں چل رہا تھا کیا کر دیں۔۔

بکواس بند کرو رعنا۔۔میری بیٹی ایسا نہیں کر سکتی"۔۔شہلا بھی چیخی تھی۔۔"

اُس دن اُس کی بکواس سُنی تھی ناں تم نے شہلا۔۔پھر بھی۔۔پھر بھی تم۔۔"۔۔" رعنا نے جُملہ ادھورا چھوڑ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

احسن یا عُمر کو ذرا سا بھی شک ہو اناں کہ اِس سب کے پیچھے تمہاری بیٹی ہے تو مجھ سے کوئی اُمید مت رکھنا کہ میں تمہاری بیٹی کا ساتھ دوں گی"۔۔وہ دانت پیس کر ٹھیر ٹھہر کر بولی تھیں۔۔اب کہ شہلا ٹھٹکی تھیں۔۔اُس دن لیلیٰ نے واقعی اُسے نُقصان پہچانے کی بات کی تھی۔۔

رعنا۔۔رعنا۔۔میں کیا کروں"۔۔شہلا کے ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔"

میری بات سُنو۔۔ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا۔۔لیلیٰ سے کہو اُسے جتنی جلدی ہو سکے چُھڑوادے۔۔کہیں سڑک پر پھینکوادے۔۔جو بھی کرے خاموشی سے اور جلدی کرے"۔۔رعنا نے کمرے کا دروازہ بند کر کے آہستہ سے کہا تھا۔۔

میں۔۔میں کرتی ہوں اُس سے بات"۔۔شہلا لیلیٰ کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔

بات نہیں شہلا۔۔اپنے سامنے اُس سے کال کرواؤ شہلا۔۔جاؤ اُس کے پاس۔۔"
میں پانچ منٹ میں تمہیں کال کرتی ہوں"۔۔رعنا نے کال کاٹ کر موبائل بیڈ پر
پھینکا تھا۔۔

احس مجھے نہیں چھوڑیں گے"۔۔دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھتی وہ بڑبڑائی"
تھیں۔۔

. . . . . .

لیلیٰ۔۔!!"۔۔شہلا دروازہ دھاڑ سے کھولتی اندر آئی تھی۔۔"

کمرے میں تیز والیوم میں انگلش سونگ لگا ہوا تھا جب کہ وہ بیڈ پر پیٹ کے بل لیٹی
ٹانگیں جُھلا رہی تھی۔۔شہلا نے ایک قہر بھری نظر اُس پر ڈال کر ڈیک بند کیا
تھا۔۔وہ ایک دم سیدھی ہوئی تھی۔۔

میرا چین سکون برباد کر کے تم یہاں گانے سُن رہی ہو"۔۔شہلا پھٹ پڑی" تھی۔۔لیلیٰ نے الجھن آمیز نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

لیلیٰ۔۔تم۔۔ایسا کیسے کر سکتی ہو۔۔تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو۔۔پولیس کو تو چھوڑو" سب سے پہلے عُمر تمہارا حشر نشر کر دے گا"۔۔شہلا نے دانت پیس کر اُس کا بازو دبوچا تھا۔۔

مما۔۔چھوڑیں مجھے۔۔پاگل ہو گئی ہیں کیا آپ۔۔"۔۔وہ اپنا بازو اُس کی گرفت" سے چھڑاتی چیخی تھی۔۔

لیلیٰ۔۔لیلیٰ۔۔تم سمجھ کیوں نہیں رہی ہو"۔۔وہ مُٹھیاں بھینچتی اوپر دیکھ کر رہ گئی" تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"مما واٹس رانگ وِدیو"

(مما کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ)

اپنا بازو سہلاتی اب کہ بد تمیزی سے چیخی تھی۔۔

لیلیٰ۔۔کال کرو۔۔ابھی میرے سامنے کال کرو اُنہیں"۔۔شہلا نے اُس کا"

موبائل اُس کے ہاتھ میں دیا تھا۔۔

کسے کال کروں مما۔۔کیا ہو گیا ہے مما آپ کو۔۔؟؟"۔۔لیلیٰ نے موبائل پھینک"

کر شہلا کو دیکھا تھا،اُسے لگا جیسے شہلا کا دماغی توازن بگڑ گیا ہو۔۔

"اسٹاپ دِز ڈرامہ لیلیٰ"

(بند کرو یہ ڈرامہ لیلیٰ)

چُھڑواؤ اُس کو پاگل لڑکی۔۔اُسے کڈنیپ کروانے سے پہلے مجھ سے تو پوچھ"

لیتی۔۔رعنا نے مجھے بے عزت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی"۔۔شہلا نے اُس

کا بازو تھاما تھا۔۔

واٹ کڈنیپ۔۔!!!"۔۔وہ اُچھلی تھی۔۔"

یو مین۔۔مِنہا۔۔وہ۔۔۔۔کڈنیپ ہو گئی ہے"۔۔وہ تالی بجاتی بیڈ پر ہی کھڑی" ہو گئی تھی۔۔

"اِٹس سچ آ گریٹ نیوز ماما"

(یہ بہت ہی اچھی خبر ہے ماما)

وہ بیڈ پر کھڑی کھڑی ناچنے لگی تھی۔۔شہلا غصّے سے کھڑی ہوئی تھی۔۔

. . . . . .

New Edition of Anmol Muhabbat

چودھویں_قسط#

www.novelsclubb.com

انمول_محبت#

^^^^^^^^

لیلیٰ۔۔یہ معاملہ بہت سیریس ہے اور تم ڈانس کر رہی ہو"۔۔شُہلا نے اُسے بازو سے پکڑ کر روکا تھا۔۔

ماما۔۔میرے راستے کا کانٹا نکل گیا ہے اور میں ڈانس بھی نہ کروں"۔۔وہ خوشی سے جمپ مارتی نیچے اُتری تھی۔۔

ایک کام کرتے ہیں دونوں ڈانس کرتے ہیں، بلکہ نہیں رعنا آنٹی کو کال کریں" اُنہیں کہیں وہ بھی آجائیں، ہم پارٹی۔۔"۔۔وہ شہلا کے دونوں ہاتھ تھام کر جھومتی بولتی جا رہی تھی۔۔

جسٹ شٹ اپ لیلیٰ۔۔!!"۔۔شہلا نے دھاڑتے ہوئے اپنا ہاتھ ہوا میں بُلند کیا تھا۔۔وہ جہاں کی تہاں رہ گئی تھی۔۔

آ۔۔آپ مجھے ماریں گی مما۔۔مجھے۔۔؟؟؟"۔۔وہ سینے پر اُنگلی رکھتی دو قدم" پیچھے ہوتی چلائی تھی۔۔شہلا دھیمی پڑی تھی۔۔

لیلیٰ تم میری بات کیوں نہیں سمجھ رہی ہو۔۔بیٹھو اِدھر۔۔بیٹھو۔۔پلیز"۔۔شہلا" نے بازو سے پکڑ کر اُسے زبردستی بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔وہ بیٹھ گئی تھی پر ناراضگی کے طور پر چہرہ دوسری طرف موڑا تھا۔۔

دیکھو لیلیٰ۔۔کسی کو اغوا کروانا، یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے، اگر اُسے کچھ ہو گیا تو" جانتی ہو سارا الزام تم پر آئے گا"۔۔شہلا کے کہنے پر لیلیٰ نے حیرت سے ماں کو دیکھا تھا۔۔

مجھ پر۔۔کیوں۔۔؟؟"۔۔وہ اپنے سینے پر اُنگلی رکھتی حیرت سے پوچھ رہی" تھی۔۔

میں جانتی ہوں تم نے اُسے کڈنیپ کروایا ہے، رعنا بہت پریشان ہے، اگر تمہارا" نام آیا تو ہم سب پھنسے گے۔۔دیکھو ابھی بھی کچھ نہیں ہوا، تم یہ موبائل پکڑو اُنہیں بولو وہ اُسے چھوڑ۔۔"۔۔شہلا نے اُس کے ہاتھ میں موبائل دینا چاہا تھا۔۔

"واٹ ربش۔۔!! آئی کانٹ بلیو اِٹ ماما"

(کیا بکواس ہے یہ۔۔!! مجھے یقین نہیں آرہا ماما)

وہ موبائل بیڈ پر پھینکتی ایک دم کھڑی ہوئی تھی۔۔

آپ کو اور رعنا آنٹی کو لگتا ہے میں نے اُسے کڈنیپ کروایا ہے۔۔"۔۔وہ غصّے" سے چِلائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے یقین ہے اِس میں تمہارا ہاتھ ہے کیونکہ اُس دن تم نے خود رعنا کے سامنے کہا" تھا کہ تم اُسے نہیں چھوڑو گی"۔۔شہلا بھی کھڑی ہوئی تھی۔۔

فار گاڈ سیک مما"۔۔وہ ہاتھ اُٹھاتی بولی تھی۔۔شہلا نے بغور اُس کے چہرے کو" جانچا تھا۔۔

میرا یقین کریں میں نے اُسے کڈنیپ نہیں کروایا ماما"۔۔وہ شہلا کی آنکھوں میں" دیکھتی بولی تھی۔۔شہلا نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔

تم سچ کہہ رہی ہوں ناں۔۔؟؟"۔۔پھر بھی یقین دہانی چاہی تھی۔۔"

میرے پلان میں اُسے کڈنیپ کروانا کہیں بھی نہیں تھا۔۔لیکن"۔۔نیچے جُھک" کر اُس نے سائیڈ ٹیبل کی دراز کھولی تھی۔۔اُس کے ہاتھ میں ایک ڈارک براؤن بوتل تھی۔۔لیلیٰ کے چہرے کے تاثرات اور بوتل دیکھ کر شہلا کا ماتھا ٹھنکا تھا۔۔

میں تو اُس کے چہرے پر ایسڈ پھینکوانا چاہتی تھی۔۔بس"۔۔وہ بوتل کو دیکھتی" معصومیت سے بولی تھی۔۔شہلا اپنے سر پر ہاتھ مارتی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔پھر ایک دم اُٹھ کر مُلازمہ کو پُکارنے لگی تھی۔۔وہ بھاگی بھاگی آئی تھی۔۔

یہ جا کر باہر پھینک دو۔۔اور دھیان سے"۔۔بوتل لیلیٰ کے ہاتھ سے لے کر اُس" نے مُلازمہ کو ہدایت کے ساتھ پکڑائی تھی،وہ بوتل لے کر چلی گئی تھی۔۔

ویسے اب یہ میرے کسی کام کی ہے نہیں پھینک ہی دیں"۔۔وہ بیڈ کر ٹانگیں لٹکا" کر لیٹ گئی تھی۔۔

ویسے پارٹی تو بنتی ہے"۔۔اُس نے موبائل اُٹھا کر انعم کا نمبر ملایا تھا۔۔شہلا نے" اُسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

ہاں رعنا۔۔نہیں اِس نے کچھ نہیں کروایا"۔۔شہلا موبائل کان سے لگاتی کمرے" سے باہر نکل گئی تھی۔۔

دیکھو رعنا۔۔وہ اگر کرواتی تو مان لیتی کیونکہ تم جانتی ہو کہ وہ نہ مجھ سے ڈرتی ہے" نا تم سے"۔۔وہ رعنا کو یقین دلانے لگی تھی کہ یہ کام لیلیٰ کا نہیں ہے۔۔

. . . . . .

کیسی ہے بیٹا وہ۔۔ ٹھیک تو ہے ناں۔۔؟؟"۔۔ارسلان اُنہیں ہاسپٹل کے باہر ہی مل گیا تھا۔۔

جی بابا وہ ٹھیک ہے بلکل۔۔بس بے ہوش ہے کلوروفارم کی وجہ سے"۔۔وہ عُمر کو دیکھتا بولا تھا۔۔

کون ہے اُس کے پاس ابھی۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب آگے بڑھتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔

احد ہے اور باہر پولیس کے دو سپاہی بھی کھڑے ہیں"۔۔ارسلان کے بتانے پر احسن صاحب اندر چلے گئے تھے۔۔

کیسے ہوا یہ سب۔۔؟؟اور تم۔۔تم وہاں کیسے آئے۔۔؟؟"۔۔عُمر نے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔

میں وہاں امی کی دوائیں لینے آیا تھا۔۔احد کی گاڑی دیکھ کر رُک گیا۔۔اِس سے پہلے کہ میں مِنہا سے بات کرتا وہ ہائی روف مِنہا کے بلکل پاس آ رکی تھی۔۔مجھے اُسی وقت گڑبڑ کا احساس ہوا تھا اور پھر۔۔"۔۔ارسلان اُسے ساری تفصیل بتانے لگا تھا۔۔

. . . . . .

بِلآ آخر اُس کی مزاحمت دم توڑ گئی تھی۔۔اِس سے پہلے کہ وہ بندہ اُسے اندر کھینچتا، کسی نے اچانک سے مِنہا کا دوسرا بازو تھام کر اُسے باہر کی جانب کھینچا تھا۔۔

چھوڑو لڑکی کو ورنہ ہاتھ پیر سلامت نہیں رہیں گے"۔۔اِس اچانک اُفتاد پر وہ بندہ گھبرایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ارسل بھائی۔۔!!"۔۔احد چیختا ہوا فوراً سے اُس کے پاس آیا تھا۔۔اِس سے پہلے کہ ارسلان کی گرفت سے بے ہوش مِنہا نیچے گرتی احد نے اُسے سنبھالا تھا۔۔

تم اِسے سنبھالو احد۔۔میں اِس کمینے کو دیکھتا ہوں"۔۔ارسلان نے اُس بندے کو" باہر کھینچا تھا۔۔وہ نیچے آکر گرا تھا۔۔دوسرا بندہ گاڑی آگے بڑھا لے گیا تھا۔۔فرش پر گرا بندہ بھاگنے لگا تھا۔۔

بھاگے گا ہاں۔۔۔!!"۔۔ارسلان نے طیش میں اُسے لات دے ماری تھی۔۔وہ" بُلبلایا تھا۔۔آس پاس کے لوگ اُس پر ٹوٹ پڑے تھے

بھاگنے نہ پائے یہ کمینہ"۔۔باآواز بلند کہتا وہ جیب سے موبائل نکال کر احد کی" طرف بڑھا تھا، جس نے مِنہا کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹا دیا تھا۔۔

ارسل بھائی۔۔یہ یہ اُٹھ کیوں نہیں رہی"۔۔احد کے ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔" کچھ نہیں ہوا، یہ صرف بے ہوش ہے، تم اِسے ہاسپٹل لے جاؤں دھیان سے۔۔" میں اِس۔۔۔کو پولیس کے حوالے کر کے وہیں آتا ہوں"۔۔ارسلان اُسے تسلی دیتا پولیس سے بات کرنے لگا تھا۔۔

بھایان۔۔"۔۔احد کو وہ یاد آیا تھا۔۔"

اُسے بھی کال کرتا ہوں میں, تم پریشان مت ہو"۔۔ارسلان کے کہنے پر وہ"

ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا تھا۔۔

ارسلان کے ساری بات تفصیل سے بتانے پر وہ ایک نظر اُسے دیکھ کر اُس کے

ساتھ تھانے چلا گیا تھا۔۔

. . . . . .

ویسے یہ اچانک پارٹی کس خوشی میں۔۔؟؟"۔۔حرا نے پوچھا تھا وہ کھلکھلائی"

تھی۔۔

کیونکہ آج۔۔میں۔۔بہت۔۔بہت۔۔بہت خوش ہوں"۔۔وہ کُرسی سے ٹیک"

لگاتی ایک ایک لفظ پر زور دیتی بولی تھی۔۔

اچھا ایسا کیا ہوا ہے۔۔؟؟"۔۔انعم نے حرا کو دیکھ کر پوچھا۔۔"

تم دونوں پارٹی انجوائے کرو اور مجھے خوش ہونے دو"۔۔اُس نے جوس کا گلاس لبوں سے لگایا تھا۔۔سارا وقت وہ دونوں اُس سے خوشی کی وجہ پوچھتی رہی تھیں لیکن اِس سارے وقت میں ہی لیلیٰ بس خوبصورتی سے مُسکراتی رہی تھی۔۔

وہ تینوں ایک اچھی شام گزار کر اب جانے کو تیار تھیں۔۔"ایکسکیوزمی میں ابھی آئی"۔۔لیلیٰ واشروم کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

بھئی ہماری لیلیٰ کی خوشی کی خبر تو ایک ہی ہو سکتی ہے"۔۔انعم جاتی ہوئی لیلیٰ کی پُشت کو دیکھ کر معنی خیزی سے بولی تھی۔۔پھر سیلفی لینے کے لیے اُسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا تھا۔

جو کہ ہونا اِمپوسیبل (ناممکن) ہی ہے"۔۔حرا نے قہقہہ لگایا تھا۔۔"

ہاں ویسے کہہ تو تم ٹھیک رہی ہے"۔۔انعم نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا۔۔"

لیلیٰ افتخار کے لیے کچھ بھی اِمپوسیبل نہیں ہوتا"۔۔ پیچھے سے آتی آواز پر دونوں ٹھٹک کر مڑی تھیں۔۔

وہ سینے پر بازو باندھے دونوں کو تیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

خیر کچھ باتیں اِمپوسیبل ہی ہوتی ہیں"۔۔ حرا نے طنزیہ انداز میں کہہ کر انعم کے ہاتھ سے موبائل لیا تھا۔۔

غلط۔۔ لیلیٰ افتخار کے لیے کچھ بھی اِمپوسیبل نہیں ہے، ویسے تم دونوں کو ایک نیوز دینی تھی۔۔"۔۔ وہ اپنی کُرسی پر بیٹھتی بولی دونوں نے اُسے دیکھا تھا۔۔ لیلیٰ نے اپنے بیگ سے لپ اسٹک نکالی تھی۔۔

کیا۔۔؟؟"۔۔ انعم سے صبر نہیں ہوا تھا۔۔"

وہ۔۔ کیا نام تھا احد اور عُمر کی کزن کا۔۔ سوسیڈ یار اُس کے ساتھ بہت بُرا ہوا"۔۔" وہ چھوٹے سے شیشے میں لپ اسٹک ٹھیک کرتی لاپرواہی سے بولی تھی۔۔

کیا ہوا اُسے۔۔؟؟"۔۔حرا نے ٹھٹک کر پوچھا تھا۔۔"

یہ شیڈ بتاؤ کیسا ہے میں دُبئی سے لائی تھی"۔۔اُس نے حرا کی بات کو نظر انداز کر" کے انعم کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

لیلیٰ تم نے ابھی کیا کہا۔۔؟؟ عُمر بھائی کی کزن کو کیا ہوا ہے لیلیٰ۔۔؟؟"۔۔انعم" نے بے تابی سے پوچھا تھا۔۔

ارے ہاں میں نے سُنا ہے کہ وہ کڈنیپ وِڈنیپ ہو گئی ہے"۔۔وہ ہونٹوں کو گول" کرتی مُختلف زاویوں سے شیشے میں دیکھتی بے نیازی سے بولی۔۔

کیا۔۔؟؟"۔۔وہ دونوں ہی اُچھلی تھیں۔۔"

www.novelsclubb.com

کب، کیسے یار۔۔؟؟۔۔تمہاری بات ہوئی ہے عُمر بھائی سے۔۔؟"۔۔حرا کو اِس" خبر نے پریشان سا کر دیا تھا۔۔لیکن لیلیٰ کی بے حسی پر دونوں کو حیرت کے ساتھ غصّہ آیا تھا۔۔

اور تم یہاں ہمیں پارٹی دے رہی ہو لیلیٰ۔۔بہت افسوس کی بات ہے"۔۔انعم" تاسف سے کہتی کھڑی ہوئی تھی۔۔اُن دونوں کو ہی اُس کے پارٹی دینے کی وجہ سمجھ آئی تھی۔۔

ایکسکیوزمی۔۔نہ وہ میری ریلیٹو(رشتہ دار) ہے اور نہ ہی میں پولیس میں ہوں جو" اُس کا غم مناؤں یا اُسے ڈھونڈوں۔۔"۔۔وہ کندھے اُچکاتی بے نیازی سے بولی تھی۔۔حرا بھی کھڑی ہوئی تھی۔۔

یو نو واٹ لیلیٰ۔۔مجھے تو رضا نے اُسی دن وارن کر دیا تھا جس دن تم نے سب کے" سامنے مِنہا اور عُمر بھائی کے بارے میں بکواس کی تھی۔۔"۔۔حرا کے لہجے میں صرف افسوس تھا۔۔لیلیٰ سُرخ چہرے کے ساتھ دونوں کو گھورتی رہی تھی۔۔

آج بھی حرا صرف میرے کہنے پر یہاں آئی تھی کہ تم ہماری بہت پُرانی دوست " ہو، لیکن نہیں تم تو دوستی کے بھی لائق نہیں ہو لیلیٰ۔۔آؤ حرا"۔۔انعم اپنا بیگ اُٹھاتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔حرا بھی رُکی نہیں تھی۔۔

اُن کے نکلتے ہی اُس نے ٹیبل پر پڑا واس سامنے دیوار پر دے مارا تھا۔۔

میڈم یہ "۔۔ویٹر کے ساتھ مینیجر بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔"

جسٹ شٹ اپ۔۔یہ لو"۔۔وہ پرس سے پتا نہیں کتنے نوٹ ٹیبل پر پھینکتی " ریسٹورنٹ سے ہی نکل گئی تھی۔۔

یہ امیروں کے بچّے سائیکو کیس ہوتے ہیں"۔۔پر جاتے جاتے اپنے پیچھے مینیجر " کے الفاظ ضرور سُنے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

اُس بندے نے زبان کھولی۔۔؟؟"۔۔وہ ارسلان کے ساتھ تھانے میں موجود" تھا۔۔

نہیں جی بڑا ڈھیٹ بندہ ہے"۔۔ایس پی کے بتانے پر عُمر نے لب بھینچے تھے۔۔" میں ملنا چاہتا ہوں اُس سے"۔۔وہ کسی کو بھی دیکھے بغیر بولا تھا لیکن جس لہجے میں" بولا تھا ارسلان نے چونک کر اُسے دیکھا تھا۔۔

پولیس اپنا کام کرے گی عُمر"۔۔ارسلان نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔" مجھے اُس بندے کا نام چاہیئے جس نے یہ گھٹیا کام کروایا ہے"۔۔وہ بظاہر دھیمی" آواز میں بولا تھا لیکن اُس کے لہجے میں بھڑکتی آگ ارسلان نے بخوبی محسوس کی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آپ فکر نہیں کریں جی، آج کی رات اِسے ہمارا مہمان بننے دیں۔۔جو جرم نہیں" بھی کیے ہوں گے وہ بھی قبول کرے گا"۔۔ایس پی نے اپنی طرف سے یقین دہانی کروائی تھی۔۔

عُمر کل تک کا انتظار کرو وہ زبان ضرور کھولے گا"۔۔ارسلان اُس کے ساتھ باہر" آتا بولا تھا۔۔

انتظار۔۔میرا دل کر رہا ہے اُس کا خون کر دوں"۔۔وہ مُٹھیاں بھینچ کر بولا تھا۔۔" تبھی ارسلان کا موبائل بجا تھا۔۔

کچھ سوچ کر اُس نے کال اُٹھالی تھی۔۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔۔

ڈرائیونگ سیٹ عُمر نے سنبھالی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

السلام و علیکم ارسلان بھائی کیا مِنہا۔۔مِنہا کڈنیپ ہو گئی ہے۔۔؟؟"۔۔حرا نے جھجک کر جُملہ مکمل کیا تھا، لیکن ارسلان جی جان سے ٹھٹکا تھا یہ بات اتنی جلدی باہر کیسے جا سکتی ہے۔۔

نہیں سب خیر ہے الحمداللہ"۔۔وہ عُمر کو دیکھ کر بولا جو لب بھینچے ڈرائیو کر رہا تھا۔"

شُکر"۔۔اُن دونوں کی کال اسپیکر پر تھی دونوں کے مُنہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔"

لیکن وہ لیلیٰ تو۔۔"۔۔حرا ایک دم چُپ ہوئی تھی۔۔"

لیلیٰ۔۔یہ بات تم دونوں سے لیلیٰ نے کہی ہے۔۔؟؟"۔۔لیلیٰ کے نام پر عُمر نے چونک کر اُسے دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ایسی کوئی بات نہیں مِنہا اللہ کا شُکر ہے بلکل ٹھیک ہے۔۔اور پلیز یہ بات تم دونوں اپنے تک ہی رکھنا۔۔"۔۔ارسلان کی نظریں عُمر پر ہی تھیں جس کے چہرے کے پتھریلے تاثرات اُسے پریشان کر گئے تھے۔۔

اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ۔۔دیکھو عُمر۔۔"۔۔کال کاٹ کر اُس نے کچھ بولنا چاہا" تھا۔۔

ارسی اگر اِس سب میں لیلیٰ اِنوالو ہوئی تو میں اُسے چھوڑوں گا نہیں۔۔"۔۔وہ" دانت پیس کر بولا تھا۔۔

عُمر یہ سب کچھ قبلِ از وقت ہے، ہمارے پاس بندہ ہے۔۔کل تک کا ویٹ کرو" پلیز"۔۔ارسلان نے اُسے باز رکھنا چاہا تھا۔۔

. . . . . .

وہ لیٹی ہوئی تھی، اُسے ہوش میں آئے ہوئے تین چار گھنٹے ہو گئے تھے لیکن ابھی بھی وہ جیسے خود میں سُستی سی محسوس کر رہی تھی۔۔وہ ابھی تک شاک میں تھی۔۔

کچھ کھاؤ گی۔۔؟؟"۔۔ثمینہ نے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا" تھا، اُس نے آہستگی سے گردن نفی میں ہلائی تھی۔۔

ثمینہ تم اِسے سوپ پلادو"۔۔احسن صاحب کی آواز پر اُس نے اُنہیں دیکھا تھا۔۔"

نہیں میں سوؤں گی"۔۔وہ آنکھیں موند گئی تھی۔۔"

. . . . . .

مانوس خوشبو کے احساس سے اُس نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔اُس کا خیال غلط نہیں تھا وہ اُس کے پاس رکھی کُرسی پر بیٹھا اُسی کو دیکھ رہا تھا۔۔اُس کے آنکھیں کھولنے پر اپنے جگہ سے اُٹھ کر اُس کے پاس بیڈ پر آ بیٹھا تھا۔۔اُسے دیکھتے دیکھتے مِنہا کی آنکھیں پانی سے لبریز ہوئی تھیں۔۔

کیسی ہو۔۔؟؟"۔۔عُمر نے نرمی سے اُس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔"

اُس کی آنکھیں چھلکی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

مِنہا"۔۔عُمر نے بازو سے کھینچ کر اُٹھاتے ہوئے اُسے خود میں سمویا تھا وہ بچّوں کی" طرح رودی تھی۔۔وہ لب بھینچے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بلکل چُپ تھا۔۔

مِنہا"۔۔کئی لمحے تک جب وہ چُپ نہ ہوئی تو اُس نے دھیرے سے اُسے پُکارا" تھا۔۔وہ چُپ ہوئی تھی لیکن اُس کی سسکیاں بندھ گئی تھیں۔۔عُمر نے اُسے خود سے الگ کر کے سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس اُس کے لبوں سے لگایا تھا۔۔دو تین گھونٹ لے کر اُس نے چہرہ پیچھے کیا تھا۔۔گلاس ٹیبل پر رکھ کر وہ دو تین ٹشو نکال کر اُس کی آنکھیں صاف کر رہا تھا۔۔

جس نے بھی یہ گھٹیا حرکت کی ہے میں اُسے چھوڑوں گا نہیں"۔۔وہ سنجیدگی" سے بولا تھا۔۔مِنہا کے ہونٹوں سے سسکی برآمد ہوئی تھی۔۔اُس نے اُسے پھر سے خود سے لگایا تھا۔۔وہ پھر رو دی تھی۔۔

میرا وعدہ ہے تم سے"۔۔وہ دھیرے دھیرے اُس کے کان میں بول رہا تھا۔۔"

میں اب تمہیں اور آنی کو یہاں نہیں رہنے دوں گا، ابھی اِسی وقت تم دونوں" ہمارے ساتھ گھر چل رہے ہو"۔۔ عُمر کے کہنے پر وہ نفی میں سر ہلاتی اُس سے الگ ہوئی تھی۔۔

عُمر نے حیرت اور غصّے کے ملے جُلے تاثرات سے اُسے دیکھا تھا۔۔

مِنہا تم ابھی بھی ضد کرو گی۔۔؟؟"۔۔ وہ اپنے غصّے پر قابو پا کر بولا۔۔"

یہ ضد نہیں ہے، میں اِس طرح نہیں جاؤں آپ کے ساتھ"۔۔ وہ ہتھیلی سے" آنکھیں صاف کرتی رُخ موڑ کر بولی تھی۔۔ اُس کی ہٹ دھی پر وہ لب بھینچے اُسے گھورتا رہا تھا۔۔

بابا نے کہا ہے وہ ہمارے ساتھ رہیں گے یہاں"۔۔ وہ اُسے دیکھے بغیر بول رہی" تھی۔۔

کب تک رہیں گے بابا تم لوگوں کے ساتھ یہاں۔۔؟؟"۔۔اب کے وہ اپنے غصّے" پر قابو نہیں پا سکا تھا۔۔

پلیز میری عزتِ نفس کو اِس طرح ختم نہیں کریں"۔۔وہ اُس کے سامنے دونوں" ہاتھ جوڑتی رو دی تھی۔۔

وہ نہیں چاہتیں میں آپ کے آس پاس بھی رہوں اور میں ایسے مُنہ اُٹھا کر اُن کے" گھر آ جاؤں۔۔"۔۔وہ اپنے ہی ہاتھوں پر سر رکھتی روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

وہ گھر ہم سب کا ہے مِنہا"۔۔وہ اُس کے ہاتھ تھامتا بولا تھا۔۔"

میں اِس طرح نہیں آنا چاہتی اُس گھر میں پلیز پلیز میری تھوڑی سی تو عزتِ نفس" رہنے دیں، پلیز"۔۔وہ پھر اُس کے سامنے ہاتھ جوڑتی بلک بلک کر رو دی تھی۔۔وہ لب بھینچے کچھ لمحے اُسے دیکھتا رہا تھا، وہ اب اپنے گھٹنوں پر سر رکھے رو رہی تھی۔۔ کچھ کہے بغیر وہ ایک دم کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

کیا مطلب ہے کہ وہ کڈنیپ نہیں ہوئی تھی۔۔آپ نے کہا تھا کہ وہ کڈنیپ ہو گئی ہے۔۔آپ نے کہا تھا ناں"۔۔وہ ہذیانی انداز میں چِلا رہی تھی۔۔شہلا اُسے دیکھ کر رو دی تھیں۔۔

بُلائیں اُس لڑکی کو، اُسے بولیں میری بوتل واپس کرے"۔۔وہ زور زور سے مُلازمہ کو آوازیں دینے لگی تھی۔۔

لیلیٰ۔۔لیلیٰ۔۔میری۔۔میری بات۔۔"۔۔شہلا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کریں۔۔مُلازمہ بھاگی بھاگی آئی تھی لیکن اُس کی جنونی کیفیت کو دیکھ کر وہیں رُک گئی تھی۔۔شہلا نے اُسے تھامنا چاہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں اُس کے چہرے پر ایسڈ گراؤں گی، چھوڑیں ماما مجھے۔۔چھوڑیں"۔۔وہ اُس کی گرفت سے مچلتی جا رہی تھی۔۔

وہ کہتے ہیں۔۔میں دوست کہلانے کے لائق نہیں ہوں۔۔وہ اب مجھ سے نہیں" ملیں گے ماما۔۔"۔۔شہلا اُسے سنبھالتی نیچے بیٹھتی چلی جا رہی تھی۔۔

کیا میں اچھی دوست نہیں ہوں مما۔۔آپ بتائیں"۔۔اُس نے شہلا کا چہرہ دونوں" ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔

نہیں ڈار۔۔ڈارلنگ۔۔میری بیٹی سب۔۔سے اچھی۔۔"۔۔اُس کی دیوانوں" جیسی حالت پر شہلا رو دی تھی۔۔وہ اب زمین پر دوزانوں بیٹھ گئی تھی۔۔

تھوڑا ایسڈ بچے گا ناں ماما وہ میں اُن چاروں کے چہروں پر گرواؤں گی۔۔مجھ پر ہنستے" ہیں،اُن کی ہمت دیکھیں مما۔۔مجھ۔۔"۔۔وہ اپنے آپ میں نہیں تھی۔۔مُلازمہ نفی میں سر ہلاتی ترحم بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔اُس کی چیخوں پر چوکیدار بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔

عُمر صرف میرا ہے صرف میرا۔۔میں چھین لوں گی اُسے۔۔ماما آپ۔۔"۔۔وہ" شہلا کو مضبوطی سے تھامے زور سے چلائی تھی۔۔

لیلیٰ۔۔ہوش میں آؤ"۔۔شہلا نے اپنا آپ اُس کی جنونی گرفت سے آزاد کروانا" چاہا تھا۔۔

عُم۔۔عُمر صرف میرا۔۔"۔۔وہ اُس کی گود میں ڈھیر ہوئی تھی۔۔"

دیکھ کیا رہے ہو تم دونوں ڈرائیور سے کہو گاڑی نکالے۔۔دفع ہو جاؤ"۔۔شہلا" تماشا دیکھتے دونوں مُلازموں پر چلائی تھی۔۔وہ دونوں ہی باہر بھاگے تھے۔۔

لیلیٰ۔۔میری بیٹی"۔۔لیلیٰ کو گلے لگاتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

چچ چچ چچ چچ۔۔بی بی جی پاگل ہو گئی ہے بیچاری"۔۔گیٹ سے نکلتی گاڑی کو" دیکھتی مُلازمہ ترحم بھرے انداز میں چوکیدار سے بولی تھی۔۔

. . . . . .

اُسے اپنی ضد پر اڑے دیکھ کر طے یہ پایا تھا کہ وہ دونوں کچھ دن ارسلان کے گھر پر رہیں گی۔۔ عُمر بظاہر اِس فیصلے سے خوش نہیں تھا لیکن احسن نے اُسے خاموش کروادیا تھا۔۔ دوسرا دن تھا اُس بندے نے اب تک زبان نہیں کھولی تھی۔۔ وہ آفس سے جلدی اُٹھ کر یہاں آگیا تھا لیکن اُس سے ملنے کی زحمت بلکل بھی نہیں کی تھی۔۔ کچھ دیر بیٹھ کر وہ گھر کے لیے اُٹھ گیا تھا۔۔ وہ عجیب سے احساسات میں گھری تھی۔۔

. . . . . .

رعنا دیکھو میری بیٹی کی حالت "۔۔ شہلا نم آواز میں بولی تھیں۔۔ سفید چادر سینے تک اوڑھے، زرد چہرہ۔۔ وہ لیلیٰ افتخار تو کہیں سے بھی نہیں لگ رہی تھی۔۔ رعنا نے نچلا لب دانتوں میں دبا کر شہلا کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

اِس حالت کا ذمہ دار صرف تمہارا بیٹا ہے رعنا، میں عُمر کو کبھی معاف نہیں کروں گی "۔۔ وہ غصّے سے بولی تھی۔۔

حوصلہ رکھو شہلا، سب ٹھیک ہو جائے گا"۔۔رعنا نے اُسے تسلی دینا چاہی تھی۔۔"

نرس کے کہنے پر وہ دونوں باہر آئی تھیں۔۔

ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں۔۔؟؟"۔۔رعنا نے پوچھا تھا۔۔"

لیلیٰ کو ہسٹیریکل اٹیک ہوا تھا، ڈاکٹرز کے مطابق کسی بات نے اُس کے دماغ پر بہت بُرا اثر کیا تھا، اور یہ سب اچانک نہیں ہوا تھا کسی بات نے اُس کے ذہن کو بہت عرصے سے متاثر کیا ہوا تھا۔۔ کبھی کبھی انسان ایک خاص حد کے بعد خود پر قابو کھو دیتا ہے۔۔

. . . . . .

اُسے گھر آئے دس منٹ ہوئے تھے جب کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھلا تھا۔۔

تم جانتے ہو لیلیٰ ہوسپٹلائزڈ ہے اور یہ صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے"۔۔رعنا" غصّے سے بولی تھیں۔۔

میری وجہ سے۔۔؟؟"۔۔وہ سینے پر ہاتھ رکھتا حیرت سے استفسار کر رہا تھا۔۔"

نہیں مما اُس کی لائف میں میری وجہ سے کچھ نہیں ہوتا کیونکہ میں اُس کی لائف "

میں بلکل بھی اِنوالو (شامل) نہیں ہوں"۔۔وہ دوٹوک انداز میں بولا تھا۔۔

تمہیں ذرا بھی احساس نہیں ہے کہ وہ ہاسپٹل میں ہے"۔۔رعنا نے تاسف سے "

کہا تھا۔۔وہ خاموش رہا تھا۔۔رعنا کو اُس کی خاموش مزید تپا گئی تھی۔۔

صرف تمہاری وجہ سے اُسے ہسٹیریکل اٹیک ہوا ہے عُمر، چھوڑ دو اُس لڑکی کو، لیلیٰ"

تم سے بہت محبت کرتی ہے۔۔اُس کی حالت ٹھیک نہیں ہے، ابھی بھی کچھ نہیں

بگڑا تم اُس لڑکی کو طلاق دو، ختم کرو اِس قصّے کو"۔۔اب کہ وہ نرمی سے بولی

تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

اگر لیلیٰ کو کچھ ہوا ناں عُمر شہلا تو چھوڑو میں بھی تمہیں کبھی معاف نہیں کروں"

گی"۔۔اُنہوں نے اُس کا بازو تھاما تھا۔۔

فار گاڈ سیک مما، میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں"۔۔وہ مارے بے بسی کے دونوں ہاتھ اُٹھاتا چِلایا تھا۔۔

عُمر۔۔بچ تو گئی ہے وہ۔۔اب کیا ہماری جان لیں گی وہ ماں بیٹیاں۔۔"۔۔وہ بھی چِلائی تھیں۔۔

دعا کریں مما۔۔اِس سب کے پیچھے لیلیٰ کا ہاتھ نہ ہو"۔۔وہ دانت بھینچ کر بولا تھا۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔وہ وہاں ہاسپٹل میں پڑی ہے اور تم اُس پر الزام لگا رہے ہو"۔۔رعنا نے اپنے خوف پر قابو پا کر کہا تھا۔۔شک تو اُنہیں بھی تھا۔۔

مما اِن باتوں کو رہنے دیں پلیز"۔۔وہ دونوں ہاتھوں میں سر کے بالوں کو جکڑتا اوپر دیکھتے ہوئے منت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔

میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ ہم اِن باتوں کو ختم کر دیں۔۔میں طلاق کے پیپیرز" بنواتی ہوں تم جلد از جلد اُن پر سائن کرو"۔۔وہ اتنے آرام سے اتنی بڑی بات کہہ گئی تھیں۔۔گہرا سانس لے کر اُس نے خود کو ٹھنڈا رکھنا چاہا تھا

میں اُسے طلاق نہیں دوں گا"۔۔وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا پلٹ کر اپنا لیپ ٹاپ" اُٹھا کر بیڈ پر جا بیٹھا تھا۔۔اپنی طرف سے وہ اِس وقت ساری بات ختم کر گیا تھا۔۔ رعنا نے کڑوا گھونٹ لیا تھا۔۔

یہ گھر میرا ہے عُمر"۔۔اپنے سینے پر ہاتھ رکھتیں وہ مضبوط لہجے میں بولی تھیں۔۔" میں بھی دیکھتی ہوں تم اُسے کیسے اِس گھر میں لاتے ہو"۔۔وہ غصے سے کہتیں" رُکی نہیں تھیں۔۔دھاڑ سے دروازہ بند ہونے پر اُس نے لب بھینچے تھے، پھر ایک جھٹکے سے لیپ ٹاپ کو دور کیا تھا۔۔

. . . . . .

ارسلان اُنہیں اپنے گھر لے گیا تھا۔۔وہ صرف ثمینہ سے ملا تھا۔۔وہ اگر رعنا سے ناراض تھا تو غصّہ اُسے مِنہا پر بھی کم نہیں تھا۔۔

رعنا کے ذریعے اُسے لیلیٰ کے ٹھیک ہو کر گھر آنے کی اطلاع بھی مل چُکی تھی۔۔

اگلے دن اُس بندے کے زبان کھولنے پر معلوم ہوا کہ مِنہا کو اغوا کرنے لا پلان شاہد کا تھا۔۔تین چار دِنوں کے بعد اُس بندے کی مدد سے شاہد کو پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔۔کچھ دن ارسلان کے گھر رہ کر وہ واپس اپنے گھر آ گئی تھیں۔۔وہ اب بھی اُس سے نہیں مِلا تھا۔۔

. . . . . .

وہ بہت بجھی بجھی رہنے لگی تھی،اُسے دیکھ دیکھ کر ثمینہ اندر سے کمزور ہوتی جا رہی تھیں۔۔اِس لیے احد اُس کا موڈ بہتر کرنے کے لیے اُسے باہر لے آیا تھا۔۔

وہ دونوں ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے،احدا پنے موبائل میں مصروف تھا جبکہ وہ بیزاری سے اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔

جی میڈم رزلٹ آنے والا ہے کچھ فکر ہے"۔۔وہ موبائل ٹیبل پر رکھتا بولا۔۔" مِنہا نے اُسے خاموشی سے دیکھا تھا۔۔

دیکھو میں ابھی بھی کہتا ہوں، میں بس ایوریج سا اسٹوڈنٹ ہوں، بھایان تو بھایان" ہیں ہی پر تم بھی کچھ کم نہیں ہو"۔۔وہ جب اُس سے پوچھتی کہ پیپر کیسا ہوا ہے وہ ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ بس ٹھیک ہی ہوا ہے، بس کر دیا۔۔مِنہا کو کبھی اُس پر یقین نہیں آتا تھا۔۔

احدا اگر تمہارے نمبرز مجھ سے زیادہ آئے ناں پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کروں" گی"۔۔اور وہ ہمیشہ یہ جُملہ دانت کچکچا کر بولتی تھی۔۔

دیکھ لینا تم"۔۔لیکن آج وہ بس اتنا ہی بولی تھی"

اُففف لڑکی"۔۔اُس نے دائیں بائیں سر ہلایا تھا۔۔لیکن احد کو اُس کی خاموشی اور اُداسی بُری طرح کھل رہی تھی۔۔

. . . . . .

دیکھو شہلا۔۔تم تو سمجھو بات کو۔۔ایک بار بس ایک بار لیلیٰ اِس گھر میں عُمر کی بیوی بن کر آجائے پھر دیکھنا میں کیسے اُسے عُمر کی زندگی سے نکالتی ہوں"۔۔رعنا کے الفاظ اُس کے قدم جکڑ گئے تھے۔۔

اُس کی تم فکر نہیں کرو۔۔اُسے میں منالوں گی، عُمر جتنا چاہے احسن سے محبت کرنے کا دعویٰ کرے مجھ سے زیادہ محبت نہیں کر سکتا وہ۔۔میں ماں ہوں اُس کی، جب وہ میرے ساتھ ایسا کر سکتا ہے تو اب میری باری ہے، میں منالوں گی اُسے، اُسے ماننا پڑے گا، تم بس لیلیٰ کو مناؤں"۔۔مُٹھیاں بھینچ کر وہ اپنی ماں کا ایک ایک لفظ سنتا جا رہا تھا۔۔

لیلیٰ سے کہو۔۔ایک بار یہ نکاح۔۔"۔۔اگر وہ مزید وہاں رُکتا تو ضرور اپنی ماں" سے بد تمیزی کر دیتا۔۔وہ گھر سے ہی نکل گیا تھا۔۔گاڑی چلاتے ہوئے اُس نے موبائل اُٹھایا تھا۔۔

. . . . . .

جلدی سے ختم کرو،ابھی ہم نے آئس کریم بھی کھانی ہے"۔۔احد کھانا کھاتے" ہوئے بولا۔۔وہ بلکل اُسی کے انداز میں بولا تھا۔۔

نہیں بس اب۔۔اور نہیں"۔۔وہ نفی میں سر ہلاتی بولی۔۔احد نے اُسے گھورا" تھا۔۔

کیوں اُسے ناراض کرتی ہو"۔۔وہ اپنی پلیٹ میں چاول نکالتا بولا۔۔"

کیسے۔۔؟؟"۔۔وہ حیرت کا شکار ہوئی تھی۔۔"

اپنی آئس کریم کو"۔۔وہ بے ساختہ بولا تھا،وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔احد نے ہنستے" ہوئے اُسے دیکھا تھا۔۔

تم بھی ناں"۔۔وہ ابھی بھی مُسکرا رہی تھی۔۔"

ہنستی رہا کرو اچھی لگتی ہو"۔۔وہ اُسے دیکھ کر محبت سے بولا تھا، تبھی اُس کے میسج" کی ٹون بجی تھی، میسج پڑھ کر اُس کی آنکھوں میں حیرت اُتری تھی،اُسی حیرت کے ساتھ وہ ٹائپ کرنے لگا تھا۔۔

کون ہے۔۔؟؟"۔۔اُس کی آنکھوں میں حیرت دیکھ کر اُس نے پوچھا تھا۔۔"

ماسی مُصیبتے"۔۔وہ موبائل ٹیبل پر رکھتا بولا۔۔مِنہا نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تمہاری ہونے والی نند پلس دیورانی"۔۔اُسے دیکھے بغیر لاپرواہی سے جواب دیا" گیا تھا۔۔

اب کی بار وہ ماسی مُصیبتے پر ہنسی تھی۔۔

لیکن خیر یہ ماسی مُصیبتے ایک بار نوٹس مانگ لے، میرا بھائی دیوانہ ہو جاتا ہے"۔۔"

وہ ہنس کر کہتی کھانے کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی۔۔

کیا کروں درد مند انسان جو ہوں"۔۔وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتا بولا۔۔"

جی جی بہت"۔۔وہ زور سے سر ہلاتی بولی۔۔"

. . . . . .

ڈنر کے بعد وہ دونوں باہر آئے تھے، احد نے دائیں بائیں نظر دوڑائی تھی۔۔

چلو ناں"۔۔اُسے وہیں کھڑے دیکھ کر اُس نے احد کا بازو ہلایا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

آں۔۔ہاں چلو"۔۔وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر گاڑی کی جانب بڑھتا بولا تھا۔۔وہ"

دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔جب اُحد کی جانب کا شیشہ بجا کر کوئی گاڑی کی

کھڑکی میں جُھکا تھا۔۔

اُسے وہاں دیکھ کر منہا کا دل دھڑکا تھا،اُس نے چہرا دوسری سمت موڑا تھا۔۔

باہر آؤ،مجھے تم سے بات کرنی ہے"۔۔احد سے کہتا ساتھ ساتھ اُس کی طرف کا" دروازہ کھول گیا تھا۔۔اُس کا ازحد سنجیدہ لہجہ اوپر سے احد کو گاڑی سے نکلتے دیکھ کر وہ تھوڑا پریشان ہوئی تھی۔۔

احد کو اُس کے ساتھ فون پر ڈنر کا پروگرام سیٹ کرتے وہ سُن چُکا تھا،اور ابھی رعنا کی باتیں اُس کا دماغ گھما گئی تھیں،اُس نے احد کو میسج کر کے ریسٹورنٹ کا نام پوچھا تھا اور اب وہ یہاں تھا،رعنا کی باتوں کی وجہ سے وہ اب مِنہا سے سنجیدگی سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔

بھایان آپ"۔۔۔احد نے باہر آکر گاڑی کا دروازہ بند کر کے حیرت سے بھائی کو" دیکھا تھا،اُس نے آرام سے اُس کے ہاتھ سے گاڑی کی چابی لی تھی۔۔

تمہاری احمق بہن سے مُلاقات کرنی ہے"۔۔اُس سے پہلے کہ احد کچھ سمجھتا،وہ" اُسے بازو سے پکڑ کر سائیڈ پر کرتا گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ چُکا تھا۔۔منہا نے چُونک کر اُسے دیکھا تھا۔۔

یہ لو میری گاڑی کی چابی، تم گھر جاؤ میں اپنی بیوی کو خود ہی ڈراپ کر دوں گا"۔۔" اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وہ گاڑی اسٹارٹ کر چُکا تھا۔۔

اللہ ہی خیر کرے، پتا نہیں کیا سوچ کر آئے ہیں بھایان"۔۔وہ اُوپر دیکھ کر بڑبڑایا" تھا پھر اُس کی گاڑی کی جانب چل پڑا تھا۔۔

. . . . . .

آ۔۔آپ کہاں جا رہے ہیں، روکیں گاڑی، روکیں"۔۔وہ پیچھے احد کو دیکھتی" بُری طرح بدحواس ہو کر چلائی تھی۔۔

شور مت کرو مِہنا، مجھے تم سے بات کرنی ہے، میں تمہیں ڈراپ کر دوں گا"۔۔"

اُسے ایک نظر دیکھ کر وہ سامنے دیکھتا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی، احد کو بُلائیں واپس"۔۔وہ اُسے دیکھ کر پھر"

سے چِلائی تھی۔۔پھر مڑ کر دروازہ کھولنے لگی تھی، عمر نے سرعت سے اُس کی

کلائی تھامی تھی۔۔

چھوڑیں مجھے"۔۔وہ اپنا ہاتھ چُھراتی چیخی تھی۔۔"

نہ کہا کرو ہر بار کہ ہم چھوڑ دیں گے تم کو،"

"نہ ہم اتنے عام ہیں، نہ یہ تیرے بس کی بات ہے

www.novelsclubb.com

خوبصورت مگر سنجیدہ لب و لہجے میں کہتا وہ اُس کے دل کی دنیا کو زیر و زبر کر گیا۔۔

اُس کی کلائی چھوڑ کر وہ گاڑی کو لاک کر چُکا تھا۔۔

مت ہلکان کرو خود کو"۔۔وہ اُس پر ایک نظر ڈالتا بولا تھا۔۔اُس کا سنجیدہ لہجہ،اُس کے تیور منہا کو پریشان کرنے لگے تھے۔۔

مجھے گھر چھوڑ دیں"۔۔وہ تنک کر بولی تھی۔۔"

میرا لانگ ڈرائیو کا موڈ ہے"۔۔وہ اُسی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔"

لیلیٰ کے ساتھ کریں اپنے سارے موڈ پورے"۔۔اور اُس پل نجانے کیوں اُس کو لیلیٰ یاد آئی تھی اُس کا دل جل کر خاک ہوا تھا۔۔

بیوی تم ہو میری،سارے شوق بھی تمہارے ساتھ پورے کروں گا"۔۔اُس کی بات پر مِنہا نے بے اختیار نظریں چُرائی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

میں جب آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتی تو زبردستی ہے کیا"۔۔وہ اب اپنے دل کے خلاف بولی تھی۔۔عُمر نے لب بھینچے تھے۔۔

ویسے بھی لیلیٰ آپ میں اِنٹرسٹِڈ (دلچسپی رکھتی) ہے، آپ کی امی بھی یہی چاہتی ہیں اور آپ ایک دوسرے کو بچپن سے جانتے ہیں،"۔۔وہ نظریں جھکائے نم لہجے میں بول رہی تھی۔۔خاموشی پر اُس نے نظریں اُٹھائی تھیں، وہ خشمگین نظروں سے اُسے ہی گھور رہا تھا۔۔گاڑی کی اسپیڈ بلکل ہلکی ہوئی تھی۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں اتنے دن سے تمہارے پیچھے جھک مار رہا ہوں۔۔؟؟"۔۔وہ اب کے واضح غصّے سے بول کر ایک دم گاڑی سائیڈ پر روک گیا تھا۔۔وہ اُس کا دماغ اُلٹا گئی گھی۔۔

آپ مجھے گھر چھوڑ دیں پلیز"۔۔اُسے غصّے میں آتا دیکھ کر وہ ڈر کر بولی تھی۔۔"

!!لیلیٰ لیلیٰ ٹو ہیل وِد لیلیٰ۔۔"

(!!لیلیٰ لیلیٰ بھاڑ میں جائے لیلیٰ۔۔)

تنگ آ گیا ہوں میں لیلیٰ لیلیٰ سُن کر"۔۔وہ غُصے سے دھاڑا تھا۔۔وہ ڈر کر پیچھے ہوئی"
تھی۔۔رعنا کی باتیں پہلے ہی اُس کا دماغ خراب کر گئی تھیں لیکن اب مِنہا کی
ضد۔۔

مجھے اگر اُس سے شادی کرنی ہوتی تو کوئی بھی مجھے روک نہیں سکتا تھا سمجھی"
تم"۔۔اُس نے زور سے ہاتھ اسٹئیرنگ پر مارا تھا،مِنہا کا دل کانپا تھا۔۔
اور تمہیں کیا لگتا ہے میں لیلیٰ کے ساتھ ڈیٹس پر جاتا ہوں۔۔؟؟اُسے لنچز اور ڈنر"
کرواتا ہوں۔۔؟؟ایک بات بتاؤ تمہارے ساتھ میں کتنی بار ڈیٹ پر گیا ہوں۔۔؟؟
تم تو میری بیوی تھی ناں،صرف ایک بار۔۔وہ بھی تم نے اپنے بھائی کو بُلا لیا تھا"۔۔
وہ بولنے پر آیا تو بولتا چلا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

منہا عثمان میں اگر کیریکٹر لیس(بد کردار)ہوتا تو لیلیٰ کے ساتھ گناہ کیوں کرتا"
جب میرے پاس اپنی جائز بیوی تھی،میں اگر نفس کا مارا ہوتا تو فارم ہاؤس میں جب

تم ساری رات میری بانہوں میں تھی تو صبح تم ایسے ہنستی مُسکراتی تو ہر گز نہ اُٹھتی"۔۔وہ اُس پر آنکھیں گاڑ کر بولا تھا،مارے شرم اور کچھ اُس کے غصّے کے اثر سے وہ رو پڑی تھی۔۔

اسٹیئرنگ پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے گہرے گہرے سانس لیتا وہ خود پر قابو پا رہا تھا، اُس کے دماغ نے ایک دم جیسے کوئی فیصلہ کیا تھا۔۔لب بھینچ کر گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔۔اب بولا تو لہجہ یکسر مُختلف تھا۔۔

بندہ بشر ہوں بہک تو میں بھی سکتا تھا،بہت بار میں نے دل کو سنبھالا ہے تو" تمہاری معصومیت کو دیکھ کر،کیونکہ منہا میرے نزدیک رشتہ جسموں کا نہیں دل کا ہوتا ہے،اور میں اگر ایسا ویسا کچھ کرتا تو تمہارا محبتوں پر سے اعتبار اٹھ جاتا"۔۔وہ اب سر جُھکائے بیٹھی تھی

جیسے اِس وقت تم میرا دل بے ایمان کر رہی ہو"۔۔وہ اُس پر ایک بھرپور نظر" ڈال کر بولا تھا، وہ اُس کی ایک ہی گرم نظر پر اپنے آپ میں سمٹ گئی تھی۔۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی مجھے میرے گھر چھوڑ دیں"۔۔وہ اُس کے" بدلتے تیور دیکھ کر گاڑی کے دروازے سے لگ کر بولی، جس پر وہ عجیب انداز میں مُسکرا دیا تھا۔۔

گھر ہی جا رہے ہیں میری جان، تمہارے اصل گھر تمہارے سسرال"۔۔وہ اُس" کے سر پر دھماکا کرتا بولا۔۔

مجھے میرے گھر چھوڑ دیں پلیز، جہاں اماں ہیں"۔۔وہ آنکھوں میں آنسو لائے" بے چینی سے بولی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

حلانکہ تمہارا اصل گھر وہ ہے جہاں تمہارا شوہر ہے"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں" دیکھ کر شوہر پر زور دیتا مُسکرایا تھا لیکن اُس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا تاثر تھا جس نے اُسے ٹھٹکنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

کیا کہا تھا تم نے۔۔؟؟ میں اپنی ماں سے ڈرنے والا مرد ہوں، تو چلو آج میں اپنی" ماں کے سامنے تمہیں اپنی بہادری دکھا دیتا ہوں"۔۔اُس کی مُسکراہٹ پل میں غائب ہوئی تھی۔۔

مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔سُن رہے ہیں آپ۔۔!!"۔۔۔اب کے" وہ چیخی تھی۔۔

تم نے ہی تو کہا تھا کہ اپنی ماں سے ڈر کر میں تمہیں چھوڑ تو سکتا ہوں پر اُس گھر میں" کبھی نہیں لے جاؤں گا، تو میری جان آج تمہاری رُخصتی ہے"۔۔وہ اُس پر ایک بے باک نظر ڈالتا بولا تھا۔۔وہ شرم سے مر جانے کو ہوئی تھی۔۔

کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا، نہیں کریں پلیز"۔۔اب کے وہ دونوں" ہاتھوں میں چہرہ چُھپاتی رو دی تھی۔۔

تمہاری باتوں نے مجبور کیا ہے،اور اب مجھ سے کوئی نرمی کی اُمید مت رکھنا"۔۔" وہ سختی سے بولا تھا

کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ ایسے تو نہیں تھے"۔۔وہ کمالِ جرات سے اُس کا گریبان" تھام کر بولی تھی۔۔وہ بھونچکا کھا گیا تھا گاڑی ڈولی تھی اُس نے بمشکل گاڑی کو سنبھال کر بریک لگایا تھا،وہ ہنوز اُس کا گریبان تھامے آنسو بھری آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

سنو میں تو پہلے ہی تم پر فدا ہوں ایسی حرکتیں کرو گی تو پھر میرے کھاتے میں ایک" بہت بڑا سنگین اور پیارا جُرم درج ہو جائے گا"۔۔اُس کے ہاتھوں سے اپنا گریبان چُھڑا کر وہ اُس کی طرف جھک کر اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر دلبرانا انداز میں بولا

تھا۔۔اُس کے لہجے کی معنی خیزی سے وہ دل و جان سے کانپ کر رہ گئی تھی لیکن اگلے ہی پل ایک جھٹکے اپنے ہاتھ اُس سے چُھڑائے تھے۔۔

"مت گرائیں خود کو میری نظروں سے، مت دیں میرے دل کو اتنی تکلیف"۔۔اُس سے دور ہوتی چیخ کر بولتے ہوئے اُس کی آواز دھیمی ہوئی تھی اب وہ رو رہی تھی۔۔

"تکلیف ہو رہی ہے ناں تمہیں منہا عثمان، ہو رہی ہے ناں تمہیں تکلیف۔۔؟؟"۔۔اُسے شانوں سے تھام کر جھنجوڑتا ہوا بولا تھا۔۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔

"مجھے بھی ایسے ہی تکلیف ہوئی تھی، تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے بدگمانی دیکھ کر"۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔

افسوس مجھے خود پر ہو رہا ہے لیلیٰ کی جھوٹی باتوں کا یقین، میری محبت کے یقین پر" بھاری پڑ گیا"۔۔اُس نے جیسے خود پر افسوس کیا تھا۔۔

بہت برداشت کر چکا میں تمہاری فضول کی بکواس، پر اب نہیں منہا، میں یہ سب" سوچ کر نہیں آیا تھا پر تمہاری بار بار ایک ہی بات ابھی اِسی وقت مجھ سے فیصلہ کروا گئی ہے اور میں اپنے فیصلے سے ایک انچ نہیں ہٹوں گا اور میرا فیصلہ ہے کہ آج ابھی اِسی وقت تم میرے ساتھ رخصت ہو کر اپنے سُسرال جا رہی ہو، نکاح تو ہو ہی چکا ہے، چلو آج رُخصتی کی فارملیٹی بھی نبھا دیتے ہیں"۔۔وہ اُسے چھوڑ کر گاڑی اسٹارٹ کرتا ہٹ دھرمی سے بولا تھا۔۔

ایسے نہیں پلیز، اس طرح نہیں"۔۔وہ تڑپی تھی، پر آج جیسے وہ اُس کے آنسوؤں" سے نہ پگھلنے کی قسم کھا کر آیا تھا۔۔

. . . . . .

احسن صاحب لاؤنج میں بیٹھے ٹاک شو دیکھ رہے تھے،اور وہ پچھلے پندرہ منٹ سے اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا۔۔

کیا کر رہے ہو۔۔؟؟چُپ کر کے بیٹھ جاؤ"۔۔انہیں کوفت ہوئی تھی۔۔"

جی بابا"۔۔وہ ہاتھ میں پکڑے موبائل پر ٹائم دیکھتے بیٹھ گیا۔۔"

پتا نہیں کب آئیں گے بھایان،اتنی دیر ہو گئی ہے"۔۔وہ بڑبڑاتے ہوئے گھڑی میں ٹائم دیکھنے لگا۔۔"

اِحسن نے اُس کی بے چینی کو دیکھا تھا۔۔ایک گھنٹہ تو ہو ہی گیا تھا۔ساڑھے دس بج رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

تبھی اُس کا موبائل بجا تھا،کچھ بھی سوچے بغیر اُس نے فوراً سے کال پِک کی تھی

بھایان۔۔اوہ۔۔جی اماں"۔۔وہ بے چینی سے کھڑا ہو گیا تھا،احسن صاحب نے"

اُسے بغور دیکھا۔۔

جی بس آرہے ہیں ہم، راستے میں ہیں کچھ دیر میں پہنچ رہے ہیں"۔۔وہ پریشانی"
میں پتا نہیں کیا کیا بول گیا تھا، وہ اُس کے ساتھ نہیں تھی، اُسے یہ بھی اندازہ نہیں تھا
کہ عمر کب اُسے ڈراپ کرے گا۔۔

جی آپ پریشان نہ ہوں"۔۔اُس نے کہہ کر فون رکھا تھا۔۔"

اِدھر آؤاحد، کیا بول رہے تھے تم ثمینہ سے۔۔؟؟"۔۔وہ جو احسن کی موجودگی"
بلکل فراموش کر گیا تھا زبان دانتوں میں دبا گیا۔۔

وہ بابا، میں۔۔۔"۔۔اُس سے بات نہ بن پڑی۔۔"

میں کوئی کہانی نہیں سنوں گا"۔۔وہ سختی سے بولے تھے وہ جو اُن دونوں کے"
رویے سے اتنا پریشان تھا، اُن کو سب کچھ بتاتا گیا، اُس دن کا جھگڑا، آج کی بات، منہا
کی ضد، عمر کا غصّہ، ہاں تھپڑ والی بات وہ گول کر گیا تھا۔۔

اتناسب کچھ ہو گیااور تم لوگوں نے مجھے بتانے کی بھی زحمت نہیں کی"۔۔وہ" خاصے غصّے میں بولے تھے۔۔

فون کرواُسے کہاں ہے وہ"۔۔وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولے تھے۔۔احد نے" اُن کے چہرے کوایک نظر دیکھ کراُس کا نمبر ملایا تھا،اُن کی آنکھوں میں اُسے ہلکا ہلکا غصّہ دکھا تھا۔۔

. . . . . .

بس کردو یار،شوہر کے گھر جارہی ہو،تم توایسے رورہی ہو جیسے تمہیں سزادی" جارہی ہے"۔۔وہ اُس کے مستقل رونے پر کوفت زدہ ہوا تھا۔۔

میرے لیے تو یہ سزاہی ہے"۔۔وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔"

ہاں خوبصورت سزا"۔۔وہ اُس کے چہرے پر نظر ڈال کر ذو معنی انداز میں بول کر" اُسے اور ڈرا گیا۔۔

ویسے بھی تمہارے شوہر کا نکاح ہونے والا ہے تم شریک نہ ہو یہ تو غلط بات ہے"

ناں آخر بڑی بیوی تو تم ہو ناں میری"۔۔مِنہا نے جی جان سے ٹھٹک کر اُسے دیکھا

تھا۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟تم نے خود ہی تو مجھے اجازت دی ہے کہ لیلیٰ سے شادی کر لوں، میں"

نے سوچا بہت سوچا۔۔اچھا ہے تم دونوں ہی مجھ سے محبت کرتی ہو، ایک ہی گھر میں

رہ بھی لو گی"۔۔مِنہا کی اِس کے اطمینان پر حیرت اب غصّے میں تبدیل ہونے لگی

تھی۔۔

جائیں کریں اُس سے نکاح لیکن اِس سے پہلے مجھے طلا۔۔"۔۔اُس کی ایک سرد"

نظر سے مِنہا کے الفاظ مُنہ میں ہی دم توڑ چکے تھے۔۔تبھی ڈیش بورڈ پر رکھا عمر کا

موبائل بجا تھا۔۔

تمہارے بھائی کا فون ہے"۔۔اُس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا وہ اُس کے ہاتھ سے" موبائل لینے کے لیے اُس پر جھپٹی تھی پر وہ سرعت سے ہاتھ اونچا کر گیا۔۔اُس کوشش میں وہ اُس کے خاصی قریب آگئی تھی۔۔

آں ہاں میری جان، تمہارے بھائی کے پاس ہی جا رہے ہیں، مل لینا وہیں"۔۔" اُس کا فون کاٹ کر وہ اُس کی طرف جُھک کر بولا تو وہ تیزی سے اُس سے دور ہوئی تھی۔۔

گاڑی بڑے سے گیٹ پر رُکی تھی، اُس کے ہارن دینے پر چوکیدار نے گیٹ وا کیا تھا۔۔ صحیح معنوں میں اُس کے اُوسان خطا ہوئے تھے۔۔

میں نہیں جاؤں گی، نہیں جاؤں گی"۔۔وہ چِلا کر بولی تھی۔۔"

. . . . . .

ہارن کی آواز پر احد تیزی سے اُٹھا تھا۔۔

بیٹھو اِدھر ہی، اندر آنے دو اُسے"۔۔اُن کے ڈپٹنے پر وہ اُٹھتے اُٹھتے دوبارہ بیٹھ گیا" تھا۔۔

اُترو"۔۔گاڑی کو پورچ میں پارک کر کے وہ اُس کی طرف مڑا تھا۔۔"

نہیں اُتروں گی"۔۔وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے پُھوٹ پُھوٹ کر رو دی" تھی۔۔اِس وقت وہ کوئی بھی نرمی دکھانے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا۔۔دروازہ کھول کر وہ تیزی سے اُترا اور اپنے پیچھے زور سے دروازہ بند کیا تھا، دروازے کے دھماکے کی آواز منہا کو اُس کے انتہائی خراب موڈ کا پتا دے گئی تھی۔۔وہ رونا بھول کر ونڈا سکرین سے اُسے دیکھنے لگی جو غصے سے اُس کی طرف بڑھا تھا۔۔جیسے ہی اُس نے اُس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا وہ بے ساختہ پیچھے ہوئی تھی۔۔

اُترو منہا"۔۔وہ جُھک کر سختی سے بولا تھا۔۔ "

کہہ دیا ناں، نہیں آؤں گی"۔۔وہ روتے ہوئے چلائی تھی۔۔"

مجھے زبردستی پر مجبور نہیں کرو"۔۔اُس کی کلائی تھام کر زبردستی گاڑی سے اُتارا" تھا۔۔

اُس کے چیخنے چلانے کی پرواکیے بغیر وہ اُسے لیے اندر کی جانب بڑھا۔۔

چھوڑیں مجھے، مجھے میری اماں کے پاس جانا ہے"۔۔وہ اُس کی گرفت سے اپنا ہاتھ" چھڑاتی تڑپی تھی

اندر داخل ہوتے ہی احسن کو دیکھ کو ایک لمحے لے لیے وہ ٹھٹکا تھا۔۔احد نے حیرت کے سمندر میں غوطہ کھایا تھا۔۔

عمر کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔!!"۔۔وہ حیرت و ناگواری سے گنگ رہ گئے تھے۔۔" اُن کو دیکھ کر اُس کے ہاتھ کی گرفت ہلکی ہوئی تھی۔۔وہ اپنا ہاتھ اُس کی گرفت سے چُھڑا کر احسن کی طرف بھاگی تھی۔۔

بابا، بابا یہ مجھے زبردستی یہاں لے آئے ہیں"۔۔وہ اُن کے سینے سے لگی زور زور سے رو رہی تھی۔۔

عمر کیا ہے یہ سب۔۔؟"۔۔وہ حیران پریشان عمر سے پوچھ رہے تھے۔۔"

آپ کی بیٹی کا دماغ ٹھکانے نہیں ہے، یہاں رہے گی تو دماغ جگہ پر آجائے گا"۔۔" وہ سکون سے بولا۔۔

عمر!!"۔۔احسن صاحب کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا"

بابا مجھے اماں کے پاس جانا ہے، مجھے یہاں نہیں رہنا"۔۔وہ روتے بولی تھی۔۔"

رہنا تو تمہیں ساری زندگی میرے ساتھ ہی ہے اب"۔۔اُس نے اُسے آنکھیں" دکھائیں۔۔وہ اِحسن صاحب میں چُھپی تھی

یہ مجھے ڈانٹتے ہیں، غصہ کرتے ہیں مجھ پر، میں کیوں رہوں اِن کے ساتھ، اور بابا" اِنہوں نے مجھے تھپڑ بھی مارا"۔۔وہ اُس کی شکایت کر گئی تھی۔۔

احد کا جی چاہا اُس کے بچپنے پر اپنا سر پیٹ لے۔۔

عمر کیا کہہ رہی ہے یہ۔۔؟؟ تم اِس حد تک جاؤ گے میں نے کبھی نہیں سوچا تھا"۔۔ احسن صاحب نے غصّے اور تاسُف سے اُسے دیکھا تھا۔۔ شور کی آواز سن کر رعنا بھی اپنے کمرے سے نکل آئی تھیں۔۔

آپ کو نہیں پتا اِس کے دماغ میں کیا خنّاس بھرا ہے، میری برداشت کی حد اتنی تھی کہ آج یہ یہاں اِس گھر میں کھڑی ہے، اب اگر آپ کی لاڈلی نے یہ بات دہرائی ہے تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا"۔۔ وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولتا اُسے مزید خائف کر گیا۔۔

کیوں لائے ہو تم اِسے یہاں"۔۔ وہ ناگواری اور غصّے کے ملے جلے تاثرات سے بولی تھیں۔۔ رعنا کو دیکھ کر اُس نے اِحسن صاحب کے بازو کو مضبوطی سے جکڑا تھا۔۔

یہ اب یہیں رہے گی"۔۔وہ ان سب کو فیس کرنے کے لیے خود کو تیار کر کے آیا تھا اِس لیے سکون سے بولا تھا اور باقی سب کا سکون برباد کر گیا تھا۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔؟؟"۔۔وہ اُسے دیکھ کر غصّے سے چلائی تھیں۔۔"

احد جاؤ ابھی کے ابھی اِسے گھر چھوڑ کر آؤ"۔۔احسن صاحب احد کی طرف مڑے تھے۔۔

یہ اِس گھر سے کہیں نہیں جائے گی اب، آپ لوگ سمجھ لیں رُخصت کروا کر لے آیا ہوں میں اِسے"۔وہ ہٹیلے انداز میں بولتا اُن تینوں کو حیران کر گیا جبکہ اُس کی جان نکال گیا تھا۔۔

میں اِسے کبھی بھی قبول نہیں کروں گی"۔۔رعنا چیخی تھیں۔۔"

دیکھو عمر تم اِس وقت بہت غصّے میں ہو، ہم بیٹھ کر تسلی سے بات کرتے ہیں، ابھی اِسے گھر جانے دو"۔۔احسن صاحب کو اندازہ تھا اُس پر غصّے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔

یہ ابھی جائے گی اور اِس گھر میں واپس کبھی نہیں آئے گی"۔۔رعنا نے تحکمیت سے کہا تھا۔۔

"ایک بات آپ لوگ سُن لیں، یہ اگر اِس گھر سے جائے گی تو میں بھی اِس گھر میں نہیں رہوں گا"۔۔وہ جارحیت سے بول کر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔وہ ہق دق رہ گئی تھی، اُس کی دھمکی محض دھمکی نہیں تھی، اُن کا وہ بیٹا جس نے کبھی ضد نہیں کی تھی آج اُس کی آنکھوں میں ضد دیکھ کر رعنا اور احسن دونوں ہی چُپ کر گئے تھے۔۔

رعنا ایک غُصیلی نظر اُس پر ڈال کر واپس پلٹ گئی تھیں۔۔

"احد مِنہا کو اپنے کمرے میں لے جاؤ فلحال"۔۔وہ احد کی طرف مڑے تھے۔۔

"نہیں بابا مجھے گھر جانا ہے"۔۔وہ مچلی تھی۔۔

بیٹا میں صبح خود تمہیں چھوڑ آؤں گا"۔۔وہ اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر باہر نکل گئے،"

انہیں ابھی ثمینہ کو سنبھالنا تھا۔۔

. . . . . .

رعنا نے پتا نہیں کیسے آدھا گھنٹہ بھی اُسے اِس چھت کے نیچے برداشت کر لیا تھا۔۔

کہاں ہے وہ گھٹیا لڑکی"۔۔وہ غصّے سے سیڑھیاں چڑھ کر اُوپر آئی تھیں۔۔"

مما"۔۔اپنے کمرے سے نکلتا احد اُن کی آواز پر ٹھٹھکا تھا۔۔"

کوئی بکواس نہیں سنوں گی میں کسی کی بھی"۔۔وہ عمر کے کمرے کے پاس جا کر"

زور سے بول تھیں۔۔

وہ بھایان کے روم میں نہیں ہے"۔۔وہ احد کی طرف مڑی تھیں۔۔اُن کی آواز"

پر عمر نے دروازہ کھولا تھا۔۔

بھایان اُس کو لے کر ضرور آئے ہیں لیکن وہ اِس وقت میرے روم میں ہے"۔۔" احد نے اُن کو دیکھ کر کہا تھا۔۔

ہٹو میرے آگے سے"۔۔وہ خشونت بھرے انداز میں کہتی احد کو ہٹا کر کمرے" میں داخل ہوئی تھیں۔۔وہ اُن کی آواز سُن کر پہلے ہی سہم کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

تم۔۔کسی گُمان میں مت رہنا کہ اِس گھر کا حصّہ بن گئی ہو طلاق دلواؤں گی میں" تمہیں ابھی اِسی وقت"۔۔وہ اُس کے سر پر جا پہنچی تھیں،احد بھی اُن کے پیچھے پیچھے کمرے میں آیا تھا

میں لایا ہوں اِسے، مجھ سے بات کریں آپ"۔۔اُس کی آواز پر وہ جھٹکے سے مڑی" تھیں۔۔وہ دروازے میں کھڑا تھا، عجیب بکھرا اشکستہ حُلیہ تھا، شرٹ کے اُوپری دو بٹن کھلے تھے، بکھرے بال، ننگے پاؤں، سُرخ آنکھیں لیے وہ بے تاثر چہرے کے

ساتھ ماں کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا۔۔اُس کی حالت دیکھ کر منہا کا دل تڑپا تھا۔۔

بہت خوب تو اِس لڑکی نے تمہیں ماں کی نافرمانی بھی سکھادی، سوچو آگے آگے کیا" کرے گی تمہارے ساتھ "۔۔وہ اُسے دیکھ کر طنزیہ لہجے میں بولیں۔۔

ہر بچّے کی طرح میں بھی آپ سے بہت محبت کرتا ہوں، لیکن یہ کہاں لکھا ہے کہ " جو بچّہ اپنے ماں باپ سے محبت کرتا ہو وہ ماں باپ کی فرمانبردار اولاد بھی ہو۔۔؟؟

میں آپ کا اتنا بھی فرمانبردار بیٹا نہیں ہوں کہ آپ کے کہنے پر اپنی بیوی کو چھوڑ دوں "۔۔وہ عجیب سے انداز میں بولتا اُن کے ساتھ ساتھ احد کو بھی حیران کر گیا تھا۔۔رعنا کی آنکھوں میں حیرت اُبھری تھی۔۔

آپ میری ماں ہیں، ماں جب غلط کرے تو ضروری نہیں ہر بار بچّے کو شرمندگی" بھی ہو کبھی کبھی بچّے کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور آپ نے مجھے پہلی تکلیف تب دی

تھی جب میں سات سال کا تھا اور آج بھی آپنے عمل سے اپنی باتوں سے مجھے وہی تکلیف دے رہی ہیں"۔۔وہ دم بخود رہ گئی تھیں۔۔

آپ نے کبھی ایک پل کو بھی سوچا تھا، کہ جِس عورت کو آپ اپنے سات سال" کے بچے سے دور کر رہی ہیں آپ کا بیٹا اُس عورت کے بغیر جینے کا عادی نہیں تھا"۔۔وہ آنکھیں کھولے بس سُنتی رہ گئی تھیں۔۔

آپ نے بس یہ دیکھا کہ آپ اُن سے نفرت کرتی ہیں، اور آپ نے اُنہیں اُن کے" باپ کے گھر سے ہی ہمیشہ کے لیے نکال دیا، ایسے نکالا کہ آج تک وہ اِس گھر میں پلٹ کر نہیں آئیں، اُن سے نفرت تھی لیکن میں تو آپ کا بیٹا تھا ناں مما، میری تکلیف نہیں دکھی تھی آپ کو"۔۔اُس کی آنکھوں میں اب آنسو تھے، اُس کے اندر کا وہ سات سال کا بچہ آج پھر رو دیا تھا، رعنا کا دل اپنے سات سال کے بیٹے کے آنسو دیکھ کر نہیں تڑپا تھا پر آج جب اُسی بیٹے نے چھبیس سال کا ہو کر انہیں اپنی تکلیف بتائی تو وہ رو دی تھیں۔۔

اور یہ لڑکی، جس کے لیے، جس کے ساتھ میں اپنی باقی کی زندگی جینا چاہتا ہوں،" اب آپ اِسے بھی مجھ سے دور کرنا چاہتی ہیں"۔۔وہ منہا کو دیکھ کر بولا تھا،اِس سے پہلے کہ آنسو آنکھوں سے بہہ جاتے اُس نے بے دردی سے دائیں بازو کی آستین سے اپنی آنکھیں رگڑی تھیں، لیکن اُس کی آنکھوں میں درد اور اپنے لیے بے تحاشہ محبت دیکھ کر منہا کی آنکھوں سے ٹوٹ کر آنسو بہہ نکلے تھے۔۔کتنی تکلیف دی تھی اُس نے اُسے۔۔

پر شاید میں محبتوں کے معاملوں میں اتنا خوش نصیب نہیں ہوں"۔۔وہ اُس پر" ایک شکوہ کناں نظر ڈالتا دو تین قدم پیچھے ہٹا تھا، پھر مڑ کر کمرا ہی چھوڑ گیا تھا۔۔ ساتھ میں اُس کی جان،اُس کی ساری توانائی بھی لے گیا تھا۔۔وہ زمین پر گرتی چلی گئی۔۔

رعنا کا سکتہ ٹوٹا تھا وہ بھیگی آنکھوں سے کمرے سے نکلی تھیں شاید چھبیس سالوں کا بوجھ لے کر۔۔۔

# New Edition of Anmol Muhabbat

پندرہویں_قسط#

انمول_محبت#

^^^^^^

صبح فجر کی نماز پڑھ کر وہ منہ اندھیرے ارسلان کے گھر کے باہر پہنچا ہوا تھا۔۔وہ اِس وقت کسی کا بھی سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہے یار تو میری نیند کا دُشمن، تیری بیوی کی رُخصتی اب ہو جانی چاہیئے، کرتا" ہوں بات بابا سے"۔۔ارسلان نیند میں فون کان سے لگائے جُھلایا تھا۔۔

اتنا تردد کرنے کی ضرورت نہیں ہے، لے آیا ہوں میں اپنی بیوی رات کو، اِس" وقت میرے گھر پر ہی ہے وہ"۔۔ بڑے آرام سے بول کر وہ اُسے نیند میں اچھلنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

سُنو تو نے پی وی تو نہیں رکھی"۔۔ وہ منہ سُکیڑ کر بولا۔۔"

ارسل تو باہر آرہا ہے یا میں بیل بجادوں"۔۔ وہ چڑ کر دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔۔"

تو واقعی آیا ہے۔۔؟؟"۔۔ ارسلان کو جیسے یقین نہ آیا تھا۔۔"

لو"۔۔ عمر نے ہارن پر ہاتھ رکھ کر چھوڑا تھا۔۔ وہ ایک دم بیڈ سے اُٹھا تھا۔۔"

اوئے اوئے آگیا یقین، آرہا ہوں، سمجھ نہیں آتی تیری، صبح صبح نکاح کر لیتے ہو،" جی چاہا تو خود ہی آدھی رات کو رخصتی بھی کروا لیتے ہو"۔۔ وہ مسلسل بڑبڑاتے ہوئے جوتے پہننے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

بکواس پوری ہو گئی ہے تیری تو سُن ہم فارم ہاؤس جا رہے ہیں اُسی حساب سے تیار" ہو کر آنا"۔۔وہ ارسلان کو جھٹکے پر جھٹکے ہی دے رہا تھا۔۔

بات سُن"۔۔"

باہر آ کر سُنا دینا"۔۔وہ بیزاری سے کہتا فون کاٹ گیا۔۔"

یہ کرنا کیا چاہ رہا ہے"۔۔موبائل کو گھور کر اُس نے موبائل کو بیڈ پر اور دوسرے" ہاتھ میں تھاما جو تا زمین پر پھینکا تھا پھر سر جھٹک کر واشروم کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔

. . . . . .

وہ صبح فجر کے وقت ہی اُس کے کمرے میں جا کے اُس سے معافی مانگ لینا چاہتی تھی پر جھجک میں بیٹھی رہی۔۔بیٹھے بیٹھے ہی اُس کی آنکھ لگی تھی دوبارہ اُٹھی تو ساڑھے نو بج رہے تھے۔۔احد ابھی تک سو رہا تھا

وہ اُٹھ کر واش روم میں فریش ہونے گئی۔۔

بالوں میں بُرش کر کے کھلا چھوڑ دیا، اپنے سراپے پر مطمئن نظر ڈال کر اُس نے احد کو ایک نظر دیکھا تھا، پھر دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے سے نکلی تھی۔۔اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے وہ اُس کے کمرے کے دروازے پر رُکی تھی۔۔سینے پر ہاتھ رکھ کر اُس نے دل کو سنبھالتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھولا تھا، اُس کی مخصوص دلفریب خوشبو نتھنوں سے ٹکرائی تھی، اُس کا سامنا کرنے کے خیال سے اِس بار دل خوف سے رُکا تھا۔۔خود کو سنبھالتے ہوئے اُس نے گہرا سانس لیا تھا، پھر دھیرے سے اندر داخل ہوئی تھی۔۔سامنے بیڈ خالی دیکھ کر اُس نے سارے کمرے میں نگاہ دوڑائی تھی۔۔

وہ کمرے میں کہیں بھی نہیں تھا۔۔سارا کمرا بکھرا ہوا تھا جو کہ اُس کے موڈ کا پتا دے رہا تھا۔۔منہا کا دل دھڑکا تھا۔۔بیڈ پر اُس کے رات والی شرٹ گول مول پڑی ہوئی تھی، اُس کی نظر واش روم کے ادھ کھلے دروازے پر پڑی، وہ بے اختیار

آگے بڑھی، وہ واش روم میں بھی نہیں تھا اُس کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔اتنی صبح وہ کہاں جا سکتا تھا۔۔؟؟

وہ بے اختیار نیچے بھاگی تھی، لاؤنج خالی تھا، اُس نے کچن میں جھانکا، وہ وہاں بھی نہیں تھا، وہ دروازہ کھول کر باہر آئی، اُس کی گاڑی نہیں تھی اُس کا دل ڈوبا تھا جیسے اُس نے اُسے کھو دیا ہو۔۔

وہ واپس احد کے کمرے میں گئی تھی۔۔

احد اُٹھو"۔۔وہ اُسے جھنجھوڑ گئی تھی۔۔"

کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔وہ اچانک اُٹھ کر بیٹھا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ، وہ اپنے کمرے میں نہیں ہیں"۔۔وہ رو دینے کو ہوئی تھی۔۔"

یار وہ کوئی بچّے تھوڑی ہیں"۔۔وہ دوبارہ لیٹنے لگا تھا۔۔"

نہیں احد وہ کہیں بھی نہیں ہیں، نیچے بھی نہیں"۔۔وہ اب رونے لگی تھی۔۔"

اُسے روتا دیکھ کر وہ اُٹھ بیٹھا تھا۔۔

منہا آفس گئے ہوں گے، تم روؤ تو نہیں یار"۔۔پھر اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس"

بٹھایا تھا۔۔

آج سنڈے ہے احد، اُن۔۔اُن کی گاڑی بھی نہیں ہے، وہ مجھ سے ناراض ہو کر"

کہیں چل۔۔چل"۔۔وہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔

میرا دل پریشان ہو رہا ہے، کچھ کرو احد، مجھے انہیں دیکھنا ہے، میں اُن سے سوری"

کر لوں گی"۔۔وہ اُس کا ہاتھ تھام کر روتے ہوئے منت کر رہی تھی۔۔

منو، یہیں ہوں گے، اچھا ہٹو میں دیکھتا ہوں"۔۔وہ کمرے سے نکل گیا تھا وہ اُس"

کے پیچھے گئی تھی۔۔

. . . . . .

اُس کی انگلیاں عُمر کا نمبر ملا ملا کر تھک گئی تھیں مگر بے سود اُس کا فون صبح سے آف تھا۔۔چوکیدار نے بتایا کہ وہ صبح فجر سے گاڑی لے کر نکلا تھا۔۔

احد نے اُسی وقت ارسلان کو فون کیا تھا پر اُس نے فون نہیں اُٹھایا تھا۔۔وہ نہ کچھ کھا رہی تھی اور نہ کچھ پی رہی تھی، مجبوراً احد کو احسن صاحب کو کال کر کے بُلانا پڑا تھا۔۔

"مِنہا کچھ کھالو پلیز، بھایان آجائیں گے، دیکھو وہ کوئی بچّے تھوڑی ہیں، اِس طرح تم خود کو بیمار کر لو گی"۔۔احد کب سے اُس کی منتیں کر رہا تھا کہ وہ کھالے۔۔

"کچھ نہیں ہو گا اِسے"۔۔آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا تھا۔۔

"رضیہ میرا ناشتہ میرے کمرے میں لاؤ"۔۔رعنا نے کچن سے نکلتی رضیہ سے کہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ایک بیٹے کو ماں سے نافرمانی پر اُکسا کر اِن ماں بیٹی کو کچھ نہیں ہوا تو بغیر کھائے بھی"
اِنہیں موت نہیں آئے گی"۔۔وہ حقارت سے بولی تھیں۔۔احد لب بھینچے کھڑا ہوا
تھا۔۔جبکہ وہ،اُس کی نظریں زمین میں گڑیں تھیں۔۔

اِس کی وجہ سے۔۔"۔۔رعنا چیل کی تیزی سے آگے بڑھی تھیں۔۔اُنہوں نے"
بے دردی سے اُسے بازو سے تھام کر کھڑا کیا تھا۔۔

اِس کی وجہ سے میرا بیٹا میرے آگے کھڑا ہو گیا ہے"۔۔اُن کی بے درد گرفت"
میں وہ تڑپی تھی۔۔

مما۔۔کیا کر رہی ہیں مما آپ۔۔"۔۔احد نے اُنہیں پیچھے ہٹانا چاہا تھا۔۔"

رعنا چھوڑو اُسے"۔۔احسن صاحب کی گرج بھری آواز سے سارا گھر لرزا تھا۔۔"

نہیں چھوڑوں گی،مار ڈالوں گی میں اِس ڈائن کو"۔۔اُنہوں نے جنونی کیفیت"
میں اُسے جھنجوڑ ڈالا تھا۔۔احسن صاحب تیزی سے آگے بڑھے تھے۔۔

چھوڑو اِسے"۔۔اُنہیں سختی سے پیچھے کرتے وہ دھاڑے تھے۔۔احد نے حواس باختہ سی مِنہا کو اپنے بازو کے گھیرے میں لیا تھا۔۔

"نجانے کیا جادو آتا ہے احسن آپ کی بہن کو۔۔وہ بھی ایسے ہی مردوں کو اپنے پیچھے پاگل کر دیتی تھی"۔۔وہ اُسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔

"خاموش ہو جاؤ رعنا"۔۔مارے ضبط کے احسن صاحب کا چہرہ سُرخ ہوا تھا۔۔

"یہی ہنر آپ کی بہن نے اپنی بیٹی کو بھی دیا ہے"۔۔اُن کے الفاظ اُسے ذلت کے اندھیرے میں دھکیل رہے تھے۔۔

"میرے گھر میں واپس آنے کے لیے اِس کی ماں نے ہی اِسے عُمر کے پیچھے۔۔"

"بس۔۔!!"۔۔اِحسن اِبراہیم کا ہاتھ اُٹھا تھا۔۔اب کی بار احسن اِبراہیم خود پر ضبط کھو چُکے تھے۔۔مِنہا نے اپنا ہاتھ ہونٹوں پر جمایا تھا۔۔

بابا۔۔"۔۔احد آگے بڑھا تھا لیکن وہ اپنا ہاتھ روک چُکے تھے،رعنا نے پھٹی پھٹی" آنکھوں سے اُن کے اُٹھے ہاتھ کو دیکھ کر اُنہیں دیکھا تھا۔۔

اب اگر تم نے ایک لفظ مزید کہا تو میں ہمارے بیچ اِس رشتے کو یہیں پر ختم کر دوں" گا"۔۔اُسی ہاتھ کو نیچے کر کے وہ انگلی اُٹھا کر اُن کی آنکھوں میں دیکھتے ایک پل میں اُن کو اُن کی اوقات یاد دلا گئے تھے۔۔رعنا دھک سے رہ گئی تھیں۔۔

با۔۔با۔۔نن۔۔نہیں۔۔"۔۔احد کے ہونٹوں سے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر نکلے" تھے۔۔

کس حق کی بات کرتی ہو تم۔۔؟؟ہاں۔۔یہ گھر۔۔میری بہن کے باپ کا ہے،" میری بہن کو وراثت میں مِلا ہے"۔۔وہ چبا چبا کر بول رہے تھے۔۔

اتنا گر چکی ہو تم رعنا، مجھے خود پر شرم آ رہی ہے، مجھے اِس رشتے پر شرم آ رہی ہے" جو ہمارے بیچ ہے"۔۔اُنہیں دیکھتے ہوئے احسن صاحب نے تاسف سے سر ہلایا تھا، رعنا پتھر کی مورت بنی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُنہیں دیکھ رہی تھیں۔۔

بابا پلیز بابا۔۔آپ اندر جائیں پلیز"۔۔احد نے اُنہیں اندر کمرے میں لے جانا چاہا" تھا۔۔باپ کے مُنہ سے نکلے الفاظ اُس کے گھر کا شیرازہ بکھیر سکتے تھے۔۔اُسے اِس وقت عمر اِبراہیم یاد آیا تھا۔۔

مجھے رب سے بس ایک ہی شکوہ ہے، یہ عورت میرے بیٹے کی ماں ہے، وہ ڈیزرو" نہیں کرتا ایسی ماں، یہی پچھتاوہ ہے"۔۔وہ گہرے گہرے سانس لیتے تھکے تھکے انداز میں بول رہے تھے۔۔اُن کا نم شکستہ لہجہ برسوں کا بوجھ لیے ہوئے تھا۔۔

ورنہ اِس عورت کو کب کا اپنی زندگی سے بے دخل کر چُکا ہوتا"۔۔اُن کے لہجے" میں اب تیزی نہیں تھی۔۔رعنا کو یقین نہیں آیا تھا۔۔

بابا۔۔پلیز بابا"۔۔احد نے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے۔۔"

رعنا کے ہاتھ سے اپنی زندگی کی ساری کمائی جیسے آج نکلنے لگی تھی۔۔اِس بار احد سے کچھ بھی بولا نہیں گیا تھا۔۔رعنا کی آنکھوں سے آج کیا کیا نہ بہہ نکلا تھا، برسوں کی جھوٹی عزت آج ملازموں اور اُس عورت کی بیٹی کے سامنے خاک ہوئی تھی، اُن کا مان غرور سب ٹوٹا تھا۔۔

یہ تم دونوں کی ماں ہے صرف اِس لیے میں یہ رشتہ مرتے دم تک قائم رکھنے پر" مجبور ہوں۔۔لیکن اب اپنی ماں سے کہنا میرے سامنے نہ آئے۔۔اِس گھر میں رہے نہ رہے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن میری زندگی اور میرے کمرے میں اِس عورت کی کوئی جگہ نہیں ہے"۔۔وہ کہہ کر رُکے نہیں تھے۔۔رعنا بے دم سی صوفے پر بیٹھنے کے انداز میں گر سی گئی تھیں۔۔احد باپ کے پیچھے گیا تھا۔۔ایک افسوس بھری نگاہ رعنا پر ڈال کر وہ احد کے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔

. . . . . .

کچھ دیر بعد وہ اُس کے پاس آئے تھے،انہیں دیکھ کر وہ پھر رو دی تھی۔۔

میں ابھی جا کر اُس کے کان کھینچتا ہوں،اُس کی ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کو رلانے کی"۔۔وہ اُسے بازو کے حلقے میں لیتے بولے تھے۔۔

نہیں بابا،وہ پتا نہیں کہاں چلے گئے ہیں"۔۔وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔"

آجائے گا وہ بیٹا،پر ایسا کیسے چلے گا،کچھ کھاؤ،پھر میں تمہیں چھوڑ آتا ہوں گھر"۔۔"

وہ اُسے نیچے ڈائننگ ٹیبل پر لے آئے تھے۔۔

نہیں میں نہیں جاؤں گی جب تک وہ نہیں آئیں گے،میں نہیں جاؤں گی"۔۔وہ"

نفی میں سر ہلاتی بولی تھی۔۔دو تین نوالے لے کر اُس نے مزید کھانے سے انکار کیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

احدارسل کو فون کرو کہاں جائے گا،اُسی کے ساتھ ہو گا"۔۔وہ احد سے بولے"

تھے۔۔احد نے ایک دو منٹ ارسلان سے بات کر کے فون رکھا تھا۔۔

نہیں بابا وہ کہہ رہے ہیں کہ اُن کے ساتھ نہیں ہیں بھایان"۔۔احد کی بات سُن" کر وہ پھر رو دی تھی۔۔

آجائے گا میرا بچہ وہ، تھوڑا سا غصّے میں ہے ناں، غصّہ اُترے گا تو آجائے گا، میں" اُس کے سب دوستوں کو فون کر کے پوچھتا ہوں، تم جب تک تھوڑی دیر سو جاؤ"۔۔اُنہوں نے اُسے کندھے سے لگایا تھا۔۔۔۔۔

جاؤ تھوڑی دیر آرام کرو۔۔احد"۔۔اُنہوں نے احد کو اشارہ کیا تھا۔۔کمرے میں" آکر اُس نے نماز پڑھی تھی۔۔

دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتے ہی وہ سسک اُٹھی تھی۔۔

اللہ پلیز ایک بار مجھے اُنہیں دیکھنا ہے، میں اُن سے سوری کر لوں گی، میں مانتی" ہوں میری غلطی ہے، میں آپ سے بھی معافی مانگتی ہوں، آپ ایک بار اُن کو لے

آئیں۔۔پلیز"۔۔احد نے اُسے بیڈ پر لٹایا تھا،ساری رات کی جاگی وہ پانچ منٹ میں سو گئی تھی۔۔

وہ نیچے آیا تھا۔۔رعنا اُسے کہیں بھی نہیں دِکھی تھی۔۔

امجد چاچا۔۔وہ مما۔۔کہاں ہیں۔۔؟؟"۔۔زندگی میں پہلی بار اُسے ماں کے " بارے میں پوچھنے میں جھجک ہوئی تھی۔۔

وہ تو بیٹا اُسی۔۔وقت ہی گھر سے چلی گئی تھیں"۔۔امجد کو بھی بتانا مشکل ہوا" تھا۔۔وہ ٹھٹکا تھا۔۔امجد کچن میں چلے گئے تھے۔۔

چلی گئیں۔۔"۔۔وہ حیران پریشان وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

بھایان کہاں ہیں آپ۔۔؟؟"۔۔بے بسی سے کہہ کر اُس نے پھر سے اُس کا نمبر " ملایا تھا۔۔

. . . . . .

رعنا تم۔۔"۔۔شہلا نے اُنہیں بیٹھنے کے لیے نہیں کہا تھا۔۔"

ہاں میں۔۔بس۔۔وہ۔۔"۔۔اُنہیں سمجھ نہیں آیا کیا کہیں۔۔"

تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا، میری بیٹی کی حالت بڑی مشکل سے سنبھلی ہے،"
میں نہیں چاہتی کہ تمہیں دیکھ کر وہ پھر سے ہائپر ہو"۔۔شہلا دوٹوک لہجے میں بولی
تھی۔۔

شہلا۔۔احسن۔۔احسن نے مجھے بہت بے عزت کیا ہے، وہ بہت غصّے میں ہیں،"
شہلا میں۔۔میں کچھ دن یہاں۔۔"۔۔رعنا کی آواز بھرائی تھی۔۔اپنی ہی عزتِ
نفس پر پاؤں رکھ کر پورے قد سے کھڑا ہونا کتنا مشکل ہوتا ہے اِس وقت کوئی رعنا
سے پوچھتا۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھو رعنا۔۔یہ سب تمہارا اپنا کیا دھرا ہے۔۔میری بیٹی کو بھی اِس مُقام تک تم"
لائی ہو۔۔تم اِس وقت یہاں سے چلی جاؤ، میں تم سے آفس میں ملوں گی کچھ دن

بعد، جب لیلیٰ ٹھیک ہو جائے گی"۔۔شہلا کا بیزار انداز رعنا کا رہا سہا غرور بھی توڑ گیا تھا۔۔

بیگم صاحبہ، چھوٹی بی بی اُٹھ گئی ہیں"۔۔اُسی وقت اوپر سے مُلازمہ نے اُنہیں پُکارا" تھا۔۔

رعنا تم چلی جاؤ یہاں سے پلیز۔۔میں نہیں چاہتی لیلیٰ تمہیں یہاں دیکھے"۔۔وہ" تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھی تھی۔۔

شہلا میں۔۔"۔۔رعنا نے اُسے روکنا چاہا تھا۔۔"

"جسٹ گو رعنا پلیز"

www.novelsclubb.com

(بس جاؤ رعنا پلیز)

وہ التجائی انداز میں کہتی تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گئی تھی۔۔

. . . . . .

اُٹھ یار، کتنا سوئے گا دو بج رہے ہیں، صبح سے احد کے دس فون آ چکے ہیں"۔۔وہ" جو اُوندھے منہ دنیا و مافیا سے بے خبر سو رہا تھا ارسلان کے جھنجھوڑنے پر برہم ہوا تھا۔۔

کیا ہے، دفع ہو جا میں ساری رات نہیں سویا"۔۔وہ سر اُٹھائے بغیر جُھلا کر بولا" تھا۔۔

رات جو تُو مردِ مجاہد بن کر بیوی کا ہاتھ پکڑے گھر لے آیا ہے، اُس کا ایوارڈ تو لے" لے"۔۔وہ وہیں اُس کے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔

سونے دے یار"۔۔تکیہ منہ پر رکھتا وہ منت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔"

میری نیند اُڑا کر سونے دوں تُجھے"۔۔ارسلان اُس کے سر سے تکیہ ہٹاتا چیخا تھا۔۔"

اُس کو ایک بلا کی طرح خود پر مُسلط ہوتا دیکھ کر اب کے وہ اُٹھ بیٹھا تھا، ارسلان کو گھوری سے نواز کر اُس نے پاس پڑی شرٹ اُٹھا کر پہنی تھی۔۔پھر حسبِ عادت

بالوں کو ہاتھ سے سنوارنے لگا تھا۔۔ارسلان صبر سے اُس کی ساری حرکات سکنات دیکھ رہا تھا۔۔

اتنے پیار سے تو کبھی میری بیوی نے بھی مجھے نہیں دیکھا، جیسے تو مجھے دیکھ رہا ہے،" ناشتہ بنوا یار"۔۔۔وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

کیا کیا ہے یار تو نے میری معصوم سی۔۔"۔۔ارسلان نے اُسے شرمندہ کرنا چاہا" تھا لیکن وہ اُس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔

تمہاری اور احد کی جو بہن ہے ناں شعلہ جو الہ بنی ہوئی ہے اور میرا اپنا وہ حال ہے" کہ۔۔"۔۔وہ پاؤں میں چپل پہن کر واش روم کے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھتا رُکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سوچتا ہوں کہ وہ کتنے معصوم تھے،

"کیا سے کیا ہو گئے دیکھتے دیکھتے

وہ مڑے بغیر ایک ہاتھ اُٹھا کر دلکش انداز سے گُنگناتا واش روم میں گُھسا تھا، پیچھے وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

. . . . . .

کیا کر رہا ہے یار چھوڑ اِسے"۔۔اُسے سگریٹ پیتا دیکھ کر ارسلان بھونچکا رہ گیا" تھا۔۔اُس نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے سگریٹ لینی چاہی تھی۔۔وہ کبھی سگریٹ نہیں پیتا تھا اکثر اس کے ہاتھ میں سگریٹ دیکھ کر وہ چِڑ جاتا تھا۔۔اور آج۔۔!

ارسی تنگ نہ کر، میں کوئی بچّہ نہیں ہوں"۔۔اُس کا ہاتھ پرے کرتا وہ عجیب" یاسیت بھرے انداز میں گہرا کش لیتا بولا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تیری رات والی حرکت سے مجھے پتا چل گیا ہے کہ تو بچّہ نہیں ہے"۔۔وہ بھی" کرسی سے سر ٹکاتا اُسے گھور کر بولا تھا، پر اُس پر مطلق اثر نہ ہوا۔۔وہ سگریٹ کے گہرے گہرے کش لگاتا دور آسمان کو تک رہا تھا۔۔

میں نے زندگی میں پہلی بار اُن سے اُونچی آواز میں بات کی ہے، وہ ہمیشہ سمجھتی" رہی ہیں کہ میں اُن سے زیادہ بابا سے پیار کرتا ہوں"۔۔وہ آسمان پر نگاہیں جمائے بول رہا تھا۔۔ارسلان کے دل کو تکلیف ہوئی تھی۔۔

اُنہوں نے ہم دونوں بھائیوں کو کبھی خود کے قریب ہی نہیں آنے دیا کہ میں اُن" کو بتا پاتا کہ میں اُن سے بہت پیار کرتا ہوں"۔۔ارسلان نے دُکھ سے اپنے پیارے دوست کو دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے محسوسات کا اظہار کرنے والا انسان نہیں تھا لیکن ارسلان جانتا تھا کہ وہ خود سے جُڑے رشتوں پر جان قُربان کرنے کو بھی تیار رہتا تھا۔۔

اور وہ۔۔"۔۔وہ بولتے بولتے رک کر اب دوسرا سگریٹ سلگا رہا تھا۔۔ارسلان" کو آج اندازہ ہوا تھا کہ اُسے سگریٹ پیتا دیکھ کر عُمر کو کتنی تکلیف ہوتی ہو گی۔۔

وہ مجھ سے اتنی بد ظن ہو گئی ہے کہ مجھ سے جُدا ہونے کو بھی تیار ہو گئی ہے"۔۔" اب کے اُس نے اضطراب میں گہرا کش لیا تھا۔۔ارسلان نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔۔

احد کے بہت بار فون آ چکے ہیں یار،اور اب تو بابا بھی پریشان ہیں، میں کب تک" جھوٹ بولتا رہوں گا اور اُس کا رو رو کر بُرا حال ہے، چل یار چلتے ہیں"۔۔ارسلان نے اُس کے ہاتھ سے سگریٹ لے لیا تھا۔۔

تھوڑی سی سزا تو اُس احمقوں کی شہزادی کی بھی بنتی ہے ناں"۔۔وہ اُس کے سُندر" روپ کو آنکھوں میں بھرتا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

. . . . . .

رعنا صبح سے گھر سے نکلی ابھی تک نہیں آئیں تھیں۔۔احد نے مجبور ہو کر ایک دو بار اُن کا نمبر ملایا تھا لیکن نمبر آف تھا۔۔اُس نے ایک دو بار احسن صاحب سے بات کرنی چاہی تھی۔۔لیکن رعنا کے بارے میں وہ کچھ بھی سُننے کو تیار نہیں تھے۔۔

میں اُس کے بارے میں کوئی بات نہیں سُننا چاہتا"۔۔احد کی سمجھ میں کچھ نہیں" آرہا تھا، پہلے عمُر اور اب رعنا۔۔اُس کی جان مشکل میں پھنسی تھی۔۔

. . . . . .

بابا اب تو پانچ بج رہے ہیں، اُن کا فون صبح سے آف ہے آپ کچھ کریں ناں"۔۔" مسلسل رونے سے اُس کی آنکھوں کے پپوٹے سوج گئے تھے۔۔

وہ ثمینہ کو بھی فون کر کے بتا چکی تھیں۔۔رعنا کی وجہ سے وہ اِس گھر میں آنے سے قاصر تھیں۔۔

اب تو احسن صاحب کو بھی پریشانی لاحق ہوئی تھی۔۔

احدارسل کا نمبر ملاؤ"۔۔اب اُنہوں نے ارسلان سے خود بات کرنے کی ٹھانی تھی۔۔

جی بابا"۔۔احسن صاحب کے کہنے پر اُس نے ارسلان کو کال ملائی تھی۔۔"

. . . . . .

اب اگر کال آئی ناں تو میں بابا سے کہوں گا تمہیں خود آکر یہاں سے لے جائیں۔۔"۔۔ارسلان غصّے سے بولا تھا تبھی اُس کے موبائل پر احد کی کال آئی تھی۔۔جو کہ اُس نے فوراً سے ریسیو کرلی تھی۔۔

کک۔۔کچھ پتا چلا۔۔؟؟"۔۔نجانے کیوں وہ ہکلایا تھا، ساتھ ہی اُس نے کھا " جانے والی نظروں سے اُسے دیکھا تھا جو سامنے بیٹھا ماچس کی تیلیوں سے کھیل رہا تھا۔۔

باپ بول رہاہوں اُس کا"۔۔ارسلان کے ہاتھوں سے فون گرتے گرتے بچا" تھا۔۔اُس نے فون اسپیکر پر ڈالا۔۔

جج۔۔جی بابا"۔۔عمر چونکا تھا۔۔"

اُسے بولو گھر آجائے،اور کتنا تنگ کرے گا"۔۔ارسلان کو سمجھ نہیں آیا کیا" کہے۔۔

باباوہ یہاں میرے پاس۔۔"۔۔مگر احسن صاحب کی آواز اُس کے ہاتھ پاؤں" پُھلا گئے تھے۔۔

مجھے پتا ہے وہ اِس وقت تمہارے پاس ہی بیٹھا ہے"۔۔عمر نے بے چینی سے پہلو" بدلا۔۔

www.novelsclubb.com

اُس سے بولو اِس عُمر میں باپ کو آزمارہا ہے"۔۔اُن کی شکستہ سی آواز اُبھری تھی،" اُس کے دل کو کچھ ہوا تھا

جی بابا میں اِسے لے کر دو ڈھائی گھنٹوں میں پہنچتا ہوں"۔۔وہ فون رکھ کر اُس" کے پاس آیا تھا۔۔

چلو اب"۔۔۔ارسلان کے کہنے پر وہ میکانکی انداز میں کھڑا ہو گیا تھا۔۔"

. . . . . .

وہ ارسلان کو گاڑی چلانے کا کہہ کر خود فرنٹ سیٹ پر آ کر بیٹھا تھا۔۔گاڑی میں خاموشی تھی۔۔انہیں ابھی آدھا گھنٹہ ہوا تھا نکلے ہوئے،جب عمر نے سائیڈ مرر سے دیکھا وہ بائیک مسلسل اُن کے تعاقب میں تھی۔۔

اِسپیڈ بڑھا یار"۔۔اُس نے بائیک پر نظر جماتے ہوئے کہا تھا۔۔"

کہاں موصوف جانا نہیں چاہتے تھے اب اُڑ کر پہنچنا چاہتے ہیں"۔۔ارسلان نے" اُس پر لطیف سی چُوٹ کی تھی۔۔

اتنی بے تابی مت دکھا یار مجھے اپنے سنگل ہونے پر شدید افسوس ہوتا ہے"۔۔"

ارسلان نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

جتنا تو سِنگل ہے ناں اللہ ہی بچائے،اسپیڈ بڑھا یار"۔۔وہ اب پیچھے دیکھتا بے چینی"

سے بولا۔۔اُسے اُن بائیک سواروں کے ارادے خطرناک لگے تھے۔۔

کیا مسئلہ ہے عمر آرام سے بیٹھ ناں"۔۔وہ اُس کے مسلسل پیچھے دیکھنے سے چِڑا"

تھا۔۔بائیک اب ارسلان کی سائیڈ سے بلکل پاس آئی تھی،ارسلان سگریٹ

اُٹھانے کے لیے ہلکا سا بائیں جانب جُھکا تھا۔۔

بائیک پر آگے بیٹھے شخص نے ارسلان کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔پیچھے بیٹھے شخص نے

چادر سے پِسٹل برآمد کی تھی سب کچھ پلک جھپکتے ہوا تھا۔۔

"ارسی ڈک ڈاؤن"

(ارسی نیچے جُھکو)

وہ بے اختیار اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اُس کا سر نیچے کر کے چلایا تھا۔۔

فضا میں گولیوں کی تڑتڑاہٹ گونجی تھی۔۔

. . . . . .

وہ ایک جھٹکے سے گاڑی کے دروازے سے لگا تھا۔۔

عم۔۔۔عمررر!!!!!"ارسلان گاڑی کو بریک لگاتے ہوئے پوری قوّت سے چیخا تھا۔۔

ایک گولی بائیں طرف کندھے پر دل سے تھوڑا اُوپر پیوست ہوئی تھی۔۔دوسری اُس کے بائیں بازو میں لگی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

گاڑی اِدھر اُدھر لہرائی تھی۔۔۔

ارسلان کے حصّے کی گولیاں وہ اپنے جسم پر کھا چُکا تھا۔۔

ارسلان نے اُس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

آنکھیں کھول یار، مجھ۔۔میری طرف دیکھ۔۔عم۔۔عمر"۔۔عمر نے اُس کے ہاتھ پر اپنی گرفت سخت کی تھی۔۔اُس کی سفید شرٹ تیزی سے اُسی کے خون سے سُرخ ہونے لگی تھی۔۔

اُس کا ذہن تاریکیوں سے ڈوب کر اُبھر رہا تھا۔۔

مم۔۔ما"۔۔اُس کے ہونٹ ہلے تھے۔۔"

عمر عمر! ہم ہاسپٹل جا رہے ہیں، تم۔۔تم آنکھیں بند نہیں کرنا پلیز"۔۔اُس نے گاڑی اسٹارٹ کر کے اپنی آستین سے آنسو صاف کیے تھے۔۔

"ہیپی برتھ ڈے بھایان اینڈ آئی لو یو دی موسٹ"

www.novelsclubb.com

دور کہیں سے احد کی آواز آئی تھی۔۔

عمر میرا بیٹا ہے"۔۔احسن صاحب کی آواز ثمینہ کی آواز میں گڈمڈ ہوئی تھی۔۔"

آ گئی آنی کی یاد"۔۔کسی نے اُس کی پیشانی چُومی تھی۔۔اُس نے آنکھیں کھول کر" دھندلائی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔ارسلان آستین سے آنکھیں صاف کرتا اُس سے کوئی بات کر رہا تھا۔۔

مجھے چھوڑ جانے کی بات پھر مت کیجیئے گا، آپ سے پہلے میں مر جاؤں گی"۔۔وہ" اُس کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔۔

اُس کا ذہن اب تاریکی میں ڈوب رہا تھا، ارسلان کے ہاتھ پر اُس کی گرفت ہلکی ہوئی تھی۔۔اُس کی آنکھیں دھیرے دھیرے بند ہوئی تھیں۔۔

ایس۔۔ایسا نہ کر یار عمّی، آنکھیں کھول جانی"۔۔وہ روتے روتے چیخا تھا۔۔"

جب آپ میرے پاس ہوتے ہیں ناں تو مجھے لگتا ہے کہ دنیا کی کوئی مشکل مجھے چھو" نہیں سکتی"۔۔ارسلان کے ہاتھ میں اُس کا ہاتھ بے جان ہوا تھا۔۔

عمر رر غداری نہیں کرنا مجھ سے، کہہ رہا ہوں میں"۔۔وہ اُسے دیکھ کر روتے" ہوئے بولا تھا

. . . . . .

پندرہ منٹ بعد وہ ہاسپٹل میں تھے،اُسے آپریشن تھیٹر مُنتقل کیا گیا تھا۔۔وہ ہارے ہوئے جُواری کی طرح دونوں ہاتھوں پر سر گرائے بینچ پر بیٹھا اللہ سے اپنے جان سے پیارے دوست کی زندگی مانگ رہا تھا۔۔

اُس نے اپنے بھائی کو فون کر دیا تھا،اُس کا بڑا بھائی اور والد آرہے تھے، عمر اُس کی علاقائی دُشمنی کی وجہ سے آج اِس حال میں تھا۔۔پانی کے مسئلے پر تنازعہ بڑھ گیا تھا، جس کے باعث وہ ارسلان کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے پر اُن کی زد میں وہ آگیا تھا۔۔

اُس نے کچھ سوچ کر احد کا نمبر ملایا۔۔یہ مرحلہ بھی طے کرنا تھا

ارسل بھائی"۔۔آگے سے اُس کی آواز سُن کر اُس کا جی چاہا وہ غائب ہو جائے۔۔"

بھائی اُن سے بولیں مجھ سے بات کریں، وہ مجھ سے ناراض ہیں میں سوری کرتی" ہوں پر مجھ سے بات تو کریں"۔۔وہ بولتے بولتے رودی تھی۔۔

وہ تو مجھ سے بھی بات نہیں کر رہا"۔۔اُس کا دل رویا تھا۔۔"

گڑیا، احد کو فون دو پلیز"۔۔وہ ضبط سے بولا تھا۔۔"

پہلے میری بات کروائیں"۔۔وہ بضد تھی"

وہ۔۔وہ اِس وقت یہاں نہیں ہے، میں۔۔"۔۔ارسلان سے بولنا مشکل ہوا" تھا۔۔

کہاں ہیں وہ۔؟"۔۔اُس کی بات کاٹ کر اُس نے بے تابی سے پوچھا تھا، ارسلان" کا ضبط جواب دے گیا تھا وہ فون کاٹ گیا تھا۔۔دو تین منٹ بعد فون بجا تھا، اسکرین پر احد کا نام دیکھ کر اُس کا دل پھر دھڑکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہیلو ارسل بھائی، ہیلو آپ کو میری آواز آ رہی ہے۔۔؟؟"۔۔احد کی آواز سُن کر" اُس نے آنکھیں بند کی تھیں۔۔

یار بھایان سے کہیں یہ ہائیڈ اینڈ سیک (چُھپن چُپائی) بند کریں اب، گھر آ جائیں،" بہت ہو گیا، مجھ سے کچھ بھی نہیں سنبھالا جا رہا اب"۔۔وہ جھنجھلا کر بولتا رو دینے کو ہوا تھا۔۔

احد یار"۔۔وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا تھا۔۔احد کا دل ڈوبا تھا۔۔"

یار وہ۔۔۔وہ ہاسپٹل میں ہے، تت۔۔تم بابا کو لے کر آ جاؤ، اُسے گولیاں۔۔"۔۔" اُس سے زیادہ وہ نہیں بول سکا تھا۔۔احد جہاں کا تہاں رہ گیا تھا

کیا کہہ رہے ہیں ارسل بھائی، بھایان ٹھیک تو ہیں ناں"۔۔احد کی گھبرائی ہوئی" آواز پر وہ لڑکھرائی تھی۔۔

. . . . . .

ہم نے گولیاں نکال دی ہیں۔خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے ہم کچھ کہہ نہیں" سکتے،دعا کریں ہوش آجائے،اگر اڑتالیس گھنٹوں کے اندر ہوش نہ آیا تو مریض کے کوما میں جانے کے چانسز ہیں"۔۔ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔

احسن صاحب لڑکھڑائے تھے احد نے انہیں تھام کر پاس پڑی کرسی پر بٹھایا۔۔

میرا بچہ۔میرا عمرؔ"۔۔ثمینہ بڑبڑاتی ہوئی بینچ پر بیٹھ گئی تھیں۔۔"

ارسلان دیوار سے لگا تھا۔۔

اداوہ میرے،آپ کے بھائی کے حصّے کی گولی خود پر کھا گیا،اداوہ مجھے بچانے کے" لیے موت سے کھیل گیا،میں کچھ نہ کر سکا ادا۔میں یہاں کھڑا ہوں ادا،وہ میری جان،میرا جگر،میرا یار"۔۔وہ اُونچا لمبا مرد اپنے بھائی کے گلے لگ کر رو دیا۔۔

ایک وہ تھی یہ خبر سُننے کے بعد بھی اُسی زاویے پر بینچ پر بیٹھی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔۔

سب سے پہلے احد کا ہی دھیان اُس پر گیا تھا۔۔وہ دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتا اُس کے پاس بیٹھا تھا۔۔اُسے اُس کی حالت پر ترس آیا،اُس کی حالت تو صبح سے بکھری ہوئی تھی پر اِس وقت اتنی بڑی بات سُن کر بھی اُس کی آنکھیں خُشک تھیں۔۔ایک ہاتھ میں اُس کا والٹ اور دوسرے ہاتھ میں اُس کا موبائل تھامے وہ سامنے دیوار کو گھور رہی تھی۔۔احد کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

مِنو"۔۔اُس کا ہاتھ تھام کر اُس نے اُسے دھیرے سے پُکارا۔۔"

میں نے تمہیں کہا تھا ناں کہ میرا دل گھبرا رہا ہے۔تم نے،کسی نے بھی میری" بات کا یقین نہیں کیا"۔۔اُس کا سکتہ ٹوٹا تھا،وہ اُس کی طرف مڑی تھی،اُس کے ہاتھ تھام کر بولتی اُس کا لہجہ بھرا گیا تھا۔۔

احد، میں۔۔میں نے تواُن سے سو۔۔۔سوری بھی نہیں کی۔۔کیا"۔۔آنسوؤں" پر قابو پاتی بمشکل بولتی وہ احد کو رُلا گئی تھی۔۔احد نے اُسے اپنے کندھے سے لگایا تھا، دونوں بہن بھائی شدتوں سے رو دیئے تھے۔۔۔

. . . . . .

کچھ دیر بعد احد کو وہ یاد آئی تھیں۔۔اُس نے دھڑکتے دل کے ساتھ اُن کا نمبر ملایا تھا۔۔بیل جا رہی تھی۔۔اُس کے دل کی دھڑکن ہر بیل پر تیز ہوتی گئی تھی۔۔کال پِک ہوئی تھی۔۔

کیوں کال کی ہے تم نے مجھے۔۔؟؟۔۔جاؤ اپنے باپ کے پاس۔۔تم۔۔تم دونوں" اپنے باپ کے بیٹے ہو۔۔مجھے تو تم۔۔تم دونوں نے کبھی ماں۔۔سمجھا۔۔سمجھا ہی نہیں"۔۔غصّے سے بولتے ہوئے رعنا کی آواز آخر میں بھرائی تھی۔۔احد نے دانتوں تلے لب دبائے تھے۔۔

مما۔۔بھا۔۔بھایان"۔۔اُس سے بولا نہیں گیا تھا۔۔"

اپنے بھائی سے کہنا،خوش ہو جائے،میں جا رہی ہوں اُس کی زندگی سے،کر لے"
اپنی خوشی پوری۔۔میں تو اُس کی اچھی۔۔اچھی ماں نہیں بن سکی۔۔نہیں آؤں گی
اب واپ۔۔واپس تم سب کی زندگی میں"۔۔رعنا کا آنسوؤں میں لبریز ایک ایک
لفظ اُس کا دل کاٹ رہا تھا۔۔

اُس نے سسکی روکنے کے لیے بے اختیار ہونٹوں پر ہاتھ جمایا تھا۔۔

بھایان۔۔"۔۔احد کی نم آواز پر وہ ٹھٹکی تھیں۔۔"

بھایان ہاسپٹل میں ہیں۔۔وہ جا رہے ہیں مما۔۔اُنہیں روک لیں مما"۔۔کہتے"
ہوئے وہ رو دیا تھا۔۔رعنا کے ہاتھ میں تھاما موبائل ہاتھ سے پھسلنے لگا تھا۔۔

. . . . . .

سولہویں_قسط#

انمول_محبت#

^^^^^^^

صبح دس بجے وہ احد کے ساتھ ہاسپٹل آئی تھیں۔۔اُنہیں دیکھ کر ایک پل کو احسن اِبراہیم ٹھٹکے تھے، کیا یہ رعنا تھیں۔۔ٹوٹی بکھری ہاری ہوئی رعنا اُن کے سامنے تھیں۔۔رعنا کی نگاہیں اُن سے ملی تھیں لیکن اگلے ہی پل وہ نگاہیں تو کیا رُخ ہی پھیر گئے تھے۔۔رعنا کے دل کو تکلیف ہوئی تھی۔۔وہ آگے بڑھی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ثمینہ تم مِہنا کو لے کر گھر چلی جاؤ۔۔احد تم دونوں کو لے جائے گا۔۔یہاں رُکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔۔اُن کا دُکھ سے بوجھل لہجہ رعنا کا دل لرزا گیا تھا۔۔

میرا بیٹا۔۔احسن۔۔میرا۔۔بیٹا کیسا ہے۔۔؟؟"۔۔رعنا اُن کے بازق پر ہاتھ رکھتیں بھرائی ہوئی آواز میں پوچھ رہی تھیں۔۔بیس سالوں کے بعد رعنا اُن کے سامنے تھیں، لیکن کیا وہ رعنا تھیں۔۔ثمینہ نے اُنہیں دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"تمہارا ہی کیا دھرا کاٹ رہا ہے میرا بیٹا۔۔کیسا ہو گا۔۔؟؟"۔۔وہ اُنہیں دیکھے بغیر ہونٹ بھینچ کر بولے تھے۔۔

"پیدا کیا ہے میں نے اُسے۔۔میں کیسے اُس کی اِس حالت کی ذمہ دار ہو سکتی ہوں"۔۔وہ ہلکی سی آواز میں چِلائی تھیں۔۔

"چِلاؤ مت"۔۔احسن صاحب نے پلٹ کر اُنہیں دیکھا تھا۔۔احد نے بے بسی سے اوپر دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میری مانتا تو یہ سب نہ ہوتا، اُس کی حالت کی ذمہ دار میں نہیں ہوں"۔۔رعنا نے ایک تیز نظر ثمینہ پر ڈالی تھی۔۔ثمینہ آج بھی اُن کی تیز نظر نہ برداشت کرتے

ہوئے اپنا رُخ موڑ گئی تھیں۔۔احسن صاحب کو رعنا کی ابھی بھی اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہونے پر افسوس سا ہوا تھا۔۔

تمہیں پتا ہے رعنا، جو انسان اللہ کی نعمت کی بے قدری کرتے ہوئے اُسے رولتا ہے ناں، تو وہ رب اُس نعمت کو زیادہ دیر اُس کے پاس نہیں رہنے دیتا"۔۔احسن صاحب کی آواز میں اب درشتگی نہیں تھی۔۔رعنا نے ناسمجھی سے اُنہیں دیکھا تھا۔۔

وہ رب عُمر جیسا بیٹا تم جیسے انسان کو ایک نعمت کے طور پر دیتا ہے کہ دیکھے میرا بندہ اب شُکر کرتا ہے یا نہیں، لیکن تم جیسے ناشکرے، بے قدرے، بدزبان، مغرور انسان جو کبھی سُدھر نہیں سکتے اُن سے وہ یہ نعمت چھیننے میں ایک پل نہیں لگاتا رعنا"۔۔احسن صاحب کے الفاظ نے رعنا کو ایک پل میں جیسے عرش سے فرش پر لا پٹخا تھا۔۔ثمینہ نے تڑپ کر اُنہیں دیکھا تھا۔۔

نہیں احسن۔۔ایسا۔۔ایسا نہیں کہو۔۔ایسا۔۔"۔۔وہ تڑپ تڑپ کر رو دی" تھیں۔۔

ثمی۔۔ نہیں رؤ۔۔ تمہاری دعائیں ہی تو ایک ماں کی طرح اب تک اُس پر سایہ کیے ہوئے ہیں، دُعا کرو اُس کے لیے"۔۔احسن صاحب نے اُنہیں سنبھالا تھا۔۔رعنا نے غائب دماغی سے دونوں کو دیکھا تھا۔۔ ثمینہ جھولی اُٹھا کر روتی تڑپتی اُس کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھیں۔۔

کیا واقعی وہ ماں کہلانے کی حقدار بھی تھیں"۔۔وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھیں۔۔"

. . . . . .

دوپہر بارہ بجے احد زبردستی اُنہیں گھر لایا تھا، مِنہا اور ثمینہ بھی ساتھ تھیں۔۔

ثمینہ نے اپنے باپ کے گھر کو نم آنکھوں سے عقیدت سے دیکھا تھا۔۔

کیوں آؤں میں یہاں۔۔یہ میرا گھر کبھی تھا ہی نہیں۔۔تمہارے باپ نے مجھے" بے عزت کر کے نکالا ہے اِس گھر سے اور تم پھر مجھے یہاں لے آئے ہو"۔۔وہ احد کا ہاتھ جھٹک کر چِلائی تھیں۔۔

مما پلیز۔۔!!۔۔بابا نے آپ کو گھر سے جانے کو نہیں کہا تھا۔۔"۔۔احد بے بسی" سے بولا تھا، ثمینہ کو اُس پر ترس آیا تھا۔۔اور وہ۔۔وہ تو اپنے آپ میں ہی نہیں تھی، وہ کب سے آئی بس اوپر جاتی سیڑھیوں کو گھور رہی تھی۔۔

احسن نے مجھے صاف صاف بول دیا کہ یہ گھر۔۔یہ گھر میرا نہیں ہے"۔۔اِسی" بات نے تو رعنا کا سارا غرور چھینا تھا۔۔

بلکہ یہ گھر جس کا ہے وہ اُسے یہاں لے ہی آئے ہیں"۔۔وہ ثمینہ کو دیکھ کر بولی" تھیں۔۔

بھابھی۔۔یہ گھر آپ کا تھا اور آپ کا ہی رہے گا، بابا آپ کو اِس گھر میں لائے تھے، میرا بچّہ ٹھیک ہو جائے اللہ کے کرم سے میں یہاں سے چلی جاؤں گی"۔۔ ثمینہ نم لہجے میں بولی تھیں۔۔

میرا گھر۔۔ہونہہ۔۔!"۔۔طنز سے کہتے ہوئے رعنا نے مُنہ پھیرا تھا۔۔"

اماں۔۔آ۔۔آپ مِنو کو لے کر اِس کمرے میں چلی جائیں"۔۔احد نے سامنے کمرے کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔ ثمینہ کی نگاہیں دروازے پر رُک سی گئی تھیں۔۔وہ اُن کا اپنا کمرہ تھا۔۔احسن صاحب نے ثمینہ کے لیے اُن کی شادی سے پہلے والا اُن کا اپنا کمرہ پہلے ہی ٹھیک کروا دیا تھا۔۔

آؤ مِنو"۔۔اُنہوں نے مِنہا کو لے جانا چاہا تھا۔۔"

اماں۔۔وہ آ گئے ہوں گے میں اُن سے مل کر آتی ہوں"۔۔اپنا ہاتھ چھڑاتی وہ سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی۔۔

مِنہا"۔۔ثمینہ نے اُسے تھامنا چاہا تھا۔۔لیکن وہ اُن کی گرفت سے نکلتی" سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی۔۔

مِنو۔۔مِنو۔۔میری بات سُنو"۔۔احد نے تیزی سے اُسے جالیا تھا۔۔رعنا کی" نظریں اُسی پر تھیں۔۔

احد۔۔وہ۔۔وہ میں دیکھتی ہوں شاید وہ آگئے ہوں"۔۔وہ اوپر اشارہ کرتی" بولی۔۔

وہ آئیں گے تو میں تمہارے پاس بھیج دوں گا، تم ابھی اِدھر آجاؤ آنی کے روم" میں"۔۔احد اُسے بازو کے گھیرے میں لے کر کمرے میں چھوڑ آیا تھا۔۔کچھ سیکنڈ بعد وہ کمرے کا دروازہ بند کرتا باہر آیا تھا، رعنا ابھی تک خراب موڈ کے ساتھ کھڑی داخلی دروازے کو دیکھ رہی تھیں۔۔

مما۔۔پلیز۔۔جائیں اپنے روم میں"۔۔وہ جیسے تھک سا گیا تھا۔۔"

تمہارے باپ کے گھر میں آگئی ہوں لیکن اتنی بے غیرت نہیں ہوں کہ "
تمہارے باپ کے کمرے میں بھی چلی جاؤں گی"۔۔وہ سر جھٹک کر نخوت سے
بولی تھیں۔۔احد نے افسوس سے اُنہیں دیکھا تھا۔۔

مما۔۔میری۔۔میری بس ہے اب۔۔"۔۔وہ دونوں ہاتھ جوڑتا نم لہجے میں بولا"
تھا۔۔رعنا ساکت ہوئی تھیں۔۔

بھایان۔۔"۔۔اُس کا نام لیتے ہی اُس کی آنکھیں چھلک پڑی تھیں۔۔"

وہ۔۔وہ۔۔اِس حال میں ہیں۔۔اور آپ۔۔آپ ابھی تک اپنی ایگو کو لے کر"
بیٹھی ہوئی ہیں۔۔"۔۔پہلے عمُر اِبراہیم اور احسن ابِراہیم نے اُنہیں آئینہ دکھایا تھا
تب وہ واقعی اُسے اپنی انا کا مسئلہ بناتی گھر ہی چھوڑ گئی تھیں۔۔

اور اب۔۔احد ابراہیم اُن کے سامنے کھڑا تھا۔۔

آپ کو۔۔آپ کو یہ گھر چاہیئے ناں۔۔ہم سب چلے جائیں گے یہاں سے میں،"

بابا،بھایان،آنی،منوسب۔۔چلے جائیں گے یہاں سے بس ایک بار۔۔مما۔۔بس

ایک بار"۔۔وہ انگشت شہادت اُٹھاتا روتے ہوئے بولا۔۔

مما بس ایک بار بھایان ٹھیک ہو جائیں۔۔ہم سب چلے جائیں گے یہاں سے۔۔"

پھر رہیے گا آپ یہاں اپنے گھر میں۔۔کوئی بھی نہیں ہو گا آپ کے ساتھ پھر"۔۔

اب کی بار وہ چِلا کر کہتا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔اور رعنا۔۔سامنے دیوار کو دیکھتی رہ

گئی تھیں۔۔

. . . . . .

مما یہ دیکھیں مجھے اسٹار ملا ہے"۔۔پانچ سالہ عمر اُن کی طرف بھاگتا آیا تھا۔۔"

بیٹا آنی کو دکھاؤ،مما کو باہر جانا ہے"۔۔وہ اُس کو ایک ہاتھ سے ہٹاتی باہر جاتی"

بولیں

مما احد کو اتنا تیز فیور (بخار) ہے"۔۔ چھ سالہ عُمر کے لہجے میں بھائی کے لیے فکر مندی تھی۔۔

"آیا کہاں ہے، تمہیں پیسے کس لیے دیتی ہوں دو بچّے نہیں سنبھالے جاتے تم سے"۔۔ وہ غصے سے چیخی تھیں۔۔

"مما کل پیرنٹس ٹیچر میٹنگ ہے آپ چلیں گی ناں۔۔؟؟"۔۔ دس سالہ احد آس سے پوچھ رہا تھا

"اپنے بابا سے کہو بیٹا کل میں بزی ہوں"۔۔ پھر ساری زندگی وہ سوچتی رہیں احسن نے مجھ سے میرے بچّے چھین لیے۔۔

www.novelsclubb.com

ساری زندگی انہوں نے اُن دونوں کو نظر انداز کیے رکھا۔۔

کبھی دوبئ کے ٹور، کبھی حیدر آباد، سکھر دور دراز علاقوں میں لوگوں کے مسئلے حل کرنے کے چکر میں وہ اپنے بچوں سے دو دو تین دن مل نہ پاتی تھیں۔۔

آپ نے بس یہ دیکھا کہ آپ اُن سے نفرت کرتی ہیں، اور آپ نے اُنہیں اُن کے باپ کے گھر سے ہی ہمیشہ کے لیے نکال دیا، ایسے نکالا کہ آج تک وہ اِس گھر میں پلٹ کر نہیں آئیں، اُن سے نفرت تھی لیکن میں تو آپ کا بیٹا تھا ناں مما، میری تکلیف نہیں دکھی تھی آپ کو"۔۔ عُمر کا ایک ایک لفظ آج سچ بن کر اُن کے سامنے کھڑا تھا۔۔

سچ ہی تو کہہ رہا تھا"۔۔اُن کے دل سے آواز آئی تھی۔۔

آپ کو۔۔آپ کو یہ گھر چاہیئے ناں"۔۔احد کی آواز پر اُنہوں چاروں جانب دیکھا" تھا۔۔ کیا اِسی گھر کے لیے ہی اُنہوں نے نہ چاہتے ہوئے بھی احسن سے شادی نہیں کی تھی۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

وہ خود کو گیسٹ روم میں مُقید کیے اپنا احتساب کر رہی تھیں تو سارا قصور ان کو اپنا ہی دکھائی دیا تھا۔۔

دو دن کے تکلیف دہ انتظار کے بعد وہ کومے میں چلا گیا تھا۔۔

ہو سکتا ہے وہ کل ہوش میں آجائے، ہو سکتا ہے ہفتے، مہینے لگ جائیں، یہ پیشنٹ کی " وِل پاور پر ڈیپینڈ کرتا ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے پیشنٹ کبھی ہوش میں نہ آئے، باقی اللہ کی مرضی، آپ دعا کریں"۔۔ڈاکٹر نے کوما کے مریض کی صورتحال واضح طور پر بتائی تھی۔۔

وہ پورے قد سے زمین پر آ گری تھی۔۔

رعنا کو لگا اُن کی زندگی کی ساری جمع پونجی لُٹ گئی ہو۔۔احد اور احسن صاحب مِنہا کو سنبھال رہی تھے، ارسلان اپنے بھائی کے گلے لگا رو دیا تھا۔۔سب ایک دوسرے کا دُکھ بانٹنے میں مگن تھے ایک وہی اکیلی تھیں۔۔اُن کے پاس تو کوئی کندھا بھی

نہیں تھا جس پر سر رکھ کر وہ رو لیتیں۔۔آج اُنہیں احساس ہوا تھا اصلی دولت تو رشتے ہوتے ہیں، آج وہ تہی داماں رہ گئی تھیں۔۔

اُن کے نگاہ اپنے دونوں ہاتھوں پر گئی تھی۔۔کچھ بھی تو باقی نہیں رہا تھا اُن کے پاس۔۔ حتیٰ کہ شہلا نے بھی اپنی اولاد کی خاطر اُن سے آنکھیں پھیر لی تھیں۔۔اور اُنہوں نے اپنی اولاد کو کہاں پہنچا دیا۔۔موت کے مُنہ میں۔۔اور کیا اِس وجود کی حالت کی ذمہ دار بھی وہ تھیں۔۔اُن کی نظر اسٹریچر پر لیٹی بے سُدھ مِنہا پر گئی تھی۔۔ہونٹوں پر سختی سے ہاتھ جما کر اُنہوں نے سسکی روکی تھی۔۔

. . . . . .

اُسے ہوش آیا تو ثمینہ اور احد اُس کے پاس تھے۔۔وہ ایک دم اُٹھ بیٹھی تھی۔۔

وہ۔۔وہ، دو دن ہو گئے ہیں میں اُن سے ملی نہیں، وہ تو پہلے ہی مجھ سے ناراض تھے"۔۔وہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔

احد یہ۔۔"ثمینہ اُس کی حالت دیکھ کر روتے ہوئے احد سے بولی تھیں۔۔"

اماں آپ حوصلہ رکھیں میں دیکھتا ہوں اُسے"۔۔وہ اُن کو تسلی دیتا اُس کے پیچھے "

باہر لپکا تھا۔۔

منہا، منو"۔۔احد نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔"

تمہیں پتا ہے وہ کہاں ہیں۔۔؟"۔۔وہ اُسے دیکھ کر بلکل نارمل انداز میں پوچھ "

رہی تھی۔۔۔۔

چلو میں لے چلتا ہوں"۔۔وہ اُسے لیے اُس کے کمرے میں آیا تھا۔۔"

ارسلان دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔رعنا نڈھال سے آنکھیں بند کیے صوفے

پر سر رکھے ہوئے تھیں، احسن صاحب کسی کو فون کرتے کرتے اُسے کمرے میں

داخل ہوتے دیکھ کر رُکے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارسلان نے اُسے دیکھ کر اپنا نچلا لب شدت سے دانتوں میں دبایا تھا۔۔دروازے پر آکر وہ رُکی تھی، نظریں اُسی پر تھی۔۔۔

وہ روشن آنکھیں آج بند تھیں، وہ مُسکراتے لب ایک دوسرے میں پیوست تھے۔۔وہ بے سُدھ لیٹا ہوا تھا۔۔پیشانی پر پڑے بال آج ساکت تھے۔۔

وہ دھیرے دھیرے چلتی اُس تک آئی تھی۔۔

مجھے آپ سے معافی مانگنی تھی، میں نے آپ سے بہت بدتمیزی کی"۔۔وہ رُکی" تھی، رعنا نے اُس کی آواز پر آنکھیں کھولی تھی، جو اُس کے پاس کھڑے ہو کر بہت نارمل انداز میں بات کر رہی تھی۔۔ثمینہ دروازے میں کھڑی لبوں پر ہاتھ رکھے سسکی روک رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ایک بار معاف کر دیں اپنی منہا کو، میں۔۔میں پرامس کرتی ہوں اب کبھی آپ" سے الگ ہونے کی بات نہیں کروں گی"۔۔وہ اُس پر جُھکی تھی۔۔اب کے اُس کی آواز بھرائی تھی۔۔

میں مانتی ہوں میں نے آپ کو بہت تکلیف دی ہے، لیکن ایک بار آنکھیں کھول" کر مجھے دیکھیں تو"۔۔اُس نے اُس کے دائیں بازو پر ہاتھ رکھا تھا۔۔اُس کی آنکھوں سے نکلے آنسو عُمر کے چہرے پر گرے تھے۔۔احد نے عمر کے بازو پر رکھے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔

احد، یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہے۔۔؟؟"۔۔اُس نے گردن گُھما کر بھیگی" آنکھوں سے احد کو دیکھا تھا۔۔وہ رو رہی تھی لیکن اُس ہاتھوں نے آج اُس کے آنسو صاف نہیں کیے تھے۔۔اُسے تکلیف ہوئی تھی۔۔

رعنا یک ٹک اُس لڑکی کو دیکھ رہی تھیں جس سے اُن کے بیٹے نے بے تحاشہ محبت کی تھی۔۔جس کے نام کے ساتھ اُن کے بیٹے کا نام جُڑا تھا۔۔

کہا تھا ناں میں نے اتنی محبت نہیں کریں مجھ سے نظر لگ جاتی ہے،لگ گئی ناں" نظر"۔۔وہ اب اُس کو دیکھتی روتے ہوئے چِلائی تھی،احد نے اُسے پیچھے سے تھاما تھا۔۔ارسلان کی بند آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔۔

رعنا اُس کو دیکھتے دیکھتے سِسکی تھیں۔۔

میں نے اِن سے کہا تھا،میں بابا کو کھو چُکی ہوں میں اِن کو نہیں۔۔پھر بھی۔۔احد" اِن سے بولو ناں آنکھیں کھولیں"۔۔وہ زار و قطار رو رہی تھی۔۔احد نے اُسے دونوں بازو میں سنبھال کر خود سے لگایا تھا۔۔وہ احسن کی طرف بڑھی تھی۔۔

بابا مجھے اِن کے بغیر جینا نہیں آئے گا،اِن سے بولیں آنکھیں کھولیں بابا"۔۔وہ" اُن کے کندھے سے لگی اب نڈھال سی ہونے لگی تھی۔۔

یہ تو نے اچھا نہیں کیا جِگر"۔۔ارسلان سے مزید نہ دیکھا گیا وہ کمرے سے نکل گیا"

تھا۔۔

. . . . . .

احسن صاحب اُسے کراچی کے نجی ہوسپٹل میں شفٹ کروا چکے تھے۔۔

اُس کے علاج کے لیے باہر سے ڈاکٹر کی ٹیم کو بلوایا گیا تھا،پر سب کا یہی کہنا تھا کے

کوما کے مریض کبھی بھی ٹھیک ہو سکتے ہیں یا ساری زندگی ٹھیک نہ ہوں،کچھ کہا

نہیں جا سکتا۔۔

کتنا بدنصیب باپ ہوں میں،میری ساری دولت بھی میرے بیٹے کے کام نہیں"

آ رہی"۔۔احسن صاحب رو دیئے تھے۔۔

بے بسی سی بے بسی تھی۔۔

. . . . . .

اُسے کومے میں گئے آج تیسرا دن تھا۔۔ابھی صبح کے نو بج رہے تھے۔۔ثمینہ، احسن صاحب اور احد تینوں ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے تھے۔۔

احسن۔۔تم نے صرف چائے پی ہے۔۔کچھ کھالو"۔۔ثمینہ نے اُن کے آگے انڈے اور بریڈ کی ڈش رکھی تھی۔۔"

نہیں ثمی دل نہیں چاہ رہا"۔۔وہ نفی میں سر ہلاتے بولے۔۔"

احسن یہ ایک۔۔تھوڑا سا"۔۔وہ التجائی انداز میں بولی تھیں۔۔احسن صاحب نے ایک سلائس اٹھایا تھا۔۔

احد۔۔یہ بیٹا"۔۔اُنہوں نے احد کو دینا چاہا تھا جس نے چائے کو بھی ہاتھ نہیں لگایا تھا۔۔وہ سامنے دیوار پر غیر مرئی نقطے کو دیکھ رہا تھا۔۔

جی میں۔۔میں لے رہا ہوں"۔۔آنکھیں چُراتے ہوئے اُس نے جوس کا جگ اُٹھایا تھا۔۔ثمینہ نے نم آنکھوں سے دونوں کی دیکھا تھا۔۔

کتنا مکمل منظر تھا۔۔اور وہ۔۔وہ کہاں تھیں۔۔کسی نے بھی اُنہیں یاد نہیں کیا تھا۔۔ احد نے اُس دن کے بعد سے اُن سے بات تک نہیں کی تھی۔۔ایک وہی تھا جس نے ناراضگی میں بھی اُن سے محبت کرنا کبھی نہیں چھوڑی تھی۔۔

احسن صاحب اور احد جانے کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔۔

میرا سلام کہنا اُسے"۔۔احد کا ماتھا چومتے ہوئے اُنہوں نے بھیگے لہجے میں کہا" تھا۔۔احد نے نجانے کیسے خود پر قابو پا کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

تم آؤ گی ناں ہاسپٹل۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب نے اُن سے پوچھا تھا۔۔"

آؤں گی بس مِنہا اُٹھ جائے"۔۔وہ آہ بھر کر بولی تھیں۔۔"

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہو جائے گی ثمینہ وہ"۔۔وہ دونوں اُن سے مل کر چلے گئے تھے۔۔"

اے اللہ میرے بچّوں کو ٹھیک کر دے مولا۔۔امجد"۔۔بھیگے لہجے میں باآواز" بلند کہہ کر اُنہوں نے امجد کو آواز دی تھی جو فوراً سے کچن سے نکلے تھے۔۔

یہ اُٹھالو امجد"۔۔اُنہوں نے ڈائننگ ٹیبل کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔"

چھوٹی بی بی۔۔یہ تو سارا ناشتہ ویسا ہی پڑا ہے۔۔کل رات بھی کسی نے ڈھنگ سے" کچھ نہیں کھایا تھا"۔۔امجد کی آواز نم تھی۔۔

کسی کے حلق سے کچھ نہیں اُتر رہا امجد"۔۔وہ شکستہ انداز سے بولی تھیں،جب اُن" کی نظر کمرے کے دروازے پر کھڑی رعنا پر پڑی تھی۔۔

ارے بھابھی آئیں۔۔"۔۔وہ آگے بڑھ تھیں۔۔رعنا اُنہیں بہت کمزور سی لگی" تھیں،بکھرے بال نجانے کب سے سنوارے نہیں گئے تھے۔۔سلوٹ زدہ سوٹ۔۔ثمینہ کو اُن پر ترس سا آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

رضیہ بھابھی کے لیے ناشتہ لاؤ"۔۔اُنہوں نے آگے بڑھ کر رعنا کا ہاتھ تھاما تھا۔۔" لیکن رعنا کی اگلی حرکت ثمینہ کو ساکت کر گئی تھی۔۔

مجھ۔۔مجھے معاف کر دو ثمینہ "۔۔رعنا نے اپنے دونوں ہاتھ اُن کے آگے "

جوڑے تھے۔۔

مجھے معاف کر دو ثمینہ۔۔قدرت کی سزا ہی بہت بڑی ہے تم۔۔تم "۔۔رعنا کی "

آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

کیا۔۔کیا کر رہی ہیں بھابھی۔۔"۔۔ثمینہ نے اُن کے جُڑے ہاتھوں کو اپنے "

ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔رعنا پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھیں۔۔اُنہوں نے رعنا کو

صوفے پر بٹھایا تھا۔۔

میں بہت بد قسمت ہوں۔۔ صحیح کہتے ہیں احسن۔۔میں۔۔میں ایک ناشکری، "

ناقدری عورت ہوں۔۔اپنی ناقدری میں ہیرے جیسے رشتے اپنے ہاتھوں سے گنوا

دیے۔۔"۔۔رعنا کا ہر لفظ پچھتاوے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

تمہارے ساتھ بُرا کیا، تمہیں تمہارے بھائی کی نظروں سے گرا کر تمہیں" تمہارے باپ کے گھر سے نکالا اور آج۔۔آج دیکھو۔۔میرے پاس کچھ بھی نہیں بچا نہ رشتے، نہ عزت، نہ غیرت"۔۔اُنہوں نے بے تحاشہ روتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو دیکھا تھا۔۔

بھابھی میں آپ سے کبھی ناراض نہیں ہوئی، آپ نے تو انجانے میں میرے" ساتھ عثمان کی شکل میں نیکی کر ڈالی تھی"۔۔ثمینہ نے روتے ہوئے اُن کے ہاتھوں کو تھاما تھا۔۔

عثمان اور مِنہا، رب نے مجھ سے کچھ لیا تو بدلے میں مجھے اپنا انعام دیا۔۔یہ دونوں" رشتے میرے لیے رب کا انعام ہیں بھابھی اور آپ ہی کی بدولت مجھے عثمان جیسا مرد عطا ہوا۔۔آپ سب بھول جائیں۔۔"۔۔ثمینہ نے اُن کے آنسو پونچھے تھے۔۔

مجھ۔۔مجھے سے کوئی بات نہیں کر رہا ثمینہ۔۔نہ احسن نہ احد۔۔اور اور وہ بھی" ناراض تھا۔۔کیا کروں میں۔۔میں بہت بُری عورت ہوں، بُری بیوی، بُری بھابھی اور اور بُری ماں۔۔"۔۔وہ تڑپ تڑپ کر رو رہی تھیں۔۔امجد اور رضیہ کچن کے دروازے پر کھڑے وقت کو بدلتے دیکھ رہے تھے۔۔ثمینہ نے رضیہ سے پانی لانے کو کہا تھا۔۔وہ دوڑتی ہوئی پانی لائی تھی۔۔

میرا بیٹا۔۔میرا عُمر میری وجہ سے۔۔میری وجہ سے"۔۔وہ دوہری ہو رہی تھیں، ثمینہ کو اُنہیں سنبھالنا مشکل ہوا تھا۔۔

یہ۔۔پانی۔۔پانی پیئیں۔۔وہ ٹھیک ہو جائے گا بھابھی۔۔رب کرم کرے گا۔۔" آپ ماں ہیں آپ دُعا کریں بھابھی"۔۔ثمینہ نے گلاس اُن کے لبوں سے لگایا تھا۔۔دو گھونٹ لے کر اُنہوں نے گلاس لبوں سے ہٹایا تھا۔۔

تم اُس کی ماں ہو۔۔ تمہاری دُعا لگے گی اُسے۔۔ میں نے تو کبھی اُسے دُعا بھی نہیں" دی۔۔ مجھے نہیں یاد ثمینہ۔۔ تم دعا کرو۔۔ وہ بچ جائے۔۔ اللہ سے کہو۔۔ اُس کی ماں ایک بُری عورت ہے، تم اُس کی اچھی ماں ہو۔۔ اُن دونوں کو مجھ۔۔ مجھ سے شکایات ہیں"۔۔ رعنا کی باتوں پر ثمینہ رو دی تھیں۔۔

. . . . . .

مِنہا اپنی ہی دُنیا میں رہتی تھی۔۔ دس بجے وہ اُٹھی تھی بمشکل ناشتہ کر کے وہ اوپر اُس کے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔ سارے کمرے کی ڈسٹنگ کرنے کے بعد وہ اب اُس کی ترتیب سے رکھی چیزوں کو دوبارہ جگہ پر رکھ رہی تھی جب ثمینہ اُسے ہاسپٹل لے جانے آئی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اُسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔۔۔ رات کو ارسلان یا احد میں سے کوئی ناں کوئی رُکتا تھا۔۔۔ صبح ثمینہ اور رعنا اُس کے پاس ہوتی تھیں۔۔ ارسلان کو زبردستی گھر بھیجنا پڑتا تھا وہ وہاں سے ایک پل کو بھی ہلنے کو تیار نہیں ہوتا تھا۔۔

وہ روز صبح رعنا اور ثمینہ اور شام کو احد کے ساتھ اُس کے پاس آتی تھی۔۔احد کبھی بھی اُسے اکیلا جانے نہیں دیتا تھا۔۔

. . . . . .

یہ اِس پروجیکٹ پر اپنا خیال کیے بغیر دن رات ایک کر کے کام کر رہا تھا"۔۔" ارسلان دیوار سے ٹیک لگائے اُس پر نظریں ٹکائے بول رہا تھا۔۔

میں نے بہت بار اِس سے کہا تھا، یار ایسا بھی کیا پاگل پن بندہ خود کو بھی بھول" جائے"۔۔وہ رُکا تھا۔۔

پتا ہے اِس نے کیا کہا تھا۔۔؟؟"۔۔اُس نے اب سامنے بیٹھے احد کو دیکھا تھا، جو" چُپ چاپ اُسے سُن رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ارسی یار یہ پروجیکٹ احد کے نام کا ہے، مجھے اُسے گاڑی لے کر دینی ہے، اور میں" چاہتا ہوں اُسے خالص اپنے پیسوں سے گاڑی لے کر دوں"۔۔احد کی آنکھیں نم

ہوئی تھیں۔۔وہ اب تک یہی سمجھتا آیا تھا کہ وہ ابھی اُسے گاڑی لے کر ہی نہیں دینا چاہتا۔۔

مجھے کہتا تھا، یار احد کو لگتا ہو گا میں اُس پر سختی کرتا ہوں، لیکن یار میں اپنے بھائی کو" ہمیشہ خود سے ایک قدم آگے دیکھنا چاہتا ہوں، چاہے وہ ایکڈمِک ریکارڈ ہو یا بزنس کی دُنیا ہو، احد ابراہیم کو عُمر ابراہیم سے ہمیشہ دو قدم آگے رہنا ہے"۔۔احد کی آنکھوں سے خاموشی سے دو آنسو گرے تھے۔۔

بہت پیار کرتا ہے تم سے، بلکہ سب کو اپنی ذات سے پہلے رکھتا ہے، میرا یار"۔۔" ارسلان نے دھندلائی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

اور ارسلان علی کو تو ساری زندگی اپنا مقروض کر دیا کمینے نے"۔۔وہ اپنی آنکھوں" کو مسلتے ہوئے محبت سے ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔

. . . . . .

آج اُسے کوما میں گئے ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا، وہ ویسا ہی تھا، چُپ ساکت، وہ سب کی پرواہ کرنے والا آج ایک ہفتے بعد بھی خاموش تھا۔۔

رضا، وسیم، حرا اور انعم اُسے اکثر دیکھنے آتے رہتے تھے۔۔

اور وہ بھی خاموش ہو کر رہ گئی تھی۔۔ برائے نام کھاتی۔۔ کوئی بات کرتا تو کرتی، ورنہ چُپ چاپ اُس کے کمرے میں بیٹھی رہتی، سارا دن وہیں رہتی، رات سوتی نیچے ثمینہ کے ساتھ تھی۔۔ رعنا اور احسن صاحب میں قطع تعلق برقرار تھا۔۔ احسن صاحب کی گھر میں موجودگی میں رعنا اپنے کمرے تک محدود رہتی تھیں۔۔ ثمینہ نے احد کی خبر لی تھی۔۔ اُس نے شرمندگی سے چورماں سے اپنے رویے کی معافی مانگ لی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

بیگم صاحبہ آپ سے کوئی صاحب ملنے آئے ہیں"۔۔ وہ نماز پڑھ کر ابھی لاؤنج" میں بیٹھی تھیں کہ رضیہ نے کسی کے آنے کی اطلاع دی تھی۔۔

کون ہے۔۔؟؟"۔۔وہ حیران ہوئیں۔۔"

پتا نہیں جی، چوکیدار نے بتایا وہ آپ سے ملنا چاہ رہے ہیں"۔۔احد ہاسپٹل اور" احسن آفس گئے تھے۔۔گھر میں منہا اور ثمینہ تھیں۔۔

اندر بھیج دو"۔۔اُن کے اجازت دینے پر کچھ لمحوں بعد کوئی عمر کی ہی عمر جتنا" خُوشکل نوجوان لڑکا لاؤنج میں داخل ہوا تھا، رعنا نے غور سے اُسے دیکھا تھا۔۔

سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں"۔۔اُسے بیٹھنے کا کہہ کر وہ اُس سے بولی" تھیں۔۔

جی بلکل، کیوں کہ اِس سے پہلے ہم کبھی ملے نہیں ہیں، مجھے بڑی مشکل سے آپ" کا ایڈریس ملا ہے"۔۔وہ مُسکرا کر بولا تھا۔۔رعنا نے حیرت و ناسمجھی سے اُسے دیکھا تھا۔۔

میرا نام عدیل ہاشمی ہے اور میں لیلیٰ کا دوست ہوں"۔۔رعنا کے چہرے پر ابھی بھی حیرت رقم تھی۔۔کچن سے نکلتی وہ لیلیٰ کا نام سُن کر بے ارادہ رُکی تھی۔۔

آئی نو آپ حیران ہو رہی ہیں کہ میں لیلیٰ کی بات آپ سے کیوں کر رہا ہوں"۔۔" وہ اُن کے چہرے پر چھائی حیرت دیکھتا خود ہی بولا تھا۔۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے، میں لیلیٰ سے شادی کرنا چاہتا تھا، دو سال ہو گئے" اُسے پرپوز کرتے کرتے پر اُس کی ایک ہی ضد تھی"۔۔وہ رُکا تھا۔۔

اُس کی ضد تھی کہ پہلے وہ عمر ابراہیم کو برباد کرے گی"۔۔رعنا کے سر پر پہاڑ گر" پڑا تھا، اور منہا لڑکھڑائی تھی۔۔اُس نے قریبی دیوار کا سہارا لیا تھا۔۔

میں شاید آپ کو یہ سب کبھی بھی نہیں بتاتا کیوں کہ میں آج شام کی فلائیٹ سے" امریکہ جا رہا ہوں، لیکن جب میں نے سُنا کہ عمر ابراہیم ہاسپٹلائزڈ ہے تو سُن کو بہت

دکھ ہوا، اچھا بندہ ہے، براہ راست کبھی مِلا نہیں پر بزنس میں بڑا نام سُنا ہے اُس کا"۔۔وہ بتا رہا تھا اور رعنا ساکت سے اُس کی آنکھوں میں دیکھے جا رہی تھیں۔۔

آئی نو یوار شاکڈ"۔۔"

(مجھے پتا ہے آپ حیران رہ گئی ہیں)

پر میں نے سوچا کہ عُمر آپ کا بیٹا ہے اور آپ کو لیلیٰ کے ارادے کے بارے میں پتا" ہونا چاہیئے"۔۔رعنا بغیر پلک جھپکائے اُسے دیکھ رہی تھیں۔۔

میں دو سال سے اُس سے شادی کرنا چاہتا تھا پر اللہ نے مجھے بچا لیا، اللہ نے عمر" ابراہیم کو بھی لیلیٰ سے بچا لیا ہے، اُس نے مجھے بتایا کہ عُمر نے اپنی کزن سے نکاح کر لیا ہے اور اب اِس نکاح کو ختم کرنے کے لیے اُسے بس کچھ ہی وقت لگے گا کیونکہ لیلیٰ کا ساتھ عُمر کی اپنی ماں یعنی آپ دے رہی ہیں"۔۔اُس کے الفاظ رعنا کو شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل گئی تھی۔۔

میں سمجھ گیا تھا۔۔ جس طرح عُمر نے یہ نکاح کیا ہے اُس کی مدر کبھی بھی راضی نہیں ہوں گی۔۔ میں نے لیلیٰ کو بہت سمجھایا۔۔ کہ وہ اب عُمر کو بھول جائے میں ابھی بھی اُس سے شادی کرنے کو تیار ہوں، لیکن وہ نہیں مانی۔۔ اُس نے کہا کہ "۔۔ وہ رُکا تھا۔۔

جس دن عُمر اپنی بیوی کو طلاق دے گا اُسی دن، اُسی پل میں نکاح کروں گی لیکن عُمر سے نہیں تم سے "۔۔ اُس کی بات پر مِنہا نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ وہ کھڑا ہوا تھا۔۔

میرا نکاح میری کزن سے فائنل ہو چکا ہے اور اب میں امریکہ جا رہا ہوں "۔۔ وہ اب کھڑا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آپ شُکر کریں کہ اللہ نے آپ پر لیلیٰ کی اصلیت واضح کر دی، اب چلتا ہوں " آنٹی "۔۔ وہ چلتے چلتے مڑا تھا۔۔

اور ہاں میں دعا کروں گا آپ کا بیٹا جلد ٹھیک ہو جائے، آمین اللہ حافظ"۔۔وہ مِنہا" پر ایک نگاہ ڈالتا چلا گیا تھا۔۔وہ جیسے ہوش میں آئی تھی، منہ پر ہاتھ رکھے سسکی روکتی اُوپر بھاگی تھی، اُس نے لیلیٰ کے نام پر اُسے کتنی اذیت دی تھی۔۔

آج اُن کو بیٹے کی ساری تکلیفیں اپنے دل پر لگی تھیں جو وہ لیلیٰ کے باعث اُس کو دیتی آئی تھیں

. . . . . .

وہ لان میں کرسی پر دونوں پاؤں اُوپر کیے بیٹھی تھی۔۔گیٹ کے اندر داخل ہوتی گاڑی کو دیکھ کر وہ پوری جان سے کانپی تھی۔۔

سب کچھ بھلا کر وہ گیٹ کی طرف بھاگتی وہ اچانک گاڑی کے سامنے آئی تھی، اِس کو گاڑی کی زد میں آنے سے بچانے کے لیے اچانک بریک لگے تھے پر وہ پرواہ کیے بغیر

ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھی تھی۔۔پر وہاں زُبیر کو دیکھ کر وہ ساکت کھڑی رہ گئی تھی۔

وہ بھابھی جی ارسلان بھائی نے سروس کروا کر بھجوائی ہے"۔۔وہ اُس کی حالت دیکھ کر آہستہ سے بول کر گاڑی آگے لے گیا تھا۔۔"

یہ چابی اِدھر دو"۔۔اُس کے ہاتھ سے کی چین لے کر وہ گاڑی کا دروازہ کھولتی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔زُبیر نے دُکھ سے اُسے دیکھ کر چُوکیدار بابا کو دیکھا تھا جنہوں نے اشارے سے اُسے وہاں سے ہٹنے کو کہا تھا۔۔

وہ پچھلے پندرہ منٹ سے گاڑی میں تھی۔۔زبیر نے احد کو فون کر ڈالا تھا، جو کہ سو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا زبیر بولو۔۔؟؟"۔۔وہ ٹائم دیکھتا بولا۔۔"

بھائی آپ ذرا باہر آئیں"۔۔وہ اُسے دیکھ کر بولا تھا۔۔زبیر کے زور دینے پر وہ کچھ "
سیکنڈ میں باہر تھا۔۔

بھائی بھابھی جی۔۔"۔۔وہ نم لہجے میں بولتا گاڑی کی طرف دیکھنے لگا۔۔اُس کی "
گاڑی کو دیکھ کر احد کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

وہ پچھلے پندرہ منٹ سے گاڑی میں ہیں"۔۔زبیر اپنی آنکھیں رگڑتا وہاں سے چلا "
گیا تھا۔۔وہ گہرا سانس بھر کر فرنٹ سیٹ کی طرف آیا۔۔

مِنو"۔۔اُس کے برابر فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ہلکے سے پکارا۔۔وہ جو سیٹ پر "
سر رکھے شائد سو گئی تھی،رخسار پر آنسوؤں کے نشان تھے۔۔

اُس کے پکارنے پر ہڑبڑا کر آنکھیں کھولی تھیں،کچھ لمحے اُسے دیکھنے بعد وہ نفی میں
سر ہلا گئی تھی

سب کہتے ہیں تم میرے جیسے ہو، پر احد تمہاری آواز، تمہارے ہاتھ سب اُن کے جیسے ہیں"۔۔وہ اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بھیگی آنکھوں سے بولی تھی۔۔ وہ کچھ بھی بولے بغیر اُسے دیکھے گیا، پھر جیسے کچھ یاد آنے پر چونک کر اُسے دیکھ کر بولی

پر احد تم وہ نہیں ہو، وہ وہ ہیں احد، اُن سے بولو ناں اب آجائیں"۔۔وہ اُس کے کندھے سے لگی رو دی تھی۔۔

. . . . . .

زُبیر۔۔زُبیر!!"۔۔آج احسن صاحب اور احد آفس گئے تھے، رعنا اور ثمینہ نے گھر میں قرآن خوانی رکھوائی تھی۔۔وہ ایک سپارہ پڑھ کر باہر آئی تھی۔۔

جی بھابھی جی!!"۔۔وہ ایک دم دوڑتا ہوا آکر، سر جُھکائے پوچھ رہا تھا۔۔"

مجھے باہر جانا ہے!!"۔۔وہ اُس کی گاڑی کو دیکھتی بولی۔۔"

جی بھابھی، دو منٹ رُکیں میں گاڑی نکالتا ہوں"۔۔وہ گھر کے لیے مُختص گاڑی" کی طرف بڑھنے کو ہی تھا جب اُس نے رُوکا۔۔

سنو! رُوکو۔۔یہ لو!"۔۔زُبیر اُس کی آواز پر ایک دم مڑتا ٹھٹھک کر رُک گیا۔۔"

یہ۔۔یہ بھابھ۔۔بھابھی جی اِس میں"۔۔وہ اُس کے ہاتھ میں سلور کی چین دیکھ" کر اٹک اٹک کر بولا تھا۔۔

ہاں، مجھے اِس میں جانا ہے!!"۔۔وہ قطعیت سے بولی تھی۔۔ہاتھ ہنوز بڑھایا ہوا" تھا۔۔

لے جاؤ اِسے"۔۔پیچھے سے رعنا کی آواز آئی تھی۔۔مِنہا نے پلٹ کر نہیں دیکھا" تھا، وہ سر ہلاتا اُس کے ہاتھ سے چابی لے کر گاڑی کی طرف مڑا تھا۔۔رعنا اندر چلی گئی تھیں۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اُس نے گہرا سانس لیا تھا پر اُس کی مخصوص خوشبو مفقود تھی، اُس کا دل کر لایا تھا، وہ آنکھیں بند کر کے سر سیٹ کی پُشت سے ٹکا گئی۔۔

بھابھی جی کہاں جانا ہے۔۔؟؟"۔۔جب زُبیر کی آواز اُسے واپس ہوش میں لائی" تھی۔۔

ہاسپٹل"۔۔وہ کہہ کر باہر دیکھنے لگی۔۔"

معاف کیجئیے گا بھابھی جی، میں آپ کو ہاسپٹل نہیں لے جا سکتا"۔۔وہ بڑے" احتراماً پر مجرمانا انداز میں بولتا اُسے بُری طرح چونکا گیا۔۔

کیوں۔۔؟؟"۔۔وہ تیز لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ جی۔۔وہ جی۔۔"۔۔وہ ہچکچایا تھا۔۔"

بولو، کیوں نہیں جا سکتے ہاسپٹل۔۔؟؟"۔۔وہ غصّے سے بولی تھی۔۔"

وہ جی احد بھائی نے منع کیا تھا کہ۔۔"۔۔وہ بیچارہ بُرا پھنسا تھا۔۔"

تمہیں احد نے منع کیا ہے کہ مجھے ہاسپٹل نہیں لے کر جانا۔۔؟؟"۔۔وہ تصور" میں احد کا سر پھاڑ چکی تھی۔۔

جج۔۔جی۔۔"۔۔وہ ڈرتے ڈرتے بولا۔۔"

کہاں ہے وہ اِس وقت۔۔؟؟"۔۔وہ اب کے ہموار لہجے میں بولی۔۔"

آفس"۔۔وہ آہستہ سے منمنایا۔۔"

آفس چلو"۔۔وہ ارام سے بولی تھی۔۔"

آپ آفس جائیں گی۔۔؟؟"۔۔وہ حیرت سے اچانک پوچھ بیٹھنے کی غلطی کر گیا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں اب آفس لے جانے سے بھی منع کیا ہے تمہارے بھائی نے۔۔؟؟"۔۔وہ" اچھا خاصا تپ کر بولتی اُسے مزید خائف کر گئی تھی۔۔

نن۔۔نہیں، آپ کو لے چلتا ہوں"۔۔وہ سعادت مندی سے سر ہلا گیا۔۔"

. . . . . .

ایکسکیوزمی میڈم آپ ایسے اندر نہیں جا سکتیں"۔۔وہ مین اینٹرینس سے داخل" ہوتی اگے بڑھی تھی،جب ریسپشن پر بیٹھی لڑکی کی پیچھے سے آواز آئی تھی۔۔وہ رُکی تھی گہرا سانس بھر کر پیچھے مڑی،پھر آہستہ آہستہ چلتی واپس آئی تھی۔۔

مسز عُمر ابراہیم"۔۔وہ ٹھہر ٹھہر کر بولی تھی،خود اپنے ہی الفاظ اُس کے دل میں" تلاطم برپا کر گیا تھا۔۔

اوہ آئم سوری میم"۔۔وہ ہڑبڑائی تھی۔۔"

وہ آگے بڑھی تھی،یہاں وہ پہلے بھی آچکی تھی وہ سارے پل اُس کی آنکھوں کو نم کر گئے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ آنکھیں بند کر کے بھی چلتی تو اُس کے کمرے تک پہنچ جاتی، اُسے سب بھول چُکا تھا وہ یہاں کیوں آئی تھی۔۔ یاد تھا تو وہ، اُسے لگا وہ اپنے کمرے میں بیٹھا اُس کا انتظار کر رہا ہو گا۔۔

اُس کے کمرے کے باہر رُک کر اُس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اُسے سنبھالا تھا جو کہ سرپٹ دوڑ شروع کر چکا تھا۔۔ اُس نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا کمرا لاک تھا، وہ ٹھٹھکی تھی۔۔

"کمرا لاک ہے بیٹا آپ رُکیں میں چابی لاتا ہوں، یہ تو اُسی دن بڑے صاحب نے بند کروا دیا تھا"۔۔ یہ الفاظ اُسے بے دردی سے ہوش کی دنیا میں پھینک چُکے تھے۔۔

وہ یہاں بیس بائیس سالوں سے احسن صاحب کے ساتھ تھے، سب پیون کے ہیڈ کہیں تو غلط نہیں ہو گا اُس دن عمر نے خاص طور پر اِس کا تعارف کروایا تھا۔۔

دروازہ کھل چُکا تھا،

آپ جائیں"۔۔کمرے میں اُس کی زندگی کی طرح اندھیرے نے اُسے جُملہ پورا" نہیں کرنے دیا تھا۔۔اُسے اندھیرے سے وحشت ہوئی تھی دائیں ہاتھ پر بورڈ پر ہاتھ مارتے سارے سوئچز دبا گئی تھی۔۔کمرا پل میں روشن ہوا تھا۔۔دروازہ بند کر کے وہ دروزے سے پُشت لگائے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔

یہاں بھی نہیں ہیں آپ، مجھے پتا ہے آپ اِس وقت کہاں ہیں، پر دل آپ کو وہاں" دیکھنا نہیں چاہتا"۔۔وہ زمین پر بیٹھی پُھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔پانچ منٹ رونے کے بعد وہ اُٹھی تھی۔۔اُس کی ٹیبل پر اُس کا لیپ ٹاپ پڑا تھا۔۔کمرا صاف ستھرا تھا، مطلب روز صاف ہوتا تھا۔۔ہر چیز اُس کے وجود کی طرح ساکت تھی۔۔ اُس کا دل گھبرایا تھا۔۔وہ ایک دم سے ایک طرف بنی وارڈروب کی طرف بڑھی تھی۔۔جِے کھولتے ہی اُس کی مخصوص خوشبو اُس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔۔ اُس کا دل رویا تھا، منہ پر ہاتھ رکھے سِسکی روکی تھی۔۔

وہ اکثر یونیورسٹی سے ہی میٹنگ کے لیے جاتا تھا اِس لیے اُس کے کچھ ٹوپیس، کچھ تھری پیس، ٹائیاں، اُس کے جوتے یہاں بھی رکھے تھے۔۔

آپ کے ساتھ ساتھ میں اِس خوشبو کو بھی مِس کرتی ہوں"۔۔وہ اُس کا بلیک کوٹ اپنی بانہوں میں بھینچ کر آنکھوں سے لگاتی، بھیگی آنکھوں سے مُسکرا کر بولی تھی۔۔

تو آپ ہمیں دیکھنے چلی آئیں"۔۔اُس کے مُسکراتے لہجے کی بازگشت اُس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔اُس نے کوٹ کو سینے سے لگائے اُس کی ٹیبل اور لیپ ٹاپ پر انگلیاں پھیری تھیں۔۔آنسو کسی ضدی بچّے کی طرح ٹیبل پر گرتے چلے گئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اب تم پہلی بار میرے آفس آئی ہو ایسے ہی تو نہیں جانے دوں گا ناں"۔۔۔وہ" بے جان قدموں سے آگے چلتی اُس کے کوٹ کو قیمتی متاع کی طرح سینے سے لگائے اُس کی کُرسی پر آکر بیٹھی تھی۔۔

. . . . . .

بابا یہ پُروجیکٹ بھایان کا ہے، میں کیسے۔۔"۔۔وہ فائل کو بند کر کے بولا۔۔" تو کیا بند کر دوں اِسے۔۔؟؟ کل کو وہ مجھ سے آکر پوچھے کہ کیا میرے ہوش میں" آنے کی اُمید نہیں تھی جو میری اتنے مہینوں کی محنت کو ضائع کر دیا"۔۔وہ جوش سے بولتے بولتے رو دیئے تھے۔۔

بابا۔۔آئم سوری بابا۔۔ایسا نہ کہیں، میں کوشش کروں گا"۔۔وہ اُنہیں کندھوں" سے تھام کر شرمندگی سے بولا تھا۔۔ تبھی گھر کے نمبر سے اُس کے موبائل پر کال آئی تھی۔۔

جی آنی۔۔کب،اچھا میں پوچھتا ہوں زُبیر سے۔۔آپ پریشان نہ ہوں پلیز۔۔"

میں فون کرتا ہوں آپ کو۔۔جی اللہ حافظ "۔۔اُس نے فون رکھا تو اُن کے پریشان چہرے پر نظر پڑی۔۔

آنی کا فون تھا،وہ زُبیر کے ساتھ باہر نکلی ہے،میں پوچھتا ہوں زُبیر سے "۔۔وہ" سیل پر زُبیر کا نمبر ملا کر بولا۔۔

ہاں زُبیر کہاں ہو تم لوگ۔۔؟؟۔۔کیا مطلب تم آفس میں ہو "۔۔وہ دونوں ہی" چونکے تھے۔۔

پچھلے پندرہ منٹ سے وہ آفس میں ہے اور تم نے مجھے بتانے کی زحمت ہی نہیں" کی "۔۔وہ اب کھڑا ہوتا غصّے سے بولا تھا۔۔اُس نے کال کاٹ کر اُنہیں دیکھا تھا۔۔

وہ اگر آفس میں ہے تو ہمارے پاس کیوں نہیں آئی۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب" بھی کھڑے ہوئے تھے،چہرے پر پریشانی رقم تھی۔۔

مجھے پتا ہے بابا وہ کہاں ہے، آئیں میرے ساتھ"۔۔وہ کہہ کر کمرے سے نکلا تھا" پیچھے وہ بھی گئے تھے۔۔

. . . . . .

اُس نے دھیرے سے دروازہ کھولا تھا، توقع کے عین مطابق وہ وہیں تھی۔۔کمرے میں قدم رکھا اُس نے پیچھے مڑ کر احسن صاحب کو دیکھا تھا۔۔جن کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔

ٹیبل پر اُس کے کوٹ پر سر رکھے وہ اُس کی کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی تھی۔۔

منہا بیٹا!!"۔۔احسن صاحب نے پیار سے پُکارا تھا۔۔وہ آرام سے آنکھیں کھول" گئی تھی۔۔اپنے سامنے اُن دونوں کو دیکھ کر اُس نے غائب دماغی سے سر اُٹھایا، سر کو ذرا سا موڑ کر اُن کے پیچھے دیکھا تھا۔۔

اُس کی اِس حرکت پر احد نے نچلا لب دانتوں میں دبایا تھا۔۔

میرا بیٹا آفس آیا ہے مجھے تو کسی نے بتایا ہی نہیں"۔۔وہ بشاشت سے بول کر اُس کی سامنے والی کُرسی پر بیٹھ گئے تھے۔۔جواب دیئے بغیر وہ احد کو گھورنے لگی،اُسے اب یاد آیا کہ وہ یہاں کیوں آئی تھی۔۔

بابا اِس سے پوچھیں اِس نے زُبیر کو منع کیا ہے کہ مجھے ہاسپٹل نہ لے جائے"۔۔" وہ احد کو خشمگیں نظروں سے گھورتی اُن سے بولی تھی۔۔وہ گڑبڑایا تھا۔۔ہاسپٹل میں اُس کے بے تحاشہ رونے پر وہ زُبیر کو منع کر گیا تھا کہ وہ اُسے ہمیشہ خود لے جائے گا۔۔یہ بات اُنہیں بھی معلوم تھی۔۔اُنہیں سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا بولیں۔۔

یہ بات نہیں ہے،میں نے ہی احد سے کہا تھا کہ تمہیں جب بھی جانا ہو یہ تمہیں" خود لے جائے"۔۔اُنہوں نے اُس کا موڈ دیکھ کر بروقت بات کو سنبھالا تھا۔۔

مجھے ابھی جانا ہے"۔۔وہ ضدی لہجے میں بولی تھی"

ہاں ہاں چلو میں ذرا گاڑی کی چابی۔۔"۔۔وہ دروازے کی جانب مڑا تھا، جب اُس کی آواز پر پلٹا تھا۔۔"

گاڑی کی چابی میرے پاس ہے"۔۔وہ سلور کی چین بڑھائے ہوئے تھی۔۔وہ دونوں ہی ٹھٹکے تھے۔۔"

تم اِس میں آئی ہو۔۔؟؟"۔۔وہ اچانک حیرانی سے پوچھنے کی غلطی کر گیا تھا۔۔"

ہاں اور مجھے اِسی میں جانا ہے"۔۔وہ قطعیت سے بول کر احد کو آزمائش میں ڈال گئی تھی، بھائی کی گاڑی چلانا اِس وقت اُس کے لیے آسان نہیں تھا۔۔اُس نے بے بسی سے باپ کو دیکھا تھا۔۔"

احد چلو گاڑی اسٹارٹ کرو میں اپنی بیٹی کو لے آتا ہوں"۔۔وہ اُس کے ہاتھ سے کی چین لے کر احد کو دے کر بولے۔۔احد نے شکوہ کناں نظروں سے باپ کو دیکھا"

تھا پر اُن کی نظروں میں خود سے زیادہ بے بسی دیکھ کو وہ سر جُھکائے تیزی سے کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

. . . . . .

آج چودہ دن ہو گئے تھے اُسے یوں بے خبر سوئے ہوئے۔۔وہ روز آتی، یک ٹک اُسے تب تک گھورتی رہتی جب تک احد اُسے وہاں سے لے نہ جاتا۔۔

کیسی ہو گڑیا۔۔؟؟"۔۔ارسلان نے نم آنکھوں سے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا" تھا۔۔کچھ بھی بولے بغیر وہ اُس کی طرف بڑھی تھی۔۔آج پتا نہیں کیوں وہ دُشمنِ جاں اُس کے دل و جان کو تڑپا رہا تھا۔۔

کب تک سزا دیں گے۔۔؟؟"۔۔وہ دھیرے سے اُس کا ہاتھ تھام کر سِسکی" تھی۔۔

کیا کہا تھا آپ نے میں جب آوازدوں گی آپ کو پاؤں گی، جھوٹ کہا تھا ناں آپ" نے۔۔؟؟"۔۔اُس کے ساکت وجود پر جُھکی بھیگے لہجے میں اُس سے سوال کر رہی تھی۔۔

مِنہا۔۔مِنو"۔۔احد نے پیچھے سے اُسے تھاما تھا۔۔"

نن۔۔ نہیں آج نہیں۔۔ تم ہمیشہ مجھے خاموش کروادیتے ہو، آج میں بولوں گی یہ" سُنیں گے ،اِن کو بھی تو پتا چلے ناں کہ مجھ پر کیا گزر رہی ہے"۔۔وہ اُس کے ہاتھ ہٹا کر بولی، آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔۔

ارسلان نے اپنی آنکھوں کو بہنے دیا تھا۔۔

بس کردو ناں اب جانی اور کتنی سزا دوگے ہم سب کو"۔۔وہ اُس پر نظر جمائے دل" میں بولا تھا۔۔

میں اسٹرانگ رہتے رہتے تھک گئی ہوں۔۔ تھک گئی ہوں میں"۔۔روتے روتے وہ اُس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکا گئی تھی۔۔

آپ کو مجھ پر رحم نہیں آتا۔۔آپ نے کہا تھا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں، کرتے ہیں ناں محبت، تو آنکھیں کھولیں"۔۔وہ اب اُس پر جُھکی اُس کے چہرے کو تکتی بول رہی تھی۔۔

آپ کی مِنہا بہت تکلیف میں ہے۔۔دل بند ہو جائے گا میرا، اِن کو بولیں منہا اِن" سے بہت محبت کرتی ہے"۔۔تڑپ کر بولتی اُس کی ٹھنڈی پیشانی پر اُس نے اپنے پُر حدت لب رکھے تھے۔۔اُس کے کتنے ہی آنسو عُمر اِبراہیم کے چہرے کو بھگو گئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے ساتھ احد اور ارسلان دونوں کو رُلا گئی تھی۔۔

. . . . . .

ہاسپٹل سے واپس آکر وہ کب سے باہر لان میں بیٹھی تھی، دس پندرہ منٹ پہلے ثمینہ اُسے بُلا کر گئی تھیں، وہ اُٹھ کر اندر کی طرف بڑھی۔۔

لاونج میں قدم رکھتے ہی بُری طرح چونکی تھی۔۔

تمہیں تو پتا ہے ہاسپٹل کی سمیل سے مجھے وومٹ (اُلٹی) ہو جاتی ہے، اِس لیے" یہاں آئی ہوں اب آنٹی سے بھی تو ملنا تھا اور اُف اُسے دیکھ دیکھ کر مجھے وحشت ہوتی ہے جیسے زندہ لاش ہو"۔۔وہ فون پر بات کر رہی تھی، منہ بنا کر جیسے ہی پلٹی اُسے دیکھ کر ایک پل کو ٹھٹھک تھی، پھر عجیب انداز سے مُسکرائی تھی

میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں"۔۔اُس نے فون کاٹا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

اُسے اِس گھر میں دیکھ کر مِنہا نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پایا تھا اُس پر اُس کی بکواس۔۔اُس کا خون کھولا تھا۔۔وہ لب بھینچے اُسے گھور رہی تھی۔۔ تھوڑی دور

صوفے پر بیٹھی شہلا میگزین میں گُم تھی۔۔رضیہ نے اُن کے آگے چائے کا کپ رکھا تھا۔۔رعنا ابھی تک نہیں آئی تھیں۔۔

کیسی ہو۔۔؟؟"۔۔وہ ہونٹوں پر معنی خیز مُسکراہٹ سجائے پوچھ رہی تھی۔۔"

اوواب تم سے کیا پوچھنا، تم بیچاری تو، چچ چچ چچ"۔۔اُسے دیکھ کر تاسُف سے دائیں" بائیں سر ہلا کر لیلیٰ نے جیسے اُس کی حالت پر افسوس کیا تھا۔

شُکر ہے میں تمہاری جگہ پر نہیں تھی"۔۔چہرے پر مصنوعی سنجیدہ تاثر لاتے" ہوئے لیلیٰ نے اُوپر دیکھا تھا۔۔

تم میری جگہ ہو بھی نہیں سکتی تھی، کیوں کہ وہ میرا نصیب ہیں"۔۔وہ اُس کی" آنکھوں میں دیکھتی بہت مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ہاہاہا۔۔رسی جل گئی بل نہیں گیا، ایسا سویا ہوا نصیب تمہیں ہی مبارک"۔۔وہ" مصنوعی قہقہہ لگا کر طنزیہ لہجے میں بولی تھی۔۔اُس نے مُٹھیاں بھینچی تھیں۔۔

ویسے ایک بات بتاؤ۔۔؟؟"۔۔وہ اب اُس کی طرف جُھکی تھی۔۔"

کیسا لگ رہا ہے۔۔؟؟شوہر کے ہوتے ہوئے بھی بیوہ کا رول پلے کرتے ہوئے،"

کوئی بات نہیں پریکٹس ہو جائے۔۔۔"اُس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر پائی

تھی۔۔اُس کا ہاتھ اُٹھا تھا

چٹاخ"۔۔لیلیٰ بلبلا اُٹھی تھی۔۔شہلا اپنی جگہ سے اُٹھی تھی،کمرے سے نکلتی"

رعنا وہیں رُکی تھیں۔مارے غصے اور توہین کہ وہ جواباً ہاتھ اُٹھاتی چیخی تھی

"!!ہاؤ ڈیر یو۔۔"

(!!تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔)

www.novelsclubb.com

لیلیٰ کی بات اور ہاتھ دونوں ہی اُس نے بیچ میں روک دیئے تھے۔۔

میرے ہی گھر پر کھڑی ہو کر میرے ہی شوہر کے بارے میں بکواس۔۔"

"ڈونٹ یو ایور ڈیر

(ہمت بھی نہیں کرنا کبھی)

مِنہا نے اُس کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا تھا۔۔

تم گھٹیا لڑکی ہمت کیسے ہوئی، میری بیٹی پر۔۔"۔۔شہلا غصّے سے چِلاتی آگے بڑھی تھی۔۔

گھٹیا میں نہیں، گھٹیا آپ کی بیٹی ہے"۔۔وہ اُن کی بات کاٹ کر چلائی تھی۔۔"

لیلیٰ اپنے گال پر ہاتھ رکھتی بلبلا رہی تھی۔۔

اپنی بیٹی کو لے کر تشریف لے جائیں آپ دونوں"۔۔وہ اب خود پر ضبط کر کے بولی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تم ہمیں اِس گھر سے نکالو گی۔۔؟؟"۔۔شہلا نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر حقارت سے پوچھا تھا۔۔ تبھی لیلیٰ کی نظر رعنا پر پڑی تھی۔۔

آنٹی۔۔آنٹی اِس گھٹیا، دو کوڑی کی لڑکی نے مجھ پر ہاتھ اُٹھایا ہے"۔۔لیلیٰ" بے اختیار اُن کی طرف بڑھی تھی۔۔

وہیں رُک جاؤ لیلیٰ"۔۔انہوں نے ہاتھ اُٹھا کر اُسے اپنے پاس آنے سے روکا تھا۔۔" لیلیٰ کے قدم تھمے تھے۔۔

رعنا تمہیں نہیں پتا یہ لڑکی۔۔"۔۔شہلا نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔"

بہتر ہو گا شہلا تم اپنی بیٹی کے ساتھ ابھی اِسی وقت چلی جاؤ"۔۔وہ ٹھنڈے لہجے" میں شہلا سے بولی تھیں۔۔

تم مجھے اپنے گھر سے جانے کا کہہ رہی ہو۔۔؟؟"وہ حیرت سے بولیں۔۔"

www.novelsclubb.com

تم نے تو مجھے اپنے گھر میں ویلکم بھی نہیں کیا تھا شہلا۔۔تم سے تو پھر بھی میرے" گھر میں چائے بھی پوچھ لی گئی ہے"۔۔وہ چائے کے کپ پر نظر ڈالتی بولی تھیں۔۔ شہلا کو توہین محسوس ہوئی تھی۔۔

اور آئندہ اِس گھر میں قدم نہیں رکھنا"۔۔اب کہ شہلا اور لیلیٰ دونوں ہی ٹھٹھکی" تھیں۔۔

رعنا تم میری انسلٹ کر رہی ہو"۔۔شہلا کا چہرہ مارے توہین کے سُرخ ہوا تھا۔۔"

اور کیوں کر رہی ہوں تفصیل اپنی بیٹی سے پوچھ لینا"۔۔اب کہ لیلیٰ نے نا سمجھی" سے اُنہیں دیکھا تھا۔۔

عدیل ہاشمی کو جانتی ہو ناں تم، آیا تھا میرے پاس، تمہارے سارے ارادے بتا گیا" ہے"۔۔لیلیٰ کا چہرہ پل میں مُتغیر ہوا تھا۔۔

"آئی کانٹ بلیو لیلیٰ"

www.novelsclubb.com

(میں یقین نہیں کر سکتی لیلیٰ)

اُنہوں نے اُسے دیکھتے ہوئے تاسف سے سر ہلایا تھا۔۔لیلیٰ نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو مسلا تھا۔۔

شہلا میں نے ہمیشہ تمہیں اہمیت دی اور تمہاری بیٹی کو بیٹی سمجھا۔۔اپنے بیٹے کی" خوشی کو نظر انداز کر کے تمہاری بیٹی کو دل سے اپنی بہو بنا کر اِس گھر میں لانا چاہا تھا۔۔لیکن تمہاری بیٹی نے مروت میں بھی میرا لحاظ نہیں کیا"۔۔وہ ابھی بھی لیلیٰ کو دیکھ رہی تھیں، جو اضطرابی کیفیت میں نیچے فرش پر اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔ شہلا نے تیزی سے آگے بڑھ کر لیلیٰ کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیا تھا۔۔

رعنا دیکھو۔۔لیلیٰ تو تم سے بہت محبت کرتی ہے، جیسے ہی اِس کی طبعیت سنبھلی" ہے مجھے کہنے لگی رعنا آنٹی کے گھر چلتے ہیں۔۔اُس دن میں بہت پریشان تھی رعنا اِس لیے میں نے تمہیں جانے کا کہہ دیا ورنہ تم جانتی ہو کہ میرے اور لیلیٰ کے لیے تم سے بڑھ کوئی نہیں ہے"۔۔شہلا نے شرمندگی سے کہنا چاہا تھا۔۔

آنٹی۔۔آپ اِسے۔۔اِسے باہر نکالیں۔۔اِس نے مجھ۔۔مجھے تھپڑ مارا۔۔"۔۔" لیلیٰ نے اُس کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

یہ تھپڑ تمہاری ماں کو تمہیں بہت پہلے مار دینا چاہیئے تھا"۔۔رعنا کی بات پر دونوں" کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔۔

رعنا تم۔۔"۔۔شہلا نے غصّے سے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔"

آؤٹ (باہر)"۔۔ تھیں۔۔اُنہوں نے اُنگلی اُٹھا کر دروازے کی طرف اشارہ" کیا۔۔

مما۔۔پہلے میں اِس کا مُنہ توڑوں گی"۔۔لیلیٰ خطرناک تیور لیے مِنہا کی طرف" بڑھی تھی، لیکن شہلا نے اُسے مضبوطی سے پکڑا تھا۔۔

شہلا لے جاؤ اِسے۔۔"۔۔رعنا زور سے بولی تھیں۔۔لیلیٰ نے چیختے ہوئے خود کو" چھڑوانا چاہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

چھوڑیں مما مجھے۔۔میں۔۔میں اِسے چھوڑوں گی نہیں،وہ ایسڈ۔۔ایسڈ کہاں" گیا۔۔میں اب اِسے۔۔"۔۔مِنہا پر ایک زہر آلود نظر ڈال کر بڑی مشکل سے شہلا اُسے باہر لے گئی تھی۔۔اُس کے جاتے ہی لاؤنج میں سناٹا چھایا تھا۔۔

رعنا تھکے تھکے انداز میں صوفے پر گر سی گئی تھیں۔۔پھر نظر اُس پر پڑی جو سر جُھکائے کھڑی تھی۔۔

اِدھر آؤ"۔۔وہ جُھجکتے ہوئے اُن کے پاس آئی تھی۔۔"

یہاں میرے پاس بیٹھو"۔۔لیلیٰ کے سامنے اتنا استحقاق سے بول گئی تھی۔۔وہ" تھوڑے فاصلے پر ڈرتے ڈرتے بیٹھ گئی تھی۔۔

آئی ایم سوری"۔۔وہ ایک بازو وا کر کے بولی تھیں،وہ حیرت سے اُن کا چہرہ دیکھنے" لگی۔۔

معاف نہیں کرو گی۔۔؟؟"۔۔رعنا نے اُسے دیکھ کر پوچھا تھا لہجہ نم تھا۔۔وہ بے اختیار اُن کے کندھے سے لگ کر سِسکی تھی۔۔رعنا بھی خود پر قابو نہیں پا سکی تھیں۔۔

. . . . . .

کسی نے کیا خوب کہا ہے

دعاؤں کا کوئی رنگ نہیں ہوتا،

مگر جب یہ رنگ لاتی ہیں تو زندگی میں رنگ بھر جاتے ہیں۔۔

اگلے دن فجر کے وقت اُس نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

پورے پندرہ دن بعد وہ اُن سب کو زندگی کی نوید دے گیا تھا۔۔لیکن ابھی اُس کے مکمل طور پر ٹھیک ہونے میں کچھ دن لگنے تھے۔۔سب ہی اُسے دیکھ کر رو بھی رہے تھے ہنس بھی رہے تھے۔۔احسن صاحب نے اُس کا صدقہ دیا تھا۔۔

میرا بچّہ، میری جان، مجھے معاف کر دو، میں اِس دنیا کی سب سے بُری ماں" ہوں۔۔سب سے بُری۔۔میں معافی کے قابل بھی۔۔"۔۔رعنا اُسے گلے لگا کر رو پڑی تھیں۔۔آہستہ آہستہ وہ بات کرنے لگا تھا۔۔تین دِنوں سے وہ اُس کے سونے پر چُپ چاپ دیکھ کر اپنے دل کو بہلا رہی تھی۔۔

آپ اِس دنیا کی سب سے اچھی ماں ہیں"۔۔وہ اُنہیں بانہوں میں لیتا، اُن کے" آنسو پونچھتا بولا تھا۔۔

اور آپ کا یہ نافرمان بیٹا آپ سے۔۔بہت محبت کرتا ہے"۔۔وہ اُن کی پیشانی" چُومتا بولا تھا۔۔

باپ کی کمر توڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی تم نے"۔۔احسن صاحب نے" نم آنکھوں سے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

آنی کی جان اتنا ستاتے ہیں کیا"۔۔ثمینہ نے محبت سے اُس کی پیشانی چُومی۔۔"

بھایان بھایان، مجھے بڑا نہیں بننا۔۔ نہیں لینی مجھے آپ کی جگہ "۔۔وہ اُس کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رو دیا تھا۔۔

اوئے یار، مرد بنو، کیا بچّوں کی طرح رو رہے ہو"۔۔وہ اُس کے گرد اپنا بازو پھیلائے مُسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔

نہیں بننا مجھے مرد۔۔مجھے بچّہ ہی رہنے دیں سب۔۔"۔۔اُس کی بات پر عُمر سمیت سب ہی زور سے ہنسے تھے۔۔

عُمر کی نظر ارسلان پر پڑی وہ اُسی کو دیکھ رہا تھا پر آگے نہیں بڑھا۔۔چند لمحے دونوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے تھے۔۔

ایسے کیا گھور رہے ہو۔۔؟؟، ملو گے نہیں کیا۔۔؟؟"۔۔عُمر نے مُسکرا کر پوچھا تھا۔۔

تیری تو میں۔۔"۔۔وہ زیرِ لب بولتا غصّے سے آگے بڑھا تھا لیکن اُس تک پہنچتے ہی" ضبط ہار گیا تھا۔۔

اُسے اپنی مضبوط بانہوں میں لے کر وہ اپنے آنسو نہیں روک پایا تھا۔۔

مار ہی ڈالا تھا تُو نے کمینے انسان"۔۔وہ روتے ہوئے دانت پیستا اُس کے کان میں" سرگوشی کر رہا تھا۔۔

اور اِس وقت تو مجھ سے سارے بدلے لے رہا ہے"۔۔عُمر اُس کے زور سے گلے" لگانے پر بمشکل بولا تھا۔۔

تو ایک بار ٹھیک ہو بیٹا چھوڑوں گا نہیں تجھے، بڑا ہیرو بننے کا شوق ہے ناں تجھے،" تیری ساری ہیرو گری تو میں نکالوں گا"۔۔وہ بارد ھمکی آمیز لہجے میں بولا۔۔عُمر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

مِنہا کہاں ہے ثمینہ۔۔؟؟"۔۔عُمر کی نظریں تین دِنوں سے اُسے ڈھونڈ رہی تھیں،اُس کے نام پر وہ مُتوجہ ہوا تھا۔۔

بھابھی وہ نماز پڑھنے گئی ہے"۔۔ثمینہ نے جواب دیا تھا۔۔تبھی وہ آئی تھی۔۔عُمر نے ایک بھرپور نظر اُس پر ڈالی تھی۔۔اُسے وہ بکھری بکھری کمزور سی لگی تھی۔۔ وہ بھیگی پلکوں اور جُھکے جُھکتے قدموں سمیت اُس کی سمت آئی تھی۔۔

کے۔۔کیسے ہیں آ۔۔آپ۔۔؟؟"۔۔آنسو رُخساروں پر گرے تھے۔۔ارسلان اُس کے پاس بیٹھا تھا۔۔

ٹھیک ہوں"۔۔وہ مختصراً کہہ کر دوبارہ ارسلان کی طرف مُتوجہ ہوا۔۔"

میں ابھی آتا۔۔"۔۔ارسلان اُسے دیکھ کر اُٹھنے ہی لگا تھا کہ وہ بول پڑا۔۔"

بیٹھا رہ۔۔"۔۔ارسلان نے خونخوار نظروں سے اُسے گھورا تھا۔۔"

اُس کے سر درّویے پر مِنہا کے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا تھا۔۔وہ تیزی سے کمرے سے نکلی گئی تھی۔۔عمر نے سکون سے اُسے جاتا دیکھا تھا

انسان بن یار"۔۔ارسلان نے اُسے لتاڑا تھا۔۔"

ایک ایک بدلہ گِن کر لوں گا، تیری بہن سے"۔۔وہ تکیے پر سر رکھ کر اطمینان سے آنکھیں موند تا بولا۔۔

کمینہ"۔۔ارسلان نے دانت پیسے تھے۔۔"

. . . . . .

سب نے ہی اُس کا رو ّیہ منہا کے ساتھ نوٹ کیا تھا جِس پر رعنا اور ثمینہ نے ہاسپٹل میں ہی اُس کی کلاس لے ڈالی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آنی مما کو اپنی بہو کچھ زیادہ ہی پیاری نہیں ہو گئی"۔۔وہ شرارت سے بولا تھا۔۔"

بات کو گھماؤ مت،اُس کی حالت دیکھی ہے تم نے۔۔؟؟"۔۔رعنا نے اُسے "

آڑے ہاتھوں لیا تھا

آنی مما نے تو پارٹی ہی چینج کر لی ہے"۔۔وہ ہاتھ ہی نہیں آ رہا تھا۔۔"

عُمر"۔۔رعنا نے اُسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔وہ ہنسا تھا۔۔"

جتنا تم اُسے ڈرا دھمکا چُکے ہو بہت ہو گیا ہے"۔۔وہ اُسے ڈپٹ کر بولی تھیں۔۔"

اور جو ہاتھ اٹھانے کی حرکت تم کر چُکے ہو اس پر تمہاری آنی بھی تم سے بہت "

ناراض ہیں"۔۔رعنا کی بات پر اُس نے ثمینہ کو دیکھا تھا۔۔

آئی ایم رئیلی ویری سوری آنی،ہاں مجھے اپنی اُس حرکت پر افسوس ہے اور ساری"

زندگی رہے گا،پر آپ کی بیٹی کے دماغ میں جو فضول بات بیٹھ گئی تھی اُسے نکالنے

کے لیے اور اُس کا دماغ ٹھیک کرنے کے لیے میرا اب تک کا ردِّ عمل

ہے"۔۔وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔۔

اور آپ فکر نہ کریں آپ کی بیٹی کو زیادہ تنگ بلکل بھی نہیں کروں گا"۔۔اب" کے وہ ہنس کر شرارت سے بولا تھا۔۔

کرنا بھی مت، میری بیٹی پہلے ہی تمہاری بیماری میں بلکل کملا کر رہ گئی ہے"۔۔وہ" بھی ہنس کر بولی تھیں۔۔

تم فکر ہی نہ کرو ثمینہ، اب جو میں نے فیصلہ کیا ہے وہ تو اِس کو ماننا ہی پڑے گا، ہاتھ" پکڑ کر بیوی لایا تھا ناں، اب بیوی والا بن کر بھی دکھائے"۔۔وہ بُری طرح چُونکا تھا۔۔

. . . . . .

ایک دن مزید رہ کر وہ گھر آ گیا تھا۔۔رعنا نے سب سے پہلے اُس کا صدقہ دیا تھا۔۔

اُس وقت سب ہی اُس کے کمرے میں بیٹھے تھے، ایک وہی تھی جو سُوپ بنانے کے بہانے کچن میں کھڑی اُس کے رُوکھے رویے پر چُپکے چُپکے آنسو بھی بہا رہی تھی۔۔

جبھی رعنا وہاں آئی تھیں۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟"۔۔انہوں نے قریب آکر پیار سے پوچھا تھا، بیٹے کی محبت اُنہیں"
دل و جان سے قبول ہو گئی تھی۔۔

مُمانی میں اُن کے لیے سوپ بنا رہی ہوں"۔۔وہ سر جُھکا کر بولتے ہوئے رعنا کو"
اتنی پیاری لگی کہ وہ بے اختیار ہنس دی تھیں۔۔

اچھا تم چھوڑو یہ سب، رضیہ تم یہ سُوپ دیکھ لو اور تم چلو میرے ساتھ"۔۔وہ"
رضیہ سے کہتیں اُس کا ہاتھ تھام کر کچن سے باہر لے گئیں۔۔

. . . . . .

بابا بس یہ ٹھیک ہو جائے، پھر اِس کی برات اور ولیمہ ساتھ کرتے ہیں"۔۔"
ارسلان نے اُس پر کُشن اچھالتے ہوئے کہا تھا، وہ معنی خیزی سے ہنسا تھا۔۔

تبھی رعنا اُس کا ہاتھ پکڑے کمرے میں آئی تھیں

رُخصتی تو تمہارا دوست کروا چُکا ہے ناں، سنبھالے اب اپنی بیوی کو"۔۔اُن کی گرفت میں اُس کا ہاتھ کانپا تھا۔۔اُس نے گھبرا کر ثمینہ کو دیکھا تھا جو مُسکرا رہی تھیں۔۔

ارے واہ، آنٹی مطلب۔۔۔"۔۔ارسلان جُوش سے کہتا اُس کی طرف دیکھنے لگا، جو دلکشی سے مُسکرا رہا تھا۔۔

کیوں ثمینہ، تمہارا نالائق بھتیجا رُخصت تو کروا کر آ چُکا تھا تمہاری بیٹی کو، اب تم بتاؤ" پکی سمجھوں میں اِس رخصتی کو۔۔؟؟"۔۔وہ ہنوز اُس کا ہاتھ تھامے خوشگوار لہجے میں ثمینہ سے پوچھ رہی تھی۔۔وہ سر جُھکائے کھڑی تھی۔۔عُمر جانتا تھا وہ اپنے حواس کھونے کو ہو گی۔۔وہ اُس کی مُتوقع حالت سوچ کر دل ہی دل میں بہت مزہ لے رہا تھا

پوچھنے کی کیا ضرورت ہے بھابھی، میری بیٹی آپ سب کی ہی امانت ہے"۔۔اُس" کا دل چاہا غائب ہو جائے۔۔

ارے واہ منو تم تو آفیشلی میری بھابھی بن گئی ہو یار"۔۔احد اُسے بازو کے گھیرے" میں لیتے بولا۔۔اُس کا دل چاہا بھائی کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔کچھ اُس کے تیور اور کچھ اُس کے ساتھ اکیلے اِس کمرے میں رہنے کا خیال اُس کا دل ہولائے دے رہا تھا۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا اُس کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ ملاحظہ فرما رہا تھا

میرے بیٹے کے لیے اِس وقت اِس کی بیوی سے زیادہ اچھی نرس تو کوئی ہو ہی" نہیں سکتی ہے"۔۔رعنا نے ہنس کر کہا۔۔

اِدھر آؤ، میرا بچہ!!"۔۔احسن صاحب نے اُس کی پیشانی چُومی تو وہ اُن کے" کندھے سے لگ کر رو دی تھی۔۔

ارے کیا ہوا بیٹا"۔۔وہ اُس کے رونے پر پریشان ہوئے تھے۔۔ثمینہ نے اُسے "
تھاما تھا۔۔

اتنا خوفناک روّیہ رکھا ہے بیچاری کے ساتھ کہ اُس کی جان خُشک ہو رہی ہے"۔۔"
ارسلان اُسے شرم دلانے کو ہلکی آواز میں بولا تھا۔۔

فکر نہیں کرو، تمہاری بہن کو منالوں گا میں"۔۔وہ منہا کو دیکھ کر ہنستے ہوئے"
دھیرے سے بولا تھا، جو ثمینہ کے کان میں کچھ منمنا رہی تھی۔۔

احسن اپنی رُخصتی پر تو ہر لڑکی ہی روتی ہے"۔۔وہ ہنس کر بولیں پھر رعنا سے کچھ"
کہہ کر اُسے لیے کمرے سے باہر چلی گئی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

.....

اماں مجھے ڈر لگ رہا ہے اُن سے وہ بہت غصّے میں ہیں، وہ تو میری طرف دیکھ بھی"
نہیں رہے"۔۔وہ رو کر بول رہی تھی۔۔

ارے کچھ نہیں کہے گا، کان کھینچے ہیں میں نے اور بھابھی نے اُس کے اچھی طرح"۔۔اُنوں نے اُسے گلے لگایا تھا۔۔

"اماں مجھے پڑھنا ہے، میرا بی بی اے۔۔میں کیسے پڑھوں گی۔۔؟؟"۔۔نیا اعتراض سامنے آیا تھا۔۔

"منہا!! وہ تمہیں کبھی بھی نہیں روکے گا بیٹا، بلکہ یہ تو اور اچھا ہے اُس کے ساتھ رہو گی آرام سے پڑھتی رہنا"۔۔وہ اُس کی پیشانی چُوم کر بولیں۔۔وہ اُس کی ہچکچاہٹ سمجھ رہی تھیں۔۔کسی بھی لڑکی کے لیے رُخصتی کا مرحلہ مشکل ہوتا ہے۔۔

"منو، اُسے اِس وقت تمہاری ضرورت ہے بیٹا۔۔اور تمہیں پتا ہے، زندگی کے ساتھی کی وفا کی پہچان تو بیماری میں ہی ہوتی ہے یا تو غُربت میں اگر ایک کی ایسی حالت میں دوسرے نے خندہ پیشانی اور محبت سے ساتھ دے دیا تو سمجھو وہ دونوں

جہاں پا گیا"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر اُسے سمجھا رہی تھیں، جہاں اُنہیں نئ زندگی شروع کرنے کا خوف صاف دِکھ رہا تھا۔۔

"میری جان یہ وقت تو ہر لڑکی پر آتا ہے، اور میری بیٹی تو اللہ کے کرم سے بہت ہی خوش نصیب ہے، وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے، پلکوں پر بٹھا کر رکھے گا میری بیٹی کو"۔۔اُن کی بات پر وہ شرما کر اُن کے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔

"دنیا کی سب سے بڑی دولت نیک اور فرمانبردار بیوی ہے اور بہترین بیوی وہ ہے جِسے جب اُس کا شوہر دیکھے تو وہ خوش ہو جائے، اور مجھے یقین ہے میری مِنوا اپنے شوہر کے لیے ایسی بیوی بنے گی جو ہمیشہ اُس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو گی۔۔

آمین!!"۔۔وہ اُن کے سینے میں منہ چُھپائے ہی اثبات میں سر ہلا گئی۔۔

"اور ایسا ہی یقین مجھے اپنے بیٹے پر بھی ہے، وہ نیک اور باکردار مرد ہے، اور تمہیں پتا ہے تم کتنی خوش نصیب ہو ماشاءاللہ تمہارا نصیب ایک ایسا مرد ہے جس کے دل پر

آج تک کسی اور عورت کی پرچھائی بھی نہیں پڑی،اُس کے دل کی ملکہ صرف میری بیٹی ہے،اور اپنی محبت اور وفاداری سے ہمیشہ رہے گی۔۔ان شاءاللہ"۔۔اُنہوں نے اُس کے جُھکے سر کو دیکھا۔۔

چلو اُٹھو اب کپڑے بدل کر تھوڑا سا تیار ہو جاؤ"۔۔ثمینہ نے اُسے خود سے الگ" کیا تھا۔۔

اماں!!"۔۔وہ اور اُن سے لپٹی تھی،اُس کی شرم پر ثمینہ ہنسی تھیں۔۔ثمینہ نے" اُس کا سر اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔

اب میرا بیٹا اتنے دن بیماری سے اُٹھا ہے،اتنا تو اُس کا بھی حق ہے"۔۔اُن کی" شرارت سے بھرپور لہجے پر پر اُس کا دل الگ لے پر دھڑکا تھا۔۔

. . . . . .

وہ نفاست پسند دن میں دو دو بار نہانے والا اب صرف منہ ہاتھ دھونے اور گیلے تولیے سے کام چلانے پر آ گیا تھا، کبھی کبھی اُسے بہت کوفت ہوتی، اِس وقت اُس کا دل چاہا کہ وہ نہالے پر مجبور تھا۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا ایک ایک کر کے اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا، جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

ارے یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟"۔۔وہ تیزی سے اُس کی طرف بڑھی" تھی۔۔

ڈانس کر رہا ہوں"۔۔وہ پہلے ہی جھنجھلایا ہوا تھا اُوپر سے اُس کا فضول سوال۔۔وہ" اُس کے بگڑنے پر چُپ ہوئی تھی، کب اُس نے اِس طرح بات کی تھی۔۔مِنہا نے ہمت کر کے اُس کی شرٹ کے باقی ماندہ بٹن کھولنے چاہے تھے۔۔

ہاتھ ہٹاؤ"۔۔اُس کے سخت لہجے پر ایک لمحے کو اُس کا دل ڈوبا تھا، وہ فوراً سے ہاتھ "
ہٹا گئی تھی۔۔اُس کا سجا سنورا رُوپ دیکھ کر عُمر کو خود پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا، پر
ابھی اُسے خود کو قابو میں رکھنا تھا۔۔

لیکن خود سے کسی کی مدد کے بغیر شرٹ اُتارنا بھی ایک تکلیف دہ امر تھا۔۔اُس نے
کوشش کی تھی۔۔

آہ"۔۔شرٹ اُتارنے کے چکر میں بازو کر جھٹکا لگا تھا وہ کراہ کر رہ گیا۔۔اُس کی "
کراہنے کی آواز سُن کر وہ بے ساختہ اُس کی طرف بڑھی تھی۔۔

تم پلیز احد کو بُلا دو"۔۔وہ خُشک لہجے میں بولا۔۔اُس نے آنسو پیئے تھے۔۔"

میں اُتار دیتی ہوں"۔۔اب کے اُس کے غصّے کی پرواہ کیے بغیر وہ ساری شرم "
بُھلائے اُس کی شرٹ اُتارنے لگی تھی، وہ بھی چُپ رہا، احتیاط سے پہلے دائیں طرف

سے اُتاری پھر بائیں طرف سے مزید احتیاط سے اُتاری تھی۔۔اُس کے شانوں کو چھوتے منہا کی ہاتھ لرز رہے تھے۔۔

اب وہ بغیر شرٹ کے اُس کے سامنے تھا اُس کی آنکھیں پل میں جُھکی تھیں، عمر نے بغور اُس کی آنکھیں جھکانے والی حرکت کو دیکھا تھا۔۔

اُس کے سینے سے لے کر کچھ اُوپر پٹی کی صورت سفید بینڈیج تھی اور بازو پر الگ سے بینڈیج تھی۔وہ اُٹھا تھا۔۔

میں نکال دیتی ہوں"۔۔وہ اُسے اُٹھتا دیکھ کر آگے بڑھی تھی۔۔"

سینے پر گولی لگی تھی ٹانگ پر نہیں، چل سکتا ہوں اور ویسے بھی میں اپنا کام خود" کرنے کا عادی ہوں"۔۔وہ بگڑ کر بولتا واڈروب کی طرف بڑھا تھا، منہا کا دل بھر آیا، ایک پل کو اُس کا دل کیا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر نیچے ثمینہ کے پاس بھاگ جائے، اُس کا ایسا انداز اُس کی جان نکال رہا تھا۔۔

لیکن وہ ساری شرم بلائے طاق رکھ کر ہمت سے آگے بڑھی تھی اور کمالِ جرات سے اُس کی پُشت سے لگ کر رو دی۔۔ایک پل کو وہ اُس کی اِس حرکت پر ششدر رہ گیا، لیکن اُسے اِس طرح خود کو مناتا دیکھ کر اُس کے رگ و جاں میں سرور و مستی بھر گئی تھی۔۔

"کیا کر رہی ہو چھوڑو مجھے!!"۔۔اپنے سینے کے گرد اُس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھے اُسے نے قدرے غصّے سے کہا تھا ورنہ اپنی پُشت پر اُس کی سانسوں اور آنسوؤں کا لمس اُسے پاگل کرنے کو کافی تھی۔۔

"مجھ سے ناراض ہیں تو مجھے ڈانٹیں، چاہیں تو مجھے مار لیں پر مجھ سے بے رُخی سے بات نہ کریں"۔۔وہ شدتوں سے رو دی تھی۔۔بولتے ہوئے اُس کے لب اُس کے کندھے سے مس ہو رہے تھے۔۔عمر کا ضبط جواب دے گیا۔۔بازو سے تھام کر اُسے اپنے سامنے کیا تھا۔۔پھر ایک جھٹکے سے اُسے واڈروب سے لگا کر اپنے دونوں

ہاتھ دائیں بائیں واڈروب پر رکھتا وہ اُس کے بے حد قریب کھڑا اُسے شعلہ بار نظروں سے گھور رہا تھا۔۔

وہ اُسی کے لائے ہوئے سوٹ میں تھی، جو وہ نکاح والے دن اُس کے لیے لایا تھا۔۔

بلیک شیفون کی شرٹ جس پر سلور اور ریڈ نفیس سی کڑھائی، ریڈ ڈوپٹے اور کھلے بالوں اور ہونٹوں پر سُرخ لپ اسٹک کے ساتھ بِلاشبہ وہ اُس کا دل موہ رہی تھی۔۔ پر وہ اتنی جلدی اُسے معاف کرنے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا۔۔

منہا اُس کے اچانک جھٹکے سے ہی نہ سنبھلی تھی اُس پر اُس کی ایسی نظریں، اُس کا دل خوف سے بھر گیا تھا۔۔اُس کی آنکھیں پل میں بھیگی تھیں۔۔

تم تو میرے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہ رہی تھیں، پھر یہ سب کیا ڈرامہ ہے۔۔؟؟"۔۔غصّے سے بولتا وہ اُس کے بہت قریب تھا۔۔

وہ۔۔وہ میری غلطی تھتھ۔۔ تھی،آپ مجھ۔۔مجھے معاف کر دیں پلیز"۔۔وہ" آنسو روکتی اٹک اٹک کر بولی تھی۔۔

تم نے مجھے اتنا پریشان کیا اور میں تمہیں اتنی جلدی معاف کر دوں۔۔؟؟"۔۔" اُس کے چہرے پر آئے بالوں کو اپنی اُنگلیوں کی پوروں سے اُس کے کان کے پیچھے کرتا پوچھ رہا تھا۔۔

اُس کی اتنی قربت اُس پر اُس کا لمس منہا کا خون خُشک ہوا تھا۔۔اُس نے بے اختیار آنکھیں میچی تھیں

آ۔۔آپ مجھے ڈانٹ دیں،چاہیں تت۔۔تو"۔۔اُس کے ہاتھ کے لمس کو اپنے" کان کی لو پر محسوس کر کے وہ رُکی تھی۔۔

چاہوں تو کیا۔۔؟؟"۔۔اُس نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔وہ اُس کی" آنکھوں میں اپنے لیے ڈر دیکھ کر بے خود ہوا تھا۔۔اُس کی بے باک نظریں اُس کے

چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔وہ دل و جان سے کانپی تھی۔۔اُسے اپنی سانسیں پھولتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔

کچھ دیر اور کھڑی ہوتی تو وہ شاید بے ہوش ہو جاتی۔۔

آ۔۔آپ ایسے ناراض رہیں گے تو میں مر جاؤں گی"۔۔اُس کی بے تحاشہ قربت" سے گھبرائی کچھ اُس کے ناراضگی کے تیور دیکھ کر وہ ہاتھوں میں چہرہ چُھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

کون کافر تم سے ناراض ہے پاگل لڑکی"۔۔اُسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ مؤخر" کر کے وہ اُسے آرام اور احتیاط سے اپنی مہربان بانہوں میں سمیٹ چکا تھا۔۔

وہ اُس کے دائیں سائیڈ پر سر رکھے بڑی شدت سے رو رہی تھی۔۔وہ اذیت بھرے پندرہ دنوں کا غبار تھا۔۔

ستر ہویں_قسط#

انمول_محبت#

^^^^^^^

یار بس کر دو، تمہارے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے، اور کتنی تکلیف دو" گی"۔۔وہ جُھکے سر سے اُسے دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔

آپ نے بھی تو مجھے اتنی ساری تکلیف دی ہے، پورے پندرہ دن کی تکلیف الگ" اور ابھی جب سے آئے ہیں سیدھے منہ بات ہی نہیں کر رہے ہیں"۔۔وہ اُس سے الگ ہوئے بغیر اُس سے شکوہ کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تم نے مجھے اتنا ستایا، تھوڑا سا حق تو میرا بھی بنتا تھا ناں"۔۔وہ اب کہ شرارت سے" بولا تھا۔۔

مطلب آ۔۔آپ۔۔کب سے جان بوجھ کر تنگ کر رہے تھے" مجھے۔۔؟؟"۔۔رونا بھول کر وہ اُس کے سینے سے سر اُٹھائے غصّے سے بولی تھی۔۔

عمر نے اپنے بازوؤں کا حصار نہیں توڑا تھا۔۔

نہیں خیر، اب اتنا بھی اچھا نہیں ہوں کہ تمہیں ایسے ہی چھوڑ دیتا"۔۔وہ ہنسا" تھا۔۔

ایسے ہی۔۔؟؟"۔۔حیرت سے وہ چیخ ہی تو پڑی تھی۔۔"

کب سے مجھے ڈانٹ رہے ہیں، رُلا رہے ہیں، اور کچھ باقی رہتا ہے کیا"۔۔وہ سر" اُٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر لڑ رہی تھی۔۔۔وہ جو مسلسل مُسکرا رہا تھا۔۔اُس کی بات کے جواب میں وہ بے ساختہ اُس پر جُھکا تھا۔۔

باقی۔۔؟؟"۔۔ہلکی سے گُستاخی کرتا وہ اُس کے چھکے چُھڑا چُکا تھا۔۔"

جانِ من باقی کا تو نام ہی نہ لو"۔۔اُس سے پہلے کہ وہ مزید گُستاخی کرتا کوئی جائے" فرار نہ پا کر وہ پھر سے اُسی کے سینے میں منہ چُھپا گئی۔۔اُس کی اِس حرکت پر وہ کھل کر ہنسا تھا

آ۔۔آپ بہت بے شرم ہیں"۔۔اُس کے سینے میں منہ چُھپائے وہ منمنائی" تھی۔۔

مجھے مکمل طور پر ٹھیک ہونے دو پھر میں تمہیں بتاؤں گا میں اِس سے زیادہ" بے شرم ہوں"۔۔وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا۔۔

جیسے بھی ہیں بہت اچھے ہیں"۔۔ایک لمحے کو منہا کا دل رُکا تھا لیکن پھر سر اُٹھا کر" اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر محجوب سی مُسکان سے بولی تھی۔۔وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

اچھا مجھے تو بتایا گیا تھا کہ میں بہت بُرا ہوں۔۔؟؟"۔۔وہ مصنوعی حیرت لیکن" آنکھوں میں واضح شرارت لیے پوچھ تھا،وہ جھینپ گئی تھی۔۔

غلط کہا تھا جس نے بھی کہا تھا"۔۔اپنی جھینپ مٹانے کو وہ پُراعتماد لہجے میں بولی" تھی۔۔وہ پھر زور سے ہنسا تھا۔۔

جب تک زندگی نے ساتھ دیا یہ اچھا بندہ ان شاءاللہ ساری زندگی تم سے محبت کرتا" رہے گا۔۔عُمر نے محبت سے اُس کی پیشانی چُومی۔۔

ایک منٹ اپنے ہاتھ دکھاؤ ذرا"۔۔اُسے خود سے الگ کرتا وہ اُس کا نازک سا ہاتھ" تھام گیا تھا۔۔

تم نے سچ میں لیلیٰ کو۔۔۔"۔۔وہ حیرانی اور مزے سے بات ادھوری چھوڑ گیا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی میرے سامنے میرے شوہر کے بارے میں الٹا سیدھا بولے گا آپ کا کیا" خیال ہے، میں اُسے ایسے ہی چھوڑ دوں گی"۔۔وہ جوش سے بولی تھی

یار تم تو واقعی میں پھولن دیوی ہو"۔۔قہقہہ لگاتا وہ شرارت سے بولا تھا۔۔وہ" جھینپ کر ہنسی تھی۔۔

. . . . . .

اِس طرح کیسے چلے گا احسن، بھابھی شرمندہ ہیں، تم دل بڑا کر کے سب بھول" جاؤ"۔۔ثمینہ نے صبح آفس جاتے ہوئے اُن سے بات کرنی چاہی تھی۔۔ثمینہ کی بات پر اُن کے چہرے کے تاثرات ایک دم سخت ہوئے تھے۔۔

تم سب بھول سکتی ہو ثمی لیکن میرا ظرف اتنا بڑا نہیں ہے"۔۔وہ کھڑے ہوتے" ہوئے بولے تھے۔۔

احسن تمہارے بچّوں کی ماں ہیں وہ"۔۔ثمینہ بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر اُن" کے پاس آئی تھیں۔۔

اب تک اِسی لیے برداشت کرتا آیا تھا میں، لیکن اب جب وہ میرے بچّوں کی" تکلیف کا باعث بن رہی ہے تو میری زندگی میں اُس کی کوئی جگہ نہیں ہے"۔۔وہ قطعی انداز میں بولے تھے۔۔

احسن اپنے ظرف میں کچھ تو گنجائش لاؤ، اِس طرح۔۔"۔۔ثمینہ اپنی طرف سے" احسن صاحب کو پوری طرح قائل کر لینا چاہتی تھیں۔۔لیکن وہ اُن کی بات کاٹ گئے تھے۔۔

دیکھو ثمی میں اب اُس عورت کے بارے میں کوئی بات نہیں سُننا چاہتا"۔۔وہ" قطعیت سے کہہ کر باہر چلے گئے تھے۔۔ثمینہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اُنہیں دیکھا تھا۔۔

اُس کی جھجک عُمر کے نارمل رویے سے بہت حد تک کم ہو گئی تھی۔۔کچھ دنوں میں احد اور اُس کا سیمسٹر شروع ہونے کو تھا۔۔اُس کے کھانے پینے کے ساتھ دواؤں کا خیال بھی وہ خود رکھتی تھی۔۔

اُس کی طبیعت دن بہ دن بہتر ہوتی جا رہی تھی،اب وہ نیچے چل کر سب کے ساتھ ڈنر کر لیتا تھا۔۔اُسے شدت سے رعنا اور احسن صاحب کے درمیان کشیدگی محسوس ہوئی تھی کچھ دنوں سے وہ اپنا وہم سمجھ کر ٹال رہا تھا لیکن آج احسن صاحب گھر پر نہیں تھے،سب ڈنر ٹیبل پر بیٹھے تھے،کھانا لگنے ہی لگا تھا جب احسن صاحب اندر داخل ہوئے تھے،اُنہیں دیکھ کر کوئی بات کرتیں رعنا ایک دم چُپ ہوئی تھیں۔۔

بابا جلدی آئیں،کھانا ساتھ کھاتے ہیں"۔۔وہ خوشگوری سے بولا تھا۔۔"

نہیں بیٹا مجھے بھوک نہیں ہے، تم لوگ کھاؤ"۔۔وہ اُسے دیکھ کر بولے تھے۔۔"

رعنا ایک دم کھڑی ہوئی تھیں۔۔

مما کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔اُس نے حیرت سے رعنا کو دیکھا تھا۔۔باقی سب چُپ بیٹھے"

تھے۔۔احسن صاحب اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔۔

میرے سر میں درد ہے، میں بعد میں کھالوں گی"۔۔وہ بھی رُکی نہیں تھیں،"

لیکن اُنہیں گیسٹ روم میں جاتا دیکھ کر اُس نے حیرت سے بھائی کو دیکھا تھا لیکن وہ

نظریں چُرا گیا تھا۔۔

بیٹا تم شروع کرو"۔۔ثمینہ نے اُس کے آگے سالن رکھا تھا۔۔"

جی"۔۔وہ احد پر نظر ڈال کر کھانا شروع کر گیا تھا۔۔لیکن احد ابرِاہیم جان گیا تھا"

کہ اُس کی پیشی یقینی تھی۔۔

. . . . . .

بھایان یہ میرے جُڑے ہاتھ ہیں، وہ دونوں بچّے بنے بیٹھے ہیں۔۔میری بس" ہے"۔۔وہ اُسے ساری بات بتاتا روہانسا ہوا تھا۔۔توقع کے عین مطابق ڈنر کے کچھ دیر بعد عُمر نے اُسے کمرے میں بُلایا تھا۔۔دودھ کا گلاس لیے کمرے میں داخل ہوتی مِنہا کو اُس کی حالت پر ہنسی آئی تھی۔۔احد نے اُسے گھورا تھا۔۔

قسم سے بھایان اتنے نخرے تو آپ کی گرل فرینڈ نے نہیں دکھائے ہوں گے" آپ کو جتنے مما نے کیے ہیں اور وہ بابا۔۔"۔۔بات ادھوری چھوڑ کر اُس نے دائیں بائیں سر ہلایا تھا۔۔اب کی بار عُمر نے بھی اُسے گھورا تھا جبکہ وہ اُسے خطرناک تیوروں سے گھورتی اُس کے سر پر آ پہنچی تھی۔۔

یو نو بھایان آپ نے اپنی گرل فرینڈ کو بڑے آرام سے ہینڈل کر لیا آئی ایم پراوڈ" آف یو(مجھے آپ پر فخر ہے)"۔۔اُس نے اپنے سر پر کھڑی مِنہا کو مکمل نظر انداز کر کے عُمر کا کندھا تھپتھپایا تھا۔۔ایک زوردار تکیہ اُس کے سر پر پڑا تھا۔۔

سمجھالیں اِسے "۔۔وہ عُمر کو دیکھتی چیخی تھی۔۔اُس نے دونوں کو دیکھ کر نفی میں "

سر ہلایا تھا۔۔

اُسے پھر سے تکیہ بُلند کرتا دیکھ کر وہ ایک دم اُٹھ کر کمرے سے باہر بھاگا تھا۔۔لیکن

پھر حسبِ عادت اُس نے دروازے سے سر نکالا تھا۔۔

لیکن بھایان بابا نے مجھے بڑا ڈسا-پوائنٹ (مایوس) کیا ہے۔۔لگتا ہے اُنہیں آپ "

سے کلاسز لینی پڑیں گی "۔۔وہ آنکھ دبا کر کہتا غائب ہوا تھا۔۔عُمر زور سے ہنسا تھا

یہ کسی دن پٹے گا مجھ سے "۔۔اُس کے ہنسنے پر وہ مزید چِڑ گئی تھی۔۔"

مذاق کر رہا ہے یار "۔۔عُمر نے اُسے بہلانا چاہا تھا۔۔دودھ کا گلاس اُس کے ہاتھ "

میں دیتی وہ واشروم میں چلی گئی تھی۔۔وہ رعنا کے بجائے احسن صاحب سے بات

کرنے کا سوچنے لگا تھا۔۔

. . . . . .

اُن کے سارے سبجیکٹس کے مارکس لگ گئے تھے وہ احد کے ساتھ یونیورسٹی جا کر اپنا رزلٹ دیکھ آئی تھی۔۔

اور اب جب سے آئی تھی رو رو کر اُس نے اپنا حشر خراب کر لیا تھا۔۔اُن دونوں بھائیوں نے ہی ٹاپ کیا تھا۔۔وہ احد سے دس نمبروں سے پیچھے رہ گئی تھی۔۔عُمر کے پہلے سیمسٹر کے مُقابلے میں احد صرف دو نمبروں سے پیچھے تھا۔۔

میں نے آپ سے کہا تھا، میں آپ لوگوں جیسی پڑھنے میں اچھی نہیں ہوں"۔۔" وہ اُس کے برابر تکیے میں مُنہ دیئے لیٹی چھکوں پھکوں رو رہی تھی۔۔

تو میری جان کوئی بات نہیں ناں، یہ بھی بہت اچھے مارکس ہیں سیریسلی۔۔" صرف دس نمبر ہی تو ہیں"۔۔وہ اُس کا کندھا ہلا کر بولا تھا۔۔وہ ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔

کوئی نہیں آپ نے ٹاپ کیا ہے اور وہ احد۔۔"۔۔وہ پھر رو دی تھی۔۔اصل دُکھ " شاید احد کے خود سے زیادہ مارکس لانے کا تھا۔۔

اُس بد تمیز نے ہمیشہ مجھ سے جھوٹ بولا، ایسا ہی ہوا ہے، اچھا نہیں ہوا"۔۔وہ مُنہ " بگاڑ کر احد کی نقل کرتی بولی، اُس کے انداز پر عُمر نے اُونچا قہقہہ لگایا تھا۔۔ جبھی دروازے پر دستک دیئے حسبِ عادت اُس نے سر اندر گھسایا تھا۔۔

جان کی امان پاؤں تو میں آجاؤں۔۔؟؟"۔۔وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا۔۔" اُسے دیکھ کر مِنہا نے خفگی کے اظہار سے چہرہ دوسری طرف پھیرا تھا۔۔اُس نے عُمر سے اشارتاً اُس کا موڈ پوچھا تھا۔۔ عُمر نے اپنا انگوٹھا اپنے گلے پر پھیرا تھا۔۔وہ اپنی خیر مناتا گھوم کر اُس کی طرف آیا تھا۔۔مِنہا نے ناراضگی کے طور پر اپنی گردن مزید اکڑائی تھی۔۔ عُمر دونوں کو دیکھ کر زیرِ لب مُسکرا رہا تھا۔۔احد اُس کے پاس نیچے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔۔

یار میں سچ کہہ رہا ہوں پتا نہیں کس اندھے نے پیپرز چیک کیے ہیں جو"
میرے۔۔"۔۔اُس سے پہلے کہ وہ جُملہ پورا کرتا۔۔مِنہا نے اُسے خونخوار نظروں
سے گھور کر اوپر چھت پر اپنی نظریں گاڑی تھیں۔۔

اچھا اِس بار میں پکا اپنے دو تین کو ئسچنز چھوڑ کر آجاؤں گا بس، خوش"۔۔وہ ہنوز"
اوپر چھت کو دیکھتی رہی تھی۔۔وہ دلچسپی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

بلکہ ایک نوٹ بھی لکھوں گا ایک بھائی کی گزارش ہے کہ اُس کے آدھے نمبرز"
اُس کی بہن کو دیئے جائیں، کیونکہ وہ اپنی بہن کی آنکھوں میں آنسو بلکل بھی نہیں
دیکھ سکتا"۔۔وہ معصومیت سے بول رہا تھا عُمر اُس کی بات پر مُسکرایا تھا۔۔اُس کے
لہجے میں اپنے لیے پیار دیکھ کر وہ مزید اپنی بے نیازی قائم نہیں رکھ پائی تھی۔۔

کتنی بار تم سے کہا ہے، یہ معصومیت کے ڈرامے اُس کے سامنے کرو جو تمہیں" جانتا نہ ہو"۔۔وہ بے ساختہ ہنسی تھی۔۔آنسوؤں بھری ہنسی۔۔اُسے ہنستا دیکھ کر وہ شُکر کا سانس لیتا اُوپر بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔

"آئی ایم پراؤڈ آف یو"

(مجھے تم پر فخر ہے)

وہ بے اختیار اُس کے گلے سے لگتی بولی تھی۔۔احد نے اُس کے پیچھے سے عُمر کو وکٹری کا سائن دکھایا تھا۔۔وہ بے آواز ہنسا تھا۔۔

آپ دونوں شام سات بجے ریڈی رہیے گا آج کا ڈنر مابدولت کروائیں گے آپ" دونوں کو"۔۔وہ کالر کھڑا کرتا حاتم طائی کی قبر کو لات مارتا بولا۔۔عُمر نے ایک ابرو اُچکا کر اُسے دیکھا تھا۔۔

اب ایسے نہ دیکھیں میرے اپنے ذاتی پیسے ہیں"۔۔وہ بُرا مناتا بولا۔۔وہ زور سے "
ہنسی تھی۔۔

یار میں کہاں اِس حال میں جاؤں گا"۔۔وہ اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے "
بولا۔۔

بھایان آپ نہیں چلیں گے تو یہ محترمہ بھی نہیں چلیں گی اور ابھی تو مجھے اِن سے "
ٹریٹ بھی لینی ہے۔۔آج کی آئس کریم مِنہا عُمر کھلا رہی ہیں"۔۔اُس کی بات پر
مِنہا نے اُسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔

بھایان یہ آپ کے سامنے رو رہی ہے، جبکہ اِنگلش میں سب سے زیادہ نمبر زلے "
کر بیٹھی ہوئی ہے پوری کلاس میں"۔۔عُمر اُسے دیکھ کر مُسکرایا تھا۔۔

ہاں تو ایک سبجیکٹ میں ہائیسٹ مارکس آجانے سے کون سا میں نے ٹاپ کر "
لیا"۔۔اُسے پھر سے ٹاپ نہ کرنے کا غم ستایا تھا۔۔احد نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا

تھا۔۔ عُمر کا قہقہہ نے ساختہ تھا۔۔اُس نے کھینچ کر احد کو کُشن دے مارا تھا۔۔وہ جانتی تھی اُس کے مارکس اتنے بھی بُرے نہیں تھے، لیکن بس ڈر تھا کہ کہیں وہ اُن دونوں بھائیوں سے پیچھے نہ رہ جائے اور اب عُمر کے سمجھانے پر اُس نے اپنے دل سے یہ بات نکال دی تھی۔۔ ثمینہ، رعنا اور احسن تینوں نے جانے سے انکار کر دیا تھا۔۔راستے میں وہ ارسلان کو بتائے بغیر اُسے پِک کیے ریسٹورنٹ پہنچے تھے۔۔

. . . . . .

بابا میں آجاؤں۔۔؟؟"۔۔اگلے دن اتوار کے باعث سب ہی گھر پر تھے، وہ دوپہر " کا کھانا کھانے کے بعد اُن کے کمرے میں آیا تھا۔۔اُسے دیکھ کر وہ بے اختیار کھڑے ہوئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے بُلا لیا ہوتا یار، اِس طرح تمہارا بار بار سیڑھیاں اُترنا ٹھیک ہے کیا۔۔"۔۔وہ " پریشان ہوتے اُس کی طرف آئے تھے۔۔

بابا میں اب بلکل ٹھیک ہوں۔۔یہ مما کہاں ہیں۔۔؟؟"۔۔اُس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے واشروم کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

وہ۔۔یہیں۔۔یہیں تھی ابھی۔۔شاید۔۔باہر ہو"۔۔احسن صاحب نظریں چُرا کر بولے تھے۔۔

یا شاید گیسٹ روم میں ہوں۔۔ہیں ناں بابا۔۔؟؟"۔۔اُس نے اُن کی آنکھوں میں دیکھ کر اُن سے تصدیق چاہی تھی۔۔وہ جان چُکا تھا،احسن صاحب بلکل خاموش ہوئے تھے۔۔

آپ کو پتا ہے بابا مجھے تکلیف سیڑھیاں اُترنے چڑھنے سے نہیں ہوتی بلکہ اُنہیں اِس کمرے میں نہ دیکھ کر مجھے تکلیف ہو رہی ہے"۔۔وہ رنجیدگی سے بولا تھا۔۔

احسن صاحب اب بھی خاموش تھے،اُن کے سامنے ثمینہ یا احد نہیں تھے جسے وہ

خاموش کروا کر کمرا چھوڑ دیتے،اُن کے سامنے وہ تھا، جس کی کوئی بھی بات وہ رد نہیں کر پاتے تھے۔۔وہ جُھکے سر سے اُس کے سامنے بیٹھے رہے تھے۔۔

"میں مانتا ہوں،اُنہوں نے آج تک آپ کو وہ سُکھ نہیں دیا جو ایک شوہر کو بیوی سے چاہیئے ہوتا ہے، میں یہ بھی مانتا ہوں اُنہوں نے کبھی ماں کی ذمہ داریاں نہیں نبھائی۔۔لیکن بابا"۔۔وہ رُکا تھا۔۔اُنہوں نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا، جس کی سُرخ آنکھیں اُنہیں تکلیف دے گئی تھی۔۔

"لیکن بابا۔۔وہ میری،احد کی ماں ہیں۔۔میں نے اُن کی مرضی کے خلاف جا کر اُن کا دل توڑا ہے بابا۔۔مجھ سے میرا رب میری ماں کے بارے میں سوال کرے گا۔۔کیا جواب دوں گا میں اللہ کو۔۔؟؟"۔۔وہ جانتے تھے کہ وہ اُن سے سوال نہیں کر رہا۔۔

اگر میں نے اُن سے پوچھے بغیر مِنہا سے نکاح کیا ہے تو اِس کا ہر گز یہ مطلب" نہیں ہے کہ اُن کی اہمیت میری زندگی میں کم ہو گئی ہے۔"۔۔اُس نے اُن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔

میرا اُن کو بتائے بغیر اتنا بڑا فیصلہ اور وہ بھی جس میں اُن کی مرضی ہی نہیں تھی" اُن کو دھچکا لگا ہے، پھر آپ کی باتیں، آپ کا روّیہ۔۔وہ ٹوٹ گئی ہیں بابا، مما وہ مما رہی ہی نہیں ہیں۔۔اُنہوں نے آنی سے اور مجھ سے اپولوجائز (معذرت کرنا) کیا ہے، وہ بدل گئی ہیں، وہ سرتاپیر بدل گئی ہیں اور آپ کو پتا ہے بابا جن لوگوں کو اپنی ایگو بہت عزیز ہوتی ہے جب وہ لوگ ٹوٹتے ہیں تو اُنہیں سنبھال لینا چاہیئے، ورنہ ہم اُنہیں کھو دیتے ہیں"۔۔وہ ایک دم کھڑا ہوا تھا۔۔احسن صاحب نے اُسے دیکھا تھا۔۔

میں نے مما سے کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی کروں گا، نہ میں یہاں آپ کو" پریشرائزڈ (دباؤ ڈالنے) کرنے آیا ہوں، میں چاہتا ہوں اِس بار آپ اپنے دل کی

سُنیں۔۔میں آپ دونوں سے بہت محبت کرتا ہوں،میرے لیے آپ دونوں کی عزت بہت اہم ہے"۔۔اپنی بات کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

. . . . . .

یااللہ مجھے معاف فرمادے۔۔اپنی میں میں رہ کر میں نے تجھے کھو دیا اپنے سارے رشتے کھو دیئے،اب میرے پاس کچھ نہیں بچا میرے رب"۔۔وہ سجدے میں گریں رو دی تھیں۔۔وہ روز رب کے آگے گڑگڑاتیں شاید اُنہیں معافی مل جائے، شاید اُنہیں سکون مل جائے

بھابھی"۔۔ثمینہ اُن کے لیے چائے لائی تھیں،اُنہوں نے کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھایا تھا لیکن اُنہیں جائے نماز پر بے سُدھ دیکھ کر اُن کے ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔عُمر نے ڈاکٹر کو کال کر دی تھی جو کہ دس منٹ میں حاضر تھا۔۔احسن صاحب بھی اندر آئے تھے۔۔

اِنہوں نے کسی بات کا اسٹریس لیا ہے، اِنہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں ورنہ" مجھے ڈر ہے کہ کہیں اِنہیں نروس بریک ڈاؤن نہ ہو جائے"۔۔ڈاکٹر کی بات پر سب کی پریشان ہو اُٹھے تھے۔۔

یہ کچھ دوائیں ہیں اِنہیں باقاعدگی سے کھلائیں اور اِن کی ڈائٹ کا خیال رکھیں، لگتا" ہے یہ اپنے کھانے پینے کا بلکل خیال نہیں رکھتیں"۔۔اُنہوں نے دواؤں کا پرچہ عُمر کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔۔جو پریشان نظروں سے ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔اور احسن صاحب نے نظریں اُس پر تھیں۔۔احد دواؤں کا پرچہ اُس کے ہاتھ سے لیتا ڈاکٹر کو چھوڑنے باہر نکل گیا تھا۔۔

آنی میں یہاں ہوں مما کے پاس۔۔آپ لوگ بے فکر ہو جائیں۔۔مِنہا تم مما" کے لیے سوپ بنالو"۔۔اُس کی بات پر وہ سر ہلا کر چلی گئی تھی۔۔

بھابھی جاگ جائیں تو بتانا بیٹا"۔۔ثمینہ عُمر سے کہتیں احسن صاحب پر ایک نظر" ڈال کر باہر چلی گئی تھیں۔۔عُمر اُن پر نگاہیں جماتا اُن کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔

احسن صاحب کی نظریں رعنا پر اُٹھی تھیں۔۔

وہ اُنہیں بہت کمزور لگی تھیں۔۔

جن لوگوں کو اپنی ایگو بہت عزیز ہوتی ہے جب وہ لوگ ٹوٹتے ہیں تو اُنہیں سنبھال" لینا چاہیئے،ورنہ ہم اُنہیں کھو دیتے ہیں"۔۔عُمر کے لفظوں کی بازگشت پر اُنہوں نے اپنی کنپٹی سہلائی تھی۔۔پھر جیسے اُن میں اپنا ہی بوجھ اُٹھانے کی سکت نہ رہی ہو۔۔وہ ایک دم بیڈ پر گرنے کے انداز سے بیٹھے تھے،عُمر نے چونک کر اُنہیں دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

اُن کی آنکھ کُھلی تواُنہیں اپنے جسم میں بے تحاشہ درد محسوس ہوا تھا۔۔ایک آہ بھر کراُنہوں نے کروٹ لی تھی جب ہاتھ کسی سے ٹکرایا تھا۔۔ساتھ لیٹے وجود کو دیکھ کر وہ گنگ ہوئی تھیں لیکن پھر اُن کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔۔جب ساتھ لیٹا وجود ایک دم اُٹھ بیٹھا تھا۔۔

کیا ہوا۔۔کہیں درد ہو رہا ہے۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب نے اُن کا ہاتھ تھام کر" نرمی سے پوچھا تھا۔۔اُن کے پوچھنے پر رعنا کے رونے میں تیزی آئی تھی۔۔ہاتھوں پر زور دیتیں وہ بمشکل اُٹھ بیٹھی تھیں،وہ بے تحاشہ رو رہی تھیں۔۔

رعنا۔۔رعنا"۔۔احسن صاحب نے اُنہیں بازو کے گھیرے میں لیتے ہوئے اپنے" ساتھ لگایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

احس۔۔احسن۔۔مم۔۔میں نے بہت بُرا۔۔بُرا۔۔کیا"۔۔وہ روتی ہی چلی گئی" تھیں۔۔

..سب بُھلادو رعنا۔"۔۔احسن صاحب کے دل سے بھی ایک بوجھ اُترا تھا"

. . . . . .

رعنا اپنے کمرے میں شفٹ ہو گئی تھیں اور اب اُن کی طبیعت بھی کافی بہتر تھی۔۔ احسن صاحب نے دو دن آفس سے چُھٹی کر کے اُن کا خیال رکھا تھا۔۔آج سے اُن دونوں کی کلاسز شروع ہو گئی تھیں وہ پہلے ہی کی طرح احد کے ساتھ یونیورسٹی گئی تھی۔۔دن معمول پر آ گئے تھے۔۔احد کا اُسے چھیڑنا اب مزید بڑھ گیا تھا اور وہ کبھی احسن صاحب تو کبھی عمر سے اُس کو ڈانٹ پٹواتی تھی۔۔ایک ثمینہ ہی تھیں جو احد کی سائیڈ لیتی تھیں۔۔

منہا اور رعنا کا رشتہ بظاہر زبانی نہیں تھا لیکن دونوں کی محبت کا محور ایک ہی شخص تھا اور وہ کہتے ہیں ناں کہ جس سے محبت ہو اُس سے جُڑے ہر رشتے سے خود بہ خود محبت ہو جاتی ہے۔۔

اتنے بڑے دل دہلا دینے والے حادثے کے بعد دونوں ایک دوسرے کے قریب آگئی تھیں۔۔دونوں کو یہ بات سمجھ آگئی تھی کہ انسان جب اللہ کی طرف سے دی گئی نعمت کی ناقدری کرتا ہے تو اللہ کبھی کبھی ناراضگی میں وہ چیز واپس بھی لے لیتا ہے،اور اُس کے آگے تو انسان بے بس ہی ہو جاتا ہے،اور اُن تکلیف دہ پندرہ دن کی آزمائش دونوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھا گئی تھی۔۔

"چائے تو میں منہا کے ہاتھ کی پیوں گی"

"عمر تم نے منہا کو وہاں کا کھانا ٹیسٹ کروایا ہے"

رعنا کے ان جملوں سے سب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے منہا کو عمر کی زندگی میں دل سے قبول کر لیا تھا۔۔

جب کچھ دن بعد رات ڈنر پر اُس نے دوبارہ سے آفس جانے کی بات کی تھی،سب نے ہی اُسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔

نہیں بیٹا ابھی نہیں"۔۔یہ ثمینہ تھیں۔۔"

اور کیا ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں تمہیں"۔۔رعنا نے بھی اُسے گھورا تھا۔۔"

ابھی آپ بلکل ٹھیک نہیں ہوئے"۔۔مِنہا نے اُس کے آگے پلیٹ رکھی تھی"

انداز میں خفگی تھی۔۔اُس نے گہرا سانس لے کر احسن صاحب کو دیکھا تھا۔۔اُس کی شکل دیکھ کر وہ ہنس دیئے تھے۔۔

نہیں آپ بھی کچھ کہہ دیں"۔۔اُس کی بات پر وہ کھل کر ہنسے تھے۔۔"

یار کہہ تو سب ٹھیک رہے ہیں"۔۔وہ ہنسی روک کر بولے تھے۔۔"

بابا۔۔اور آپ سب لوگ۔۔"۔۔اِس بار اُس نے سنجیدگی سے سب کو دیکھ کر"

www.novelsclubb.com

مخاطب کیا تھا۔۔

میں گھر پر بھی گھومتا پھرتا ہوں، آفس جا کر مجھے بیٹھ کر ہی اپنے کام دیکھنے ہیں،"

"گاڑی میں جاؤں گا، گاڑی میں آؤں گا۔۔اِس لیے آپ۔۔

لیکن میرا بچّہ۔۔"۔۔ثمینہ نے کچھ کہنا چاہا تھا"

نہیں آنی پلیز۔۔اور آپ سب سے میں کہہ رہا ہوں مجھے جتنا آرام کرنا تھا" کر لیا۔۔الحمد اللہ آئی ایم فٹ اینڈ فائن۔۔کل سے میں آفس جا رہا ہوں۔۔اینڈ آف دی ڈسکشن، یہ کباب کی ڈش پاس کرو"۔۔بات ختم کرتے ہوئے اُس نے خود کو گھورتی مِنہا سے کہا تھا۔۔ایک ناراض نظر اُس پر ڈال کر مِنہا نے اُسے ڈش تھمائی تھی۔۔

. . . . . .

ڈنر کے بعد سب ہی لاؤنج میں بیٹھے تھے جب مِنہا سب کے لیے چائے لے آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے بھایان یہ میری بہن کے ساتھ ناانصافی نہیں ہے"۔۔مِنہا نے ہاتھ سے" کپ لیتے ہوئے اُس کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی۔۔عُمر نے ابرو اچکا کر اُسے دیکھا تھا، بلکہ سب ہی کی نظریں اُسی پر تھیں۔۔

انوکھے ہیں آپ بھئی، نہ ولیمہ نہ ہنی مون بیگم صاحبہ یونیورسٹی جا رہی ہیں میاں" صاحب آفس۔۔کم از کم میری بہن کو کہیں باہر تو لے جائیں۔۔ہنی مون یونو"۔۔ سب کے سامنے ایسی بات بات پر مِنہا نے دانت کچکچا کر اُسے دیکھا تھا۔۔

بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے احد"۔۔احسن صاحب کے ساتھ رعنا نے بھی اُس کی تائید" کی تھی۔۔اُس کی بے ساختہ نظریں عُمر سے ملی تھیں۔۔وہ نگاہوں کے ساتھ رُخ ہی پھیر گئی تھی۔۔وہ مُسکرایا تھا۔۔

احسن کچھ دنوں میں اِن دونوں کا ولیمہ رکھتے ہیں، کیا خیال ہے۔۔؟"۔۔رعنا نے" سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھا تھا۔۔مِنہا کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔

بھئی نیک خیال ہے"۔۔وہ مُسکرائے تھے۔۔"

اُس کے بعد بھایان لے جائیں گے میری بہن کو کہیں"۔۔احد نے مِنہا پر نظر ڈال کر عُمر کو دیکھا تھا۔۔وہ اُسے نظروں کے حصار میں لیے مُسکرا رہا تھا۔۔جس کے چہرے پر پھیلے شرم وحیا کے رنگ اُسے مزہ دے رہے تھے۔۔

مجھ۔۔مجھے لیکچرز دیکھنے ہیں"۔۔وہ جلدی سے کہہ کو اوپر بھاگی تھی۔۔سب ہی ہنس دیئے تھے۔۔

پھر ڈن ہے ناں بابا"۔۔احد نے احسن صاحب سے پوچھا تھا۔۔"

بلکل ڈن"۔۔وہ خوشدلی سے بولے تھے۔۔وہ رضامندی ظاہر کرتا دونوں ہاتھ اُٹھاتا ہنس دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

ایک ہفتے بعد اُن کا شاندار ولیمہ قرار پایا تھا۔۔

اور اگلے ہی دن وہ اُسے اُس کے کہنے کے مطابق شمالی علاقہ جات ہنی مون پر لے آیا تھا۔۔۔

وہ لوگ صبح گیارہ بجے اسلام آباد پہنچے تھے، اُس کو سارا اسلام آباد گُھما کر وہ مغرب کے وقت مری پہنچے تھے، موسم مُتوسط تھا نہ گرمی نہ سردی۔۔

پیدل ہی اِدھر اُدھر گھومتے، ڈنر کر کے وہ دونوں اب سڑک پر گھوم رہے تھے۔۔

یار کاش سردی کا موسم ہوتا تو تم اور زیادہ انجوائے کرتی"۔۔وہ اُس کو دیکھ کر" بولا۔۔

میں نے سنو فال بھی نہیں دیکھی"۔۔وہ منہ بسور کر بولی۔۔"

www.novelsclubb.com

چلو اب اپنے سیکنڈ ہنی مون کے لیے دسمبر جنوری میں لے آؤں گا تمہیں"۔۔وہ" شرارت سے بولا۔۔

ہنی مون صرف ایک بار ہوتا ہے"۔۔وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتی بولی" تھی۔۔عمر کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

میری جان کتنی معصوم ہے"۔۔وہ اُسے خود سے لگاتا بولا تھا۔۔وہ اُس کے بیچ روڈ" پر بے تکلفی کے اُس مظاہرے پر بلش ہو کر اُس سے الگ ہوئی تھی۔۔

تقریباً ایک مہینہ سے وہ اُس کے ساتھ ایک کمرے میں رہی تھی وہ کبھی ذو معنی بات بھی کر دیتا تو وہ سُرخ پڑ جاتی تھی۔۔اُس کی چھوٹی موٹی گُستاخیوں پر وہ سٹپٹا ہی جاتی تھی، عمر اُس کے معصومیت کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتا تھا وہ آہستہ آہستہ بڑی محبت اور اعتبار سے اُسے اِس رشتے کے بارے میں باور کرواتا آرہا تھا، کچھ ثمینہ جو وقتاً فوقتاً اُسے اِس رشتے کے فطری تقاضوں کے بارے میں سمجھاتی رہتی تھیں۔۔

. . . . . .

اُس کی بے حساب چاہتوں اور محبتوں کی قربتوں میں وہ مزید نکھرتی چلی گئی تھی۔۔

پر کبھی کبھی اُس کی شدتوں سے وہ گھبرا جاتی تھی۔۔

اُس کی گھبرائی شکل دیکھ کر وہ ہمیشہ اپنی شدتوں پر بڑی مُشکلوں سے بندھ باندھ دیتا تھا۔۔

دو ہفتے اُس کی سنگت میں کیسے گزرے پتا بھی نہیں چلا تھا، آج صبح کی فلائیٹ سے وہ دونوں واپس آئے تھے۔۔ سب ہی اُسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے، وہ شرمائی لجائی نظریں نیچے کیے ہوئے تھی۔۔ ثمینہ نے بے اختیار نظرِ بد کی دعائیں پڑھ کر دونوں پر پھونکی تھیں۔۔

لیں آنی آپ کی بیٹی لے آیا ہوں"۔۔ وہ شرارت سے ثمینہ سے بولا تھا، انہوں" نے نہال ہوتے اُس کی پیشانی چُومی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ایک منٹ، پہلے دیکھ تو لینے دیں جو لے کر گئے تھے وہی لے کر آئے ہیں"

ناں"۔۔احد اُس کے قریب آکر شرارت سے اُسے سر سے پیر تک دیکھتا بولا، آج وہ اُسے گھور کر رہ گئی۔۔

ہاں ہاں وہی ہے"۔۔وہ اُس کے گھورنے پر زور سے بولا تو سب ہی ہنس دیئے"

تھے عمر کا قہقہہ سب سے بُلند تھا۔۔

. . . . . .

جلدی کرلو یار، ارسل کے دس فون آچکے ہیں"۔۔وہ گھڑی باندھتا اُس سے بولا"

تھا، جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی۔۔

آج ارسلان کی بارات تھی۔۔سب کچھ آناً فاناً طے ہوا تھا، دلہن کا اُس کی چچازاد ہونے کے باعث زیادہ سوچ بچار میں ٹائم ضائع نہیں کیا گیا تھا ایک مہینہ کے اندر سب طے کر کے آج بارات کا دن آپہنچا تھا۔۔

آپ چلے جائیں میں نہیں جا رہی"۔۔اُس کی جھنجھلائی ہوئی آواز پر عُمر نے سر اُٹھا" کر دیکھا تھا، جہاں وہ ایک ہاتھ سے بریسلٹ کا لاک لگانے کے چکر میں روہانسی ہو رہی تھی۔۔

شاکنگ پنک لونگ گولڈن کام دار شرٹ بڑا سا گولڈن گرارا ہلکی سی ہیل سینڈل، پنک ہی ڈوپٹہ جس پر کہیں کہیں گولڈن چھن لگے ہوئے تھے جو کہ آج نئے خوبصورت اسٹائل سے سر پر تھا۔۔

کیوں اتنی مُشقت کرتی ہو، ہم کس لیے ہیں"۔۔وہ اُس کے پاس آ کر اُس کی کلائی" تھام کر اُس کو خاص نظروں سے دیکھتا بولا۔۔بلیک کُرتا شلوار میں وہ سامنے کھڑا تھا منہا سے ایک کے بعد دوسری نظر ڈالی ہی نہ گئی تھی۔۔

عمر کی ایسی نظروں سے وہ ہمیشہ کی طرح خائف ہوئی تھی۔۔

چھوڑو یار منع کر دیتے ہیں، نہیں چلتے"۔۔ بریسلٹ پہنا کر اُس کی کلائی کو اُونچا کیا" تھا۔۔ پھر کلائی پر اپنے لب رکھے تھے۔۔

ایسے کیسے، ارسل بھائی ناراض ہو جائیں گے"۔۔ وہ اُس کے تیور جان کر جلدی" سے بولی تھی، جیسے وہ واقعی میں رُک رہا تھا، اُس کے انداز پر وہ زور سے ہنسا تھا، تبھی دروازے پر زوردار دستک ہوئی تھی۔۔ وہ بے ساختہ اُس سے دور ہوئی تھی۔۔

مِنو تم واپس آ کر بھایان کو جی بھر کر لطیفے سُنانا، ابھی باہر آ جائیں آپ دونوں، بابا" غصہ ہو رہے ہیں"۔۔ احد دروازے سے سر اندر ڈال کر بولتا اُس کے ہنسنے کی آواز باہر آنے کا بتا گیا تھا۔۔

ہمیشہ تمہارے بھایان ہی دیر کرواتے ہیں"۔۔ وہ اُسے گھور کر بولتی جھپاک سے" باہر نکل گئی تھی، کہیں واقعی میں وہ اپنے جانے کا ارادہ مؤخر ہی نہ کر دے۔۔ اُس کی کس کس ادا پر وہ فدا نہ ہوتا بھلا۔۔ اُٹھتے بیٹھے اُس پر شُکر واجب ہو گیا ہو جیسے۔۔

. . . . . .

ارسلان بوسکی کے شلوار قمیض میں بلیک ویسٹ کوٹ اور کندھوں میں اجرک اور گلے میں پھولوں کا ہار پہنے جچ رہا تھا۔۔

میرا یار"۔۔عمر نے بھرپور طریقے سے اُس کو گلے لگایا تھا۔۔"

کیسی ہو گڑیا۔۔؟؟"۔۔وہ اب اُس کے سر پر ہاتھ رکھتا اُس سے پوچھ رہا تھا۔۔"

ٹھیک ہوں، ارسل بھائی بہت بہت مُبارک ہو، آپ بہت اچھے لگ رہے"

ہیں"۔۔وہ اُسے دیکھ کر سچائی سے کہہ گئی۔۔

انعم، حرا، رضا اور وسیم بھی مدعو تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا عُمر سے بھی زیادہ۔۔؟؟"۔۔وہ شرارت سے پوچھ رہا تھا۔۔وہ جھینپی تھی،"

دونوں زور سے ہنسے تھے۔۔

ارسل بھائی اِن سے تو کسی کا مُقابلہ ہی نہیں ہے، کیوں مِنو"۔۔احد پیچھے سے آکر" اُس کو مزید چھیڑتا بولا۔۔وہ حسبِ عادت اُسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔احد اور باقی سب الگ گاڑی میں تھے وہ لوگ ابھی پہنچے تھے۔۔

شُکر ہے ارسل بھائی اب میری باری تو آئی"۔۔وہ ارسلان کے گلے لگتا" معصومیت سے بولا تھا، سب ہی ہنسے تھے۔۔

بیٹا جی پہلے اپنا خرچہ تو اُٹھانا شروع کرو"۔۔احسن صاحب اُس کا کان کھینچتے" بولے۔۔

بہتر ہے ابھی نہ ہی آئے میری باری، میری بیوی میری بیستی برداشت ہی نہیں" کر سکے گی"۔۔عمر اور ارسلان کا قہقہہ جاندار تھا۔۔۔

. . . . . .

سُنو ابھی چینج نہیں کرنا میں ابھی دو منٹ میں آرہا ہوں"۔۔گاڑی پورچ میں"

رُوک کر وہ اُسے محبت بھری نظروں سے دیکھ کر بولتا اُس کی جان نکال گیا تھا۔۔

لیکن مجھے بہت نیند آرہی ہے"۔۔وہ مصنوعی جمائی لیتی بولی تھی۔۔"

تمہاری نیند میں آکر بھگاتا ہوں"۔۔وہ اُس کی طرف جُھک کر بولا تو وہ جلدی سے"

دروازہ کھول کر اُتر کر اندر بھاگی۔۔

اندر داخل ہو کر پیچھے مڑ کر دیکھتی وہ سیدھا رعنا سے ٹکرائی تھی۔۔

ارے ارے آرام سے"۔۔وہ بے اختیار اُسے کندھوں سے تھام گئی تھیں۔۔"

کیا ہوا ہے۔۔؟؟"۔۔غور سے اُس کا لال گلنار چہرہ دیکھا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ۔۔وہ!!"۔۔وہ پیچھے دیکھتی بے ساختہ کچھ بولتے بولتے رُکی تھی۔۔رعنا ایک"

لمحے کو ساکت رہ گئی تھیں، سامنے کھڑی لڑکی کے چہرے کا ہر نقش چیخ چیخ کر اُن

کے بیٹے کی محبت کا اقرار کر رہا تھا۔۔

اُس سمے وہ لڑکی انہیں دل کے بہت قریب محسوس ہوئی تھی، وہ اچانک محبت سے مُسکرائی تھیں۔۔

میں ڈانٹوں گی اُسے، بہت تنگ کرتا ہے میری بہو کو، ہے ناں"۔۔وہ شرارت" سے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھ رہی تھیں، جہاں اُنہیں اپنے بیٹے کا واضح عکس دکھائی دیا تھا۔۔اُسے ڈھیروں شرم نے آلیا تھا

نن۔۔ نہیں!!"۔۔وہ جلدی سے بولتی اندر بھاگی تھی۔۔رعنا کو لگا زندگی تو یہی" ہے، اب تک وہ اللہ کی کن کن نعمتوں کو جُھٹلاتی آئی تھیں۔۔وہ نم آنکھوں سے مُسکراتی کچن میں اپنے اور احسن کے لیے چائے بنانے گئی تھیں، اب وہ باقی کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے بچوں کے لیے وقف کر کے اپنے رب کا شُکر ادا کرنا چاہتی تھیں۔۔

. . . . . .

وہ سر مستی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔ناب گھما کر اندر داخل ہو کر اُس نے کمرے میں طائرانہ نگاہ دوڑائی وہ اُسے کہیں نہیں دکھی تھی۔۔

اُس نے جلدی سے واش روم کے دروازے کی ناب گھمائی وہ کھلتا چلا گیا۔۔

کمرے سے نکل کر وہ احد کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔۔

"کہاں ہے وہ۔۔؟؟"۔۔کمرے میں نظر دوڑاتا وہ واش روم چیک کرنے لگا تھا۔۔

"کون"۔۔اُس نے لیپ ٹاپ بیڈ پر رکھ کر حیرانی سے بھائی کو دیکھا تھا۔۔جواب باہر جا رہا تھا۔۔

"پتا نہیں کب بڑی ہو گی میری بیوقوف بہن"۔۔دائیں بائیں سر ہلاتا وہ واپس اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اُسے پتا تھا وہ کہاں ہو گی، وہ اپنے ہی دھیان میں سیڑھیاں اُترتا نیچے آیا تھا۔۔

کیا ہوا بیٹے۔۔؟؟ نہیں ملی کیا۔۔؟؟"۔۔رعنا ظاہر سنجیدگی سے پوچھ رہی تھیں۔۔

کون"۔۔ایک لمحے کو وہ ٹھٹھکا تھا۔۔"

وہی جِسے تم ڈھونڈ رہے ہو"۔۔رعنا شرارت سے اُس کا چہرہ دیکھ کر بولی تھیں،"

ہاتھوں میں تھامی ٹرے میں چائے کے دو کپ تھے۔۔ایک لمحے کو وہ گڑبڑایا تھا۔۔

نہیں میں تو کافی بنانے آیا تھا"۔۔وہ خود کو سنبھالتا کچن کی طرف دیکھتا بولا۔۔"

بیٹا تمہاری والی کافی ثمینہ کے کمرے میں ملے گی"۔۔وہ بیٹے کا گڑبڑایا انداز دیکھ کر" شرارت سے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

اُف یہ لڑکی تو اچھے خاصے بندے کو سب کے سامنے چُغد بنا دیتی ہے"۔۔وہ کھسیا" کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ثمینہ کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔

. . . . . .

کیا سوچ رہی ہو۔۔؟؟"۔۔رعنا میں آئی مثبت تبدیلی احسن صاحب کو زندگی بھر " کا سکون بخش گئی تھی۔۔اور آج تو وہ اپنے ہاتھوں سے اِن کے لیے چائے بنا کر لائی تھیں اور اِس وقت وہ چائے کا کپ ہاتھ میں لیے سامنے دیوار کو دیکھ رہی تھیں۔۔

رعنا کیا سوچ ہی ہو۔۔؟؟"۔۔وہ اُن کی طرف آکر بیٹھے۔۔۔"

کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا۔۔؟؟"۔۔وہ نم آنکھوں سے بول رہی تھیں،احسن" نے انہیں بولنے دیا۔۔

ساری زندگی شوہر کی نافرمانی کرنے والی عورت کو کیا اللہ معاف کر دے گا"۔۔" آنسو تیزی سے آنکھوں میں جمع ہوئے تھے۔۔

مجھے نہیں یاد اِحسن میں نے اپنے بچوں کو کبھی چُوما ہو،پھر بھی اِحسن پھر بھی"۔۔" اب وہ پُھوٹ پُھوٹ کر رو دی تھیں۔۔

رعنا"۔۔اُنہوں نے اُن کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔"

پھر بھی اُنہوں نے اپنی ماں سے کبھی نفرت نہیں کی"۔۔وہ اب اُن کے ہاتھ تھام کر بے تحاشہ رو رہی تھیں۔۔

"کیسے بچے ہیں میرے، آپ اور وہ ثمی۔۔ ثمینہ، آپ سب لوگ محبت کی مٹّی سے گندھے ہوئے ہیں، اور وہ لڑکی سر تا پا محبت ہے، میں آپ جیسی نہیں ہوں، کیوں، میں آپ لوگوں جیسی کیوں نہیں ہوں"۔۔اب وہ اُن کے ہاتھوں پر سر رکھے شدتوں سے رو دی تھیں۔۔

"میں نے اپنے بچوں کا بچپن بھی نہیں دیکھا صحیح سے، میں اِس نعمت سے بھی محروم رہی۔۔ ہم ٹھوکر کھانے سے پہلے کیوں نہیں سوچتے، کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا اِحسن"۔۔وہ اُن کی آنکھوں میں دیکھتی ایک آس سے پوچھ رہی تھیں۔۔

"اللہ اپنے بندوں کی واپسی کا ہمیشہ انتظار کرتا ہے رعنا"۔۔وہ اُن کے آنسو صاف کرتے بولے تھے۔۔

تمہارے بیٹے، میں، ثمی، تمہاری بہو ہم سب تم سے بہت محبت کرتے ہیں" وہ" رُکے تھے۔۔اب بولے تو لہجہ شرارت بھرا تھا۔۔

اور رہی بات بچوں کے بچپن کی تو تم میں اور ثمی اب اپنے بچوں کے بچوں کا بچپن" اِنجوائے کریں گے ان شاءاللہ"۔۔اُن کی بات پر وہ ہنس دی تھیں۔۔

ان شاءاللہ"۔۔پھر دل سے مُسکرائی تھیں۔۔"

. . . . . .

اماں آج میں آپ کے ساتھ سوؤں گی"۔۔اُس نے اُن کے بیڈ پر بیٹھ کر ڈوپٹہ" کھولا تھا پھر سائیڈ پر پھینکتی تکیے کو گود میں رکھا تھا۔۔

باہر آتی اُس کی آواز پر وہ دلکشی سے مُسکرایا تھا۔۔

نہیں جانِ من"۔۔وہ خود سے بول کر کمرے کے دروازے پر آرُکا تھا۔۔"

فوراً سے اُٹھ کر اپنے کمرے میں جاؤ"۔۔وہ سختی سے بولی تھیں۔۔"

اماں آپ کو اب مجھ سے بلکل بھی محبت نہیں رہی"۔۔وہ بسوری تھی۔۔اُس نے لب دانتوں میں دبا کر اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا تھا

مِنہا میری بلیو فائل نہیں مل رہی یار"۔۔جب اچانک کمرے میں اُس کی آواز گونجی تھی۔۔اُس کی آنکھوں میں شرارت دیکھ کر منہا کا دل اُچھلا تھا۔۔

مجھے کیا پتا، آپ اپنی فائلز خود ہی رکھتے ہیں"۔۔وہ کنی کترا کر بولی تھی۔۔"

ہاں لیکن وہاں نہیں ہے یار"۔۔وہ بظاہر مصنوعی جُھنجھلاہٹ سے بولا تھا۔۔"

منہا اُٹھو فوراً جا کر فائل دیکھو"۔۔ثمینہ اُسے مسلسل وہیں جمے دیکھ کر غصہ ہوئی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

آ کر دیکھ دو پلیز"۔۔وہ کہہ کر پلٹ گیا، اِس یقین کے ساتھ کے اب ثمینہ اُسے کمرے میں بھیج کر ہی دم لے گی۔۔

اور وہی ہوا کچھ سکینڈ بعد وہ اُوپر کی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔ عمر کی آنکھوں میں اُمڈتے خاص جذبات پر اُس کا دل ہمیشہ ایک الگ لے پر دھڑکتا تھا۔۔

اُس نے ڈرتے ڈرتے پہلے کمرے کے اندر سر ڈالا تھا وہ کہیں بھی نہیں تھا، وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔ پھر جلدی سے واڈروب کھول کر فائلوں والی دراز میں سر دیا تھا۔۔

تقریباً ساری فائلز ہی بلیو ہیں، اب مجھے کیا پتا کونسی فائل ڈھونڈ رہے ہیں"

جناب"۔۔ جلدی جلدی تمام فائلوں کو اوپر نیچے کرتی وہ جھنجھلائی تھی۔۔

محبت کی فائل"۔۔ اُس کے بلکل پاس آکر پیچھے سے اُسے اپنی بانہوں میں لے کر"

وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا تھا۔۔ اُس کا دل حلق میں آیا تھا۔۔ عُمر نے دھیرے سے اُس کا رُخ اپنی طرف کا تھا۔۔

میری آنکھوں نے پکڑا ہے اُنہیں کئی بار رنگے ہاتھ،"

"وہ عشق کرنا تو چاہتے ہیں مگر گھبراتے بہت ہیں

اُس کے چہرے کو بہت محبت سے اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ اُس پر اپنی نظریں ٹکاتا دلکش انداز میں بولا تھا۔۔

مِنہا کی نظریں حیا کے بوجھ سے جُھکی تھیں۔۔

میرے وجود میں سانسوں کی روانی کے لیے،"

"تیرا مجھ میں دھڑکنا ضروری ہے

اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر وہ بہکے بہکے انداز میں کہتا بے تحاشہ چاہت سے اُسے خود میں سمو گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اور منہا نے اپنے دونوں بازو زور سے اُس کی کمر کے گرد لپیٹے تھے۔۔وہ بظاہر اُس سے چُھپتی پھرتی تھی پر اُس کے دل کو بھی اِس بات پر یقین تھا کہ اُسے سکون اور تحفظ اِنہی بانہوں میں ملے گا۔۔

تمہاری ناراضگی مجھ سے ہے، کھانے کا بھلا کیا قصور"۔۔وہ دونوں ٹانگیں اوپر بیڈ" پر رکھے رُوٹھی رُوٹھی بیٹھی ہوئی تھی۔۔گود میں رکھے کُشن پر دونوں ہاتھ رکھے وہ بائیں طرف دیکھنے میں مصروف تھی۔۔

اور وہ اُس کے پیروں کے پاس بریانی کی پلیٹ پکڑے بیٹھا اُسے کھانا کھلانے کی تگ دو میں تھا۔۔

مِنہا، منہ کھولو"۔۔وہ چمچ اُس کے منہ کے پاس لاتا بولا، اُس نے منہ مزید" دوسری طرف پھیرا تھا۔۔

میری جان میرا جانا ضروری ہے ناں، کیا کروں"۔۔پلیٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھتا وہ" اب بے چارگی سے کہہ رہا تھا

تو آپ کیوں جا رہے ہیں۔۔؟؟"۔۔آنکھوں میں آنسو لائے وہ اُس سے پوچھ "
رہی تھی۔۔

میں نہیں جاؤں گا تو بابا کو جانا پڑے گا، کیا تم چاہتی ہو اِس عمر میں بابا کو اتنی دور بھیج "
دوں۔۔؟؟"۔۔وہ اب سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

تو آفس میں سے کوئی اور چلا جائے"۔۔وہ اپنی ضد پر قائم تھی۔۔"

منہا، مجھے اب مزید فضول بحث نہیں کرنی، کھانا کھاؤ"۔۔اتنی دیر سے وہ اُسے "
پیار سے سمجھا رہا تھا پر اُس کی ضد بڑھتے دیکھ کر وہ سختی سے بولا تھا۔۔اِن آنکھوں
میں وہ اپنے لیے سختی کبھی برداشت نہیں کر پائی تھی، ابھی بھی اُس کے غصّے پر اُس
کی آنکھیں تیزی سے بھیگی تھیں۔۔

منہا"۔۔تبھی ثمینہ نے کمرے میں قدم رکھا تھا وہ ایک دم اُٹھ کھڑا ہوا تھا، وہ "
آفس سے لیٹ ہو رہا تھا۔۔اُسے آج لیٹ ہی جانا تھا، پر اب مزید دیر ہو رہی تھی۔۔

آنی اِسے کھانا کھلا دیں میں دس منٹ میں فون کر کے پوچھوں گا"۔۔وہ اُس پر غصے" بھری نگاہ ڈالتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔

مِنو کیوں اِسے ضد دلاتی ہو بیٹا"۔۔وہ اُس کی چھوڑی ہوئی جگہ پر آ بیٹھی تھیں۔۔"

آپ سب کو میری ضد نظر آتی ہے، اِنہیں کوئی کچھ نہیں کہتا وہ مجھ سے زیادہ" ضدی ہیں، دو تین دن میں آ جائے بندہ پورے دس دن، یہ بھی کوئی تُک ہوئی بھلا"۔۔اُس کی روتی ہوئی آواز دروازے کے باہر کھڑے اُس کے کانوں میں پڑی تو بے ساختہ ایک ہلکی سی مُسکان نے اُس کے لبوں کو چُھوا تھا۔۔

اُسے اپنے پروجیکٹ کے سلسلے میں دس دنوں کے لیے امریکہ جانا پڑ رہا تھا۔۔اور اُسے اتنی دور بھیجنے پر اُس کا دل راضی نہیں ہو رہا تھا۔۔

. . . . . .

یار خوشی خوشی بھیجو مجھے، ایسے رو کر بھیجو گی"۔۔آج اُس کے جانے کا دن آیا تھا"
اُس کی آنکھوں سے صبح سے آنسوؤں کی برسات جاری تھی، اُس نے اُس کا
آنسوؤں سے تر چہرہ اپنے سامنے کیا تھا۔۔

آپ ہمیشہ اپنی کرتے ہیں"۔۔وہ بے اختیار اُس کے سینے سے لگی رو دی تھی۔۔"
عمر نے اُس کے گرد اپنے مضبوط بازو پھیلائے تھے

میری جان"۔۔اُس کا چہرہ ایک ہاتھ سے اوپر کر کے اُس کے چہرے کے مُختلف"
نقوش کو وہ بے تابی سے اپنے لبوں سے چُھو رہا تھا، اُس کے اِس طرح رونے سے وہ
خود پریشان ہوا تھا۔۔

اتنے دن، دس دن، میں کیسے رہوں گی آپ کو دیکھے بغیر"۔۔وہ سر اُوپر اُٹھائے"
بھیگی آنکھوں سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھی۔۔

میں روز ویڈیو کال کروں گا پرامس"۔۔وہ اُس کی پیشانی چُومتا بولا۔۔"

مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آتی"۔۔اب وہ اُس کے سینے میں منہ چُھپائے اتنے پیارے انداز میں کہہ رہی تھی کہ ایک پل تو عُمر کا دل کیا نہ جائے۔۔

ایسے کرو گی تو میں وہاں کیسے رہوں گا منہا"۔۔وہ بے بسی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

منو، جانے والے کو روتے روتے رُخصت نہیں کرتے بیٹا"۔۔ثمینہ کی آواز پر وہ" ہمیشہ کی طرح اُس کی شرٹ سے چہرہ رگڑتی دھیرے سے اُس سے الگ ہوئی تھی۔۔عمر نے گہرا سانس بھر کر اپنی شرٹ کا حال دیکھا تھا۔۔

بیٹا، چلو نیچے سب انتظار کر رہے ہیں"۔۔وہ اُسے دیکھ کو بولیں پھر اچانک نظر اُس" کی لائٹ براؤن شرٹ پر پڑی جہاں اُس کے آنسوؤں کے نشان واضح تھے۔۔

شرٹ چینج کر لیتے تم"۔۔ثمینہ نے شرٹ کو دیکھ کر کہا تھا۔۔"

ارے نہیں آنی یہ ایسے زیادہ اچھی لگ رہی ہے"۔۔وہ ایک نظر شرٹ کو دیکھ کر" کہتا پھر شرارت سے اُسے دیکھا تھا۔۔وہ ہنس دی تھی۔۔آنسوؤں میں گھلی ہنسی عمر کا دل ایک پل کو بے ایمان ہوا تھا۔۔

وہ تینوں آگے پیچھے نیچے اُترے تھے جہاں رعنا،احسن،احد اور ارسلان اُس کے مُنتظر تھے،اُس واقعے کے بعد سب ہی اُس کے اتنے دور جانے پر پریشان تھے بس ظاہر اُس آنسوؤں کی ملکہ نے کیا تھا۔۔

لگتا ہے برسات ہوئی ہے"۔۔ارسلان اُس کا چہرہ دیکھ کر شرارت سے گویا ہوا۔۔"

برسات۔۔؟؟"۔۔احد حیرت سے چیخا تھا

ارے ارسل بھائی ہمارے گھر تو دو دن سے ساون کی جھڑی لگی ہے"۔۔وہ اُسے" دیکھ کر شرارت سے بولا تھا جب اُس نے کسی کا خیال کیے بغیر حسبِ عادت اُس

کے بازو پر تھپڑ مارا تھا۔۔سب کو ہنستا دیکھ کر اُس نے سر جُھکایا تھا، آنکھیں پھر بھیگی تھیں، جو کہ عمر کی آنکھوں سے پوشیدہ نہیں رہی تھیں۔۔

. . . . . .

وہ روز اُس سے ویڈیو کال پر بات کرتا سارے وقت میں وہ منہ بنائے کبھی شکوے کرتی، کبھی رو دیتی کبھی موڈ ہوتا تو ہنس کر بات کرتی اور وہ اُس کا چہرہ دیکھتا اُس کی ہر بات کا جواب مُسکرا کر دیتا۔۔

اپنا خیال رکھ رہی ہو ناں۔۔؟؟"۔۔اُس کے ہر بار کے پوچھے گئے سوال پر وہ ہر بار منہ بسور کر اپنا مخصوص جواب دیتی۔۔

آپ آجائیں اور خود رکھیں میرا خیال کوئی اپنا خیال خود بھی رکھتا ہے کیا"۔۔اِس کی بات پر وہ زور سے ہنستا تھا۔۔

کچھ دنوں سے اُسے اپنی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی، جو کھاتی واپس آجاتا، رعنا اور ثمینہ اُسے ڈاکٹر کے پاس لے گئی تھیں۔۔اور وہ جب سے آئی تھی روئے چلی جارہی تھی۔۔

اللہ کے کرم سے خوشخبری تھی۔۔وہ تب سے تکیے میں منہ دیئے پڑی رہی، اُسے اپنے احساسات سمجھ نہیں آرہے تھے، شاید قدرتی طور کا ڈر تھا اور اُس پر اپنی پڑھائی ادھوری رہ جانے کا غم، کچھ کم عمری اور نا سمجھی کی وجہ سے شرم و خجالت حالانکہ ثمینہ اُسے سمجھا سمجھا کے تھک گئی تھیں کہ ماں بننا تو عورت کے لیے عظیم بات ہے، شرم سے منہ چُھپانے کی بات تھوڑی ہے، اُن کی بات پر وہ اور شدت سے رودی تھی، وہ بھی یہاں نہیں تھا، اور شاید اصل بات یہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

بھایان میرے لیے ایک خوشخبری ہے، سوچا آپ سے شئیر کرلوں"۔۔آج اُس" کا چھٹا دن تھا وہاں۔۔

تمہارے مِڈ ٹرمز میں 100% آئے ہیں"۔۔وہ اندازہ لگاتے بولا۔۔وہ ویڈیو کال پر تھے، احد اِس وقت لاؤنج میں تھا۔۔

"ایک تو اتنا بورنگ گیس اوپر سے اتنی ناممکن بات"۔۔احد کا منہ بنا تھا۔۔

"تو پھر تم ہی بتا دو یار"۔۔اُس کی بات پر وہ مُسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔

"میں چاچو بننے والا ہوں"۔۔اُس نے جوش سے بتایا۔۔

"مطلب ارسل واؤ"۔۔وہ ایک دم خوشی سے بولا، منہا کی طرح اُس نے بھی کبھی اِس بارے میں سوچا ہی نہیں تھا، تو اُس کے دماغ میں یہ بات آئی ہی نہیں۔۔

"لیں بھئی اماں، یہ بھی گئے کام سے، اب مجھے پُورا یقین ہے یہ میری بے وقوف سی بہن کے ساتھ رہ رہے ہیں"۔۔وہ اُس کی عقل پر افسوس کرتا فون ثمینہ کو پکڑا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

عمر میری جان، تم اللہ کے کرم سے باپ بننے والے ہو"۔۔ثمینہ کی آنکھوں میں" موتی چمک رہے تھے۔۔ایک دو پل کے لیے وہ کچھ بول ہی نہ پایا تھا۔۔

"یو۔۔یو مین"

(آپ۔۔آپ کا مطلب ہے)

وہ مارے خوشی کے گنگ رہ گیا تھا، آنکھوں میں بے ساختہ نمی آئی تھی اُس سے جُملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا۔۔اسکرین پر رعنا کا چہرہ نمودار ہوا تھا

بہت بہت مُبارک ہو میری جان"۔۔آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کے ساتھ" مبارک باد دی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کب آرہے ہو پھر۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب نے ہنستے ہوئے پوچھا تھا۔۔"

بابا میں۔۔"۔۔وہ رکا تھا۔۔"

احسن اتنی دور گیا ہے، تین چار دن تو رہتے ہیں، اپنا کام ختم کر کے آنا"۔۔ ثمینہ " نے اُس کی پریشان شکل دیکھ کر کہا تھا۔۔

وہ کیسی ہے آنی۔۔؟؟"۔۔وہ دھیرے سے خوبصورت مُسکراہٹ سے پوچھ رہا" تھا۔۔

وہ ٹھیک ہے، سب اُس کا بہت خیال رکھ رہے ہیں، تم پریشان نہیں ہونا، سو رہی" ہے اٹھتی ہے تو بات کرواتی ہوں تم اپنا بہت خیال رکھنا"۔۔اِس بات پر اُسے اُس کی بات یاد آئی تھی وہ بے ساختہ ہنس دیا تھا۔۔فون رکھ کر وہ شُکرانے کے نفل پڑھنے لگا تھا۔۔

ثمینہ نے اُسے اُس کے مستقل رونے کے بارے میں نہیں بتایا تھا کہ وہ اتنی دور بیٹھے پریشان ہو جاتا، پر سارا دن رونے کے باعث اُسے بخار نے آلیا تھا۔۔رعنا نے خود عمر کو فون کر کے اُس کی حالت کا بتایا تھا، وہ جو اتنی بڑی خبر پر بھی صبر کیے کام کی

وجہ سے رُکا رہا تھا اُس کے رونے اور طبیعت خراب ہونے کا سُن کر بے انتہا پریشان ہوا تھا۔۔اُس نے اتنی کالز کی تھیں پر وہ اُس سے بات کرنے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔ تب اُس نے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر تین دن پہلے ہی واپس آنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

. . . . . .

ثمینہ اُسے بڑی مُشکلوں سے لاؤنج میں لے آئی تھیں،اب اُسے بڑی منتوں سے کچھ کھلانے کی کوششوں میں تھیں۔۔

میرا بچہ تھوڑا اور"۔۔وہ سُوپ کا چمچ اُس کے ہونٹوں کے پاس کر کے بولیں۔۔" تین چار چمچ بمُشکل لے کر اُس نے اور پینے سے انکار کیا تھا۔۔

نہیں اماں واپس آجائے گا"۔۔وہ منہ دوسری طرف کر کے بیزاری سے بولی" تھی۔۔

کچھ اور کھانا ہے،بتاؤ،وہ بنوا دیتے ہیں"۔۔رعنا اُس کا چہرہ دیکھ کر کہا۔۔"

نہیں ابھی کچھ نہیں"۔۔وہ صوفے پر سر رکھ کر بولی تھی بخار کم تھا۔۔"

تبھی اُس نے احد کے ساتھ لاؤنج میں قدم رکھا تھا۔۔رعنا، ثمینہ اور اُس کے لیے یہ مکمل سرپرائز تھا، باقی احسن، احد اور ارسلان کو اُس کے آنے کا پتا تھا۔۔ تبھی اونچی آواز میں ڈیک بجا تھا

کب تک رہوں، سب سے چھوٹا،"

"آئے کوئی مجھ سے چھوٹا

احد اپنے چہرے کے آگے بڑا سا ٹیڈی بیئر رکھتا عمر کے پاس سے ہوتا منہا کے پاس صوفے پر آ بیٹھا تھا۔۔اُس نے پاس پڑا کُشن اُسے دے مارا تھا، سب کے سامنے اُس کی حالت شرم سے غیر ہوئی تھی۔۔ عمر کا قہقہہ اُس کی اندرونی خوشی کا پتا دے گیا تھا۔۔رعنا نے ڈیک آف کیا تھا۔۔

میرا بچہ آیا ہے"۔۔ثمینہ سب سے پہلے اُس کی طرف بڑھی تھیں۔۔اپنے دل" کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایک بھرپور نظر اُس پر ڈال کر اُسے دل میں اُتارتی وہ ثمینہ کے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔آنکھوں میں ڈھیر سارا پانی جمع ہوا تھا۔۔عمر کی نظروں نے اُس کا پیچھا کیا تھا۔۔

"!!عُمر واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز۔۔"

رعنا نے اُسے گلے لگایا تھا۔۔ثمینہ اُس کے پیچھے گئی تھیں۔۔

یوں اچانک۔۔آنے کا بتایا ہی نہیں"۔۔رعنا اُسے محبت سے دیکھ کر بولی تھیں۔۔"

کیوں کہ مجھے پتا ہے آپ کی ضدی بہو صرف میرے ہی قابو میں آتی ہے"۔۔وہ" شرارت سے بولا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تم سے ذرا کم ہی ضدی ہے اور یہ بات اُس نے ہی مجھے بتائی ہے"۔۔رعنا نے بہو" کی سائیڈ لی۔۔اُن کی بات پر وہ زور سے ہنسا تھا

یعنی کہ آپ کی بہو آپ سے میری شکایتیں کرتی ہے"۔۔وہ مصنوعی حیرت سے" بولا۔۔

اتنی معصوم ہے میری بہو، تم کیوں اُسے اتنا تنگ کرتے ہو"۔۔وہ ہنستے ہوئے بولی" تھیں۔۔وہ بے ساختہ ثمینہ کے کمرے کی طرف دیکھتا زور سے ہنسا تھا۔۔

اور اُس کی یہ معصومیت مجھ بچارے کو ہمیشہ آپ سب کے سامنے شرمندہ" کروادیتی ہے"۔۔وہ دل میں سوچ کر رہ گیا تھا اِس بات سے بے خبر کے آگے وہ اُسے کس طرح شرمندہ کرنے والی تھی۔۔

. . . . . .

ثمینہ کے اشارے پر وہ اندر داخل ہوا تھا، خود وہ کمرے سے چلی گئی تھیں۔۔

وہ تکیے میں منہ دیئے ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔عمر گہرا سانس لیتا اُس کی طرف بڑھا تھا۔۔

میں تو سمجھا تھا میری بیوی مجھے دیکھ کر سب کے سامنے بھاگتے ہوئے میرے گلے " لگے گی"۔۔وہ اُس کے پاس بیٹھتا شرارت سے بولا۔۔اُس کی آواز سُن کر وہ ایک لمحے کو ساکت ہوئی تھی۔۔

ویسے یار جلدی بُلانے کا یہ طریقہ مجھے دل و جان سے اچھا لگا"۔۔وہ اُس کے الجھے " بالوں کو چھیڑتا بولا۔۔ہنوز خاموشی چھائی رہی۔۔

یار مجھے اپنی شکل تو دکھاؤ ترس گیا ہوں"۔۔مزید برداشت نہ کرتے ہوئے وہ " اُسے کہنی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ گیا تھا،وہ ٹوٹی ہوئی ڈال کی طرح اُس کے سینے سے لگی رو دی تھی۔۔

سب اُلٹا ہو گیا،سب۔۔مجھے۔۔میں کیا۔۔کیسے"۔۔وہ اُس کی شرٹ کو پیچھے سے " دونوں ہاتھوں میں تھامے روتے ہوئے بے ربط بولے جا رہی تھی۔۔

مِن۔۔ منہا"۔۔وہ اُس کے اِس طرح رونے پر حد درجہ پریشان ہوا تھا۔۔اُس کی "

پُشت سہلائے وہ اُسے رام کرنے لگا تھا۔۔پر وہ چُپ نہیں ہوئی تھی۔۔

شش !اچھا میری بات سُنو، میری جان، میری بات نہیں سنو گی۔۔؟،ادھر "

دیکھو میری طرف"۔۔اُسے کندھوں سے تھامے وہ خود سے ہٹاتا نرمی اور محبت

سے اُس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتا اُسے چُپ کراتا بولا تھا۔۔

وہ سسکیاں لیتی اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی آنکھوں سے آنسو ہنوز جاری تھے۔۔

میری جان، ایسا نہیں کرو"۔۔وہ بے اختیار اُس کی آنکھیں چُومتا بولا تھا۔۔"

مجھے نہیں بتاؤ گی۔۔؟؟"۔۔وہ اب نرمی سے اُس کے چہرے پر آئے بال ہٹاتا"

پوچھ رہا تھا۔۔

میں۔۔میں"۔۔وہ کہتے کہتے حیا سے ہچکچاتی نظریں جُھکا گئی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

ہاں تم کیا، بولو ناں"۔۔وہ اُس کے جھکے چہرے کو اُوپر کرتا معنی خیزی سے پوچھ رہا" تھا۔۔

میرا بی بی اے"۔۔اچانک بولتی وہ پھر رو پڑی تھی، وہ ایک لمحے کو حیران ہوا تھا، " پھر زور سے ہنستے ہوئے اُسے خود سے لگا گیا تھا۔۔

لِسن، نتھنگ ہیپنڈ او کے۔۔؟؟یو کین سٹل سڈی دی سیم وے۔۔آئی پرامس" "آئی وِل میک یور اسائنمنٹس

یار کچھ نہیں ہوا، تم ابھی بھی ویسے ہی پڑھ سکتی ہو، میرا وعدہ ہے تمہارے سارے) (اسائنمنٹس میں بناؤں گا

وہ مستقل اُس کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ وہ رونا بند کرے۔۔

میں اِس حالت میں ہر گز نہیں جاؤں گی"۔۔وہ خجالت سے منمنائی تھی"

یار ایک سیمسٹر تو نکل ہی جائے گا"۔۔وہ اُسے خود سے ہٹاتا اُس پر ایک شرارت" بھری نظر ڈالتا بولا۔۔

چھوڑیں مجھے"۔۔وہ اُس کے سینے پر ہاتھ مارتی روتے ہوئے بولی تھی۔۔ تبھی" ثمینہ اور رعنا کی آوازوں سے لگا سب شاید اندر آ رہے تھے۔۔

یہ سب آپ کی۔۔"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ جُملہ پورا کرتی اُس کے ادھورے جُملے" کو سمجھتے ہوئے عُمر نے تیزی سے اُسے آنکھیں دکھا کر اُسے روکا تھا۔۔سب کی موجودگی کے باعث وہ دانتوں میں زبان دیئے آنکھوں پر ہاتھ رکھتی رُخ موڑ گئی تھی۔۔جب احد کے قہقہے سے اُس پر گھڑوں پانی پڑ گیا ہو جیسے۔۔ہلکی سی مُسکراہٹ نے رعنا اور احسن کے لبوں کو چھوا تھا، ثمینہ نے اپنی بیٹی کی عقل پر ماتم کیا تھا۔۔

اُففف یہ لڑکی"۔۔اُس کی بیوقوفی پر گہری سانس لیتا وہ اُسے دیکھتا کھڑا ہوا تھا۔۔پر" وہ احمقوں کی ملکہ منہ پھیر کر ہتھیلی سے آنسو پونچھنے میں مصروف تھی۔۔

وہ سب اُن دونوں کو ساتھ میں مُبارک باد دینے آئے تھے۔۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں"۔۔وہ کھڑا ہوتا کسی سے نظریں ملائے بغیر کمرے سے" نکلا تھا۔۔احد نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔۔

. . . . . .

ایسا نہیں تھا کہ وہ بلکل ہی ناسمجھ بچی تھی،اُس کی دُنیا بڑی محدود رہی تھی ہمیشہ سے۔۔عثمان احمد اور ثمینہ عثمان بس۔۔اور اُس پر مستزاد اُس کی بچپن سے کوئی خاص دوست بھی نہیں رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

شاہد سے زیادہ بات چیت نہیں رہی تھی کبھی،بس اُس کی نظریں اُسے ہمیشہ بُری لگتی تھیں۔۔

عمر سے جب اُس کا نکاح ہوا تو اُس کا دھیان کبھی ازدواجی زندگی پر گیا ہی نہیں تھا نہ کبھی عمر نے باور کروایا۔۔اُس نے ہمیشہ خود کو نئی نئی یونیورسٹی جانے والی بچّی ہی سمجھا، پھر اچانک ایک ہی دن میں اُسے اُس کے کمرے میں پہنچا دینا۔۔اچانک رُخصتی اُس پر اچانک ماں بننا اُس کا ذہن قبول ہی نہیں کر پا رہا تھا۔۔

عمر کو اُس کی ذہنی حالت کا اندازہ تھا، اِس وقت اُسے بڑی محبت اور سمجھداری سے اُسے سنبھالنا تھا، اور اِس سارے عرصے میں منہا نے اُسے سب کے سامنے اچھا خاصا شرمندہ کروادیا تھا پر وہ اُس کی حالت کے پیشِ نظر خندہ پیشانی اور محبت سے مُسکرا دیتا۔۔

ابھی بھی دو دنوں سے وہ ثمینہ کے کمرے میں ڈیرہ جمائے بیٹھی تھی، بڑی مُشکلوں منتوں سے وہ اُسے اپنے کمرے میں چلنے پر راضی کر پایا تھا، لیکن یونیورسٹی جانے کے لیے اُس کے ہزار بار کہنے پر بھی وہ اُسے آمادہ نہ کر پایا اِس بار وہ بھی اپنی ضد پر قائم رہی۔۔ہر بار پڑھائی کے ذکر پر وہ اُس پر غصہ کر کے سارا الزام اُس کے سر

رکھتی،اُس کی طبیعت کے خراب ہو جانے کے ڈر سے عمر نے اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔۔

ایک بات نے اُسے پریشان کیا تھا،وہ تھا منہا کا ڈر۔۔وہ پہلے دن سے زہنی اضطراب کا شکار ہوئی تھی۔۔پہلی بار ماں بننے کا ڈر اُس کے اندر بیٹھ گیا تھا۔۔اُس سمیت سارے گھر والے اُس کا دھیان بٹانے اور اُسے خوش رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔۔

. . . . . .

دیکھتے ہی دیکھتے ساڑھے آٹھ ماہ ہونے کو آئے تھے۔۔

تم!! میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں،دیکھنا کیا حشر کرتی ہوں میں تمہارا"۔۔وہ" کوریڈور میں کھڑی نیچے دیکھتی پوری شّدت سے چِلا رہی تھی۔۔

یار گفٹ دیا ہے تمہیں، اور تم میری بے عزتی کر رہی ہو"۔۔وہ ٹی وی سے نظریں" اُٹھائے بغیر بولا۔۔

منہا منو کیا ہو گیا ہے، اِس حالت میں اِس طرح نہیں چیختے"۔۔ثمینہ نے لاؤنج" سے ہی اُوپر دیکھا تھا۔۔جب اُس کے پیچھے سے اُس کا چہرہ نمودار ہوا تھا۔۔وہ نہا کر نکلا جب اُس کے چیخنے کی آواز پر بے ساختہ باہر آیا تھا۔۔پھر وہیں سے ثمینہ کو دیکھ کر ایک لمحے کو آنکھیں بند کر کے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتا ساتھ سر کو جُھکا کر 'میں سنبھال لوں گا' کا اشارہ کیا تھا۔۔

اُنہوں نے اُسے دیکھ کر سُکون کا سانس لیا۔۔

کیا ہوا ہے جانِ من"۔۔اُس کے کان کے قریب سرگوشی کر کے پیچھے سے ہی" اُسے اپنی بانہوں میں لیا تھا۔۔وہ اُس کے بانہوں کا حصار توڑ کر بے ساختہ پیچھے مڑی تھی

آپ نے نہیں دیکھا اِس نے کیا کیا ہے۔۔؟؟"۔۔لال بھبھو کا چہرہ اب سامنے تھا۔۔اُس نے اُس چہرے کو اپنی نظروں کی گرفت میں لیا تھا

میں نے آپ کے بھائی سے کہا تھا مجھے گفٹ دے کوئی اچھا سا"۔۔پھر اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے کمرے میں لے آئی تھی۔۔

یہ۔۔یہ دیکھیں۔۔کیا دیا ہے اِس نے۔۔؟؟"۔۔وہ بیڈ پر اشارہ کر کے بولی، جہاں ایک بڑا سا فٹ بال پڑا تھا۔۔وہ دل کھول کر قہقہہ لگا گیا تھا ہنستے ہنستے اُس پر نظر پڑی جہاں وہ آنسو روکنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔

آپ ہنس رہے ہیں"۔۔دو آنسو پلکوں پر اٹکے تھے۔۔"

میری جان"۔۔ہنسنا بند کر کے مُسکرا کر اُس کے بے ڈول وجود کو بڑی محبت کے ساتھ خود میں سمویا تھا۔۔پھر اپنے لب اُس کے بالوں پر رکھے تھی۔۔

آپ کا بھائی مجھے بہت تنگ کرتا ہے"۔۔وہ اُس کے ساتھ لگی سوں سوں کرتی اپنی" ہتھیلی سے آنکھوں کو صاف کرتی بولی تھی۔۔

اور بھائی کا بھائی۔۔؟؟"۔۔وہ اب جُھک کر معنی خیزی سے پوچھ رہا تھا۔۔"

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے"۔۔وہ اُس کے سینے پر مکا مارتی اُس سے الگ" ہوئی تھی ان آٹھ ماہ میں دن میں کوئی پچاس بار وہ یہ جُملہ دہراتی تھی۔۔ہمیشہ کی طرح وہ اُس کے اِس جملے پر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

یار اب تو یہ بات بابا، مما، آنی، احد سب کو رٹ گئی ہو گی، اب بس کرو ہو گئی" خطا"۔۔وہ معصوم شکل بنا کر بولا

اتنے ہی کوئی معصوم ہیں ناں آپ"۔۔وہ اُس کی شکل دیکھ کر چڑ کر بولی تھی۔۔" اُس نے اُسے بازو سے پکڑ کر ہلکا سا اپنی طرف کھینچا تھا

یہ تو صرف میری بیوی ہی جانتی ہے کہ میں کتنا معصوم ہوں"۔۔اُس نے اُسے" بازوؤں میں بھر کر کہا تھا۔۔بس یہیں تک تھا میڈم منہا عُمر کا دبدبا، جہاں وہ اُس پر چھاتا اُس کے الفاظ گُم ہو جاتے تھے۔۔

ہٹیں ناں یہ کوئی ٹائم تھوڑی ہے"۔۔وہ اُس کی مضبوط لیکن محبت بھری گرفت" میں کسمسا کر منمنائی تھی۔۔اُس کی بات پر وہ ہنسا تھا

ویسے رومینس کا کوئی ٹائم بھی ہوتا ہے کیا۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کو چھوڑ کر اُس کے" سراپے کو بھرپور نظروں سے دیکھتا شرارت سے پوچھ رہا تھا،اُس کی حالت کے پیشِ نظر وہ اُس کو زیادہ تنگ نہیں کرتا تھا۔۔

آپ سے تو اللہ معافی"۔۔وہ اُس کی بے باک نظروں کی تاب نہ لا کر بولتی باہر" نکلی تھی۔۔پیچھے سے اُس کا زور کا قہقہہ پڑا تھا۔۔

. . . . . .

اُس کی کوشش ہوتی عُمر کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے سرانجام دے۔۔

تقریباً رات کے سوا گیارہ بج رہے تھے، وہ بیڈ پر بیٹھا تھا، گود میں تکیہ رکھا تھا، اُس پر لیپ ٹاپ رکھے وہ اپنے آفس کا کوئی کام کر رہا تھا۔۔ وہ واڈروب کھولے اُس کی کل پہننے والی شرٹ نکال رہی تھی۔۔ جب اُس کی نظر مِنہا پر پڑی تھی۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔؟؟"۔۔ وہ لیپ ٹاپ سے نظر اٹھا کر پوچھ رہا تھا۔۔"

آپ کے کل کے پہننے والے کپڑے نکال رہی ہوں"۔۔ وہ اُس کا کوٹ نکالتی بولی" تھی۔۔

سب چھوڑو اور ادھر آؤ"۔۔ وہ ناراض ہوا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

لیکن۔۔"۔۔ اُس نے کچھ بولنا چاہا تھا پر وہ اُس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔"

اِدھر تو آؤ، میرا ایک کام کرو گی۔۔؟؟"۔۔ وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتی" اُس کے پاس آئی تھی، جب عُمر نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنے پاس بٹھایا تھا۔۔

یہاں لیٹو چُپ چاپ اور مجھے پیار سے دیکھتی رہو"۔۔وہ اُسے اپنے پاس لٹاتا" بولا۔۔اور وہ بغیر کوئی احتجاج کیے لیٹ گئی تھی، نظریں اُسی پر ٹکائی تھیں۔۔

ارے واہ میری بیوی تو بڑی فرمانبردار ہو گئی ہے میری"۔۔وہ لیپ ٹاپ سے نظر" ہٹاتا اُسے خود کو دیکھتا پا کر شرارت سے بولا تھا، وہ ہلکے سے مُسکرائی تھی۔۔

دو تین منٹ بعد وہ کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔وہ یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔ عُمر کا دھیان اُس کی طرف سے ہٹ گیا تھا۔۔فون رکھ کر وہ لیپ ٹاپ کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔

جب اچانک منہا نے اُس کا ہاتھ سختی سے تھاما تھا، وہ بُری طرح چونکا تھا۔۔

کیا ہوا منہا تمہاری طبیعت ٹھیک ہے ناں۔۔؟؟"۔۔جُھک کر اُس کے سر پر ہاتھ" رکھے پوچھ رہا تھا۔۔وہ بہتی آنکھوں سے اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔جیسے جیسے ڈلیوری کی ڈیٹ قریب آ رہی تھی اُس کا ڈر بڑھتا جا رہا تھا۔۔

مجھ۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے، مجھے کچھ ہو جائے گا"۔۔اُس کے ہاتھ پر اپنی" گرفت کو مزید سخت کرتی وہ اب کھل کر رو دی تھی۔۔اُس کے رونے سے وہ بُری طرح گھبرایا تھا۔۔

منہا"۔۔لیپ ٹاپ کی سکرین نیچے بند کر کے اُس نے جلدی سے سائیڈ ٹیبل پر" رکھا تھا۔۔پھر اُس کے برابر میں لیٹتا، اُس کا سر اپنے سینے پر رکھا تھا۔۔

میری جان، میں ہوں ناں تمہارے پاس، کچھ نہیں ہو گا، اللہ کرم کرے گا"۔۔" وہ اُس کی پیشانی چُوم کر اُسے بہلاتا بولا۔۔

نہیں میرے دل کو بہت ڈر ہے"۔۔وہ انجانے خوف سے اُس کی شرٹ تھامے" اُس کے قریب ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

آنکھیں بند کرو کچھ نہیں سوچو، بلکل ریلیکس، اچھا بتاؤ تمہیں کیا چاہیئے بیٹا یا" بیٹی۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کا دھیان بٹا رہا تھا

مجھے بیٹا چاہیئے بلکل آپ جیسا بس"۔۔وہ دھونس سے بولی۔۔"

اور اگر بیٹی ہوئی تو"۔۔۔وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا"

تو اُس کے بال بلکل آپ جیسے ہونے چاہیئے"۔۔اُس کی عجیب سی خواہش پر وہ"

دل کھول کر ہنسا تھا

دو ڈھائی گھنٹے تک وہ روتی رہی تھی وہ سارا وقت مختلف باتوں اور اپنی محبتوں سے

اُسے سمیٹتا رہا تھا۔۔۔تب کہیں جا کر وہ سوئی تھی۔۔

یہ بھی منہا کی خواہش تھی کہ جنس معلوم نہ کی جائے مکمل سرپرائز ہونا چاہیئے۔۔

اُس نے اُس کی ڈاکٹر سے بات کی تھی جس کا کہنا تھا کہ منہا کے لیے اسٹریس بلکل

بھی اچھا نہیں ہے۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

ابھی اُس کی ڈلیوری میں ایک ہفتہ باقی تھا، جب ایک ضروری میٹنگ کے لیے اُسے اسلام آباد جانا پڑ رہا تھا اِس بار وہ سختی سے جانے سے انکار کر گیا تھا۔۔

یار ایک کام کرتے ہیں میں چلا جاتا ہوں"۔۔احسن صاحب بولے۔۔اس وقت" وہ سب ساتھ ڈنر کر رہے تھے۔۔

نہیں بابا ہماری طرف سے کوئی بھی نہیں جا رہا"۔۔وہ پانی پیتا بولا۔۔منہا نے" بغور اُسے دیکھا تھا۔۔

اچھا ایک کام کرتے ہیں میں احد کو ساتھ لے کر جاتا ہوں"۔۔انہیں پتا تھا کہ وہ" اُنہیں اکیلے جانے نہیں دے گا۔۔وہ شاید یہ میٹنگ مس نہیں کرنا چاہ رہے تھے۔۔ منہا بے چین ہوئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"نو بابا، آئی نیڈ ہِم ہئیر وِد می"

(نہیں بابا، مجھے یہاں اِس کی ضرورت ہے)

ارے بھئی کم از کم کھانے کے وقت تو آفس کو آفس میں ہی رہنے دیا کریں"۔۔"

رعنا کے بیزاری سے کہنے پر دونوں چُپ ہوئے تھے۔۔

لیکن ڈنر کے بعد وہ اُسے کمرے میں لے گئی تھی۔۔

آپ اسلام آباد چلیں جائیں، ویسے بھی ابھی ایک ہفتہ ہے اور آپ نے دو دن میں" آہی جانا ہے"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔اُس نے پہلے ہی سب کو بہت پریشان کیا تھا۔۔اب اُسے بہت بُرا محسوس ہوا تھا احسن صاحب جانا چاہتے تھے۔۔

"نو، آئی ایم ناٹ گوئنگ ٹو لیو یو اِن دِز کنڈیشن"

www.novelsclubb.com

(نہیں، میں تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر نہیں جانے والا)

وہ قطعیت سے بولا۔۔

میری فکر نہیں کریں پلیز، میں ٹھیک ہوں، بابا یہ مینٹگ مس نہیں کرنا چاہ"
رہے، اور آپ میری وجہ سے نہیں جا رہے، مجھے بہت بُرا لگ رہا ہے"۔۔۔اُس کی
آواز بھرائی تھی۔۔

منہار ویا نہیں کرو پلیز"۔۔وہ اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیتا بولا۔۔"

تو آپ چلے جائیں ناں، پر امس میں اپنا خیال رکھوں گی، بلکل بھی نہیں روؤں"
گی"۔۔اُسے نیم رضامند دیکھ کر وہ جوش سے بولی تھی۔۔

عمر کو اُس کی خوشی دیکھ کر راضی ہونا ہی پڑا تھا، لیکن وہ جانا نہیں چاہتا تھا، اُس کی ضد
پر مجبور ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

اٹھارہویں_قسط#

انمول_محبت#

^^^^^^^^^

اُسے ایک دن ہوا تھا اسلام آباد گئے۔۔وہ کال پر مستقل اُس سے رابطے میں تھا۔۔

آج صبح ہی سے اُسے ہلکا ہلکا درد محسوس ہو رہا تھا، پر ابھی ڈیٹ میں ایک ہفتہ ہونے کے باعث اُس نے نظر انداز کیا تھا۔۔اُس کے جانے کے بعد وہ کل سے مختلف وسوسوں میں گھری ہوئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اِس وقت رات کے دس بج رہے تھے۔۔وہ اُس سے بات کر رہی تھی۔۔

کیا لاؤں تمہارے لیے۔۔؟؟"۔۔وہ پوچھ رہا تھا۔۔"

اسلام آباد کا موسم"۔۔وہ بے اختیار بولی تھی۔۔وہ زور سے ہنسا تھا۔۔"آپ کب" آئیں گے"کا جملہ بڑی مُشکلوں سے اُس نے زبان پر روکا تھا،اُس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔وہ دونوں ویڈیو کال پر تھے۔۔

ایسا کرتا ہوں فیصل مسجد لے آتا ہوں تمہارے لیے"۔۔وہ ہنستے ہوئے بولا تھا" لیکن وہ مُسکرا بھی نہیں سکی تھی۔۔درد کی ایک تیز لہر نے اُس کے جسم میں سرائیت کی تھی۔۔

ام۔۔ماں"۔۔اُس کے ہونٹوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی۔۔"

مِنہا۔۔مِن"۔۔عمر کے پسینے چھوٹے تھے۔۔"

بہت درد۔۔میں۔۔"۔۔وہ بیڈ پر دہری ہوئی تھی،موبائل اُس کے ہاتھ سے" چھوٹا تھا۔۔وہ اب اُسے صرف سُن سکتا تھا۔۔

منہا میری جان، میری بات سنو، احد کو آواز دو"۔۔اُس کا دل کیا اُڑ کر آ جائے، "اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

آپ آ جائیں۔۔میں مر جاؤں گی۔۔آپ آ جائیں"۔۔وہ اب درد سے کراہتے "ہوئے رو دی تھی۔۔عمر کی عقل نے بروقت کام کیا تھا، کمرے سے باہر نکل کر پاس سے گزرتے ایک بندے سے موبائل لے کر اُس نے احد کا نمبر ڈائل کیا تھا، اُسے کمرے میں جانے کا کہہ کر وہ پھر اُسے پُکار رہا تھا، جس کی 'آپ آ جائیں، کہاں ہیں آپ، مجھے کچھ ہو جائے گا' کی پُکار اور گھٹی گھٹی چیخیں اُس کا دم نکال رہی تھی۔۔

کچھ سیکنڈ میں احد آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اُسے کچھ پتا نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے، اُسے بس یہ سمجھ آ رہا تھا کہ اُسے اِس وقت ہاسپٹل جانا ہے وہ اپنے سامان کی پرواہ کیے بغیر وہیں سے فوراً ائیر پورٹ بھاگا تھا، اُس کے ایک دوست نے اُس سے سامان بھجوانے کا کہہ دیا تھا۔۔

. . . . . .

اُس نے ارسلان کو فون کر دیا تھا، وہ احد سے مستقل رابطے میں تھا۔۔

اُسے آپریشن تھیٹر میں مُنتقل کر دیا گیا تھا۔۔

پیشنٹ اور بے بی دونوں کی حالت سیریس ہے، ابھی ہم کچھ کہہ نہیں سکتے، خون زیادہ بہہ گیا ہے، آپریشن کرنا پڑے گا، آپ لوگ پلیز جلدی سے بی پازیٹو بلڈ ارینج کر دیں"۔۔ڈاکٹر روح فرسا خبر سُنا کر جا چکی تھیں۔۔

میری بچی، وہ تو ٹھیک تھی"۔۔ثمینہ کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔"

کچھ نہیں ہو گا اُسے، ثمینہ "۔۔رعنا کے اپنے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے، اُنہیں" تھام کر بٹھایا تھا۔۔

ارسلان احد کو وہیں رُکنے کا کہہ کر خون لینے بھاگا تھا۔۔

ارسلان کی مستقل بھاگ دوڑ سے خون کا بندوبست ہو گیا تھا۔۔رات کے تین بجے کا وقت تھا وہ ابھی ابھی پہنچا تھا، جب ڈاکٹر نے اُن کے سروں پر دھماکہ کیا تھا۔۔

ماں اور بچّے میں سے کسی ایک کی جان کو بچا۔۔"۔۔وہ تیزی سے ڈاکٹر کی بات" کاٹ گیا تھا۔۔

"آئی وانٹ یو ٹو سیو مائی وائف"

www.novelsclubb.com

(میں چاہتا ہوں آپ میری بیوی کو بچائیں)

وہ بظاہر مضبوط لہجے میں بولا تھا مگر آواز میں کپکپاہٹ تھی۔۔

میری بچّی "۔۔ثمینہ ضبط نہیں کر سکی تھیں۔۔۔"

آپ یہ فارم سائن کر دیں"۔۔اُس نے کسی ربورٹ کی طرح ڈاکٹر سے فارم" لیا۔۔

مجھے بیٹا چاہیئے بلکل آپ جیسا بس"۔۔اُس کی دھونس اور ضد بھری آواز اُس کے" کانوں میں گونجی تھی۔۔

"اور اگر بیٹی ہوئی تو"

"تو اُس کے بال بلکل آپ جیسے ہونے چاہیئے"

پین کو ہاتھ میں تھام کر اُس نے ایک لمحے کو آنکھیں میچی تھیں، پیچھے کندھے پر کسی کے ہاتھ کے دباؤ سے اُس نے آنکھیں کھولیں اور بہت ہمیتیں جمع کر کے سائن کیے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

حوصلہ کر یار، وہ دونوں ٹھیک ہو جائیں گے"۔۔ارسلان نے نم لہجے میں اُس کا" کندھا تھپتھپا کر اُسے تسلی دی تھی۔۔وہ وضو کرنے کی نیت سے آگے بڑھا تھا۔۔وہ اپنے رب سے اُن دونوں کی زندگی مانگنے گیا تھا۔۔

. . . . . .

ارسی مجھے لگتا ہے، میں نے اُس کی جان داؤ پر لگا دی"۔۔وہ دونوں ہاتھوں میں سر" گرائے بولا تھا، اُسے واقعی پتا نہیں تھا وہ کیا بول رہا ہے۔۔

کیا بول رہا ہے یار، یہ اللہ کے کام ہیں، تو بس دعا کرو، اللہ دونوں پر اپنا کرم کرے" گا"۔۔وہ اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔

اُس کی حالت عجیب سی ہو رہی تھی۔۔وہ پورے نو مہینہ خوف میں مبتلا رہی تھی اور خوف کے باعث آج وہ اِس حالت میں تھی۔۔

وہ ٹوٹا، بکھرا بینچ پر بیٹھا تھا، ابھی تک میٹنگ والے کپڑوں میں تھا، بلیک ڈریس پینٹ، وائیٹ شرٹ، شرٹ کے اُوپر کا بٹن کھلا ہوا تھا، بکھرے بال، اُس کی زندگی اُس کے ہاتھوں سے پھسلتی جا رہی تھی۔۔

. . . . . .

سات گھنٹوں کے طویل اور جان لیوہ انتظار کے بعد ڈاکٹر نے باہر آکر انہیں زندگی کی نوید سنائی تھی۔۔

مُبارک ہو بیٹی ہوئی، ماں اور بچّہ ماشاءاللہ دونوں خیرت سے ہیں"۔۔انہوں نے" خوشی سے اُس کا کندھا تھپتھپایا تھا، جس کا چہرہ ایسا تھا جیسے وہ اُنہیں سُن کر بھی کچھ نہ سمجھ رہا ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ڈونٹ وری، شی اِز آؤٹ آف ڈینجر، اِنفیکٹ بوتھ آف دیم آر فائن ناؤ، الحمدللہ"

گھبرائیں نہیں، وہ اب خطرے سے باہر ہے، در حقیقت وہ دونوں اب ٹھیک ہیں، (الحمدللہ

وہ اُس کی حالت دیکھ کر مُسکرا کر بولی تھیں۔۔

اللہ تیرا شُکر، ہم مل سکتے ہیں اپنی بچّی سے۔۔؟"۔۔ ثمینہ نے بے تابی سے پوچھا تھا۔۔

ابھی وہ اینستھیزیا کے اثر سے بے ہوش ہیں، ہم انہیں روم میں شفٹ کر رہے ہیں، تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا، آپ مل لیجیئے گا"۔۔ تبھی نرس گلابی کپڑے میں لپٹا وہ ننھا وجود لے آئی تھی۔۔ وہ اُلٹے قدموں پیچھے بھاگا تھا۔۔

بسم اللہ"۔۔ ثمینہ نے ننھے سے گلابی وجود کو ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔"

یہ تو بلکل بھایان کے جیسی ہے"۔۔ احد کی پُرجوش آواز آئی تھی۔۔"

ارسل بھائی دیکھیں"۔۔ وہ ارسلان کو دیکھتا بولا۔۔"

ہاں پر اِس کی آنکھیں منہا جیسی ہیں"۔۔رعنا نے بچّی کو گود میں لے کر اُس کی" پیشانی چُومی تھی۔۔

اوہ مائی گاڈ یعنی کہ میرے جیسی"۔۔احد کی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا تھا۔۔"

یہ تو بنی بنائی عمر ہے"۔۔ارسلان نے پیار سے اُس کا گال سہلایا تھا۔۔"

ہاں پر وہ ہے کہاں۔۔؟"۔۔احسن صاحب نے اِدھر اُدھر دیکھا کر پوچھا تھا۔۔وہ" شکرانے کے نفل پڑھ کر یتیم کھانے میں اپنے ہاتھوں سے صدقہ کرنے گیا تھا۔۔

. . . . . .

وہ ہوش میں آچکی تھی،

www.novelsclubb.com

میری چھوٹی منہا خود ماں بن گئی ہے ماشاءاللہ سے"۔۔ثمینہ نے ہنستے ہوئے اُس" کی گود میں بچّی کو ڈالا تھا۔۔

اُسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا محسوس کر رہی تھی۔۔اتنے گھنٹوں کی جان لیوہ تکلیف بلکہ نو مہینوں کا وہ اذیت ناک سفر وہ پل میں بھولی تھی جیسے۔۔وہ ہو بہو عمر کے جیسی تھی،اُس کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر بچّی کے چہرے پر گرے تھے وہ کسمسائی تھی۔۔

وہ بے اختیار جُھک کر اُس کے ننھے سے عنابی ہونٹ چُوم گئی تھی۔۔

سوائے آنکھوں کے اُس نے ہر نقش اُس کا چُرایا تھا حتیٰ کہ اُس کے بال بھی،وہ ہنس دی تھی۔۔

اگلے لمحے اُس کی نظریں دروازے پر گئی تھیں،سب ہی اُس سے مل چُکے تھے سوائے اُس کے۔۔

www.novelsclubb.com

مطلب وہ نہیں آئے تھے،میں بھلے سے مر جاتی،اُن کے لیے اپنی میٹنگ اہم ہے"۔۔وہ دل ہی دل میں اُس سے بد گمان ہوئی تھی۔۔

آپ کے ہز بینڈ بہت پریشان ہو گئے تھے، وہ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں"۔۔"
نرس اُس کی ڈرپ میں انجیکشن ڈال کر کہتی اُسے حیرانی کا جھٹکا دے گئی تھی۔۔

مطلب وہ۔۔وہ آئے ہیں"۔۔وہ جواب تک بیزاری سے لیٹی ہوئی تھی ایک دم"
اُٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔

ارے ارے کیا کر رہی ہیں آپ، آرام سے اُٹھیے بیٹھیے"۔۔نرس نے بے ساختہ"
اُسے ٹوکا تھا۔۔

رات کو تین بجے بھاگے بھاگے آئے تھے وہ، اتنے پریشان تھے، اصل میں آپ کی"
اور آپ کی بے بی کی حالت کریٹیکل تھی، اُنہوں نے صاف کہہ دیا تھا کہ، میری
بیوی کو بچایا جائے، وہ ساری رات پریئر روم میں بیٹھے رہے تھے"۔۔وہ اُس کی

ڈرپ کے ڈراپر کو سیٹ کرتی بغیر رکے بولے جا رہی تھی۔۔اُس کے دل سے جیسے بہت بُڑا بوجھ اُترا تھا، آنکھیں پل میں بھرائی تھیں۔۔

ایک بات بتاؤں آپ کے ہز بینڈ ہیں بہت ہینڈسم، ڈیوٹی پر موجود ساری نرسس" لٹو ہو گئی ہیں اُن پر"۔۔اُس کی بات پر وہ ہنسی تھی، کھلی شفاف ہنسی۔۔

اور اب آپ کو دیکھ کر اُن کی حالت سمجھ میں آ رہی ہے"۔۔نرس نے اُس کے" چہرے کو دیکھ کر مُسکرا کر کہا تھا۔۔

. . . . . .

وہ آنکھیں موندیں نیم دراز اُسی کو سوچ رہی تھی، ثمینہ باہر تھیں، جب اچانک کسی خیال کی تحت اُس نے آنکھیں کھولی تھیں، نظریں سیدھی اُس پر پڑی تھی، خود سے بے گانہ حالت میں وہ اُس کے سامنے تھا، جو دروازے کے پاس سینے پر بازو باندھے

کھڑا ایک ٹک اُسے دکھ رہا تھا، وہ آرام سے سیدھی ہو بیٹھی تھی، دونوں بغیر پلکیں جھپکائے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔

آ۔۔آپ نے ہماری پرنسس۔۔"۔۔اُس نے بولنے کی کوشش کی تھی، لیکن" آنسوؤں کے باعث جملہ پورا نہ کر پائی تھی۔۔وہ آہستہ سے آگے بڑھا تھا۔۔اُس کے پاس بیٹھ کر بڑی محبت سے دونوں ہاتھوں میں اُس کا چہرہ تھام کر اُس کی پیشانی چُومی تھی۔۔اُس کے چہرے پر مامتا کا نور اُسے مزید خوبصورت بنا گیا تھا۔۔

تیری چاہت کا اتنا حصہ ہے میرے وجود میں،"

"تجھے خود سے نکالوں تو باقی کچھ نہیں بچتا

منہا کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کے بہے تھے۔۔وہ بڑی محبت اور شدت سے اُس کے چہرے کے ہر نقش کو چُوم رہا تھا، اُس کی آنکھوں، اُس کے گالوں، ہونٹوں، پیشانی، ناک، ٹھوڑی۔۔

عمر کا ہر ہر انداز، اُس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اُس کے اندرونی خلفشار کو ظاہر کر رہے تھے۔۔

اُن سات گھنٹوں میں وہ کتنی بار مر مر کر جیا تھا۔۔

ایسا کون کرتا ہے منہا"۔۔وہ بھرائے لہجے میں کہتا کسی قیمتی متاع کی طرح اُسے" خود میں سمو گیا تھا۔۔اُس کی بے شمار محبتوں پر خود پر رشک کرتی وہ ہنسی تھی۔۔اُس کے ہنسنے پر وہ حیرانی سے اُسے خود سے الگ کر گیا تھا۔۔

تم ہنس رہی ہو۔۔؟؟"۔۔آنسوؤں میں گھلی ہنسی ہمیشہ کی طرح عمر کو مبہوت کر" گئی تھی، پر وہ واقعی اُس کے ہنسنے پر حیران ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھی ہے پہلی بار اُس کی آنکھوں میں نمی،"

"یوں لگ رہا ہے جیسے سمندر اداس ہے

اپنے ہاتھ سے اُس کی پیشانی پر پڑے بکھرے بال سنوارتی اب کی بار وہ کمالِ جرات سے اُس کی نم آنکھوں کو چُوم گئی تھی، ہونٹوں پر دلکش ہنسی سجائے وہ اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے نم آنکھوں سے اُس کی آنکھوں میں دیکھے جا رہی تھی۔۔

اتنے عرصے میں پہلی بار اُس نے خوبصورت انداز میں خود سے پہل کر کے اُسے اندر تک سرشار کر دیا تھا۔۔

آپ اِس دنیا کے سب سے اچھے بیٹے اور بھائی ہیں، مجھے پتا ہے"۔۔وہ اب اُس کی" پیشانی کو چُوم کر بولی تھی۔۔

اِس دنیا کے سب سے اچھے ہز بینڈ"۔۔اب باری باری اُس کے گالوں کو چُھوا" تھا۔۔وہ آنکھیں کھولے اُس کی نم آنکھوں میں اپنے لیے عقیدت و محبت دیکھے گیا تھا۔۔

اور ورلڈ 'ز بیسٹ فادر بنیں گے آمین"۔۔اب کے نرمی سے اُس کے لبوں کو" چُھوا تھا۔۔

آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں مجھے پتا ہے، پر آج آپ نے مجھے خرید لیا"۔۔اب" کی بار وہ خود پر کنٹرول نہ کر پائی تھی آنسو گالوں پر بکھرے تھے، عمر نے اپنے گالوں پر رکھے اُس کے ہاتھوں کو محبتوں سے تھام کر لبوں سے لگایا تھا۔۔

اور تم نے مجھے امیر کر دیا ہے"۔۔وہ اب کاٹ میں سوئی ننھی گڑیا کو دیکھتا بولا" تھا۔۔

آپ ہماری گڑیا سے ابھی تک نہیں ملے"۔۔وہ خفگی بھرے لہجے میں بولی" تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اپنی گڑیا ہی سے تو مل رہا تھا"۔۔وہ اُسے دیکھ کر بولا۔۔وہ ہنس دی تھی۔۔اُس" نے بڑے احتیاط سے بچی کو گود میں اُٹھایا تھا۔۔

منہا یہ یہ تو"۔۔وہ حیران ہوا تھا۔۔"

جی میری بیٹی بلکل اپنے پاپا جیسی ہے"۔۔اُس کی حیرانی پر ہنس کر کہا تھا۔۔"

نہیں یار میں تو اِس کی آنکھیں دیکھ رہا ہوں"۔۔وہ اُس پر جُھکا اُس کے ننھے ننھے"

سے آنکھ، گال، ناک، ہونٹوں کو چومنے لگا، اُس نے کسمسا کر احتجاج کیا تھا۔۔

ارے ارے کیا کر رہے ہیں رحم کریں اس پر"۔۔وہ اُس کا سر اُوپر کرتی بولی"

تھی۔۔

ہاں صحیح کہہ رہی ہو، اِس کام کے لیے اِس کی ماں ہی چلے گی"۔۔وہ بچّی اُسے تھماتا"

شرارت سے بولا تھا۔۔وہ جھینپی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تبھی دروازے پر دستک دے کر اُس نے ہمیشہ کی طرح سر اندر کیا تھا۔۔

بھئی اتنی دیر ہو گئی ہے، ہم اندر آ رہے ہیں اب"۔۔کہنے کے ساتھ ہی وہ اور"

ارسلان اندر آئے تھے۔۔احد نے اُسے گود میں اُٹھایا تھا۔۔

اِس کا نام کیا رکھیں گے۔۔؟"۔۔منہا نے عمر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔"

میں بڑا چاچو ہوں میں رکھوں گا"۔۔ارسلان نے بچّی کو دیکھ کر کہا عمر اور منہا" مُسکرائے تھے۔۔

سب سے زیادہ حق میرا ہے اِس پر، تم صرف اِس کی مما ہو، بھایان صرف پاپا،" آپ صرف چاچو ہیں، پر مابدولت اِس کے چاچو اور ماموں دونوں ہیں، تو نام بھی میں رکھوں گا"۔۔وہ جھک کر اُس کے گال چُھوتے بولا، اُس کی عجیب منطق پر سب ہنس دیئے تھے۔۔

ایک منٹ ذرا پکڑیئے گا اِسے میں ذرا ہیڈ کوارٹر سے پوچھ لوں"۔۔وہ بچّی کو" ارسلان کو پکڑا کر جیب سے موبائل نکال کر نمبر ملانے لگا، سب حیرت سے اُسے دیکھے گئے تھے۔۔

ہاں یار نام ڈیسائڈ کیا۔۔؟؟"۔۔کسی سے اشتیاق سے پوچھا گیا تھا۔۔"

زینب۔۔ارے نہیں یار ایک گھر میں دو دو زینب مشکل ہو جائے گی ناں"۔۔وہ" بے ساختہ بولا تھا، منہا نے ہنسی دبائی تھی، آگے سے فون رکھ دیا گیا تھا۔۔

لو اتنی سی بات پر فون رکھنے کی کیا تُک تھی"۔۔وہ موبائل جیب میں رکھتا بولا۔۔" ارسلان کا قہقہہ بُلند تھا

معاف کرو میری بیٹی کو"۔۔عُرنے خفگی سے کہہ کر ارسلان سے بیٹی کو لیا تھا۔۔" منہا کی کب کی رُکی ہنسی نکلی تھی۔۔

تبھی کمرے میں ثمینہ، رعنا اور احسن داخل ہوئے تھے۔۔

ہاں بھئی پھر کیا ڈیسائڈ ہوا نام۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب عمر کو دیکھتے پوچھ رہے" تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ہنیہ۔۔ہنیہ ابراہیم"۔۔وہ اُس کی پیشانی چُومتا بولا تھا۔۔سب کو ہی نام پسند آیا" تھا۔۔

ماشاءاللہ"۔۔ثمینہ نے باآواز بلند کہا تھا۔۔"

••. . . . . .

اگلے دن وہ گھر آگئی تھی، عُمر آفس سے مکمل چھٹی کا اعلان کر چُکا تھا۔۔

ابھی ابھی ثمینہ ہنیہ کو سُلا کر گئی تھیں، وہ موبائل میں ہنیہ کی پکچرز دیکھ رہی تھی۔۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔

ہاں تو محترمہ بہت مزے کر لیے آپ نے، اب بتائیں یونی کب سے ریجوائن"
کر رہی ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے ہاتھ سے اپنا موبائل لیتا اُسے چُونکا گیا تھا۔۔وہ
کب آکر اُس کے پاس بیٹھا اُسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں۔۔کیسے اب۔۔اِسے کون سنبھالے گا۔۔؟"۔۔وہ اُس کی بات پر حیران"
ہوئی تھی، یعنی وہ اپنا وعدہ نبھا رہا تھا۔۔

ہماری بیٹی کو اُس کی دادو، نانو، دادا سنبھالے گے اور تم اپنا بی اے پورا کرو"
گی"۔۔وہ مزے سے بولا تھا۔۔

بلکہ ایک کام کریں گے، سب سے پہلے ہم چلیں گے اپنے سیکنڈ ہنی مون پر،"
تمہیں یہ بھی تو بتانا ہے کہ سیکنڈ ہنی مون ہوتا ہے اور پہلے سے زیادہ خوبصورت ہوتا
ہے"۔۔اُس کی بات پر وہ جھینپتی ہوئی منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی تھی۔۔

اور پھر تم اپنی یونی جوائن کرو گی، اور میری طرف سے ہر مدد دستیاب ہے"۔۔وہ"
سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

لیکن میں شاید اب نہ کر پاؤں"۔۔وہ تذبذب کا شکار ہوئی تھی۔۔"

سنو جب ہمارے بچّوں سے کوئی اُن کے پیرنٹس (ماں باپ) کی کالیفکیشن"
(تعلیم) پوچھے گا تو کیا کہیں گے، جی پاپا تو ایم بی اے ہیں پر مما صرف انٹر پاس

ہیں"۔۔وہ اتنی معصومیت سے بولا تھا کہ وہ بے اختیار اُس کے سینے پر ہاتھ مار گئی تھی۔۔

انٹر پاس کیوں، میں نے ایک سیمسٹر پاس کیا ہے"۔۔وہ ازحد بُرا مان کر بولی" تھی۔۔عُمر نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔

واؤ۔۔میں کتنا خوش نصیب ہوں ناں۔۔مطلب میری بیوی بی بی اے ون" سیمسٹر کوالیفائر ہے"۔۔وہ آنکھوں کو گُھما کر بولتا اُسے اور چِڑا گیا تھا۔۔

میں کروں گی بی بی اے ان شاءاللہ"۔۔وہ عزم سے بولی تھی، اُس نے بے ساختہ" آئی ہنسی کو دانتوں میں دبایا تھا، وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا۔۔

پر ہنیہ کی مما کی ایک شرط ہے، ہنیہ کے پاپا کو منظور ہے تو بات آگے بڑھے"۔۔وہ" اب دونوں بازو سینے پر باندھتی بولی۔۔

ہنیہ کے پاپا کو، ہنیہ کی مما کی ہر شرط دل و جان سے منظور ہے"۔۔اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر وہ تھوڑا سا جُھکا تھا۔۔

ہنیہ کی مما کے سارے اسائنمنٹس ہنیہ کے پاپا کو بنانے پڑیں گے"۔۔وہ آنکھوں میں شرارت لیے بظاہر سنجیدگی سے بولی تھی۔۔

ہنیہ کی مما کو کوئی بتا دو، پہلے بھی سارے اسائنمنٹس ہنیہ کے پاپا ہی بناتے تھے"۔۔وہ منہ بنا کر بولا تھا۔۔

کوئی نہیں ایک میں نے بھی بنایا تھا"۔۔وہ احتجاجاً بولی تھی، گویا ایک بنا کر اُس کی جان پر احسان کیا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اُن دونوں کے لڑنے پر ہنیہ نے احتجاجاً اپنی صدا بلند کی تھی۔۔

جگا دیا ناں اِسے، اتنی مُشکلوں سے سوئی تھی"۔۔وہ اُسے وہیں تھپکنے لگی تھی۔۔"

غور سے سنو ہماری بیٹی کہہ رہی ہے مما جلدی سے بی بی اے کر لیں میرا بھائی" آنے کو بے چین ہے"۔۔اُس نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر شرارت سے کہا تھا۔۔

معاف کر دیں مجھے"۔۔وہ اُس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتی اُسے خود سے دُور" کرتی بے ساختہ بولی تھی۔۔عمر نے قہقہہ لگاتے ہوئے محبت سے اُس کے وجود کو خود میں سمیٹا تھا۔۔

. . . . . .

وہ دوبارہ یونیورسٹی جانے کے لیے راضی تو ہوئی تھی پر ابھی ہنیہ کو گھر پر چھوڑ جانے کو اُس کا دل نہیں مانا تھا،اور وہ تھی بھی اُس کے فیڈ پر، عُمر کو مانتے ہی بنی تھی اِس سیمسٹر کے بعد سے وہ یونیورسٹی جوائن کرے گی۔۔

عُمر کا پروجیکٹ کامیاب گیا تھا اُس نے وعدے کے مطابق احد کو نئی گاڑی لے کر دے دی تھی۔۔

. . . . . .

"اللہ اللہ یہ پھر رو رہی ہے، ابھی تو سُلایا تھا"۔۔ تین ہفتوں کی ہنیہ سے زیادہ وہ روئی تھی اِس سمے جیسے۔۔ عُمر نے اپنی دونوں گڑیاؤں کے رونے پر تکیے سے سر اُٹھایا تھا۔۔ کچھ سیکنڈ میں ہی ہنیہ کا رونا اسپیڈ پکڑ چُکا تھا، وہ دونوں ہی اُٹھ کر بیٹھ چُکے تھے۔۔ عمر نے اُسے گود میں اُٹھایا تھا۔۔ جب کہ وہ تکیے سے ٹیک لگائے سینے پر بازو باندھے رونے جیسی شکل بنائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔

"تم سو جاؤ، میں سنبھال لوں گا"۔۔ عُمر نے اپنی چھوٹی گڑیا کو بازو میں ہلاتے ہوتے ہوئے اپنی بڑی گڑیا کو پچکارا تھا۔۔

بچّی کو گود میں لیے اُس نے اپنے موبائل پر ٹائم دیکھا تھا رات کے تین بج رہے تھے۔۔گہرا سانس لے کر وہ روتی ہوئی ہنیہ کو لیے ٹہلنے لگا تھا۔۔پندرہ منٹ بعد ہنیہ کی آنکھیں بند ہوئی تھیں۔۔اُسے احتیاط سے مِہنا کی طرف بلکل ساتھ لگے کاٹ میں سُلا کر وہ دوسری طرف اُس کے پہلو میں آکر سویا تھا۔۔

فجر میں آکر ثمینہ اُسے نیچے لے جاتی تھیں،اور پھر وہ دونوں ہی اپنی نیند پوری کرتے تھے۔۔

. . . . . .

منہا اُٹھو دیکھو اِسے،کب سے تمہیں یاد کر رہی ہے"۔۔ثمینہ گود میں بچّی لیے" اُس کے سر پر کھڑی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

امّاں اُن کو پکڑا دیں ناں"۔۔وہ تکیے میں سر دیئے بولی۔۔وہ ٹائی لگاتے ہوئے" زیرِ لب مُسکرایا تھا۔۔

دیکھ لو بیٹا تم اِسے، خود بچّی کی ماں بن گئی، پر اِس کا اپنا ہی بچپنا ختم ہونے میں نہیں" آ رہا۔۔"۔۔اُن کی بات کے بیچ میں ہی اُس نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔جب وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا تھا، سامنے ہی وہ اُس کے پیروں کے پاس بیٹھا جوتے پہن رہا تھا۔۔وہ فوراً سے اُٹھ کر بیٹھی تھی۔۔اُسے اُٹھتا دیکھ کر وہ کھل کر مُسکرایا تھا۔۔یقیناً وہ آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔

پکڑو اِسے، میں ناشتہ لے آتی ہوں تمہارے لیے"۔۔وہ اُس کی گود میں بچّی دیتی" کمرے سے چلی گئی تھیں۔۔

بھئی کہاں ہے میلا گُلو بے بی"۔۔جب شور مچاتے اِکا جان کمرے میں داخل" ہوئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

احد کے بچّے"۔۔وہ اُس کی گود سے ہنیہ کو لے چُکا تھا، جب مِنہا نے اُس پر کُشن" پھینکا تھا۔۔

سمجھالیں اِسے۔۔میری بیٹی کا نام نہ بگاڑے"۔۔وہ اب عمُر کو گھور کر بولی تھی۔۔"

وہ دونوں کو دیکھ کر مُسکرایا تھا

مما کو کچھ نہیں پتا آپ تو میلے گُلو بے بی ہو ناں"۔۔وہ اُس پر جُھکتا بولا،وہ اِس"

وقت یونیورسٹی جانے کو تیار تھا اور حسبِ معمول جانے سے پہلے ہنیہ کو پیار کرنے

آیا تھا۔۔

بھایان اِسے سنبھالیں،اور اپنی دوسری والی کو بھی خود ہی سنبھالیں"۔۔وہ ہنیہ کو"

اُسے دے کر منہا کو آنکھ مارتا عُجلت میں کمرے سے نکل گیا تھا وہ ہنستے ہوئے ہنیہ کا

گال چُوم گیا تھا۔۔

ہنیہ کے اکا جان پٹنے والے ہیں میرے ہاتھ سے آئی ایم شیور"۔۔بیڈ سے کھڑی"

ہوتی وہ دروازے کو گھور کر بولی تھی۔۔وہ ہنسا تھا

اِسے پکڑو، مجھے جانا ہے"۔۔وہ اُس کے پاس آتا بولا،ہنیہ کو اُسے تھما کر ہنیہ پر جُھکا" تھا

آپ اتنی جلدی جا رہے ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے جُھکے سر کو دیکھتی مُنہ بسور کر" بولی تھی۔۔وہ ہنستا ہوا سیدھا ہوا تھا

ٹائم دیکھیں مسز، دس بج رہے ہیں، اچھا چلتا ہوں میٹنگ ہے، آنی کو تنگ نہیں" کرنا، وہ جو بولیں چُپ چاپ کھا لینا، اللہ حافظ "۔۔وہ اُس کا گال چُومتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

زیرِ لب اللہ حافظ بولتی مِنہا کی نظروں نے اُسے کمرے سے جاتے دیکھا تھا۔۔پھر مُسکراتی ہوئی وہ ہنیہ کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی۔۔

. . . . . .

مِنواِس کی آنکھیں دیکھو بلکل میرے جیسی ہیں"۔۔وہ ننھی ہنیہ کو گود میں لیے" اُس سے لاڈ کرتے بولا۔۔

اللہ خیر کرے، بس حرکتوں میں تم پر نہ چلی جائے"۔۔وہ ہنیہ کے کپڑے سمیٹتی" زور سے بڑبڑائی تھی۔۔صوفے پر ٹانگیں پھیلائے بیٹھے فائل میں سر دیئے عُمر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

بھایان یہ آپ کی گرل فرینڈ کچھ زیادہ ہی تیز نہیں ہو گئی"۔۔وہ اب اُس کی" طرف دیکھتا مُنہ بنا کر بولا۔۔

تمہاری ہی دل کی خواہش تھی، اور پھنس گئی مجھ معصوم کی جان"۔۔وہ مِنہا کو" دیکھ کر بے چارگی سے بولا تھا، پر آنکھوں سے چاہت کی چمک عیاں تھی

ہاں کیونکہ مجھے سمجھ آگئی ہے، بندہ بیوی کے قابو آئے نہ آئے، پر گرل فرینڈ اچھے سے قابو کر لیتی ہے"۔۔وہ شانِ بے نیازی سے بولی تھی۔۔ عُمر اور احد نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا تھا پھر دونوں کی ہنسی بے قابو ہوئی تھی۔۔

اِسی لیے میں نے سوچا ہے، میں گرل فرینڈ بناؤں گا ہی نہیں، بلکہ ڈائیریکٹ اپنے گُلو بے بی کی چاچی مامی لاؤں گا"۔۔وہ اُس کا ننھا سا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا کر بولا۔۔

اللہ ہی رحم کرے گا تمہاری بے بی کی چاچی مامی پر"۔۔اُن دونوں کی نوک جھوک پر ہمیشہ کی طرح وہ محظوظ ہو رہا تھا۔۔

جب اللہ بھایان پر اب تک اپنا رحم کیے ہوئے ہے تو مجھ پر بھی کرے گا ان شاء اللہ"۔۔ عُمر کا قہقہہ بے ساختہ تھا، اُس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے وہ ہمیشہ کی

طرح عُمر کو شکایتی انداز سے گھور رہی تھی۔۔جواب اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوششوں میں تھا۔۔

. . . . . .

یہ رو کیوں رہی ہے اتنا، فیڈ بھی نہیں لے رہی"۔۔وہ آنکھوں میں آنسو لیے" ایک نظر عُمر کو دیکھ کر بولی۔۔ہنیہ کا رونا معمول کے رونے سے مُختلف تھا۔۔

ایک کام کرتے ہیں ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں"۔۔وہ دونوں کے ہی رونے پر" پریشان ہوتا اُٹھا تھا۔۔

ہاں چلیں پر رات میں اِس ٹائم ڈاکٹر ملے گا کیا۔۔؟؟"۔۔وہ کھڑی ہوئی تھی پر" پھر پریشانی نے گھیرا تھا اُسے، رات کے دو بج رہے تھے۔۔

اللہ مالک ہے، چلو تم"۔۔وہ ہنیہ کو اُس سے لیتا بولا، اُسے اپنے بازو کے حلقے میں" لے کر اُسے تسلی دینی چاہی تھی۔۔

کیا ہوا بھایان، یہ کیوں رو رہی ہے۔۔؟؟"۔۔وہ جو پڑھ رہا تھا، ہنیہ کی آواز پر فوراً" اُٹھ کر باہر آیا تھا۔۔

پتا نہیں کیوں احد۔۔روئے جا رہی ہے"۔۔وہ بتاتے بتاتے رو پڑی تھی۔۔احد" نے اُسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔

بھایان ڈاکٹر کے پاس لے چلتے ہیں"۔۔وہ عُمر کو دیکھ کر بولا۔۔"

تم منہا کو لے آؤ میں گاڑی نکالتا ہوں"۔۔وہ بچّی احد کو دیتا سیڑھیاں اُترنے لگا" تھا، ہنیہ کو تھامے روتی ہوئی مِنہا کو ساتھ لیے اُس کے پیچھے وہ بھی اُترنے کو تھا جب ثمینہ کو سامنے دیکھ کر تینوں رُکے تھے۔۔

کیا ہوا ہے۔۔؟؟ یہ اِس طرح رو رہی ہے، اِس کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔؟؟"۔۔" اُنہوں نے ہنیہ کو احد سے لیا تھا۔۔

امّاں دیکھیں کیسے رو رہی ہے، ہم ہاسپٹل جا رہے ہیں"۔۔اُنہیں دیکھ کر مِنہا نے" پھر رونا شروع کیا تھا۔۔اُنہوں نے ہنیہ کو لے کر صوفے پر بیٹھ کر معائنہ کیا تھا۔۔

پیٹ میں درد ہے اِس کے، ننھی سی جان کے کینیولا لگا کر تین چار انجیکشن لگا دیں" گے، گرائپ واٹر دیتے ہیں جب بھی بچّے کے پیٹ میں درد ہو تو"۔۔وہ اُسے عُمر کو تھماتی کچن میں چلی گئی تھیں۔۔

ثمینہ نے اُس کے مُنہ میں چمچ سے گرائپ واٹر ڈالا تھا۔۔وہ تینوں ہی پریشانی سے اُن کی ساری کاروائی چُپ چاپ دیکھ رہے تھے۔۔تقریباً بیس منٹ بعد اُس کا رونا بند ہوا تھا جا کر۔۔

میں سمجھ سکتی ہوں بیٹا اولاد کو تکلیف میں دیکھنا دُنیا کا سب سے مشکل ترین منظر" ہے، لیکن اُس وقت ماں باپ کو سب سے زیادہ حوصلے سے کام لینا ہوتا ہے"۔۔وہ ہنیہ کو مِنہا کی گود میں دیتیں دونوں کو دیکھ کر بولی تھیں۔۔

میری بیٹی تو ہے ہی جھلّی پر اِس وقت تو میرا بیٹا بھی ہاتھ پاؤں چھوڑنے کو تھا"۔۔"

اُنہوں نے عُمر کے سر پر چپت ماری تھی۔۔

کیا کروں آنی، اِن دونوں کی آنکھوں میں آنسو نہیں ہوتے برداشت "۔۔وہ کان" کُھجا کر بولا تھا، مِنہا آنسوؤں سمیت مُسکرائی تھی۔۔

ڈرا دیا گُلو بے بی نے "۔۔احد نے اُس کا گال چُوما تھا۔۔"

. . . . . .

وہ اُسے لیے اُوپر آئے تھے۔۔مِنہا نے آرام سے اُسے کاٹ میں لٹایا تھا۔۔پھر اُس کے پاس کھڑی نم آنکھوں سے اُس کے ننھے نقوش کو محبت سے تک رہی تھی۔۔

جب وہ اُس کے پہلو میں آ کھڑا ہوا تھا۔۔

کوئی کیسے خود سے بھی پیارا ہو جاتا ہے "۔۔اُس نے چہرہ موڑ کر عُمر کی آنکھوں میں" دیکھا تھا۔۔

یہ تم مجھ سے پوچھ رہی ہو۔۔؟"۔۔عمر نے بڑی محبت سے اُسے اپنے بازو کے " حلقے میں لیے اپنے ساتھ بیڈ پر لٹایا تھا۔۔

"آئی مِس مائی ڈول ویری مچ"

(میں اپنی گڑیا کو بہت مِس کرتا ہوں)

اُس نے مِنہا کی پیشانی چُومتے ہوئی خود میں سموتے ہوئے سرگوشی کی تھی۔۔بچّے کے آنے کے بعد قدرتی طور پر ماں باپ کی توجہ بٹتی ہے۔۔منہا کو اندازہ تھا وہ اُسے اب زیادہ وقت نہیں دے پاتی تھی۔۔

"آئی نو، آئی کانٹ لو یو ایز مچ ایز یو لو می، بٹ شیور لی آئی مِس یو مور دین یو ڈو "

مجھے پتا ہے، آپ جتنی محبت مجھ سے کرتے ہیں میں اُتنا آپ کو نہیں چاہ سکتی، پر)

(مجھے یقین ہے میں آپ کو زیادہ مِس کرتی ہوں

www.novelsclubb.com

اُس نے اُس کے سینے سے سر اُٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر سرگوشی کی تھی۔۔

اُس کی بات پر وہ مُسکرایا تھا۔۔

. . . . . .

تم کب سیریس ہو گے احد۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے سامنے بیٹھی چڑ کر پوچھ رہی تھی۔۔وہ دونوں اِس وقت کیفے میں کافی پی رہے تھے۔۔پر حسبِ معمول زینب کا موڈ خراب تھا۔۔

زندگی پڑی ہے مِس زینب احسان سیریس ہونے کے لیے"۔۔اُس کے غیر سنجیدہ لہجے پر زینب نے اپنے لب بھینچے تھے۔۔

لگتا ہی نہیں ہے تم عُمر بھائی کے بھائی ہو، قسم سے"۔۔وہ اب دانت پیس کر بولی تھی۔۔

ہاں یار میں نے بھی اب نوٹ کیا ہے، بھایان بلکل بھی مجھ پر نہیں گئے ہیں"۔۔"

وہ اُسے شرارت سے دیکھ کر ایک آنکھ میچ کر بولتا اُسے اور تپا گیا تھا۔۔

مر و تم"۔۔وہ ایک دم اُٹھی تھی۔۔جب اچانک سے احد نے اُس کا ہاتھ تھاما"

تھا۔۔زینب کا دل دھڑکا تھا۔

یار میں تمہارا تھا، تمہارا ہوں اور تمہارا رہوں گا یقین کر لو اِس بات پر"۔۔زینب"

نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔اگلے ہی لمحے اُس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ

چُھڑایا تھا۔اُس کی آنکھوں میں واضح شرارت تھی۔۔

اچھا سوری ناں پلیز، بیٹھو پلیز"۔۔وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑتا بولا۔۔"

زینب نے کچھ پل اُسے دیکھا تھا پھر مُسکرا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

تم بس یہ یاد رکھنا ہمیشہ "۔۔احد آگے کو جُھکا اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا"

اب۔۔زینب پوری جان سے اُس کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی جہاں اُسے اپنا عکس واضح نظر آیا تھا۔۔

وہ کہیں بھی گیا، لوٹا تو میرے پاس آیا

بس یہی بات ہے اچھی میرے ہرجائی کی

یو۔۔۔"۔۔اُس نے اپنا کلچ اُٹھا کر اُسے دے مارا تھا۔۔وہ ہنستا ہی چلا گیا تھا۔۔"

زینب کو وہ جی جان سے اچھا لگتا تھا۔۔اُس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ کر اُسے مُطمئن ہو جانا چاہیئے تھا۔۔پر نجانے کیوں وہ احد ابراہیم کا غیر سنجیدہ روّیہ کبھی بھی برداشت نہیں کر پاتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کبھی وہ کسی لڑکی کو نوٹس دے رہا ہوتا تھا، تو کبھی کسی کو پڑھانے میں مصروف، کبھی کسی کی بات پر قہقہے لگا رہا ہوتا تھا۔۔اُس کا یہ روّیہ زینب احسان کو بہت کچھ سوچنے پر

مجبور کر جاتا تھا۔۔شاید غلطی احد ابراہیم کی بھی نہیں تھی وہ عُمر ابراہیم کا بھائی تھا، قُدرتی طور پر اُس کا موازنہ اُس کے ہر طرح سے کامیاب شاندار بھائی سے کیا جانے لگا تھا۔۔

بات تو صرف یہ تھی کہ عُمر ابراہیم اگر سنجیدہ مزاج تھا تو احد ابراہیم اُس کے بلکل اُلٹ، زندگی کے ہر پل کو دل سے جینے والا۔۔لیکن کوئی اگر احد ابراہیم کو دل سے جانتا ہو گا تو اُسے پتا ہو گا کہ مزاج میں تضاد ہونے کے باوجود وہ عُمر ابراہیم کا ہی تو پرتو تھا۔۔اُسی کی طرح یونیورسٹی کا ذہین و فطین سب پروفیسرز کا چہیتا اور عُمر ابراہیم ہی کی طرح اب تک کا ٹاپر اسٹوڈنٹ، پر جو چیز اُس نے اپنے بھائی سے خاص طور پر چُرائی تھی وہ تھی اُس کی نرم طبعیت اور اچھا اخلاق۔۔کسی کو نہ نہ کہنے والے احد ابراہیم کو شاید نہیں یقیناً زینب احسان گہرائی سے سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔

. . . . . .

مِنہا جلدی کرو، مجھے آفس بھی جانا ہے"۔۔وہ ساڑھے چار مہینوں کی ہنیہ کو ہوا میں اُچھالتا بولا جو کِھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔۔

آج وہ اُس کے ساتھ ڈین سے ملنے یونیورسٹی جا رہا تھا۔۔گو کہ نیا سیمسٹر شروع ہونے میں ابھی کافی وقت تھا۔۔اُس کا ابھی بھی دل نہیں تھا ہنیہ کو یوں چھوڑ کر جانے کا، پر اِس بار عُمر نے اُس پر اچھی خاصی سختی کی تھی۔۔

رہنے دیں ناں، اب مجھ سے نہیں پڑھا جائے گا"۔۔وہ واش روم سے نکلتی اپنا ڈوپٹہ اُٹھا کر پن اپ کرتی بولی۔۔اتنے دنوں سے وہ اُسے قائل کرنے میں لگی ہوئی تھی۔۔پر اِس بار عُمر بلکل بھی نرمی کے موڈ میں نہیں تھا۔۔

مسز نو مور آر گیو منٹس آن دس ٹاپک"۔۔وہ ہنیہ کو دیکھ کر بظاہر مسکراتا بولا تھا پر آواز میں نرمی ہر گز نہیں تھی۔۔مِنہا نے مزید بُرا منہ بنایا تھا۔۔

میں فیل ہو جاؤں گی"۔۔وہ اُس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی روہانسے لہجے میں بولی" تھی۔۔

کوئی بات نہیں کورس ریپیٹ کر لینا"۔۔وہ بے پروائی سے بولا تھا۔۔"

ہاں آپ کو کیا ہے، پڑھنا تو مجھے ہے ناں"۔۔وہ تپی تھی۔۔"

فکر نہیں کرو، مجھے پکا یقین ہے تم اِس پورے وقت میں مجھے بھی رُلانے والی ہو" اپنے ساتھ"۔۔عُمر نے اُسے گھورا تھا۔۔

آپ ہمیشہ اپنی کرتے ہیں"۔۔اُس نے خفگی میں ہمیشہ کی طرح اپنا مخصوص جملہ" دُہرایا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تم ایسے قابو جو نہیں آتی ہو"۔۔وہ اُس کی طرف دیکھتا دلکشی سے مُسکرایا تھا۔۔" اُس کی بات پر ہمیشہ کی طرح اُس نے عُمر کو گھورنے کی ناکام کوشش کرتے بلا آخر

نظریں پھیری تھیں۔۔اُس کے نظریں چُرانے پر وہ مسرور سا قہقہہ لگا گیا تھا،وہ اور جھینپی تھی۔۔

اُس کی نظریں ابھی بھی عُمر کی اِن خاص نظروں کا مُقابلہ نہیں کر پاتی تھیں۔۔

آپ کو یاد ہے ناں میرا پہلے سیمسٹر کا رزلٹ"۔۔وہ مُنہ بنا کر بولی تھی۔۔"

مجھ سے زیادہ کس کو یاد ہو گا"۔۔وہ مِسکین شکل بنا کر بولا تھا۔۔پھر اُس دن کو یاد" کرتا زور سے ہنسا تھا۔۔وہ مزید روہانسی ہوئی تھی۔۔

ویسے میری سیکنڈ ہنی مون کی آفر ابھی بھی ویلڈ ہے"۔۔وہ اُسے دیکھ کر شرارت" سے بولا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

معاف کر دیں مجھے"۔۔وہ دونوں ہاتھ جوڑتی بولی تھی وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔"

. . . . . .

ارے میلا گُلو بے بی آیا ہے"۔۔احد نے ہنیہ کو عُمر کے ہاتھ سے لیا تھا،اُس کی" ساری ہی کلاس اُن کے گرد جمع تھی۔۔

ماشاءاللہ کتنی پیاری ہے"۔۔کسی نے کہا"

بلکل عُمر بھائی جیسی ہے"۔۔مُختلف آوازیں۔۔"

کوئی نہیں مِنہا جیسی ہے"۔۔وہ ایک سے دوسرے کی گود میں مُنتقل ہوئے" جا رہی تھی۔۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مین !ہنیہ اِبراہیم بلکل اپنے اکا جان پر گئی ہے"۔۔وہ اپنا کالر" کھڑے کرتا بولا۔۔

www.novelsclubb.com

پر یہ تو کیوٹ ہے"۔۔زینب نے مصنوعی حیرت سے کہا تھا جِس پر سب کے قہقہے" بُلند ہوئے تھے۔۔

بات ہو گئی تھی عُمر کی،دو مہینوں بعد اُسے جوائن کرنا تھا۔۔

واپسی پر وہ ہنیہ کو گود میں لیے پریشان سی اُس کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔

اماں سے بولوں گی اِس پر نظر کی دعا دم کر دیں، اور اب آپ کبھی اِس کو یونی نہیں" لے آئیں گے "۔۔اُس کی بات پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

ماں کی طرح باپ کی دیوانی ہنیہ نے باپ کے پاس جانے کو ہاتھ بڑھائے تھے۔۔ اُس نے اُسے گود میں لیا تھا۔۔

ارے یار بچّے تو سب کو ہی اچھے لگتے ہیں ناں "۔۔وہ آنکھوں پر سن گلاسس" لگاتے ہوئے اُسے دیکھ کر بولا تھا۔۔ جبھی ساڑھے چار مہینوں کی ہنیہ اُس کے گلاسس پر ہاتھ مار کر کھلکھلائی تھی۔۔

ماں کی طرح بیٹی بھی اپنے پاپا کی اسمارٹنس سے ان سکیور ہو رہی ہے "۔۔وہ اُس" کے ہاتھ سے اپنے گلاسس لیتا بولا تھا۔۔اب کے ہنسنے کی باری اُس کی گڑیاؤں کی تھی۔۔

احد وہ گول گپّے۔۔"۔۔وہ زور سے چیخی تھی۔۔وہ احد کے ساتھ ڈرائیو پر آئی تھی۔۔شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔ہنیہ ثمینہ کے پاس تھی۔۔

چلو کھاتے ہیں"۔۔صدا کے چٹورے احد نے گول گپوں کے سامنے گاڑی روکی تھی۔۔

لیکن تم اماں کو اور اُن کو نہیں بتاؤ گے"۔۔وہ اُنگلی اُٹھا کر باور کروا رہی تھی۔۔"

ارے نہیں ناں"۔۔وہ اُسے تسلی دے کر آرڈر کرنے لگا۔۔"

پوری دو دو پلیٹیں کھانے کے بعد وہ دونوں لوٹے تھے۔۔عُمر آ چکا تھا۔۔

وہ لاؤنج میں ہی بیٹھ گئی تھی۔۔اِس وقت وہاں رعنا اور ثمینہ ہی تھے۔۔احد نے ہنیہ کو گود میں لیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جب اچانک مِنہا کو زور سے اُبکائی آئی تھی۔۔اُس نے اپنا ہاتھ مُنہ پر رکھا تھا۔۔ ثمینہ اور رعنا نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔سیڑھیوں سے اُترتا عُمر بھی ٹھٹھکا تھا۔۔وہ تیزی سے نیچے آیا تھا۔۔تب تک وہ پھر سے اُبکائی روکتی ایک دم کھڑی ہوئی تھی۔۔

کیا ہوا مِنہا۔۔؟؟"۔۔ثمینہ نے اُس سے پوچھتے ہوئے رعنا کو کچھ کہتی دیکھا" تھا۔۔

مِنہا تم ٹھیک ہو۔۔؟؟"۔۔عُمر نے پریشانی سے پوچھا تھا پر وہ کسی کی بات کا" جواب دیئے بنا تیزی سے ثمینہ کے کمرے میں بھاگی تھی۔۔

لگتا ہے بھابھی خوشخبری ہے"۔۔عُمر جو اُس کے پیچھے بھاگا تھا ثمینہ کی بات پر" حیرت کا شکار ہونے کے باوجود رُکا نہیں تھا۔۔

وہ واش روم میں قے پر قے کیے حال سے بے حال ہو رہی تھی۔۔وہ پریشان سا اُس کے سر پر کھڑا تھا۔۔وہ دونوں بھی کمرے میں آئی تھیں۔۔

بھابھی اللہ کا کرم ہوا ہے، تم ابھی اِسے ہاسپٹل لے جاؤ تاکہ ہماری تسلی ہو"۔۔" ثمینہ پہلی بات رعنا سے کہتی عُمر کی طرف مُتوجہ ہوئی تھیں۔۔اُن کی بات دونوں کو ٹھٹھکا گئی تھی۔۔اُس نے عُمر کو دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔آنکھوں سے پانی جاری تھا۔۔صرف وہی اُس کے ساتھ اندر واش روم میں کھڑا تھا جب کہ ثمینہ، رعنا، احد پریشانی میں کمرے میں ہی موجود تھے۔۔

مِنہا تم ٹھیک ہو۔۔؟؟"۔۔وہ فکرمندی سے اُس کے کمر میں بازو حمائل کرتا" اُسے سہارا دیتا پوچھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بمُشکل اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔اتنی سی دیر میں ہی وہ نڈھال سی ہو گئی تھی، وہ اُسے اپنے بازو کے حلقے میں لیے کمرے میں لایا تھا۔۔

یہاں لٹاؤ اِسے"۔۔رعنا نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔"

بھابھی آپ ڈاکٹر تہمینہ سے ٹائم لے لیں"۔۔ثمینہ کی بات پر اُس کے چھکے" چھوٹے تھے۔۔وہ اُس کی گائینی تھیں،ہنیہ کا کیس بھی اُنہوں نے ہی ہینڈل کیا تھا۔۔اُس نے کچھ شرم کچھ بے چارگی سے عُمر کو دیکھا تھا،جو خود شش وپنج میں مبتلا تھا۔۔آیا خوش ہو یا پریشان۔۔مِنہا کو کچھ سمجھ نہ آرہا تھا۔۔اُسے بے تحاشہ رونا آیا تھا۔۔

میری بات سُنیں"۔۔وہ خود پر قابو پاتے قریب کھڑے عُمر کو بے اختیار بُلا گئی" تھی۔۔وہ جُھکا تھا۔۔

ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں مِنہا تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی"۔۔وہ اُس کی" حالت اور اُس پر اُس کی رونے والی شکل دیکھ کر آہستہ سے اُس کے کان میں بولا تھا۔۔

آؤ ثمینہ فون کرتے ہیں ڈاکٹر تہمینہ کو،اُن کا تو اپائنٹمنٹ ہی اتنی مشکل سے ملتا" ہے"۔۔وہ دونوں آگے پیچھے کمرے سے نکلی تھیں۔۔

گُلو بے بی لگتا ہے آپ کا مُنوں سا بھائی بہن آنے والا ہے"۔۔احد ہنیہ کو ہلکا سا ہوا" میں اُچھال کر بولا وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔

دفع ہو جاؤ تم"۔۔وہ اُس پر چڑھ دوڑی تھی۔۔وہ زور سے ہنستا ہوا کمرے سے نکلا" تھا۔۔اُس کے جاتے ہی وہ عُمر کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی۔۔

پلیز ایسا کچھ نہیں ہے،میں نے۔۔میں نے"۔۔مُتوقع ڈانٹ سے اُس کا خون" خُشک ہوا تھا۔۔گلے میں آنسوؤں کا گولا پھنسا تھا

ریلکس مِنہا،ابھی تو کنفرم نہیں ہوا کچھ بھی۔۔اللہ بہتر کرے گا۔۔تم پلیز" پریشان نہ ہو"۔۔وہ اُس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔۔عُمر کو ہنیہ کے ٹائم پر اُس کا رونا اور

کرٹیکل کنڈیشن یاد آگئی تھی۔۔وہ خود بھی ابھی دوسرا بچہ نہیں چاہتا تھا،وہ اچانک اُس کے سینے سے لگی رودی تھی۔۔

پر ایسا کچھ ہے ہی نہیں۔۔آپ مجھے ڈانٹیں گے۔۔اماں بھی مجھے"۔۔وہ اُس سے" لگی زار و قطار روئے جا رہی تھی۔۔

مِنہا میری جان، کیا ہوا ہے۔۔؟؟۔۔اچھا اِدھر دیکھو، میں ہوں ناں"۔۔وہ" اُسے بمُشکل خود سے الگ کرتا دونوں ہاتھوں میں اُس کا چہرہ تھامے پوچھ رہا تھا۔۔

جیسا آپ لوگ سمجھ رہے ہیں ایسا۔۔"۔۔وہ بولتے بولتے شرم سے چہرہ جُھکا گئی" تھی۔۔وہ مُسکرایا تھا۔۔

اچھا ریلکس کرو، ہم ڈاکٹر کے پاس چل کر کنفرم کروا لیتے ہیں"۔۔وہ اُس کے" گلابی چہرے کو دیکھتا مُسکراتے ہوئے اُس کا چہرہ صاف کرنے لگا تھا۔۔اُس کی بات پر وہ شرم سے پھر سے رودی تھی

ایسا کچھ ہے ہی نہیں ناں۔۔میں نے گول گپّے کھائے تھے ابھی"۔۔وہ اچانک" بول کر دانتوں میں لب دبا گئی تھی۔۔

گول گپّے۔۔؟؟"۔۔وہ حیرانی سے چیخا تھا۔۔"

پلیز مجھے بچالیں،اماں مجھے بہت ڈانٹیں گی"۔۔وہ اُس کے سینے میں مُنہ چھپائے" خجل خجل سی بولے جارہی تھی۔۔

ایک دو پل میں اُس کا سکتا ٹوٹا تھا وہ زور سے قہقہہ لگا گیا تھا،در حقیقت عُمر کے دل و دماغ سے ایک بوجھ ہٹا تھا،وہ ابھی کچھ دیر پہلے خود پریشان تھا،ہنیہ کے ٹائم کی صورتِحال یاد کر کے وہ اتنی جلدی یہ سب نہیں چاہتا تھا۔۔

عُمر کیسی ہے اب یہ۔۔؟؟"۔۔ثمینہ بولتے ہوئے اندر آئی تھیں۔۔اُس نے" بمُشکل اپنی ہنسی پر قابو پایا تھا۔۔

پلیز سنبھال لیں، پلیز"۔۔وہ سرگوشی کرتی حسبِ عادت اُس کی شرٹ سے اپنا" چہرہ صاف کرتی اُس سے الگ ہوئی تھی۔۔

ارے آنی یہ بلکل ٹھیک ہے، بلکہ آپ لوگوں کی تسلی کے لیے میں ابھی اِسے" ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں"۔۔اُس نے ثمینہ کے پریشان چہرے کو دیکھ کر ہمیشہ کی طرح اُنہیں اپنے بازو کے گھیرے میں لیا تھا۔

پھر وہ اُسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا تھا۔۔دو پلیٹ گول گپوں کا ہی کمال تھا لیکن عُمر نے کچھ اُلٹا سیدھا کھالیا ہے تبھی ہلکا سا فوڈ پوائیزنگ کا اثر ہوا ہے کہہ کر سب کو مُطمئن کروایا تھا۔۔مِنہا نے تشکر بھری نظروں سے اپنے جان سے پیارے زندگی کے ساتھی کو دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

ثمینہ ہم تو سمجھے تھے ہنیہ کا بھائی بہن آرہا ہے، یہاں تو ایسی کوئی بات ہی نہیں" نکلی"۔۔رعنا نے اُسے دیکھ کر شرارت سے کہا تھا۔۔وہ ایک دم شرم سے لال ہوتی چہرہ جُھکا گئی تھی۔۔احد یونیورسٹی، عُمر اور احسن صاحب آفس گئے ہوئے تھے۔۔

صبح کے دس بج رہے تھے۔۔وہ اپنے کمرے سے نکل کر ابھی آکر اِن دونوں کے پاس بیٹھی تھی۔۔

بھابھی اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے، اِس نے جس طرح ہنیہ کے ٹائم پر" پریشان کیا تھا، میرا تو سوچ سوچ کر ہی بُرا حال ہوا تھا اُس وقت"۔۔ثمینہ نے اُس کی گود میں ہنیہ کو دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مُمانی ابھی تو میری یونی اسٹارٹ ہو جائے گی"۔۔وہ دھیمے لہجے میں کہتی رعنا کو" بہت پیاری لگی تھی۔۔

مطلب ہمیں تمہاری ڈگری تک کا ویٹ کرنا ہو گا"۔۔اُنہوں نے ہنستے ہوئے" برجستہ کہا تھا۔۔وہ اور جھینپی تھی۔۔ثمینہ نے پیار بھری نظر اپنی بیٹی پر ڈالی تھی۔۔ دل ہی دل میں اُس پر نظر کی دعائیں پڑھ کر پھونکی تھیں

دیکھ لو ثمینہ ہمارے بچّے سب کچھ پلان کر کے بیٹھے ہوئے ہیں"۔۔وہ قہقہہ لگا کر" ہنستی ثمینہ کی طرف مُتوجہ ہوئی تھیں۔۔

آپ لوگ چائے پیئے گے۔۔؟؟۔۔میں لے آتی ہوں"۔۔وہ کہہ کر ہنیہ کو ثمینہ" کی گود میں دیتی کچن میں گھسی تھی۔۔دونوں کی ہنسی نے اُس کا پیچھا کیا تھا۔۔

. . . . . .

کیا بات ہے تم کل سے بہت چُپ چُپ ہو۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب نے رعنا کو" گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ کر مخاطب کیا تھا۔۔

جی۔۔"۔۔وہ گہرا سانس بھر کر بولی تھیں۔۔"

کیا ہوا ہے خیریت۔۔؟؟"۔۔احسن صاحب ریڈنگ گلاسز اتار کر کتاب بند کر" کے پوری طرح اُن کی طرف مُتوجہ ہوئے تھے۔۔

شہلا کراچی آئی ہوئی ہے آج کل"۔۔وہ دھیرے سے بولی تھیں۔۔"

وہ ڈیڑھ سال پہلے لیلیٰ کو لے کر اپنے بھائی کے پاس لاہور شفٹ ہو گئی تھی۔۔اور" تب سے ہمارا کوئی کانٹیکٹ نہیں تھا اور جب سے مجھے پتا چلا ہے کہ وہ کراچی آئی ہے میرا دل کیا کہ میں ایک بار اُس سے ملوں، اُسے سے لیلیٰ کے بارے میں پوچھوں لیکن۔۔"۔۔بولتے بولتے وہ چُپ ہوئی تھیں۔۔احسن صاحب نے اُنہیں بولنے دیا تھا۔۔وہ جانتے تھے شہلا سے اُن کا تعلق برسوں پُرانا تھا۔۔اور رعنا کو شہلا اور لیلیٰ دونوں سے دلی لگاؤ تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اُس نے۔۔اُس نے مجھ سے ملنے سے انکار کر دیا احسن۔۔"۔۔رعنا کی آواز میں" نمی تھی۔۔

میں جانتی ہوں ہماری آخری مُلاقات خوشگوار نہیں تھی۔۔میں نے انسلٹ کر کے اُسے اِس گھر سے نکالا اُسے یہ بھی کہا کہ وہ دوبارہ اِس گھر میں نہ آئے، لیکن میں نے سچ میں لیلیٰ کو اِس گھر کی بہو بنانا چاہا تھا احسن میرے دل میں کوئی کھوٹ نہیں تھا۔۔ میں نے لیلیٰ سے ایک بیٹی کی طرح محبت کی تھی۔۔"۔۔وہ جانتے تھے اُنہیں لیلیٰ عزیز تھی تبھی وہ اپنے بیٹے کی تکلیف تک نظر انداز کر گئی تھیں۔۔

اور وہ۔۔وہ۔۔میں نے ہمیشہ اُسے اپنی بہن مانا"۔۔اُنہوں نے خود کو رونے سے روکا تھا۔۔

یہ لو۔۔یہ پیو"۔۔احسن صاحب نے اُنہیں پانی کا گلاس تھمایا تھا۔۔کچھ لمحے دونوں کے درمیان خاموشی چھائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

رعنا۔۔تم دونوں نے جو بھی کیا۔۔اپنی اپنی اولاد کے لیے کیا۔۔اپنی اپنی اولاد کا" اچھا سوچ کر تم دونوں نے ہی اُنہیں وہاں پہنچا دیا جہاں زندگی مشکل ہو جاتی ہے"۔۔اُن کی بات پر رعنا کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تھے۔۔

"میں نے تمہیں سمجھایا تھا رعنا اُس بچّی کے ذہن میں مت ڈالو یہ بات۔۔کچی عُمر کے خواب انسان کو توڑ دیتے ہیں پھر وہی ہوتا ہے جو لیلیٰ کے ساتھ ہوا"۔۔اُن کا ایک ایک لفظ رعنا کے دل کو تڑپا رہا تھا۔۔

"تم دونوں۔۔بلکہ ہم سب کے لیے یہی بہتر ہے کہ کہ یہ تعلق دوبارہ پھر نہ جُڑے۔۔تمہارے دل پر بوجھ ہے تو اُن کے لیے دُعا کیا کرو۔۔بس دعا کا تعلق رکھو اُن کے ساتھ۔۔"۔۔احسن صاحب کی باتیں اُنہیں ہلکا کر گئی تھیں۔۔

اُنہیں پتا چلا تھا کہ شہلا یہاں کا گھر بیچ کر مستقل طور پر لاہور شفٹ ہو رہی تھیں۔۔

. . . . . .

آج اُس کے دوسرے سیمسٹر کا پہلا دن تھا۔۔ صبح سے وہ کوئی دس کالز کر چُکی تھی۔۔

"بیٹا تمہاری بیٹی سے ہمارا کوئی رشتہ ہے یا نہیں۔۔؟؟؟"۔۔اب کی بار ثمینہ کے لہجے میں غصّہ تھا۔۔اُنہوں نے اُس کی مزید کوئی بات سُنے بغیر کال کٹ کر دی تھی۔۔

در حقیقت سب کچھ پہلے جیسے نہ ہونے پر وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی، کتنی بار اُس کی نظروں نے عُمر کو ڈھونڈا تھا۔۔اور پھر ہنیہ کی یاد۔۔

احد تو احد زینب نے بھی اُس کا بہت خیال رکھا تھا۔۔اُن دونوں کی آپس کی نوک جھوک سے وہ بہت کچھ اندازہ لگا گئی تھی۔۔

. . . . . .

واپس آتے ہی اُس نے ہنیہ کو گود میں اُٹھایا تھا۔۔

اماں یہ زیادہ روئی تو نہیں ناں۔۔؟؟اِس نے کچھ کھایا ہے۔۔؟؟"۔۔اُس نے" ثمینہ پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔۔رعنا ہنس دی تھیں۔۔

دیکھ رہی ہیں آپ بھابھی۔۔"۔۔ثمینہ نے شکایتی نظروں سے رعنا کو دیکھا" تھا۔۔

آپ کو کیا پتا میں نے کتنا مس کیا ہے اِسے"۔۔وہ نیہ کو چومتی اُسے لیے اوپر اپنے" کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

ہوتا ہے ثمینہ۔۔"۔۔رعنا جاتی ہوئی مِنہا کو دیکھ کر ہنس رہی تھیں۔۔"

. . . . . .

www.novelsclubb.com

کیسا رہا پہلا دن؟؟"۔۔شام کو وہ اُس سے پوچھ رہا تھا۔۔"

پتا نہیں کچھ بھی پہلے جیسا نہیں تھا۔۔"۔۔وہ مُنہ بنا کر بولی تھی۔۔"

آپ ڈیڑھ سال بعد گئی ہیں میڈم"۔۔وہ ہنسا تھا۔۔"

ہاں لیکن۔۔میں نے مِس کیاناں"۔۔وہ چِڑ کر بولی تھی۔۔عُمر نے ہنستے ہوئے" اُسے کندھوں سے تھاما تھا۔۔

بہت مِس کیا۔۔؟؟"۔۔وہ سر جُھکا کر مُسکراتے ہوئے نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔" ثمینہ اُس کے بار بار کال کرنے کا بتا چُکی تھیں۔۔

بہت"۔۔وہ بہت کو کھینچ کر بولی تھی۔۔"

چند گھنٹوں کی ہی تو بات ہے، پھر تو سارا وقت ہنیہ تمہارے ساتھ ہی ہو گی، پھر" بھی اتنا مِس"۔۔وہ ہنسا تھا۔۔

میں نے ہنیہ کے پاپا کو مِس کیا"۔۔وہ روہانسے انداز میں کہتی اُس کے ساتھ لگی" تھی، اِس بار وہ اُس کی جھنجھلاہٹ کی ساری وجہ جانتا زور سے ہنسا تھا۔۔

پھر سے ایڈمیشن لے لوں۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے گرد بازو پھیلاتا پوچھ رہا تھا۔۔"

آپ ہنس رہے ہیں، مجھے سچ میں آپ کے بغیر بلکل بھی مزہ نہیں آیا اور آپ کو پتا" ہے"۔۔وہ اُس کے سینے سے سر اُٹھا کر بولی۔۔

کیا۔۔؟؟"۔۔اُس نے مُسکرا کر پوچھا۔۔"

دو بار تو میں نے ایم بی اے کلاسز کا چکر بھی لگایا تھا۔۔لیکن آپ کو وہاں نہ پا کر مجھے" اچھا نہیں لگا"۔۔وہ پوری سچائی سے کہہ رہی تھی۔۔اِس بار وہ پھر زور سے ہنسا تھا۔۔وہ سر دوبارہ اُس کے سینے پر رکھ گئی تھی۔۔

یہ تو بہت ہی سنگین مسئلہ ہے، کل آؤں گا میں یونیورسٹی"۔۔اُس کے سنجیدگی" سے کہنے پر مِنہا نے سر اُٹھا کر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

ارے ایڈمیشن لینے۔۔اور اِس بار تمہاری کلاس میں"۔۔وہ شرارت سے بولا" تھا۔۔مِنہا نے خفگی سے اُس کے سینے پر ہاتھ مارا تھا۔۔

تمہارے پاس ہی تو ہوں میری جان"۔۔ عُمر نے اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی مُسکرائی تھی۔۔

. . . . . .

مِنہا کی باتوں میں اکثر زینب کا ذکر ہونے لگا تھا۔۔ آج زینب کی گاری ورک شاپ میں ہونے کے باعث احد نے اُسے ڈراپ کرنے کی آفر کی تھی، اُن کا گھر قریب ہی تھا، مِنہا کے زور دینے پر وہ مان گئی تھی۔۔ لیکن مِنہا نے ہنیہ کی وجہ سے احد کو پہلے اُسے چھوڑنے کو کہا تھا۔۔

زینب بھی ہنیہ کو دیکھنے اندر آئی تھی۔۔ اُس کی مُلاقات رعنا اور ثمینہ سے بھی ہوئی تھی۔۔ مِنہا نے اُسے لنچ کے لیے روک لیا تھا، سب کا اسرار دیکھ کر وہ رُک گئی تھی۔۔

تمہارا گھر اور گھر والے سب بہت اچھے ہیں"۔۔واپسی پر وہ خلوص سے بولی تھی۔۔

چلو اچھی بات ہے، آگے برابلم نہیں ہو گی"۔۔وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔۔زینب نے چونک کر اُسے دیکھا تھا۔۔احد کی ایسی ذو معنی باتیں لیکن لاپرواہ انداز اُسے پریشان کرتا بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرنے لگا تھا اب۔۔

. . . . . .

یہ تم زرمین کے ساتھ کیا کر رہے تھے۔۔؟؟"۔۔زینب اُس کے آگے سے رجسٹر اُٹھاتی چیخی تھی۔۔

وہ۔۔۔"۔۔وہ وہ کو کھینچ کر بولا۔۔زینب نے وہی رجسٹر اُسے مارنا چاہا تھا۔۔"

ارے۔۔ارے۔۔اُسے کچھ نوٹس چاہیئے تھے، اُنہی کا پوچھ رہی تھی"۔۔وہ اپنے بچاؤ کے لیے سر پر ہاتھ رکھتا بولا پھر اُس کے ہاتھ سے رجسٹر لے کر وہ بڑبڑایا تھا۔۔

مطلب کے کہیں عزّت ہی نہیں ہے احدِ ابراہیم تمہاری"۔۔اُس کی بڑبڑاہٹ پر" زینب نے اُسے مزید گھورا تھا۔۔

اور اُسے پوری یونی میں تمہارے سینے میں ہی ہمدردی کا دوڑا پڑتے دِکھتا ہے"۔۔" اُس نے اُس کے سامنے بیٹھ کر دانت پیسے تھے۔۔

زینب تمہیں پتا ہے ناں میں کسی کو منع نہیں کرتا، نہ نوٹس دینے پر، نہ کسی کی" اسٹڈیز میں ہیلپ کرنے میں"۔۔وہ ایک دم سیریس ہوا تھا۔۔اُس کے ایک دم سنجیدہ ہونے پر وہ بھی چُپ ہوئی تھی۔۔

اسپیشلی تمہاری قوم کو"۔۔وہ کہہ کر بھاگا تھا۔۔زیادہ دیر تک احدِ ابراہیم سنجیدہ" ہو جائے ایسا ہونا ناممکن ہی تھا۔۔جب تک زینب کے بات سمجھ میں آئی وہ اُس کی نظروں سے اوجھل ہو چُکا تھا۔۔

اُس کا غیر سنجیدہ روّیہ ہمیشہ کی طرح زینب کو اُلجھن میں ڈال گیا تھا۔۔مِنہا نے پُر سوچ نظروں سے زینب کو دیکھا تھا۔۔جس کے چہرے پر چھائی اُلجھن اُسے بہت کچھ سمجھا چُکی تھی۔۔اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ احد کا غیر سنجیدہ رویہ حساس سی زینب کو اضطراب میں ڈال دیتا تھا۔۔

. . . . . .

اُسے میٹنگ کے سلسلے میں کچھ دِنوں کے لیے لاہور جانا پڑا تھا۔۔

ارسلان کو لاہور میں کچھ کام تھا وہ اُس کے ساتھ گیا تھا۔۔

آج دوسرا دن تھا اُنہیں آئے ہوئے۔۔میٹنگ اچھی گئی تھی۔۔ارسلان وہیں اُس کا انتظار کر رہا تھا۔۔میٹنگ لاہور کے مشہور بلڈنگ میں تھی۔۔

چل فیشن شو دیکھتے ہیں پاسز ہیں میرے پاس،فیمس ڈیزائنر کا شو ہے"۔۔"

ارسلان نے اُس سے کہا تھا۔۔

ارسل تو جانتا ہے مجھے اِن چیزوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے"۔۔وہ دوٹوک" انداز میں بولا تھا۔۔عُمر کسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔

شوٹائم پر شروع ہو جانا چاہیئے۔۔اور تم لوگ جانتے ہو ناں میم شواسٹاپر کے ساتھ" خود ایٹری دیں گی"۔۔ تبھی پاس سے آتی آواز پر دونوں مُتوجہ ہوئے تھے۔۔وہ شاید شو کا مینیجر تھا۔۔

یہ شواسٹاپر کون ہے اِس بار۔۔؟؟"۔۔دوسرے نے پوچھا تھا۔۔"

دیکھ لینا خود ہی۔۔اور تم میوزک،لائیٹس ایک بار پھر چیک کر لو"۔۔ مینیجر نے" لاپرواہی سے کہہ کر کسی کو ہدایات دی تھیں۔۔

ہاں ہاں سب ریڈی ہے۔۔ارے وہ دیکھو شواسٹاپر آگئی"۔۔آواز پر بِلا ارادہ" دونوں کی نظریں سامنے اُٹھی تھیں۔۔ مینیجر اُس کے پاس بھاگا تھا۔۔دو تین لوگ آگے بڑھے تھے۔۔

پرپل کلر کے پلازو کے ساتھ سلیو لیس ٹاپ پر ٹخنوں تک آتا شیفون پرپل ہی گاؤن۔۔ سلور ہیلز۔۔ شانوں تک لہراتے بالوں کو ادا سے پیچھے کرتی وہ تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔۔

آیئے میم ایئے"۔۔ مینیجر اُس کے آگے بچھا جا رہا تھا۔۔اور کیوں نہ ہوتا وہ فیشن ڈیزائنر کی خاص دوست تھی۔۔

ارے واؤ یہ تو۔۔"۔۔کچھ لڑکیاں حسرت سے اُسے دیکھ رہی تھیں۔۔"

لیلیٰ۔۔لیلیٰ افتخار"۔۔اُس کے مُنہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔وہ ہوا کے جھونکے کے ساتھ اُس کے پاس سے گزر کر لفٹ میں غائب ہو گئی تھی۔۔

یار یہ اتنے کم وقت میں اتنی ٹاپ کلاس ماڈل بن گئی ہے"۔۔ایک حسرت سے بولی تھی۔۔

یہ ٹاپ کلاس ڈیزائنرز کی بیسٹ فرینڈ ہے۔۔اِسے تو ٹاپ کلاس بننا ہی تھا"۔۔"

اب کہ لہجے میں حسد تھا۔۔

عُمر اپنی لیلیٰ تو ماڈل بن گئی ہے یار"۔۔ارسلان ہنستا ہوا بولا تھا۔۔"

کیا خیال ہے۔۔؟؟"۔۔وہ جیب سے پاسز نکالتا آنکھ دبا کر پوچھ رہا تھا۔۔"

شٹ اپ۔۔!!"۔۔وہ پاسز دوبارہ اُس کے جیب میں ڈالتا باہر نکل گیا تھا۔۔"

ارسلان ہنستا ہوا اُسے پیچھے لپکا تھا۔۔

. . . . . .

ہنیہ کی طبیعت کچھ دنوں سے خراب تھی اُس نے کچھ دن یونیورسٹی سے لیو لی تھی۔۔عُمر اگلے دن ہی واپس آگیا تھا۔۔

وہ جانتا تھا رعنا کہیں نہ کہیں خود کو لیلیٰ کی حالت کا ذمہ دار سمجھتی تھیں۔۔لیکن اُس کے بتانے پر رعنا ایک دم ہلکی پُھلکی ہوئی تھیں۔۔وہ ٹھیک تھی،اپنی زندگی میں

سیٹ ہو کر بہت آگے بڑھ گئی تھی۔۔رعنا کو اپنے دل سے اتنے عرصے سے پڑا بوجھ ہٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

. . . . . .

زینب ہنیہ کو دیکھنے گھر آئی تھی۔۔پندرہ بیس منٹ وہ مِنہا کے کمرے میں بیٹھی رہی تھی۔۔

پھر کچھ دیر نیچے رعنا اور ثمینہ کے ساتھ بیٹھ کر وہ واپس چلی گئی تھی،احد سے اُس کی مُلاقات نہیں ہوئی تھی۔۔

تربیت کا اندازہ تو پہلی مُلاقات میں ہی ہو جاتا ہے،اچھی بچّی ہے"۔۔ثمینہ نے دل سے کہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

صحیح کہہ رہی ہو۔۔مجھے بھی اچھی لگی ہے"۔۔رعنا نے تائیدی انداز میں سر ہلایا تھا۔۔مِنہا نے بغور اُنہیں دیکھا تھا۔۔

احد اور زینب کی بہت اچھی انڈر اسٹینڈ نگ ہے اور اب تو مجھ سے بھی بہت اچھی دوستی ہو گئی ہے زینب کی"۔۔وہ رعنا کو دیکھتی مزید بولی تھی۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی عُمر کی طرح احد بھی رعنا کو دُکھ پہنچائے۔۔اُسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کرے۔۔اگر وہ احد کا ساتھ دیتی تو کہیں رعنا کو بُرا نہ لگ جائے۔۔وہ شش و پنج میں مبتلا ہنیہ کو دیکھنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

. . . . . .

کچھ نہ سمجھ آیا تو اُس نے ساری بات عُمر کے سامنے رکھی تھی۔۔

یہ احد تو بہت تیز نکلا"۔۔وہ ہنستا ہوا اُس کے سامنے آ بیٹھا تھا۔۔"

اور آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔؟"۔۔وہ بے ساختہ بول کر دانتوں میں زبان دے گئی تھی۔۔

خیر مُقابل بھی کم نہیں تھا۔۔"۔۔وہ شرارت سے بولا تھا وہ ہنسی تھی۔۔"

اِس کا تو بتائیں کیا کروں میں، ایک طرف احد کی شکل نہیں دیکھی جا رہی تو"

"دوسری طرف زینب ہے، وہ بھی میری بہت اچھی دوست ہے اور

اور تیسری طرف مما ہیں"۔۔وہ اُس کی بات اُچک کر ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔"

اور چوتھی طرف یہ اسائنمنٹ ہے جو ہنیہ کے پاپا بنانے والے ہیں"۔۔اُس نے عُمر"

کے ہاتھ میں بُک دے کر معصومیت سے کہا تھا۔۔

کہہ کر دیکھ لو، ہنیہ کے پاپا کو شاید کر لے، میرے خیال میں تو وہ آج کل بہت بزی"

ہے"۔۔وہ بُک کھولتا بے نیازی سے بولا تھا۔۔

اُن کے اچھے بھی کریں گے"۔۔وہ ایک دم گھٹنوں پر کھڑی ہوئی تھی، اپنی"

آستینیں اوپر کرتی دھمکی دیتی اُس کے قریب آئی تھی۔۔

دل و جان سے کریں گے"۔۔عُمر نے اُسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیا تھا،"

وہ ایک دم اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی خود کو اُس پر گرنے سے بچا گئی تھی۔۔

میں اتنی پریشان ہوں اور آپ سیریس ہی نہیں ہو رہے"۔۔اُس نے سٹپٹاہٹ میں غصہ کرنا چاہا تھا۔۔لیکن غصّے میں وہ دم نہیں تھا۔۔عُمر نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔

تمہارے لیے مجھ سے زیادہ کون سیریس ہو گا میری جان"۔۔عُمر نے اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے دلکش لہجے میں کہا تھا۔۔

اُس کی پل میں بدلتی آنکھیں اور بدلتا لہجہ مِنہا کا دل دھڑکا گیا تھا۔۔

دیکھیں۔۔میں۔۔میں سچ میں بہت پریشان ہوں"۔۔وہ اپنا آپ اُس سے چھڑاتی بیڈ سے ہی اُتر گئی تھی۔۔وہ ایک دم ہنسا تھا۔۔

اور ابھی آپ کی بیٹی آ جائے گی، میں نے ابھی ایک ٹاپک بھی سمجھنا تھا آپ سے۔۔یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے"۔۔مارے سٹپٹاہٹ کے وہ اپنا پسندیدہ

جُملہ بولتی اُسے زور سے ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔وہ کھڑا ہو کر اُس کے پاس آیا تھا۔۔اب اِس جُملے کی وجہ عُمر کا اُسے پھر سے یونیورسٹی بھیجنا تھا۔۔

اب کس چیز کا خطاوار ہوں میں"۔۔اُس کے سُرخ چہرے کو نظروں میں لیے" اُس نے مُسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

میں نہیں چاہتی کہ ممانی کو پھر سے کوئی دُکھ پہنچے"۔۔وہ سر جھکا کر بولی تھی۔۔" اُس کے بات بدلنے پر وہ پھر مُسکرایا تھا۔۔

اچھا اِدھر آؤ"۔۔اُس نے اُسے بازو کے گھیرے میں لیے اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھایا" تھا۔۔

www.novelsclubb.com

. . . . . .

دس بجے احد اور زینب کا ٹیسٹ تھا۔۔سوا نو بج گئے تھے لیکن زینب کا دور دور تک اتا پتا نہیں تھا۔۔

آج اتنے عرصے میں پہلی بار اُسے اُس کا نہ آنا محسوس ہوا تھا۔۔پونے دس بجے وہ اُسے آتی دکھائی دی تھی۔۔

آج دیر ہو گئی۔۔؟؟"۔۔اُس نے قریب آکر پوچھا تھا۔۔"

ہمم۔۔تیاری نہیں تھی۔۔رات کچھ گیسٹس آ گئے تھے۔۔"۔۔وہ آہستگی سے کہتی آگے بڑھی تھی۔۔

ارے تو جلدی آجاتی ناں۔۔میں کروا دیتا۔۔"۔۔وہ اُس کے ہم قدم آتا بولا۔۔"

تمہارے پاس ٹائم ہی نہیں ہوتا، آئی مین زرمین کے گروپ میں بزی ہوتے ہو" ناں تم"۔۔اُس کے لہجے می طنز کی رمق ہر گز نہیں تھی لیکن پھر بھی اُس کی بات احد کو محسوس ہوئی تھی، وہ دونوں ساتھ چلتے بکلاس میں داخل ہوئے تھے۔۔

آج اُن کا پورا گروپ چُھٹی پر ہے۔۔اور میں نو بجے سے تمہارا ویٹ کر رہا" ہوں"۔۔وہ اُسے دیکھ کر بولا۔۔

اوہ مطلب آج تم فری تھے اِس لیے میرا ویٹ کر رہے تھے۔۔؟؟"۔۔اِس بار وہ" ہلکا طنز کرتی کونے والی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔۔

یہ کیا بات ہوئی۔۔"۔۔وہ ناراض ہوا تھا۔۔"

ٹیچر کے کلاس میں آنے کے باعث وہ چُپ کر گیا تھا۔۔

کچھ دِنوں سے اُسے محسوس ہو رہا تھا جیسے زینب اُس سے کھینچی کھینچی سی رہنے لگی ہے۔۔

. . . . . .

New Edition of Anmol Muhabbat

www.novelsclubb.com

اُنیسویں_اور_آخری_قسط#

انمول_محبت#

Last Episode

^^^^^^^

صبح ساڑھے نو بجے وہ نیچے آیا تھا، مِنہا فجر پڑھ کر دوبارہ سو گئی تھی۔۔ ثمینہ چائے پی رہی تھیں، اُس نے اُنہیں بازو کے گھیرے میں لے کر سلام کیا تھا۔۔

وعلیکم السلام میرا بچّہ "۔۔ ثمینہ نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔"

ہنیہ کیسی ہے۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے اُس کے سامنے ناشتہ رکھتے ہوئے پوچھا" تھا۔۔

الحمداللہ کافی بہتر ہے آنی، یہ مما کہاں ہیں۔۔؟؟"۔۔ عموماً اِس وقت رعنا اور" ثمینہ دونوں ہی باہر لاؤنج میں بیٹھی ہوتی تھیں۔۔

بھابھی کی آج طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں نے اُنہیں ناشتہ کروا دیا ہے، آرام" کر رہی ہیں "۔۔ناشتہ کرنے کے بعد وہ اُن کے کمرے میں گیا تھا

السلام و علیکم مما۔۔آپ کی طبیعت کیسی ہے۔۔؟؟"۔۔اُس نے اُن کے پاس" جُھک کر اُن کی پیشانی پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

وعلیکم السلام"۔۔وہ اُٹھ کر بیٹھی تھیں۔۔اُس نے اُن کے سامنے بیٹھ کر اُن کے" ہاتھ تھامے تھے۔۔

ارے میں بلکل ٹھیک ہوں، بس ذرا سی سُستی ہو رہی تھی، تم سب بس خوامخواہ" پریشان ہو رہے ہو"۔۔وہ اُسے دیکھ کر مُسکرائی تھیں۔۔

آپ ایسے لیٹی رہیں گی تو ہم سب تو ایسا سمجھیں گے ناں۔۔"۔۔وہ بھی مُسکرایا" تھا۔۔

مین بس ابھی فریش ہو کر باہر آ رہی ہوں تم بتاؤ ہنیہ کیسی ہے۔۔؟؟"۔۔اُنہون" نے پوتی کے بارے میں پوچھا۔۔

الحمدللہ کافی بہتر ہے"۔۔وہ اُن کی میڈیسنز چیک کرتا بولا۔۔"

مما آپ کو زینب کیسی لگتی ہے۔۔؟؟"۔۔اُس کی بلکل غیر متوقع بات پر رعنا نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"اچھی بچّی ہے۔۔میں دو تین بار ملی ہوں اُس سے۔۔لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔؟؟"۔۔وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھیں۔۔

"مِنہا کو لگتا ہے احد اور زینب میں اچھی انڈر اسٹینڈ نگ ہے۔۔"۔۔وہ اُنہیں دیکھ کر بولا تھا۔۔

"تو کیا احد انٹر سٹڈ ہے اُس میں۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔

"اِس بارے میں مِنہا کی احد سے کوئی بات نہیں ہوئی اور نہ ہی احد نے اُسے کبھی کچھ کہا ہے، یہ تو مِنہا نے دونوں کی انڈر اسٹینڈ نگ دیکھ کر اندازہ لگایا ہے اور آپ کو پتا ہے مِنہا نے مجھے کل کیا کہا۔۔؟؟"۔۔رعنا نے سوالیہ انداز میں اُسے دیکھا تھا۔۔

اُس نے کہا کہ زینب بہت اچھی لڑکی ہے، احد کے لیے اُس سے بہتر کوئی لڑکی ہو" ہی نہیں سکتی لیکن میں نہیں چاہتی ممانی دوبارہ ہرٹ ہوں"۔۔اُس کی بات رعنا کے دل پر لگی تھی۔۔

میں نے رب سے وعدہ کیا ہے اپنوں کو، اپنے بچّوں کو اب کبھی ہرٹ نہیں کروں" گی"۔۔وہ نم لہجے میں بولی تھیں۔۔

زینب بہت اچھی لڑکی ہے، اور احد کے لیے واقعی ایسی ہی لڑکی ہونی چاہیئے"۔۔" وہ ہنسی تھیں۔۔اُنہیں خوش دیکھ کر اُس کے سر پر سے جیسے کوئی بوجھ اُترا تھا۔۔

مما آپ نے احد سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔دیکھتے ہیں موصوف کب اور کس" طرح یہ بم پھوڑتے ہیں"۔۔وہ ہنستے ہوئے کھڑا ہوا تھا۔۔رعنا نے مُسکرا کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

. . . . . .

عُمر نے رعنا کی آمادگی ظاہر کر کے اُس کے دل سے بہت بڑا بوجھ ہٹا دیا تھا، اب اُسے احد سے بات کرنی تھی۔۔ وہ اُس کے کمرے میں کافی لے کر آئی تھی۔۔

"گلو بے بی سو گئی۔۔؟؟"۔۔ اُس کے ہاتھ سے کپ لیتے ہوئے اُس نے پوچھا تھا۔۔

"باز آجاؤ تم احد"۔۔ مِنہا نے اُس کے گلو بے بی کہنے پر اُس کے بازو پر تھپر رسید کیا تھا۔۔

"تو یار گلو بے بی ہی تو ہے وہ۔۔ میلا کیوٹ شا بے بی۔۔"۔۔ وہ ڈھیٹ پنے سے ہنسا تھا۔۔ وہ اُس کے پاس بیڈ پر ہی بیٹھ گئی تھی۔۔

"تم اپنی ماسی مُصیبتے کی فکر کرو۔۔"۔۔ مِنہا نے اُس کے سامنے پڑی نوٹ بُک اُٹھا کر لاپرواہ انداز میں کہا تھا۔۔

"کیا مطلب۔۔؟؟"۔۔ وہ چونک کر سیدھا ہوا تھا۔۔

کیا چل رہا ہے تم دونوں کے بیچ۔۔؟؟"۔۔اُس نے ابرو اُچکا کر پوچھا تھا۔۔"

مِنو یار۔۔وہ مجھے اچھی لگتی ہے"۔۔وہ کان کُھجاتا بولا۔۔"

یہ کیا بات ہوئی اچھی لگتی ہے۔۔؟،جو ہے صاف بتاؤ"۔۔وہ چِڑ کر بولی تھی۔۔"

ارے بتا تو رہا ہوں اچھی لگتی ہے"۔۔اُس نے اپنی بات پر زور دیا تھا۔۔"

احد کیا تم سیریس ہو اُس کے لیے..؟؟"۔۔مِنہا نے سنجیدہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

سیریس۔۔مطلب کیا۔۔؟"۔۔وہ اُلجھن آمیز لہجے میں بولا تھا۔۔"

سیریس ہونے کا مطلب کیا ہوتا ہے احداب یہ بھی میں تمہیں بتاؤں۔۔؟؟"۔۔"

www.novelsclubb.com

مِنہا نے اُسے غصّے سے گھورا تھا۔۔تبھی احد کا موبائل بجا تھا۔۔اسکرین پر چمکتے نام پر دونوں ہی کی نظر پڑی تھی۔۔

میرے خیال میں سیریس ہونا اِسے ہی کہتے ہیں"۔۔اُس نے ہنستے ہوئے کہہ کر" موبائل اُس کی طرف بڑھایا تھا۔۔وہ ایک دم کھڑی ہوئی تھی۔۔

ہنیہ اُٹھ گئی ہو گی"۔۔کہتے ہوئے اُس نے موبائل کان سے لگایا تھا۔۔دوسری" طرف عُمر کے بولنے سے پہلے ہی اُسے ہنیہ کے رونے کی آواز آئی تھی۔۔

ابھی آئی"۔۔کال کاٹ کر اُس نے موبائل بیڈ پر پھینکا تھا۔۔"

اگر تم سیریس ہو اُس کے بارے میں تو اُسے سیریس سمجھو۔۔اپنا یہ نان سیریس" اٹیٹیوڈ چینج کرو۔۔تم اپنے اِس اٹیٹیوڈ سے اُسے کھو دو گے احد۔۔ساری لڑکیاں بیوقوف نہیں ہوتیں جو لڑکوں کے پیچھے اپنی ایگو ختم کر ڈالیں۔۔اور زینب مجھے ایسی نہیں لگتی، وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔آج کی رات سوچو۔۔اگر سیریس نہیں ہو تو ختم کرو اِس قصّے کو"۔۔وہ حتمی انداز میں کہتی تیزی سے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

ہیں۔۔پاگل واگل تو نہیں ہو گئی یہ"۔۔وہ حقیقتاً اُسے اُلجھن میں ڈال گئی تھی۔۔"

لیکن پھر زینب کا رویہ یاد آتے ہی وہ پریشان ہوا تھا۔۔

زینب کچھ دِنوں سے اُس سے دور دور رہنے لگی تھی۔۔

. . . . . .

کلاس جیسے ہی ختم ہوئی تھی وہ کھڑی ہوئی تھی۔۔احد نے اُسے دیکھا تھا۔۔

زینب"۔۔وہ اُس سے بات کرنا چاہتا تھا، لیکن اُسی وقت اُس کے پاس زرمین"

وغیرہ آئی تھیں۔۔زینب نے ایک نظر اُسے دیکھا تھا۔۔پھر اُس نے تیزی سے اپنا

سامان سمیٹنا شروع کر دیا تھا۔۔

احد یہ ٹاپک سمجھا دو ہمیں۔۔ہمارا لیکچر مِس ہو گیا تھا"۔۔زرمین نے اُس کے"

سامنے اپنی بُک رکھی تھی۔۔وہ تیزی سے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

سوری گائز۔۔ابھی میں ذرا جلدی میں ہوں"۔۔وہ جلدی سے کہتا کلاس سے باہر نکل گیا تھا۔۔

زینب۔۔زینب۔۔میری بات سُنو"۔۔وہ بھاگتا ہوا اُس کے پاس آیا تھا۔۔جو تیز تیز قدموں سے یونیورسٹی کے گیٹ کی طرف جا رہی تھی۔۔

ہاں بولو کیا ہوا"۔۔وہ بے رُخی سے پوچھتی رُکی نہیں تھی۔۔"

کہاں جا رہی ہو تم۔۔؟؟"۔۔اُس نے ایک نظر یونیورسٹی کے گیٹ کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

میں گھر جا رہی ہوں"۔۔وہ بیگ سے موبائل نکالتی بولی۔۔"

www.novelsclubb.com

کیوں تم کلاس نہیں لے رہی۔۔؟؟"۔۔احد نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔وہ کبھی کلاس مِس نہیں کرتی تھی۔۔

نہیں۔۔آپی آئی ہوئی ہیں۔۔تو اِس لیے جلدی جا رہی ہوں۔۔اللہ حافظ "۔۔وہ" اپنے قدموں میں تیزی لاتی اُس سے آگے نکل گئی تھی۔۔

. . . . . .

مِنو یار میری بات سُنو۔۔"۔۔وہ یونیورسٹی سے واپس آکر چوتھی بار اُس کے پاس" آیا تھا۔۔جو کسی نہ کسی کام میں مصروف تھی۔۔ہنیہ اب ٹھیک تھی۔۔اور کل سے وہ یونیورسٹی جانے کا سوچ چُکی تھی۔۔

مِنو"۔۔عصر سے کچھ پہلے وہ ہنیہ کو لیے کچن میں آیا تھا۔۔وہ ہنیہ کا فیڈر دھو رہی" تھی۔

سب چھوڑو اور میرے ساتھ چلو۔۔"۔۔اُس نے اُس کے ہاتھ سے فیڈر لے کر" واپس کچن سلیب پر رکھا تھا۔۔پھر ہاتھ سے کھینچ کر اُسے باہر لے جانے لگا تھا۔۔

ارے کہاں۔۔"۔۔وہ چیخی تھی۔۔"

اماں ہم ابھی آرہے ہیں"۔۔صوفے پر بیٹھی ثمینہ کو کہہ کر وہ اُسے کیے باہر نکل گیا تھا۔۔

. . . . . .

وہ مجھ سے ٹھیک سے بات نہیں کر رہی مِنو۔۔عجیب روڈ سی ہو گئی ہے"۔۔وہ جھنجھلا ہی تو گیا تھا۔۔مِنہا نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔

اوہ۔۔یہ تو بہت ہی پریشان کن خبر ہے"۔۔وہ پزا کا ٹکڑا مُنہ میں ڈالتی بولی۔۔احد نے اُسے گھورا تھا۔۔

مِنو میں سیریس ہوں یار"۔۔اُس نے گود میں بیٹھی ہنیہ کے مُنہ میں کچھ ڈالنا چاہا تھا۔۔جب وہ تیزی سے اُس کے ہاتھ پر تھپڑ مار گئی تھی۔۔

کیا کر رہے ہو احد۔۔!!!"۔۔وہ چیخی تھی۔۔"

پزا کھلا رہا ہوں اپنے گلو بے بی کو"۔۔وہ پھر سے اُس کے مُنہ میں چھوٹا سا ٹکڑا" ڈالنے لگا تھا۔۔

احد کے بچّے یہ ابھی چھوٹی ہے"۔۔مِنہا نے اُس کے ہاتھ سے پزا چھینا تھا۔۔" کتنی ظالم ماں ہو تم، خود کیسے مزے سے کھا رہی ہو"۔۔احد نے افسوس سے سر" ہلایا تھا۔۔

تم مجھے یہاں یہ بتانے آئے ہو احد کہ میں کتنی ظالم ہوں"۔۔وہ ٹشو سے اپنے ہاتھ" اچھے سے صاف کرتی ہنیہ کو اُس سے لے کر بولی تھی۔۔

افففف ایک تو تمہارے پزے کی چکر میں اصل بات تو رہ ہی گئی"۔۔احد نے اُسے" گھورا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

جلدی کرو مجھے گھر جا کر کھانا بھی بنانا ہے۔۔"۔۔وہ کبھی کبھی رات کا کھانا بنا لیتی" تھی۔۔

مِنو یار۔۔ تم اُس سے بات کرو۔۔ میرے تو وہ ہاتھ ہی نہیں آ رہی۔۔"۔۔ وہ جھنجھلا کر بولا تھا۔۔اِس بار وہ اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی۔۔ لیکن احد کے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ ایک دم سنجیدہ ہوئی تھی۔۔

دیکھو۔۔اُسے تم خود یقین دِلاؤ کہ وہ تمہارے لیے بہت میٹر کرتی ہے"۔۔ مِنہا نے اُس کے چہرے کے تاثرات جانچے تھے

لیکن یار وہ میری بات سُنے تب ناں"۔۔اُس نے اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارا تھا۔۔"

اچھا ٹھیک ہے میں تمہارے لیے اتنا کر سکتی ہوں کہ اُس سے منت کروں گی کہ وہ میرے بھائی کی بات سُن لے آگے میرے بھائی کی قسمت۔۔"۔۔ وہ سر ہلا کر بولی تھی لیکن اُس کی ایک گھوری پر ایک دم سنجیدہ ہوئی تھی۔۔

مرد بنو اور اپنی کوئین کو منالو، اور مجھے اپنے بھائی پر پورا یقین ہے"۔۔ مِنہا نے اُس کا کندھا تھپتھپایا تھا۔۔

زینب۔۔"۔۔دو کلاسز کے بعد اُن کی یہ کلاس فری تھی۔۔وہ جیسے ہی باہر نکلی" احد نے اُسے پُکارا تھا، خلافِ توقع وہ رُکی تھی۔۔

کیسی ہو۔۔؟؟"۔۔احد نے اُسے دیکھ کر پوچھا تھا۔۔"

میں ٹھیک ہوں۔۔تم کیسے ہو۔۔؟؟"۔۔اُس نے کلائی پر بندھی گھڑی پر ایک" نظر ڈال کر پوچھا تھا۔۔

زینب مجھے تم سے بات کرنی ہے"۔۔وہ اُس کے سوال کو نظر انداز کرتا سیدھا" مطلب پر آیا تھا۔۔

ہاں کرو"۔۔وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتی بے نیازی سے بولی تھی۔۔"

یہاں نہیں۔۔تم آج شام پانچ بجے کیفے آؤ گی پلیز۔۔"۔۔آج پہلی بار احد کو اُس کے سامنے کسی بات میں پلیز بولنا پڑا تھا۔۔زینب کے اندر پٹاخے پُھوٹے تھے۔۔وہ سامنے دیکھتی جیسے کچھ سوچنے لگی تھی۔۔

پلیز زینب"۔۔وہ التجائی انداز میں بولا تھا۔۔"

اوکے۔۔آجاؤں گی۔۔میں چلتی ہوں مجھے کچھ کام ہے"۔۔وہ کہہ کر رُکی نہیں تھی۔۔احد نے پلٹ کر اُسے جاتا دیکھا تھا۔۔

. . . . . .

دیکھو میرے بھائی کو زیادہ تنگ نہیں کرنا۔۔ٹھیک ہے میں نے ہی تمہیں کہا تھا اُسے ایٹیٹیوڈ دِکھانے کو، لیکن اب اُسے زیادہ نخرے نہیں دِکھانا"۔۔مِنہا نے اُسے گھورا تھا۔۔جبکہ وہ جب سے آئی تھی ہنسے جا رہی تھی۔۔

یقین کرو میں نے کبھی اُسے اتنا سیریس نہیں دیکھا۔"۔۔وہ ہنسی روکتی بمشکل" بولی تھی۔۔

اب بس کردو۔۔بیچارے کا اتنا سا مُنہ نکل آیا ہے زینب"۔۔مِنہا نے ہنستے ہوئے" اُس کے کندھے پر دھپ ماری تھی۔۔

بس ایک بم اور پھاڑنا ہے تمہارے بھائی کے سر پر"۔۔زینب ہنسی روک کر بولی" تھی۔۔

ہلکے سے پھاڑنا بھائی ہے وہ میرا"۔۔مِنہا کی بات پر دونوں ہی اپنی ہنسی نہیں" روک پائی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ساڑھے چار بجے سے کیفے میں بیٹھا اُس کا انتظار کر رہا تھا۔۔اُس نے پانی کا چوتھا گلاس بھر کر کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالی تھی۔۔

یہ اب تک آئی کیوں نہیں۔۔کال کرتا ہوں"۔۔اُس نے موبائل اُٹھا کر اُس کا نمبر ملانا چاہا تھا لیکن پھر ٹائم پر نگاہ پڑتے ہی اُس نے موبائل ٹیبل پر پٹخا تھا،انداز میں جھنجھلاہٹ تھی۔۔لیکن پھر موبائل اُٹھا کر اُس نے نمبر ملایا تھا۔۔

. . . . . .

اِسے پکڑیں۔۔کل میرا ٹیسٹ ہے اور مجھے کچھ نہیں آتا۔۔کیا کروں گی میں"۔۔" اُس نے ہنیہ کو اُس کی گود میں ڈالا تھا۔۔

بیٹا مما کا ٹیسٹ ہے،اگر اسائنمنٹس کی طرح ٹیسٹس بھی پاپا دے سکتے تو آج پاپا" پڑھ رہے ہوتے"۔۔وہ بیٹی سے باتیں کرتا بولا۔۔

دیکھیں یہ سب۔۔"۔۔وہ بُک پٹختی چڑ کر بولنے لگی تھی جب وہ اُس کی بات" کاٹ گیا تھا۔۔

پاپا کی وجہ سے ہوا ہے۔۔"۔۔وہ منیہ کا رُخ اُس کی طرف کرتا بے ساختہ بولا" تھا۔۔اُس نے خشمگین نظروں سے باپ بیٹی کو گھورا تھا۔۔ تبھی پاس رکھا اُس کا موبائل بجا تھا۔۔

منو یار وہ اب تک آئی ہی نہیں۔۔اگر وہ نہ آئی تو، لیکن مجھے تو اُس نے کہا تھا کہ وہ" آئے گی۔۔تو اب تک آئی کیوں نہیں۔۔؟؟"۔۔اُس کی جھنجھلاہٹ عروج پر تھی،اُس کی ساری بات سُنتے ہوئے اُس نے شعلہ بار نظروں سے دیوار گیر گھڑی پر نظر ڈالی تھی۔۔جو کہ چار بج کر پینتیس منٹ ظاہر کر رہی تھی۔۔عُمر کی نگاہیں اُسی پر تھیں۔۔

تمہاری گھڑی میں پانچ چار پینتیس پر بجتے ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ پھاڑ کھانے کو بولی" تھی۔۔عُمر نے ہنسی چُھپانے کو رُخ پھیرا تھا۔۔

لیکن یار بندہ کبھی جلدی بھی تو آجاتا ہے"۔۔اپنی پریشانی میں وہ اُس کے لہجے پر" غور ہی نہیں کر پایا تھا۔۔

تم اگر پانچ بجے کا ٹائم دے کر ایک بجے پہنچ جاؤ تو کیا اگلا بھی تمہاری طرح فارغ" ہے۔۔؟؟۔۔پانچ بج کر پانچ منٹ کے بعد مجھے کال کرنا اگر وہ نہ آئی تو۔۔ابھی میرا سر مت کھاؤ"۔۔وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں کہتی کال کاٹ گئی تھی۔۔

پھر سامنے پڑا رجسٹر اُٹھا کر صفحے اُلٹ پُلٹ کرنے لگی تھی۔۔عُمر نے ہنیہ کو بیڈ پر لٹایا تھا،وہ ماں کو دیکھتی کلکاریاں مارنے لگی تھی۔۔پھر اُس کے مقابل آبیٹھا تھا۔۔

جب تک تمہارا بی بی اے کلئیر نہیں ہو جاتا،تب تک میں مانتا رہوں گا کہ یہ سب" میری وجہ سے ہوا ہے"۔۔اُس نے نرمی سے اُس کے ہاتھ سے رجسٹر لیا تھا۔۔

میں سب بھول چُکی ہوں۔۔مجھ سے نہیں ہو رہا۔۔میں فیل ہو جاؤں گی"۔۔وہ" نم لہجے میں بولی تھی۔۔

میں ہوں ناں تمہارے ساتھ میری جان، تم کر لو گی۔۔ٹرسٹ می"۔۔اُس نے اُسے بازو کے گھیرے میں لیا تھا۔۔سُوں سُوں کرتے ہوئے اُس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

ابھی بتاؤ کیا سمجھ نہیں آیا ہم پھر سے دیکھ لیتے ہیں"۔۔عُمر نے رجسٹر کھول کر اُس کے سامنے رکھا تھا۔۔حلانکہ وہ اُسے سب اچھی طرح سمجھا چُکا تھا۔۔

کچھ بھی۔۔کچھ بھی سمجھ نہیں آیا"۔۔وہ روہانسے انداز میں بولی تھی،اُس کے انداز پر عُمر کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

. . . . . .

پانچ بج کر دس منٹ پر وہ آتی دکھائی دی تھی وہ ایک دم کھڑا ہوا تھا۔۔

اتنی دیر کر دی تم نے۔۔؟؟"۔۔اُس کے مُنہ سے بے اختیار نکلا تھا لیکن پھر مِنہا کی بات یاد آتے ہی وہ ایک دم چُپ ہوتا بیٹھ گیا تھا۔۔

سوری ٹریفک کی وجہ سے لیٹ ہو گئی"۔۔اُس نے اپنی غلطی مان لی تھی۔۔"

کیا لو گی۔۔؟؟"۔۔احد نے مینیو کارڈ اُٹھاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔"

نہیں کچھ نہیں۔۔ تمہیں جو بات کرنی ہے کرو۔۔مجھے جانا ہے"۔۔وہ کلائی میں "

بندھی گھڑی کو دیکھتی بے نیازی سے بولی تھی۔۔

کہیں نہیں جا رہی تم۔۔ سمجھی"۔۔وہ ایک دم تپا تھا۔۔لیکن پھر ویٹر کی جانب "

مُتوجہ ہوا تھا۔۔

دو اورنج جوس"۔۔ویٹر کو آرڈر دے کر احد نے اُسے دیکھا تھا،اُس کی نظریں "

جیسے زینب پر رُک سی گئی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

اسکائے بلیو ملتانی سوٹ پر کُھلے بال،کانوں میں چھوٹے سے سفید رنگ کے

آویزے جھوم رہے تھے۔۔اُسے لگا جیسے وہ آج زینب کو پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔اُس

کے دیکھنے پر وہ نروس ہوئی تھی۔۔کیونکہ آج احد کی نظریں کوئی الگ ہی پیغام دے رہی تھیں۔۔

احد تم نے مجھے یہاں دیکھنے کے لیے بُلایا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ دانت پیستی بولی" تھی۔۔

ہاں"۔۔وہ بے خودی میں بولا تھا۔۔"

واٹ۔۔!!"۔۔وہ حیران ہوتی تقریباً چیخی تھی۔۔"

نن۔۔نہیں۔۔"۔۔وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔"

میرا مطلب ہے کہ۔۔"۔۔اُس سے کچھ بن نہیں پڑا تھا اُسی وقت ویٹر نے آکر" اُس کی جان خلاصی کی تھی جیسے۔۔

www.novelsclubb.com

زینب"۔۔اُس کے پُکارنے پر زینب کا دھڑکا تھا نجانے کیوں آج احد ابراہیم کی" نظریں اُس کا لہجہ اور خود احد ابراہیم زینب کو سب کچھ خاص لگا تھا۔۔

پہلے تم میری بات سُنو"۔۔وہ خود کو سنبھالتی اُس ٹرانس سے خود کو نکال کر فوراً" سے بولی تھی۔۔

ہاں بولو ناں"۔۔وہ اُس کے چہرے کو دیکھتا بے خودی سے بولا تھا۔۔وہ خود کو اُس" کی بے خود نظروں کے حصار میں قید ہوتا محسوس کرنے لگی تھی۔۔

احد"۔۔اُس سحر کو توڑنے کے لیے اُس نے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مار کر اُسے پُکارا" تھا،وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا تھا۔۔قریب سے گزرتے ویٹر نے مڑ کر اُنہیں دیکھا تھا وہ دونوں ہی خود کو سنبھال چُکے تھے۔۔

آپی کے دیور کا پرپوزل آیا ہے میرے لیے،ایک دو دِنوں میں میرے پیرنٹس" ہاں کر دیں گے،وہ اچھا لڑکا ہے۔۔"۔۔وہ اُسے دیکھتی تیزی سے بولنے لگی تھی۔۔احد کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے تھے۔۔

ایسی کی تیسی اُس اچھے لڑکے کی زینب۔۔ فوراً سے انکار کرو تم اُس اچھے لڑکے کو"۔۔ وہ اپنی مُٹھی ٹیبل پر رکھتا دانت پر دانت جمائے بولا تھا۔۔

کیوں انکار کر دوں، وہ مجھے پسند ہے"۔۔ زینب نے بے اختیار نظریں چُرائی تھیں۔۔

اِدھر میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو"۔۔ وہ لب بھینچ کر بولا تھا۔۔ زینب نے اُسے دیکھا تھا۔۔ اُسے احد کی آنکھوں میں غصّہ چھلکتا نظر آیا تھا۔۔

اب کہو۔۔ کیا کہہ رہی تھیں تم۔۔؟؟"۔۔ وہ مضبوط لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔ زینب کو اُس آنکھوں میں دیکھنا مشکل ہوا تھا۔۔ اُس نے بے اختیار اِدھر اُدھر دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نظریں مت چراؤ زینب۔۔"۔۔ وہ آگے کو جُھک کر بولا تھا۔۔ زینب نے اب کی بار اُس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔

ایک بار کہہ تو دیا کہ میں۔۔"۔۔بولتے بولتے وہ رُکی تھی۔۔"

تم کیا۔۔؟؟"۔۔اُس کا لہجہ بلا کا سنجیدہ تھا۔۔اب کی بار زینب نے خود کو اُن آنکھوں سے چھلکتے جذبات میں بہنے دیا تھا۔۔

مجھے اچھا لگتا ہے"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔۔"

ٹھیک ہے۔۔پر پوزل تو کتنے بھی آ سکتے ہیں ناں۔۔کل میں مما کو بھیج رہا ہوں"۔۔اُس کی بات پر وہ ایک دم ہوش میں آئی تھی اُسے لینے کے دینے پڑے تھے۔۔اپنا ہی ڈرامہ اُسے مہنگا پڑا تھا۔۔

کیا مط۔۔مطلب۔۔"۔۔وہ ہکلائی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

مطلب یہ کہ مجھے تم اچھی لگتی ہو"۔۔وہ بے اختیار بول گیا تھا۔۔ایک لمحے کے لیے زینب کو سکتہ ہوا تھا۔۔

اور تم یہ بات جانتی ہو کہ مجھے تم اچھی لگتی ہو تو تمہیں کیسے کوئی اور اچھا لگ سکتا" ہے زینب"۔۔وہ مارے جھنجھلاہٹ کے اتنے عرصے میں پہلی بار کھل کر اظہار کر گیا تھا۔۔اُس کی دھونس پر وہ بے ساختہ آئی ہنسی نہیں روک پائی تھی۔۔

تم ہنس رہی ہو۔۔؟؟میں سیریس ہوں"۔۔وہ غصّے سے بولا تھا۔۔"

یقین نہیں آرہا۔۔تم کبھی سیریس ہوتے نہیں ہو ناں"۔۔وہ ہنستی ہوئی لطیف سا" طنز کر گئی تھی۔۔لیکن احد کی سنجیدگی میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔

کل تمہیں یقین آجائے گا مما کو اپنے گھر دیکھ کر"۔۔وہ جیسے سب کچھ پل میں" طے کر گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

احد میری بات۔۔"۔۔اُس نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔"

میں چاہے زرمین کے گروپ کو ٹائم دوں یا کسی اور گروپ کو اپنے نوٹس دوں،" میرے لیے سب سے پہلے تم میٹر کرتی ہو"۔۔اُس کے الفاظ،اُس کا مضبوط لہجہ،

اُس کی نظریں، یہ لمحہ، سب کچھ۔۔زینب کی ذات کو مُعتبر کر گئے تھے۔۔لیکن پھر جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔۔

احد میں مذاق کر رہی تھی ایسا کوئی پرپوزل نہیں آیا"۔۔وہ ایک دم بولی تھی۔۔"

دیکھو آپی کا کوئی دیور ہے ہی نہیں، میں مذاق کر رہی تھی۔۔"۔۔وہ اُسے پرپوزل" بھیجنے سے باز رکھنے کے لیے اپنی بات پر زور دیتی بولی احد نے جیب سے کچھ نکالا تھا۔۔زینب کی نظر اُس چھوٹی سی لال ڈبیا پر پڑی تھی۔۔

میں جانتا ہوں"۔۔وہ ڈبیا کو کھولتا بڑے آرام سے بولا تھا۔۔زینب نے حیرت" سے اُسے دیکھا تھا۔۔

مجھ یقین ہے کہ اِس خوبصورت سفر میں میں اکیلا نہیں ہوں"۔۔احد نے اپنی" ہتھیلی اُس کے سامنے پھیلائی تھی۔۔زینب نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔اِس بار وہ اُس کی آنکھوں سے چھلکتی بے خودی کے حصار میں قید ہونے سے خود کو بچا

نہیں پائی تھی۔۔ایک ٹرانس کی کیفیت میں اُس نے دھیرے سے اپنا ہاتھ اُس کی ہتھیلی پر رکھا تھا۔۔احد نے اُس کے ہاتھ کی تیسری اُنگلی میں انگوٹھی پہنائی تھی۔۔

یہ گولڈ نہیں ہے، لیکن تمہارے لیے میری فیلگنز انمول ہیں زینب"۔۔اُس کی" گرفت میں زینب کا ہاتھ کپکپایا تھا۔۔اُس نے ہنستے ہوئے اُس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔

زینب نے بے اختیار اپنا ہاتھ گود میں رکھا تھا۔۔وہ اب نظریں جُھکائے اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔وہ ہنستا ہوا سیدھا ہوا تھا۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا"۔۔وہ اُسے نظروں کے حصار میں لیے کُرسی سے ٹیک لگاتے" ہوئے اورنج جوس ہونٹوں سے لگاتا بولا۔۔زینب نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

زینب احسان شرما بھی سکتی ہیں"۔۔وہ ہنستا ہوا اُس پر چوٹ کر گیا تھا۔۔"

واٹ ربش۔۔!!۔۔میں کوئی شرماور ما نہیں رہی اور تم پلیز۔۔آنٹی کو ابھی بھیجنے" کی ضرورت نہیں ہے پلیز احد"۔۔وہ اُسے جھڑکتی اپنے سابقہ موڈ میں آئی تھی۔۔ احد چُپ چاپ جوس پیتے ہوئے اطمینان سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

مما تو آئیں گی کیا پتا تم اب کہ بھائی کے دیور کا رشتہ لے آؤ"۔۔وہ جوس کا گلاس" ٹیبل پر رکھتا سکون سے بولا تھا۔۔

بھائی کا دیور نہیں سالا ہوتا ہے"۔۔وہ اُسے گھور کر بولی تھی۔۔"

ہوتا تو ہے ناں۔۔میں کوئی بھی رِسک نہیں لے سکتا"۔۔اُس کے اطمینان میں" کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔

مرو تم۔۔"۔۔وہ ایک جھٹکے سے اپنا پرس اُٹھاتی تن فن کرتی وہاں سے اُٹھ گئی" تھی۔۔اُسے دیکھتا وہ ہنسا تھا۔۔

. . . . . .

مِنہا۔۔مِنہا تمہارے بھائی نے میری جان خشک کر دی ہے پلیز یار اُس سے بولو" ہم ڈرامہ کر رہے تھے، ہاں ٹھیک ہے میں اُسے پسند کرتی ہوں لیکن وہ تو سیریس ہی ہو گیا ہے۔۔یار اتنی جلدی کیا ہے، پہن تو لی ہے رنگ اب اُس سے بولو صبر کر لے"۔۔زینب روہانسے لہجے میں بولتی چلی گئی تھی۔۔گاڑی میں بیٹھتے ہی اُس نے مِنہا کا نمبر ملانا شروع کر دیا تھا لیکن اُس نے آدھے گھنٹے بعد کال پِک کی تھی اور اب وہ کال اسپیکر پر ڈالے ہنیہ کو کپڑے پہناتے ہوئے زینب کے دُکھڑے سُن رہی تھی۔۔

کیا مطلب رِنگ بھی پہنا دی اُس نے تمہیں۔۔؟؟"۔۔اُسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔۔زینب گڑبڑائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

سب کچھ اتنا اچانک ہوا، مجھے نہیں اندازہ ہوا کہ میں نے کب رِنگ پہن لی۔۔" اُسے چھوڑو ناں یار تم۔۔وہ کل آنٹی کو بھیج رہا ہے میرے گھر۔۔اُسے روکو یار"۔۔ وہ جھنجھلاتی ہوئی پھر اُسی بات پر آئی تھی۔۔

اُس کی تو میں خبر لیتی ہوں لیکن چھوڑوں گی تو تمہیں بھی نہیں، رِنگ پہن لی"۔۔وہ غصّے سے چیخی تھی۔۔"

ارے یار مجھے ہوش ہی نہیں تھا"۔۔وہ دھیرے سے بولی تھی تبھی ہنیہ نے رونا شروع کیا تھا۔۔"

میں اُس سے بات کرتی ہوں ابھی رکھتی ہوں فون"۔۔اللہ حافظ کہہ کر اُس نے موبائل بیڈ پر رکھا تھا۔۔"

ہنیہ بچّہ آپ کے اِکا جان تو گئے کام سے"۔۔اُس نے ہنیہ سے کہتے ہوئے اُسے اُٹھا کر کندھے سے لگایا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

. . . . . .

وہ رات کو اُس کے سو جانے کے بعد گھر آیا تھا اور صبح مجھے جلدی جانا ہے آنی آپ مِنو سے کہنا بھایان کے ساتھ آجائے کہتا یونیورسٹی سے نکل گیا تھا وہ سارے راستے

اُسے نہیں چھوڑنے کا کہتی عُمر کے ساتھ یونیورسٹی آئی تھی۔۔دو کلاسز لے کر وہ اُن کی کلاس کے باہر آئی تھی۔۔وہ اُسے کچھ دور کچھ لڑکوں کے ساتھ کھڑا نظر آیا تھا۔۔

تم بچ جاؤ اب مجھ سے بیٹا"۔۔وہ تیزی سے اُس کی طرف بڑھی تھی، لیکن پھر" رُکی تھی۔۔

کیفے میں آؤ جلدی"۔۔موبائل پر میسج ٹائپ کر کے وہ واپس پلٹی تھی۔۔"

یار میں ابھی بزی ہوں، گھر آ کر بات کرتا ہوں"۔۔فوراً سے ریپلائے آیا تھا۔۔"

تم پانچ منٹ میں آ رہے ہو یا میں تمہارے بھایان کو بُلاؤں۔۔؟؟"۔۔اُس کی" دھمکی پر احد نے دانت پیسے تھے۔

www.novelsclubb.com

کتنی ظالم ہو گئی ہو تم مِنو"۔۔ریپلائے میں اُس بے غصّے والا ایموجی بھیجا تھا۔۔"

پانچ منٹ احد"۔۔اُسے میسج بھیج کر وہ اُسے گھورتی ہوئی اُس کے سامنے والی کُرسی"
گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

دیکھو پہلے میری بات سُن لو یار"۔۔زینب نے ہاتھ اُٹھا کر بیچارگی سے کہا تھا۔۔"

ویسے تو مجھے تم دونوں کی بات نہیں سُننی چاہیئے تم دونوں نے ہی مجھے دھوکا دیا"
ہے"۔۔وہ ناراضگی سے کہتی اُس کا ہاتھ تھام کر اُس کی رِنگ دیکھنے لگی تھی۔۔

چوائس تو میرے بھائی کی بہت اچھی ہے"۔۔وہ دل ہی دل میں بولی تھی۔۔"

لیکن پھر بھی بولو تم"۔۔وہ اُس کا ہاتھ چھوڑتی بولی۔۔زینب نے اُس کا ہاتھ تھاما"
تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یار مجھے سچ میں نہیں پتا میں نے رِنگ کب پہن لی"۔۔وہ بیچارگی سے بولتی اُسے"
بہت کیوٹ لگی تھی۔۔اُس نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔

ہاں مجھے وہ اچھا لگتا ہے، میں نے رِنگ اِسی لیے تو پہنی ہے، لیکن یہ سب اتنی" جلدی نہیں چاہتی ناں میں مِنہا"۔۔اُس کا جھنجھلاہٹ سے بھرا لہجہ آخر میں بے بس ہوا تھا۔۔جب وہ زینب کے بلکل پیچھے نمودار ہوا تھا۔۔زینب کی بات سُن کر وہ مُسکرایا تھا۔۔

احد کے بچّے مجھے کیا کہا تھا تم نے۔۔تم اِسے منانے جا رہے ہو اور تم۔۔تم اُسے" رِنگ ہی پہنا آئے ہو"۔۔وہ لڑنے مرنے کو تیار اُس کے سر پر ہی جا پہنچی تھی۔۔ اُس کے نام پر زینب نے آنکھیں میچ کر زبان دانتوں میں دبائی تھی۔۔

ہاں تو اور کیا کرتا یہ اپنے اسٹوپڈ سے آپی کے سالے کا پرپوزل ایکسپٹ کرنے" جا رہی تھی"۔۔وہ بھی تیزی سے بولتا زینب کی برابر والی کُرسی پر آ بیٹھا تھا۔۔

آپی کا سالا۔۔"۔۔وہ حیرت سے دُہراتی واپس اپنی جگہ پر آ بیٹھی تھی۔۔"

سالا نہیں دیور اسٹوپڈ۔۔اور آپی کا کوئی دیور ہے ہی نہیں"۔۔زینب نے دانت کچکچائے تھے۔۔

بھائی کا دیور تو ہے ناں"۔۔وہ بھی چِڑ کا بولا تھا۔۔"

بھائی کا دیور۔۔زینب۔۔"۔۔وہ زینب کو دیکھتی چیخی تھی۔۔وہ دونوں اُسے پاگل کر دینے والے تھے۔۔

تمہارا بھائی خود ہی بہن کا دیور اور بھائی کا سالا جو ہے،اِس لیے اِس کا دماغ چل گیا ہے"۔۔زینب کے بے ساختہ اُلٹا سیدھا بولنے پر مِنہا کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔

ہی ہی ویری فنی"۔۔اُس نے دونوں کو گھور کر نقل اُتاری تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

تم دونوں نے شاید نہیں یقیناً احد ابراہیم کو ہلکے میں لے لیا تھا۔۔"۔۔وہ گردن اکڑاتا بولا۔۔

میں نے تمہیں اِن محترمہ سے باتیں کرتا سُن لیا تھا اور آپ دونوں کے عظیم پلان" کا کچھ کچھ حصّہ جو میری سمجھ میں آیا تھا اُس کی ڈِیٹیل اِن محترمہ کے دو تین دِنوں میں بڑھتے نخروں نے مجھے اچھی طرح سمجھا دی تھی۔۔"۔۔وہ دونوں کو دیکھتا طنزیہ انداز میں بول رہا تھا، زینب نے سر پر ہاتھ مارا تھا۔۔

تمہیں شرم نہیں آئی، لڑکیوں کی باتیں چُھپ چُھپ کر سُنتے ہوئے"۔۔مِنہا نے اُس کے بازو پر تھپڑ مارا تھا۔۔

جیسے تم دونوں کو شرم نہیں آئی میرے یعنی احد ابرِاہیم کے خلاف پلاننگ کرنے میں، ویسے ہی مجھے بھی شرم نہیں آئی دو حسین لڑکیوں کی خطرناک پلاننگ سُننے میں"۔۔وہ کندھے اُچکا کر بولا تھا۔۔

میری بات سُنو"۔۔زینب دونوں کو لڑتے دیکھ کر زور سے چیخی تھی۔۔"

تمہیں بُلا رہی ہے"۔۔وہ مِنہا کو آنکھوں سے اشارہ کرتا بے نیاز بنا تھا۔۔"

میں تم سے بات کر رہی ہوں بد تمیز انسان"۔۔وہ چِلائی تھی۔۔"

حد ادب لڑکی رِنگ پہنانے کے بعد تھوڑا سا تو میں تم سے سینئیر ہوا ہوں"۔۔وہ" ازحد بُرا مانتے ہوئے بولا تھا۔۔مِنہا نے نفی میں سر ہاتے ہوئے دونوں کو دیکھا تھا۔۔

آپ مجھ پر ایک احسان کر دیں محترم احدِ ابراہیم صاحب"۔۔وہ دونوں ہاتھ جوڑ" کر چبا چبا کر بولی تھی۔۔مِنہا کو بے ساختہ ہنسی آئی تھی۔۔

دیکھو پلیز رعنا آنٹی کو ابھی نہ بھیجو"۔۔اب اُس کا لہجہ منت بھرا تھا۔۔"

کون بھیج رہا ہے۔۔؟؟۔۔کم از کم تھرڈ ائیر تو میں بھی سکون سے گزارنا چاہتا" ہوں۔۔سو تم چِل کرو"۔۔وہ اطمینان سے بولا تھا۔۔زینب نے بظاہر سکون کا سانس لیتے ہوئے اُسے گھورا تھا۔۔

تم۔۔کل سے تم نے میرا خون خُشک کیا ہوا ہے، میں نے کل سے ڈھنگ سے کچھ " کھایا نہیں ہے اور تم۔۔تم اتنے آرام سے کہہ رہے ہو کہ میں چِل کروں"۔۔وہ دونوں ہاتھ اُس کے گلے کر پاس روکتی بولی،اُس کا دل کیا احد ابراہیم کا گلا ہی تود با دے۔۔

آئی تھنک سب سوٹ آؤٹ ہو چُکا ہے میں چلتی ہوں"۔۔وہ آرام سے کہتی اُٹھ " کھڑی ہوئی تھی۔۔پھر بیگ کندھے پر ڈال کر آگے بڑھ گئی تھی۔۔

یہ رِنگ میں ہمیشہ تمہارے ہاتھ میں دیکھنا چاہتا ہوں"۔۔احد نے اُس کے ہاتھ " کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔اُس کی بلکل غیر متوقع بات پر زینب کا سارا غصّہ ہوا ہوا تھا۔۔اِسی پل مِنہا نے پلٹ کر دونوں کو دیکھا تھا۔۔زینب کے چہرے پر پھیلتے حیا کے رنگ،اور احد کی دلکش مُسکان۔۔دونوں کی نظریں زینب کے ہاتھ میں پہنی رِنگ پر تھی۔۔وہ محبت سے دونوں کو دیکھتی باہر نکل گئی تھی۔۔

یہ رِنگ میرے لیے انمول ہے احد"۔۔وہ رِنگ کو چھوتی سر جُھکا کر بولی تھی۔۔"

ویسے تم ایسے زیادہ اچھی لگتی ہو۔۔؟؟"۔۔وہ پیچھے ہوتا کرسی سے ٹیک لگاتا نارمل" انداز میں بولا تھا۔۔وہ جیسے ایک سحر سے آزاد ہوئی تھی۔۔اُس نے سوالیہ انداز میں احد کو دیکھا تھا۔۔

ایسے شائی شائی (شرماتی)"۔۔اُس کے لہجے میں شرارت صاف واضح تھی۔۔"

میں شرما ہی نہ جاؤں تم سے۔۔کچھ کھلاؤ اب مجھے۔۔کل سے کچھ نہیں کھایا"۔۔" وہ نظریں چُراتی زور سے بولی تھی۔۔وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

تم جب جب مجھ سے نظریں چراؤ گی میں سمجھ جاؤں گا تم شرما رہی ہو"۔۔اُس کی" بات پر زینب نے اُسے گھورنا چاہا تھا لیکن اُسے محبت سے اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ ایک دم نظریں پھیرتی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

تم نے مجھے کچھ نہیں کھلانا میں خود ہی۔۔"۔۔وہ ہنستا ہوا کھڑا ہوا تھا۔۔"

زینب نے مُسکراتے ہوئے اُسے جاتا دیکھا تھا۔۔ابھی وہ دونوں ہی اپنی پڑھائی پر فوکس کرنا چاہتے تھے۔۔

. . . . . .

ارسلان کو بیٹا پیدا ہوا تھا۔۔عُمر کی ساری فیملی اُس کے گھر مُبارک باد دینے گئی تھی۔۔

ایک ہفتے بعد اُس نے بیٹے کے عقیقے میں عُمر کی ساری فیملی کو فارم ہاؤس دعوت دی تھی۔۔باقی سب نے جانے سے معذرت کرلی تھی۔۔وہ ہنیہ کو تیار کر کے نیچے ثمینہ کو دے آئی تھی۔۔اور اب جلدی جلدی خود تیار ہو رہی تھی۔۔

جلدی کرو یار ہمیں راستے میں بھی ٹائم لگے گا"۔۔وہ آستین موڑتا واشروم سے" نکلا تھا۔۔

میں تیار ہوں، آپ بس ہنیہ کا بیگ اُٹھالیں"۔۔وہ شیشے کے سامنے کھڑی ڈوپٹہ " سر پر سیٹ کرتی مصروف انداز میں بولی تھی۔۔کچھ دیر میں وہ لوگ نکل گئے تھے۔۔

. . . . . .

فارم ہاؤس میں اُن کا بہت اچھا استقبال ہوا تھا۔۔اُس کی ساری فیملی موجود تھی۔۔ کیسی ہو گڑیا۔۔؟؟"۔۔ارسلان نے اپنے مخصوص انداز میں اُس کے سر پر ہاتھ " رکھا تھا۔۔اُس دن کے بعد سے وہ آج آئی تھی یہاں۔۔ارسلان اب عُمر سے گلے مل رہا تھا، اُس نے بے اختیار چاروں جانب نگاہ دوڑائی تھی۔۔اُس کے سامنے سب کچھ ایک فلم کی طرح چلنے لگا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دوپہر کا کھانا کھا کر وہ باہر آئی تھی۔۔اُس کے قدم بے اختیار اصطبل کی طرف بڑھے تھے۔۔وہ گھوڑوں کو دیکھنے لگی تھی۔۔سب گھر والے زمینیں دیکھنے گئے

تھے۔۔ہنیہ ارسلان کی چھوٹی بہن کے ساتھ سو رہی تھی۔۔ عقیقے کا فنکشن رات کو تھا۔۔

سُنو۔۔میری ابھی بھی وہی خواہش ہے۔۔"۔۔اُسے اپنے بلکل پیچھے سے دھیمی سی آواز آئی تھی۔۔ مخصوص دلفریب مہک نے اُسے اپنے حصار میں لیا تھا،اُس کے ہونٹوں پر خوبصورت سی مُسکان در آئی تھی۔۔وہ مڑی نہیں تھی۔۔

کیا۔۔؟؟"۔۔اُس نے ابھی بھی گھوڑوں پر نظریں جما کر پوچھا تھا۔۔"

تمہیں اپنے ساتھ گھوڑے پر بٹھا کر کہیں دور لے جاؤں"۔۔اُس کی بات پر وہ ہنس دی تھی۔۔

ارے یار وہ بُل ڈاگز نظر نہیں آرہے"۔۔وہ اِدھر اُدھر دیکھتا بولا،وہ ایک دم مڑی تھی،اُس کی بات پر پہلے تو وہ حیران ہوئی تھی لیکن پھر بات سمجھ میں آنے پر ہنس دی تھی۔۔ عُمر نے محبت سے اُس کی شرمیلی ہنسی کو دیکھا تھا۔۔

ویسے میری آفر ابھی بھی ویلڈ ہے"۔۔وہ اُسے چھیڑتے ہوئے بولا"

مجھے آپ کی آفر قبول ہے"۔۔اُس کے شانے پر سر رکھتی وہ بولی تھی۔۔عُمر نے" حیرانگی سے اُسے دیکھا تھا۔۔

آپ کی بیٹی اور اِس بی بی اے نے مجھے پاگل کر دیا ہے"۔۔وہ سر اُٹھا کر مُنہ بنا کر" بولی تھی۔۔عُمر کا قہقہہ جاندار تھا۔۔وہ بھی ہنسی تھی۔۔وہ کچھ لمحے اُسے دیکھے گیا تھا۔۔اُس کی نظروں سے ہمیشہ کی طرح وہ کنفیوژ ہوئی تھی۔۔

مِنہا"۔۔جذبات سے مغلوب ہو کر عُمر نے اُسے دونوں شانوں سے تھاما تھا۔۔" اُس کا مخصوص دلفریب لہجہ۔۔ہمیشہ کی طرح اُسے اپنا دل رُکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔

تمہارے ساتھ گزرتا زندگی کا ہر لمحہ انمول ہے"۔۔وہ اُس کی پیشانی چومتا بولا۔۔" اُس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔

میرے لیے آپ اور آپ کی محبت انمول ہے"۔۔وہ اُس کے شانے پر سر رکھتی" دھیرے سے بولی تھی۔۔عُمر نے محبت سے اُسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

. . . . . .

♥ختم شُد♥

www.novelsclubb.com